فہرست مضامین کتاب تحفۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا معروف بہ قصص الانبیا

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اوس خدا کو کہ جسنی انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کی واسطی ارسال کیا اور ثنا ہی اوس ولی کو کہ جسنی پیغمبرونکی تفضیل
اپنی بندونکو ایمان کی دولت سی مالامال کیا پیغمبرونکی وسیلی سی عجایب قدرت الہی اور غرایب رحمت نامتناہی ہم سرگشتگان بادیہ
جہالت پر ظاہر ہوئی اور اونکی معجزونکی شمع کفر کی ظلمت کو زائل کرکی الہی منور ہوئی اور درود نامحدود اوس نبی محمود کی نام
پاک جسکا محمد ہی اور دین اوسکا آخر زمان تک تائید الہی سی موید ہی اوسکی طفیل سی کلام الہی نازل ہوا جس سی احوال
پیغمبرونکا معلوم ہوا اور اگلی امتونکی بدنیر بانیان سنکر عبرت اوٹھانی سی ہمارا بہبود ہوا اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ جنہون نی
آنحضرت کی فیض صحبت کی سی حال انبیا علیہم السلام کا واضح کیا اور دین کی راہ کو روشن اور لائح کیا پیغمبرونکی احوال
سننی سی تقویت دین کی ہی اور اگلی امتونکی حادثی دریافت کرنی سی زیادتی یقین کی اگرچہ علما ہی متقدمین نی تواریخ
عربی اور فارسی مین ابتدای خلق سی تا بقیامت کچھ باقی نہین کہا لیکن اس زمانی کو لوگونکی ہمتین دین کی کام مین
سست ہین اور دنیا کی امور مین چالاک و چست عربی اور فارسی کی تحصیل مین مدت کا طول ہوتا ہی اس واسطی اونکا
دل تحصیل سی ملول ہوتا ہی اسواسطی اس ہیچمدان قاصر محمد طاہر نی بسبب ترغیب بعضی رفیقان اہل ایمان و محبان سلف
آخر الزمان ساکنان شہر بمبئی کی معتبر کتابون سی خلاصہ کرکی احوال انبیا علیہم السلام و خلفاء راشدین و ائمہ اربعہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا زبان اردو مین لکھا اور نام اسکا روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیاء رکھا خدا اوسکو اس نسخہ کا
اجر عظیم بخشی اور اس عاصی کو بھی ثواب جسیم عنایت کری اگر کسیکو اس کتاب کی روایتون مین اشتباہ پڑی تو روضۃ الصفا
اور درج الدرر اور تفسیر مدارک اور روضۃ الاحباب مین دیکھکر اپنا شبہہ رفع کرلی اور جو مسلمان ان احوال کو
دیکھی سی مستفید ہو تو ترغیب دینی والونکی حق مین اور اس عاجز کی بھی خاتمہ بالخیر ہونی کی دعا کری خدا اوسکا بھی خاتمہ
بالخیر کری ذکر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیدائش کائنات کا روایت کی ہی محمد بن اسمٰعیل
بن ابراہیم بن آذر بخاری رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت

امام حسین رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ایک روز مین جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سرا سعادت مین بیٹھا تھا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر تصدق ہون فرمائیے کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے کونسی چیز پیدا کی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب موجودات سے پہلے اوس خالق مطلق نے میرا نور پیدا کیا ہزار برس تک وہ نور
میرا قدرت الہی سے عظمت الہی کے مشاہدے اور تسبیح وسجدے مین مصروف رہا ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ نور محمدی بارہ ہزار
برس تک عالم تجرد مین مشغول بعبادت معبود رہا پہر حقتعالی نے اوس نور سے ایک گوہر پیدا کیا اور اپنی نظر جلال سے
اوسکی طرف دیکہا وہ گوہر بنظر ہیبت الہی سے پانی ہوکر ہزار برس تک بہتا رہا پس اوسے دس حصے کیا پہلے حصے سے عرش بنایا
اوسکے چار ہزار رکن کیے ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار ہزار برس کی راہ بعدہ چار فرشتے پیدا کیے ایک بصورت آدمی
دوسرا بصورت شیر تیسرا بشکل کرگس چوتہا بشکل گاو پاون اونکے تحت الثری اور مونڈہے اونکے عرش سے لگے ہوے ہین اونکو
حکم الہی ہوا کہ عرش کو اوٹہالو اونہون نے بہت زور کیا مگر نہ اوٹہا سکے پہر ارشاد ہوا کہ ہمنے تمکو ہفت آسمان زمین کا
زور دیا اوٹہالو پہر اونہون نے قوت کی حتی الامکان اوٹہاوین پہر بہی اوٹہا نسکا بعد اوسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ
تسبیح پڑہکر اوٹہالو سُبحانَ ذی الملکِ والملکوتِ سُبحانَ ذی العزّۃِ والعظمۃِ والہیبۃِ والقدرۃِ والکمالِ
والجمالِ والکبریاءِ والجبروتِ سُبحانَ الملکِ الحیِّ الّذی لا ینامُ ولا یموتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ربُّنا وربُّ الملائکۃِ والرُّوح
جب فرشتون نے یہ تسبیح پڑہی قدرت الہی سے عرش کو اوٹہالیا دوسرے حصے سے قلم بنایا طول اوسکا پانسو برس کی راہ اور
عرض چلسالہ راہ تیسرے حصے سے لوح محفوظ بنایا بلندی اوسکی صد سالہ راہ اور عرض ہفتصد سالہ راہ اور اطراف اوسکے مین
یاقوت جڑا ہوا پہر قلم کو حکم ہوا کہ لکہہ عرض کیا کیا لکہون فرمایا لکہہ علم میرا میری خلقت مین عرض کیا ابتدا کس کلام سے
کرون فرمان ہوا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قلم نے ہزار سال مین بسم اللہ لکہا بعدہ فرمان رب جلیل
یہ لکہا اِنّی اَنَا اللہُ لا اِلٰہَ اِلّا اَنَا و مُحمّدٌ رسُولی مَن استَسلَمَ لِقضائی وَصَبَرَ علی بلائی وشکرَ علی نعمائی ورضی
بحکمی کتبتُہ صِدّیقًا وبعثتُہ یومَ القیٰمۃِ معَ الصّدّیقینَ ومَن لم یستَسلِم لقضائی ولم یصبِر
علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرضَ بحکمی فلیطلُب اِلٰہًا سوائی
یعنے تحقیق مین معبود نہین کوئی لائق عبادت کے مگر مین اور محمد میرا رسول ہے جو تابع ہوا میری قضا کا اور صبر کیا میری
بلا پر اور شکر کیا میری نعمتون پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکہونگا مین اوسے صدیق اور اوٹہاونگا اوسے قیامت کے
دن صدیقون کے ساتہ اور جو تابع نہوا میری قضا کا اور صبر نکیا میری بلا پر اور شکر نکیا میری نعمتون پر راضی نہ ہوا میرے
حکم پر پس چاہیے کہ اختیار کرے معبود سوا میرے پہر لکہا قلم نے عدد قطرات امطار و اوراق اشجار اور ریگ بیابان اور
جو جو ہونیوالا ہے قیامت تک کہتے ہین کہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا تو عرض کیا کہ خداوندا تو یکتا
ہے اور بے مانند پس یہ نام بزرگ تیرے نام کے ساتہ کسکا ہے جناب باری سے ندا آئی کہ یہ نام میرے حبیب کا ہے کہ وہ
مقصود آفرینش کا ہے اگر مین اوسے پیدا نکرتا تو قدرت اپنی ہویدا نکرتا جب یہ حکم حق ہوا ہیبت الہی سے

سینہ قلم کا شق ہوا مروی ہی کہ لوح جنبش مین آئی کہ میری مانند کوئی نہین ہی کیونکہ مجھ پر علم خدا یتعالی کا لکھا گیا
جناب باری سی آواز آئی یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب یعنی مٹاتا ہی اللہ اور رکھتا ہی جس بات
کو چاہتا ہی اور اوسی پاس ہی اصل کتاب چوتھی حصی سی آفتاب پانچوین سی ماہتاب چھٹی سی بہشت ساتوین
سی روز آٹھوین سی فرشتی نوین سی کرسی دسوین سی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اوس روح
مبارک کو دہنی طرف عرش کی تسبیح و تقدیس مین مشغول رکھا روایت ہی کہ نیچی کرسی کی ایک دانہ یاقوت پیدا
ہوا بلندی اور عرض اوسکا پانچ سو برس کی راہ اوس اندر اللہ جلشانہ نی نظر کی ہیبت سی وہ خود بخود پگہل کر
پانی ہوا بعد اوسکی صبا و پور جنوب شمال کو پیدا کر کی حکم فرمایا کہ تم ہر چہارون گوشی پر اس پانیکی موج کر کف
نکالو تو قدرت الہی سی آگ پیدا ہو کر اوس پانی پر گئی اوس سی دہوان نکل کر کرسی اور پانی کی بیچ مین معلق
ہو رہا اوس دہوئین کو حقتعالی نی سات پارہ کیا ایک پارہ سی پانیکا آسمان دوسری سی تانبی کا آسمان تیسری
سی لوہی کا آسمان چوتھی سی چاندیکا پانچوین سی سونی کا چھٹی سی مروارید کا ساتوین سی یاقوت کا آسمان ہوا ایک
آسمان سی دوسری تک فاصلہ پانصد سالہ راہ پھر اللہ تعالی نی ساتھ قدرت کاملہ اپنی کی اوس پانی کی کف سی
پشتہ خاک سرخ پیدا کیا اوسی جگہہ جہان اب خانہ کعبہ ہی حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو
حکم ہوا کہ چار گوشی اوس پشتہ خاک کی پہیلا دو اوسکی پہیلانی سی یہ زمین ہوئی روایت ہی کہ ایکروز عبد اللہ بن
سلام نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی عرض کی کہ یا رسول اللہ زمین کو کس چیز سی قرار ہی فرمایا کہ
کوہ قاف سی اور کوہ قاف بنا ہی زمرد سی اور آسمان کی یہ سبزی اوسی کی پرتو ہی بلندی کوہ قاف کی پانسو برس
کی راہ ہی اور کوہ قاف کی اوس پار سات زمینین مشک کی اور سات کافور کی اور سات چاندی کی ہین اور
ستر ہزار علم ہین اور نیچی ہر علم کی ستر ہزار فرشتی ہین راوی نی پھر عرض کی یا رسول اللہ بعد اوسکی کیا ہی فرمایا کہ
ایک اژدہا ہی طول اوسکا دو ہزار سالہ راہ ہی اور یہ سب عالم اوسکی حلقی مین ہی اور فرمایا کہ ساتوین زمین پر فرشتی
اور چھٹی زمین پر شیطان اور اوسکی اولاد اور پانچوین پر دیو اور چوتھی پر سانپ اور تیسری پر جانوران گزندہ اور
دوسری پر پریان اور پہلی زمین پر سب آدمی ہین اور نیچی ساتوین زمین کی ایک گاو ہی اوسکی چار ہزار سینگ ہین ایک
سینگ سی دوسری تک پانصد سالہ راہ کی مسافت ہی اور یہ سات طبق زمین اوسکی سینگونکی درمیان ہی اور وہ گاو کھڑی
ہی ایک مچھلی کی پشت پر اور وہ مچھلی پانی پر ہی عمق اوس پانیکا چہلسالہ راہ اور وہ پانی ہوا پر معلق ہی
اور ہوا تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمانی پر اور وہ سنگ ایک فرشتی کی سر پر ہی اور وہ فرشتہ
ہوا پر ایستادہ ہی اور ہوا قدرت قادر سی اوپر ہی اور قدرت اوسکی بی پایان ہی عبد اللہ ابن عباس سی مروی ہی کہ تحت الثری نام
ہی گل تک ساتوین زمین کی نیچی ہی اور نیچی ثری کی دوزخ ہی اوسمین ایک ہزار ہی نام اوسکا مالک اور انیس فرشتی
مالک کی زیر حکم ہین قولہ تعالی علیہا تسعۃ عشر دہنی طرف ہر فرشتی کی ستر ہزار ہاتھ اور بائین طرف بھی ستر
ہزار ہاتھ ہین اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتیلی اور ہر ہتیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پہ ایک ایک اژدہا

ہی اور ہر اژدہی کی سر پر ایک ایک سانپ ہی اور درازی اوسکی ستر ہزار سالہ راہ ہی اور ہر سانپ کی سر پر ایک بچہو ہی اگر
دوزخیونکو ایک نیش مارے تو ستر برس تک درد سی لوٹتی رہین اور بائین ہاتہ کی اونگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہی
اگر ایک ستون حشر کی میدان مین ڈالا جاوی اور سب جن و انس ملکر اوسی ہلانا چاہین تو ہل نہ سکی اون فرشتونکو حکم ہوا
کہ تم دوزخ کی اندر جاؤ اونہون نی عرض کی کہ خداوندا ایسی آتش سوزان مین کسطرح جاوین جبرئیل نی بحکم رب جلیل
ایک خاتم بہشت سی لاکر اونکی پیشانیون پر اوس سی داغ دی اوس خاتم پر لکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تا دوزخ کی آنچ اونپر اثر نکری تب وہ اونیس فرشتی دوزخ مین گئی قیامت تک وہین رہین گی جو مومن پیشانی
اور دلپر داغ محمدی رکہی گا تو ہرگز آتش دوزخ کا الم و صدمہ اوسی نہ پونہچی گا اور دوزخ کی سات دروازی ہین
ہر دروازی کی لیی اونہین سی ایک گروہ تقسیم کیا گیا ہی طبقہ اول جحیم دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتہا سعیر پانچوان لظی
چہٹا ہاویہ ساتوان حطمہ مروی ہی کہ ایکدن جبرئیل نی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین
وحی گذرانی تہی کہ یکایک زلزلی کی صدمی سی زمین و پہاڑ ہل گئی اور اوسکی ساتہ ہی ایک آواز ہولناک آئی
کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کیسی آواز تہی جبرئیل نی عرض
کی یا رسول اللہ آدم علیہ السلام کی آگی سات ہزار برس سی ایک پتہر ہزار من کا دوزخ مین ڈالا گیا تہا آج تک وہ نیچی
چلا جاتا تہا ابہی قعر حطمہ مین پونہچا یہ اوسکی آواز تہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پوچہا وہ کسکی جگہہ ہی عرض
کیا کہ منافقون کی قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور چہٹی درجی مین مشرکین رہینگی اور پانچوین
درجی مین بت پرست اور چوتہی درجی مین می فروش اور تیسری درجی مین ترسا اور دوسری درجی مین جہود اور پہلی درجی مین
تمہاری امت کی گنہگار رہین گی اور دوزخکی ایک دروازی سی دوسری تک ستر برسکی راہ ہی اور ایک سرپوش
سنگین کہ جسکا عرض پانصد سالہ راہ ہی دوزخ کی منہ پر رکہا ہی اور دوزخ کی نیچی ایک پتہر ہی اوسکی نیچی ایک ثور
ثور کی پیٹہ پر کہڑا ہی اوسکی نیچی ایک مچہلی ایسی بڑی ہی کہ دم اوسکی ساق عرش سی لگی اور ایک گای
فردوس اعلی کی کہ ستر ہزار اوسکی سینگ ہین اور زمین مین گڑی ہین اوس مچہلی کی پیٹہ پر کہڑی ہی اگر وہ
لغزش کری تو تمام عالم تہ و بالا ہوجاوی روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ ہر آسمان پر بیشمار فرشتی ہین وی
سب بحکم خدا تعالی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تحمید و تمجید و تکبیر مین مشغول ہین اگر ایک پل یاد الہی سی غافل ہون تو
تجلی انوار الہی سی جل بہن کر خاک ہوجاوین یہ فرشتی بعضی گای کی شکل ہین بعضی سانپ کی بعضی گدہی کی اور
بعضی نکا آدہا بدن برف کا اور آدہا آتش کا بعضی قیام مین بعضی رکوع مین بعضی سجود مین اور بعضی قعود مین ہین
باوجود اس عبادت کی قیامت کی دن عذر خواہی کرینگی سبحانک ما عبدناک حق عبادتک پہر خالق نی یہ
سات دن پیدا کیے یکشنبی کی دن حاملان عرش کو پیدا کیا دوشنبی کو سات طبق آسمان سہ شنبی کو سات طبق
زمین چہارشنبی کو تاریکی پنجشنبی کو منافع زمین جمعہ کو آفتاب و مہتاب و تارونکو اور سب آسمانونکو جنبش دیا اور
روز شنبہ کو تمام جہان کی خلقت سی فراغت کی ایک روایت ہی کہ اللہ تعالے نے ریگ کو پیدا کرکی ہوا کو

حکم کیا تو ایک حصہ اوسکا زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لگی بعدہ آتش سے دود پیدا کر کی اوس سے
قوم بنی جان کو مخلوق کیا جنون سے جہان بھر گیا اونپر اللہ تعالی نی ایک پیغمبر یوسف نام بھیجا جنون نی اوس پیغمبر کی
نصیحت نمانی بلکہ اوسی مار ڈالا اور زمین پر ظلم کرنے لگی تب حق تعالی نی عزرائیل کو اور فرشتونکو ساتہ بھیجا اونہون
نی سبکو مار کر جہان کو اونکی آلایش سے پاک کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ذکر حضرت آدم علیہ السلام کی
پیدایش کا راویان معتبر سے روایت ہی کہ جب ارادہ الٰہی واسطی خلافت حضرت آدم علیہ السلام کی بموجب آیہ
اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور ظہور ریاست بنی آدم کے متعلق ہوا تب حضرت عزرائیل کو حکم ہوا کہ
ایک مٹھی خاک ہر ایک قسم کی سرخ اور سفید اور سیاہ زمین سے لاوین عزرائیل ایک مٹھی خاک رنگا رنگ
تمام روی زمین سے جمع کر کے لائے اور بموجب حکم الٰہی کی درمیان مکہ اور طائف کی رکہی اللہ تعالی نے
باران رحمت اوس مٹی پر برسایا اور اپنی قدرت کاملہ سے پتلا حضرت آدم علیہ السلام کا اوس مٹی کی خمیر سے
بنایا اور چالیس برس تک وہ قالب بیجان وہان پڑا رہا جب عنایت الٰہی نی چاہا کہ ستارہ اقبال
حضرت آدم علیہ السلام کا روشن اور مرتبہ شرافت بنی آدم کا تمام مخلوق پر مبین ہو روح پاک کو حکم صادر ہوا کہ
کالبد مین آدم کی در آ تب روح لطیف نی خاک کثیف مین جانیکا انکار کیا خطاب رب الارباب کا روح کو پہنچا
اُدْخُلِیْ اَیُّہَا الرُّوْحُ فِیْ ہٰذَا الْجَسَدِ یعنی ای جان داخل ہو اس بدن مین جب روح قالب مین آدم کی سر مبارک کی طرف
سے داخل ہوئی جسجگہ روح پہنچتی تہی بدن خاکی جو مانند ٹہیکری کی تہا گوشت اور پوست سے بدلتا جاتا تہا
جب روح سینہ مبارک تک پہنچی تو حضرت آدم علیہ السلام نی ارادہ اوٹہنی کا کیا وہین زمین پر گر پڑی اسواسطی
حق تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ کَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی ہی انسان جلد باز اور اسی حالت مین
حضرت آدم علیہ السلام نی چہینکا اور الہام الٰہی سے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اوس کریم و رحیم نی اپنی رحمت سے فرمایا کہ
یَرْحَمُکَ اللّٰہُ سب سے اول جلوہ رحمت الٰہی کا شامل حال حضرت آدم کی ہوا اور بہید سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
کا اونکی طفیل سے نصیب بنی آدم کی ہوا بعد اوسکی ایک فرشتہ بموجب حکم الٰہی کی ایک جوڑا مرصع بہشت سے
لایا اور حضرت آدم کو ساتہ تشریف خلعت الٰہی کی مشرف کیا اور تخت عزت اور عظمت پر بٹہلایا نقل ہی کہ فرشتی
ابتدای پیدایش آدم علیہ السلام کی آپسمین کہتی تہی کہ جسکے تئین جو خدا تعالی خاک سے پیدا کر کی مسند خلافت پر بٹہلاویگا
تو وہ ہمسی خدا کی نزدیک زیادہ عزیز نہوویگا اور ہم جو بارگاہ علام الغیوب مین دن رات رہتی ہین علم ہمارا اوس سے
زیادہ ہوویگا حق تعالی نی بموجب حکم آیہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّہَا کی تمام چیزونکی نام حضرت آدم کو الہام کر کی حکم
کیا کہ فرشتونسی ان چیزونکا نام پوچہو جب حضرت آدم علیہ السلام نی فرشتونسی پوچہا اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ہٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
یعنی خبر دو مجھکو تئین اون چیزونکی نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتی جواب سے عاجز ہوئی اور اپنی قصور کی معترف ہوکر بولی
سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ یعنی پاک ہی تو اور نہین علم ہمارے
تئین مگر جو تو نے سکہایا ہمکو اور تو عالم اور دانا ہی تب اللہ تعالی نے آدم کو کمال ظاہر اور باطن سے

آراستہ کرنیکے واسطے زیادتی تعظیم اور تکریم کی ملائک عظام کو جو آدم علیہ السلام کی تخت کی گرداگرد صف باندھے مودب
کھڑے تھے حکم کیا کہ اُسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ
یعنی سجدہ کرو آدم کی تئین پس بموجب حکم الٰہی کی سب فرشتوں نے بلا عذر اور تکرار حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا مگر ابلیس
ملعون نے انکار کیا اور بولا کہ میں آدم سے بہتر ہوں اسواسطے کہ میری تئین آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے اس
نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہو کر راندا گیا اور فرشتوں سے نکالا گیا حضرت آدمؑ بہشت میں رہنے لگے طبیعت
اونکی مشتاق ایک جلیس ہمدم اور انیس محرم کی ہوئی تب حضرت آدمؑ پر خواب نے غلبہ کیا وقت خواب میں اللہ تعالی
نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کی پہلو کی چپ سے حوّا کو پیدا کیا جب حضرت آدم بیدار ہوئی تو دیکھا کہ ایک عورت
پاکیزہ اونکی پاس بیٹھی ہے اونکی طلعت ہمایوں اور صورت میمون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تو کون ہے
حوّا نے فرمایا کہ میں تیرے بدنکا جز ہوں کہ حق سبحانہ تعالی نے تیری پسلی سے مجکو پیدا کیا ہے نقل ہے کہ حسن و جمال
حضرت حوا کا اسقدر تہا کہ تمام عالم کی خوبی سو حصہ تہی ایک سے نو حصے حسن حضرت حوا کو اور دس حصے باقی عالم کو عنایت
فرمایا تب آدمؑ سجدہ شکر کا بجالائے جناب الٰہی نے اونکا عقد نکاح روبرو حاملان عرش اور سکان سموات کے باندہا اور
دونونکو حکم ہوا کہ اے آدم و حوّا تم دونوں اس بہشت میں رہو اور سب میوے اس بہشت کے کہاؤ مگر اوس درخت کے نزدیک مت
جاؤ یعنی گیہوں کی درخت میں سے کچہ مت کہاؤ جب ابلیس لعین نے آدمؑ کو سجدہ نکیا اور راندا گیا اور فرشتوں سے نکالا گیا اس
سبب سے کینہ اور حسد اوسکی باطن میں شعلے مارتے تہے اور ہمیشہ اس فکر میں رہتا تہا کہ کسطور سے بہشت میں پہونچوں اور آدم کو
وہاں سے نکالوں پہلے طاوس سے دوستی کی کہ میری دوستی کا حق تیرے اوپر ثابت ہے اور آگے ہم اور تم ایک مکان میں تہے یہ التماس
تجہسے یہ ہے کہ مجکو اپنی بازو پر بٹہا کر بہشت میں پہونچا دے کہ میں اپنے دشمن سے بدلا لوں طاوس نے اس بات سے انکار کیا اور کہا
کہ تو یہ بات سانپ سے کہہ تب شیطان سانپ کے پاس گیا اور اپنے فریب کے منتر سے اوسکو فریفتہ کیا سانپ اوسکو منہ میں رکہکر
بہشت میں لیگیا اور نگہبانان بہشت کو مطلق خبر نہوئی پہر ابلیس حضرت آدمؑ اور حوا کے پاس گیا اور رونا شروع کیا
حضرت آدمؑ اور حوا نے پوچہا کہ کیوں روتا ہے اور اونہوں نے شیطان کو نہیں پہچانا تب شیطان نے کہا میں تمکو نصیحت کرتا ہوں
مجکو تمہارے حال پر رونا آتا ہے کہ تم اس بہشت سے نکالے جاؤ گے اور یہ بہشت کی نعمتیں تمسے سب لیجاوینگی اور لذت حیات
اور موت کا چکہو گے اون دونونکو اس بات کے سننے سے بہت غم ہوا ابلیس نے کہا کہ اگر تم میرا کہا مانو تو میں تمکو ایک درخت بتلاؤں
اگر تم اوسکا میوہ کہاؤ تو ہمیشہ زندہ رہوگے اور صورت موت کی ہرگز نہ دیکہو گے حضرت آدمؑ نے پوچہا وہ درخت کونسا ہے شیطان
نے کہا وہی درخت ہے جسکے کہانے سے حق سبحانہ تعالی نے منع کیا تہا حضرت آدمؑ نے اس بات کو قبول نکیا کہ ہرگز مجہسے نافرمانی خدا کی
نہیں ہوگی جب شیطان نے قسم کہائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ بعد اسکے حضرت آدمؑ
علیہ السلام وہاں سے ٹہل چلے گئے اور شیطان نے حضرت حوا کی خدمت میں جا کر اسطرح اونکے دل میں وسواس ڈالا اور بہکایا شیطان کے
کہنے پر گیہوں ہی حضرت حوا نے حضرت آدمؑ سے فرمایا کہ اب تو خادم بہشت کا ہے اور وہ بہی موافق اس شخص کی لیکن شیطان کی اونکی
اب بہشت میں ہمکو اس درخت کا پہل کہاتی ہوں اگر کچہہ خلل ہو تو تم میرے واسطے خدا سے معافی مانگیو ورنہ تم بہی کہاؤ کہ ہم دونوں تا عمر نعمتیں بہشت کی

چین سے کہایا کرینگے ذکر آدم علیہ السلام کی بہشت سے نکلنے کا نقل ہے کہ جناب الٰہی نے تو ازل مین ٹھہرایا
تھا کہ آدم کی اولاد مسلمان تو بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاوینگے اور اگر سب اولاد بہشت مین پیدا ہوتی تو دوزخ کیسے
جاتی اسواسطے گیہونکا کہانا سبب اونکی بہشت سے نکلنے کا ہوا تا کہ دوست اور دشمن مین فرق ہو جاوے اور نیز آدم
کی قسمت مین جو مصیبتین لکہی ہین سو پہنچین علما مفسرین نے لکہا ہے کہ جب حضرت حوا نے تہوڑے سے پہل کہائے گیہون
کے اور اونکی تاکید سے حضرت آدم نے بہی کچہ کہائے ابہی تاثیر اون گیہون کی حضرت آدم کے معدے مین خوب نہین
ہوئی تہی کہ لباس بہشتی اونکے بدن مبارک سے گر پڑا اور بدن برہنہ ہو گیا بلا چار ہے واسطے ستر عورت کے انجیر
کے پتونسے اپنا عورت ڈہانکا حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونیکا سبب کیا ہے عرض کی کہ خداوندا سبب
اسکا یہ ہے کہ تیری وصیت پر عمل نکیا اور اوس درخت ممنوع سے برخلاف حکم کے کہایا پہر آدم نے کمال بیقراری
سے عرض کیا کہ الٰہی سانپ اور طاؤس کہ نگہبان بہشت کے امین تہے اونکے بہکانے سے اور قسم کہانے سے یہ قصور ہوا روایت ہے
کہ صورت سانپ کی ایسی پاکیزہ او مطبوع تہی کہ کوئی جانور بہشت مین ایسا نہ تہا حق تعالی نے اس گناہ کے سبب سے
اوسکی صورت کو مسخ کیا اور خاک اوسکی خوراک ٹہہرائی اور پیٹ اور سینے کے بل زمین کو رگڑتا اور چہاتیکو چہیلتا
رہے اور عذاب حضرت حوا کا اور اونکی بیٹیونکا جننے کا درد اور حیض کی آلودگی اور خاوندون کے حکم مین رہنا اور
اونکی تابعداری کرنا مقرر کیا اور تادیب حضرت آدم کی جدائی حضرت حوا سے اور مشہور ہونا گناہ کا اور رنج
اور دکہہ اور محنت اور مشقت واسطے معاش اور گذرانکے مقرر ہوا اور صورت طاؤس کی بہی بدل گئی چنانچہ
پاؤن تو اوسکی بدصورتی ضرب المثل ہین اسواسطے حکم الٰہی ہوا کہ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
یعنی اترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپسمین تم سب دشمن ایک دوسرے کے ہو پس آدم اور حوا اور شیطان اور
سانپ اور طاؤس روضہ جنت سے منزل دنیا دنی مین نہایت خواری اور ذلت سے پہنچے روایت تفسیر مین لکہا ہے
کہ آدم سرندیب مین اور حضرت حوا جدے مین اور شیطان سیستان مین اور سانپ اصفہان مین اور طاؤس کابل
مین پڑے اور روز قیامت تک عداوت ابلیس مین اور بنی آدم مین پڑ رہی کہتے ہین کہ حضرت آدم نے
چالیس دن طعام اور پانی نہ کہایا اور درد جدائی مین حضرت حوا کی مبتلا رہا اور تین سو برس تک گریہ و زاری
اور توبہ و استغفار مین مشغول رہے جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی کمال عنایت سے حضرت آدم کے دلمین یہ چند کلمے
الہام کیے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ بعد پڑہنے اس کلمات کے جبرئیل امین لائے
اور خوشخبری عفو گناہ کی لائے حضرت آدم نہایت خوش اور خرم ہوئے محنت اور مصیبت ساتہ نعمت اور راحت کے
مبدل ہوئی اور جب حکم الٰہی کے تین روزے ایام بیض کے یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین رکہے تو
بدن اونکا جو بسبب معصیت گناہ کے اور رنج اور دکہہ کے سیاہ ہو رہا تہا اون روزون کی برکت
سے صاف اور منور ہوا فائدہ غرض اس دعا کے لکہنے سے اور ان تین روزون کے بیان سے

یہ ہی کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کا اس دعا کی برکت سے گناہ معاف کیا اور ان روزون کی اثر سے اونکی بدن مبارک
کو روشن کیا تو ایسا ہی جو اولاد آدمؑ اس دعا کو اپنا ورد کرے اور ان تین روزونکی ہر مہینے مین عادت رکھے
تو اوسکی گناہ بہی معاف ہونگی اور اوسکا دل جو گناہونکی مصیبت سے سیاہ ہو رہا ہے صاف اور روشن ہو جائیگا
بعد اسکی حضرت آدمؑ کو حکم ہوا کہ خانہ کعبہ بنا کرین حضرت آدمؑ نے جبرئیلؑ کی تعلیم سے اور مدد سے ملائکہ کی کعبے کی
بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنی ساتہ بہشت سے لائی تہے اور اوسمین عہدنامہ اور قول و قرار روز الست کا خدا نے
رکھا تھا کعبے مین ایک طرف کو جمایا بعد تمام کرنی کعبے کی مناسک حج اور طواف جبرئیلؑ نے تعلیم کیا تب مراسم طواف
سے فراغت پاکر جبرئیلؑ کی کہنی سے کوہ عرفات پر چڑہے اور حضرت حوا بہی جدہ سے حضرت آدمؑ کی طلب مین بہرتی
ہوئی عرفات پر آئین لیکن بسبب طپش و گرمی آفتاب کی اور بہوک سے متغیر رنگ کی ایکنے دوسرے کو نہ پہچانا حضرت
جبرئیلؑ کی بتلانی سے معرفت ہوئی بعد اوسکی حضرت خلاق سے اجازت لیکر ایکدیب کو آئی تب جبرئیلؑ نے کچہ
گیہون اور روئی اور لکڑی پونہچائی اور کہیتی کرنا سکہایا اور تر و بیل بہیجے اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت کی
نعمتونسے بغیر محنت او مشقت کی میسر ہوتی تہین محروم ہوکر بڑی جانفشانی اور تردد سے روٹی پیدا کرنے لگے

قصہ ہابیل اور قابیل کا حضرت آدمؑ اور حوا ملی اور آپسمین ملکر رہنی لگی حضرت حوا ہر بار حاملہ ہوتین تو ایک
بیٹا اور ایک بیٹی ساتہ پیدا ہوتا اور قابیل اور اونکی بہن اقلیما پیدا ہوئی پہر ہابیل اور اونکی بہن یہودا موجود ہوئی
اور حضرت آدمؑ کی شریعت مین بموجب حکم خدا کی یون مقرر تہا کہ ایک پیٹ کی بیٹی اور دوسرے پیٹ کا بیٹا آپسمین بیاہی
جاتی تہی اسواسطے آدمؑ نے فرمایا کہ مین یہ نکاح بموجب حکم خدا کی کرتا ہون اور فرمانبرداری خدا کی بندون پر لازم ہے قابیل
نے حکم باپکا قبول نکیا جب حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو اقلیما اوسکی عقد نکاح مین آوے
اور اوس زمانی مین قربانیکا دستور یہ تہا کہ جو دو شخص آپسمین جہگڑتی تہی تو وہ دونون اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکہتی تہے اور ایک
آتش سفید بی دود آسمان سے آتی تہی اور حق جسکی جانب ہوتا تہا اوسکی قربانیکو نابود کرتی تہی جب دونون بہائی راضی
ہوئی اور ہابیل نے ایک مینڈہا موٹا تازہ اپنی گلی مین سے جدا کیا اور ایک ٹوکرا گیہونکا لیجا کر رکہہ آیا جب یہ دونون
پہاڑ پر قربانی کو رکہہ آئے تو خدا کی قدرت سے ایک آگ آسمان کی طرف سے آئی اور قابیل کی قربانی پر کچہ اثر نکیا
ہابیل کی قربانی کیطرف جاکر اوس سے کچہ نشان اور اثر باقی نرکہا اس سبب سے کینہ زیادہ اور بغض قابیل کی دلمین
پیدا ہوا اور ہابیل کو ڈرایا کہ مین تیرے تئین قتل کرونگا ہابیل نے کہا کہ خدا تعالی پرہیزگارونکی قربانی قبول
کرتا ہے اگر تو میری طرف ہاتہ چلا دیگا تو مین تجہپر ہاتہ نہ ڈالونگا قابیل سنگدل نے وقت فرصت پاکر ہابیل مظلوم
کی سر پر شیطان کی تعلیم سے ایسا پتہر مارا کہ ہابیل جان بحق تسلیم ہوکر شہید اکبر ہوا اور قابیل کی گردن پر یہ گناہ
کبیرہ اور اس بدعت کا وبال روز قیامت تک باقی رہا پہر قابیل چندے نزد لاش ہابیل کی اوٹہا کر ادہر اودہر لیے
پہرتا تہا اور نہین جانتا تہا کہ کیا تدبیر کرون کہ لوگون کی نظر سے اسی چہپاؤن پہر حقتعالی نے دو کوے بہیجے کہ آپسمین
لڑنے لگی کہ ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار کر اپنے پنجون سے زمین کو کہود کر اوس کوے کو گاڑ دیا جب قابیل نے

کہا کہ افسوس میں کوّے سے بھی عاجز ہوں کہ اپنے بھائی کا عیب نہیں ڈھانک سکتا جب اوسنے زمین کھود کر بھائی کی لاش
کو گاڑ دیا بعد اسکے جناب الٰہی سے حکم قصاص کا صادر ہوا کہ قابیل کو بعوض خون ہابیل کے قتل کرو قابیل اس خوف سے
بھاگ کر ملک یمن میں گیا اور آتش پرستی اختیار کی **فضل** حضرت آدم علیہ السلام ہمیشہ کعبے کو واسطے حج کے جایا کرتے
تھے ایکبار کوہ عرفات پر سوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونکی پشت سے تمام اولاد کو جو روز قیامت تک پیدا ہونگی نکالا
تو سیدھی طرف اور بدبختونکو اولٹی طرف کیا اور اون سبکو حکم الٰہی ہوا اَلَستُ بِرَبِّکُم آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا
قَالُوا بَلٰی کہا سبنے ہاں تو ہمارا رب ہے حق تعالیٰ نے اونکی اقرار پر گواہی فرشتونکی لکھوا کر حجر اسود میں امانت رکھی
اسواسطے حضرت مرتضیٰ علیؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی حج کریگا تو حجر اسود اوسکی گواہی دیگا **فائدہ** جب حضرت آدمؑ
نے کثرت اولاد کی دیکھی تو حضور رب العالمین میں عرض کی کہ خداوندا یہ مخلوقات نے نہایت دنیا میں کیونکر سماویگی
حضرت ذوالجلال نے فرمایا اگرچہ دنیا میں یہ سب نہیں سماوینگی لیکن میں اپنی قدرت کاملہ سے بعضونکو زمین پر رکھونگا
اور کسیکی تئین بعد مرنیکے نیچے زمین کے اور بعضونکو باپونکی پشت میں اور کسیکو ماؤنکی پیٹ میں جگہہ دونگا **فائدہ دوسرا** حدیث
میں آیا ہے کہ بروقت عرض کرنے کے ذریات کی نظر حضرت آدمؑ کی جانب یمین میں ایک جوان پر پڑی کہ نہایت حسین تھا
اور روتا تھا حضرت آدمؑ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہ ایک جوان ہے تمہاری اولاد میں سے کہ داود
پیغمبر مرسل اور مقبول بارگاہ عزوجل ہے اور رونا اونکا ایک ادنیٰ لغزش کے سبب سے جو ان سے ہوگی حضرت آدمؑ
نے پوچھا کہ عمر انکی کتنی ہے کہا کہ ساٹھ برسکی ہے پھر حضرت آدمؑ نے روبقبلہ ہوکر دعا کی کہ خداوندا میری عمر تو ہزار
برس مقرر کی ہے چالیس برس میری عمر میں سے اسکو عطا کر خدا نے یہ دعا قبول کی جب دنیا میں حضرت آدمؑ
کی نوسو اور ساٹھ برسکی عمر ہوئی اور عزرائیلؑ واسطے قبض روح مبارک کے آئے حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ ابھی تو چالیس
برس میری عمر کے باقی ہیں حضرت عزرائیلؑ نے کہا یہ چالیس برس تو تمنے روز میثاق میں حضرت داود کو بخشی ہیں
حضرت آدمؑ کو تو یاد نہ تھا اسواسطے منکر ہوئے اگرچہ حق تعالیٰ نے آدمؑ کی عمر پوری کی لیکن بعد اوسکے حکم آدمیون
کو ہوا کہ آئندہ کو لینے اور دینے اور بخشش اور معاملات میں چاہیے کہ قبالے ساتھ گواہی ہونیکی لکھا کریں تا کہ کسیکی تئین مجال انکار
کی نرہے جب حضرت آدمؑ پر غلبہ بیماری کا ہوا تب اونکو رغبت اور خواہش بہشت کی میووں کی ہوئی اور اولاد کو واسطے لانے میوۂ بہشتی کے
کے ارشاد کیا وہ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ جبرئیلؑ اور کئی فرشتے معہ کفن اور خوشبو بہشت کی لیے آتے ہیں اونسے خواہش حضرت آدمؑ کی
بیان کی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ ہم اسواسطے آئے ہیں کہ اونکو اونکے مطلب کے تئین پہنچاویں بعد اوسکے حضرت حوا کو اونکے نزدیک سے ہٹا دیا
تم یہاں سے جاؤ اور میرے تئین خدا کے فرشتوں پر چھوڑ دو چنانچہ بعد اونکی اوٹھنے کے ملک الموت واسطے قبض روح کے مشغول ہوئے
حضرت تسبیح اور تہلیل میں مصروف تھے کہ ملک الموت نے اپنے کام سے فراغت کی اور غسل اور کفن سے فراغت کر کے
حضرت شیث علیہ السلام نے بموجب تعلیم جبرئیلؑ کے نماز جنازے کی پڑھی اور حضرت آدمؑ کو دفن کیا اسواسطے نماز جنازے
کی روز قیامت تک اولاد آدم کے واسطے مقرر ہوئی **ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا** جب حضرت آدم
علیہ السلام ہابیل کی مصیبت میں بیقرار رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو اونکی تسلی خاطر کے واسطے بھیجا کہ حق تعالیٰ

تیرے تئین ایک فرزند رشید عنایت کریگا کہ اونکی نسل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار بنی آدم کا پیدا ہوگا
چنانچہ ہابیل کے مرنے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیثؑ پیدا ہوئے اور وہ حسن و صورت مین اور خوبی سیرت مین مشابہ حضرت
آدمؑ کے تھے اور تمام اولاد سے حضرت آدمؑ کے نزدیک محبوب تھے چنانچہ حضرت آدمؑ نے قبل وفات کے اونکو اپنا ولی
بنایا اور بطریق وصیت کے فرمایا کہ جب حادثہ طوفان حضرت نوحؑ کے زمانے مین واقع ہوا اگر تو اوس زمانے کو
پاوے تو میری ہڈیونکو کشتی مین رکھوائیو جو غرق سے محفوظ رہین یا اپنی اولاد کو وصیت کیجیو کہ اسطرح سے
عمل مین لاوے اور حضرت شیثؑ اکثر اوقات حضرت آدمؑ کی زبان سے احوال بہشت کی لذت کا سنتے تھے
اور آسمانی صحیفونکا مضمون بھی دریافت کرتے تھے اسواسطے روبرو حضرت آدمؑ کے تجرد خلق سے اور اونس
حق سے کیا تھا اور لوگون سے تنہا ہوکر دنیا کی لذتین چھوڑکر اکثر اوقات وظائف اور طاعت مین مشغول تھے
اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق ہمیشہ اونکو منظور رہتا تھا اور حضرت شیثؑ کے زمانے مین بنی آدم
دو قسم کے بعضے متابعت حضرت شیثؑ کی کرتے تھے اور بعضے قابیل کی اولاد کی تابعداری مین مشغول تھے اور حضرت
شیثؑ کی نصیحت سے بعضے تو راہ راست پر آئے اور بعضے بدستور نافرمانی کی راہ پر قائم رہے جب نوسو بارہ
برس اونکی عمر کے گذرے روح بدن مبارک سے پرواز کرکے عرش معلی کو پہنچی اور حضرت شیثؑ کی بعضے نصیحتون
یہ ہے کہ مومن حقیقی وہ ہے کہ یہ خصلتین اوسمین ہون اول تو خدا کو پہچاننا دوسرے نیک اور بد جاننا تیسرے بادشاہ
وقت کا حکم بجا لانا چوتھے ماں باپ کا حق پہچاننا اور اونکی خدمت کرنا پانچوین صلہ رحم یعنی اپنی اپنایت کے
لوگون سے نیکی اور محبت کرنا چھٹے غصے کو حد سے زیادہ نہ بڑہانا ساتوین محتاجون اور مسکینونکو صدقہ دینا اور رحم
کرنا آٹھوین گناہون سے پرہیز اور مصیبتونمین صبر کرنا نوین شکر نعمت الٰہی کا کرنا **ذکر حضرت ادریس
علیہ السلام** کا نام مبارک اونکا زبان عبری مین اخنوخ ہے جب اولاد قابیل کی عزازیل کی بہکانے سے
گمراہ ہوئے اور کفر اور شرک مین پڑے یہانتک کہ رسم نکاح کا موقوف کرکے حرام کاری اور طرح طرح
کی نابکاری کرنے لگے حق تعالی نے حضرت ادریسؑ کو نبوت کی شرافت عنایت کرکے اونپر بھیجا بہت لوگ
اونکی ہدایت اور دلالت سے انکار اور عناد چھوڑکر راہ راست پر مستقیم ہوئے اور شقاوت ازلی سے نجات پاکر
سعادتمند ہوئے اور جو لوگ کہ بسبب فساد قلبی کے کفر اور شرک سے خوگیر ہوگئے تھے اونکے دلون پر حضرت
ادریسؑ کی نصیحت کارگر نہوئی لوگونکو توحید اور عدالت اور عبادت کی راہ پر دعوت کرتے تھے اور جسقدر
نماز اور روزے اونکی شریعت مین مقرر تھے اور زکوۃ مال اور غسل جنابت سے امر فرماتے تھے اور حضرت
ادریسؑ آپ اتنی عبادت کرتے تھے کہ ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتے تھے اور فرشتے اونکی صحبت مین آتے جاتے
تھے اور اعمال صالحہ اور افعال حسنہ اونکی تمام مخلوق کی عبادت کے برابر آسمان پر جاتے تھے حضرت
عزرائیل یہ حال دریافت کرکے جناب الٰہی کی اجازت سے زمین پر آئے اور بصورت انسان اونکی صحبت
مین چند روز رہے حضرت ادریسؑ نے دیکھا کہ یہ شخص کھاتا ہے نہ پیتا ہے شاید یہ فرشتہ ہے جب حضرت ادریسؑ کو معلوم

ہوا کہ یہ ملک الموت ہین تب حضرت ادریس نے فرمایا کہ چاہتا ہون کہ شربت موت کا مجہکو چکہا دو حضرت عزرائیل نے
خالق ارواح سے اجازت لیکر اونکی روحکو قبض کیا اور پہر اونکی جان پاک کو اونکے قالب مین ڈالا پہر حضرت ادریس
نے فرمایا کہ مجہکو بہشت اور دوزخ دیکہنے کا شوق بدرجہ کمال ہے حضرت عزرائیل نے خدا کے حکم سے اونکو
اپنے پرون پر بٹہا کر اول دوزخ کی سیر کروائی اور بعد اوسکے تماشا نعیم بہشت کی نوبت آئی حضرت ادریس جب
سیر حور و قصور اور تماشاہی ولدان اور غلمان کے سے فارغ ہوئے حضرت عزرائیل نے کہا کہ اب میرے ساتہ
بہشت سے باہر چلیے اور اس مکان سے نکلیے حضرت ادریس تو قانون الہی سے بخوبی واقف تہے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر کہڑے
ہورہے اور فرمایا کہ جب تک پیدا کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اس مکان سے مجہکو نہ نکالیگا تو مین ہرگز باہر نہ جاونگا حق تعالی
نے ایک فرشتے کو ان دونون کے قصے کے فیصلے کے واسطے بہیجا اول حضرت عزرائیل نے تمام احوال ظاہر کیا پہر حضرت
ادریس نے جواب دیا کہ مین نے بمقتضای کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے موت کے زہر کا شربت تلخ چکہا اور بموجب
مضمون وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کے دوزخ مین بہی وارد ہوا اور بموجب حکم ارحم الراحمین کے جو بہشتیونکے حق مین فرمایا
وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ فقط حضرت عزرائیل کے کہنے سے بغیر حکم خدا کے ہرگز باہر نہ نکلونگا اوسیوقت ندای غیبی آئی
بِاِذْنِیْ دَخَلَ وَبِاِذْنِیْ فَعَلَ یعنی میرے حکم سے داخل ہوا اور میرے حکم سے یہ کام کیا ہے وہ حق بجانب ہے
کعب الاحبار سے روایت ہے کہ مراد اس آیہ سے کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا پہنچانا حضرت ادریس کا ہے اس مکان
عالیشان مین بعد اسکے ادریس بہشت سے باہر آئے اور چوتہے آسمان مین فرشتونکے ساتہ عبادت مین مشغول ہوئے اور
وہان موجود ہین جب تلک ارادہ خدا ہو حضرت ادریس بہت خوبصورت تہے اور گندمی رنگ اور قد میانہ سب تہا
اور اکثر اوقات خاموش رہتے تہے اور چلنے کیوقت نظر مبارک قدمون پر پڑتی اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ تین نیکیان
چیزین ہین غصے کیوقت مین بردباری کرنا اور تنگی مین بخشش کرنا اور قابو پانے پر معاف کرنا اور فرمایا ہے کہ عقلمند
آدمی وہ ہے کہ تین قسم کے آدمیونسے ہلکاپن نکرے ایک تو بادشاہون سے اور دوسرے عالمون سے اور تیسرے
دوستون سے اسواسطے کہ گستاخی بادشاہونکی تلخی عیش شیرین کی ہے اور حقارت عالمونکی نقصان دین ہے
اور ہلکاپن دوستونکا بیمروتی اور موجب نفرین ہے اور فرمایا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ مصیبت مین تحمل اور قرار
کرے اور درجہ بلند مین تواضع بیشمار کرے **ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا** جب حضرت ادریس
علیہ السلام نے آسمان پر قیام کیا عالم دنیا کو شیطان نے فسق و فساد سے بے انتظام کیا اور روز بروز تمرد اور عصیان کا
ظہور ہوا اور بہت گناہونسے عالم بے نور ہوا جناب الہی نے حضرت نوح کو واسطے انتظام احوال عالم کے اور اصلاح
اعمال بنی آدم کے مبعوث کیا اور نوسو پچاس برس کی عمر پائی اور اسی برس کے بعد وحی آسمانی کی خبر پائی تمام عمر
ادای دعوت مین مصروف تہے اور کفار اور فجار مین ساتہ امر معروف اور نہی منکر کے معروف تہے ہر چند کہ جناب
الہی مین اونکی ہدایت کے دعا کرتے تہے پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے فریب اور دغا کرتے
تہے باوجود اس محنت اور شقت اور وعظ اور نصیحت کے تمام عمر مین سواے اسی آدمیونکے کوئی اسلام لایا

اور حضرت نوح کا ارشاد اونکی کام نہ آیا مفسرین نے آیت شریف وَمَا آمَنَ مَعَهُ اِلَّا قَلِيْلٌ کی تفسیر مین
حضرت ابن عباس کی روایت سے فرمایا ہے اور اسقدر اکثر اہل تواریخ کی معتبر کتابون مین آیا ہے اور ہمارے پیغمبر
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے اتنی اذیت نہین اوٹھائی
ہے جتنی حضرت نوح نے اپنی امت کی ہاتھوں سے مصیبت پائی ہے وہ کافر ہمیشہ ڈراتے تھے کہ ان باتون سے
باز آؤ اور ہمارے بتونکی بدی سے ہاتہ اوٹھاؤ بارہا مجلس وعظ مین اونکی مار سے بیہوش ہوجاتے تھے اور
اونکی صاحبزادے خبر پاکے وہان سے اوٹھا کر لے آتے تھے کفار وقت مرنیکے اپنے بیٹونکو وصیت کرتے تھے
اور اپنی کو کفر کے عقیدے پر مستحکم کرکے مرتے تھے کہ بیٹو ہرگز اپنے باپ اور دادا کے دین سے انحراف نکرنا اور نوح
کے کلمات پر اعتراف نکرنا جہان تک ہوسکے حضرت نوح کو دکھ اور ایذا دیجیو اور اپنا ٹھکانا جہنم مین کیجیو جب
ایسی مصیبت مین سات قرن حضرت نوح پر گذرے اور حضرت نوح دلتنگ اور نا امید ہوئے تو حضرت رب العالمین
سے وحی نازل ہوئی اور حضرت نوح کے دل غمگین کو تسکین حاصل ہوئی کہ اے نوح تو دلتنگ مت ہو اور آیندہ
اون سنگدلون کے سنگ مت ہو جو ایمان لانے سو لائے باقی ایمان نہین لاوینگے یہ تو شقی ازلی ہین سب کے
سب جہنم کو جاوینگے حضرت نوح نے عرض کی کہ خداوندا ان کی نسل سے بھی کوئی ایمان لاویگا یا نہین حکم ہوا
یہ تو ایمان نہ لاوینگے انکا دل ہے سنگ اور آہن پھر بھی حضرت نوح نے سبب کمال شفقت کے اور واسطے
قطع کرنے الزام اور حجت کے فرمایا کہ اے لوگو اگر ایمان نہ لاؤگے تو یہ سمجھو کہ عذاب الٰہی آیا قوم نے کہا کہ ہم
تو محبت ود اور سواع اور یغوث اور یعوق کی جو ہمارے بت ہین ہرگز نچھوڑینگے اور تمہارے برعکس حکم کے
اپنے سرونکو پتھرونکی پرستش مین پھوڑینگے اور تو جو ہمسے بہت نزاع اور جدال کرتا ہے اور ہمارے بتونکی تکذیب
مین بہت قیل و قال کرتا ہے اگر تو سچا ہے تو ہمکو عذاب دکھلا اور اپنی تہدید اور تخویف کی اصل کی تاب دکھلا
جب حضرت نوح مایوس ہوئے اور کفار اپنے کفر مین منحوس حضرت نوح نے کمال عجز اور انکساری اور تضرع سے
جناب باری مین پکارا كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا یعنی جب مین اونکو دعوت اسلام کرتا ہون تو یہ اونگلیان کانونمین ڈالتے ہین اور کپڑے
سر سے باندہتے ہین اور میری بات نہین سنتے ہین اور اپنے کفر پر ثابت رہتے ہین اب تو یہ بندہ لاچار ہے اور تو
خداوند قہار ہے الٰہی غارت کر ان سب کفار کو اور مت چھوڑ انکی ملک اور دیار کو باری تیر دعا کا نشانے پر
واصل ہوا اور خطاب الٰہی واسطے انتقام کے نازل ہوا کہ ہم اس قوم کو طوفان سے ہلاک کرکے پانی کی راہ
سے آتش دوزخ مین ڈالینگے اور تجھکو اور تیری امت مومنین کو کشتی مین رکھکر آفت طوفان سے سلامت
نکالینگے جب حضرت نوح کی دعا سے اوس قوم پر قحط پڑا اور توالد اور تناسل اونکا موقوف ہوا بعد اسکے
بموجب حکم الٰہی کے جبرئیل امین نے درخت ساج کے بونے کا حکم کیا اور بیس برس کے عرصے مین
اوس درخت کو محکم کیا اور جبرئیل کی کہنے سے اوسکو چیر کر کشتی کا بنانا شروع کیا اور جناب الٰہی مین لیل و نہار خضوع

اور شروع کیا کفار گاہ گاہ بطریق ہزل نوحؑ کو سناتے تھے اور بیچ وقت کشتی بنانے کے یہ گستاخی کی باتین
سناتے تھے کہ اے نوحؑ اب تم بعد مرتبہ نبوت کے ستار ہوئے اور پیغمبری کی کاموں سے بیزار ہوئے کشتی تو بناتے ہو پر پانی
کہان اور اس بیابان خشک مین تراوت کی نشانی کہان حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ تم اپنی جزاے اعمال سے
غافل اور عاقبت کی مصیبت سے جاہل ہو تم دنیا مین غریق اور عقبی مین حریق ہوگے جب حضرت نوحؑ نے
کشتی بنانے سے فراغت پائی اور تختونکی جوڑ پر ہر ایک طبقے مین روغن قیر لگایا اور بموجب فرمان الٰہی کے
شمشاد کی تختونکا تابوت حضرت آدمؑ کی جسم مبارک کیواسطے بنایا اور اسی سبب سے حافظ حقیقی نے اونکی
کو آفت طوفان سے بچایا پھر حضرت جبرئیلؑ نے ہر جنس کی جانور جو روے زمین پر تھے حضرت نوحؑ کے پاس جمع کیے
اور قسم قسم کی وحوش اور طیور اور چرندے اور پرندے مجتمع کیے حضرت نوحؑ نے ہر ایک جانور کا ایک ایک جوڑا
لیکر کشتی مین چڑہایا اور ہر ایک رفیق حضرت نوحؑ کا کشتی پر چڑھ آیا جب یہ بیاسی لوگ کشتی مین داخل ہوئے
اور تمام سامان و اسباب اونکی واصل ہوے تب غضب الٰہی کا شروع ہوا اور تنور سے فوراً پانیکا نکلنا شروع
ہوا حضرت نوحؑ کی منکوحہ اور اونکا بیٹا کنعان کشتی پر نہ آئے اور اون جناب کا فرمان بجا لائے کنعان بولا کہ مین پناہ
لونگا پہاڑ کی حضرت نوحؑ بولے کہ فائدہ تجھے نہ دیگی پناہ پہاڑ کی نہ جہاز کی اسی عرصے مین ایک موج نے اوسکو ڈبایا اور
حضرت نوحؑ کو اوسکی غرق ہونے پر رحم آیا عرض کی کہ یہ بیٹا میری اہل سے ہے اور تو اپنی وعدے کو وفا کرنیکا اہل ہے حکم ہوا کہ
اہل وہ ہے کہ جسکی نیک اعمال ہون وہ نااہل ہے جسکی بد افعال ہون آدمی مسلمانو پیغمبر زادگی بغیر عمل نیک کے بیکام ہے اور
عمل نیک کا بغیر نسب عمدہ کی بھی فائدہ بیشمار ہے پھر تو چالیس دن تک باران طوفانکا آسمان سے گرا اور پانی
چشمون زمین سے نکلا تمام کافر اور اونکی عمارت اور سب باغات غرق ہوے تمام عالم اور روی زمین دریا ہوا اور
پانی سب درختون اور پہاڑون سے چالیس گز بالا ہوا اہل کشتی شدت باد اور کثرت امواج سے بدحواس ہوگئے اور خوف
غرق اور اندھیری رات کی سبب زندگی سے دامن ہوئے حکم الٰہی ہوا کہ بسم اللہ مجریہا و مرسیہا
کو جو کوئی ورد زبان کریگا حق تعالی اوسکی سب مشکلات آسان کریگا اللہ تعالی نے اپنے اسم کی برکت سے اونکو
ڈوبنے سے بچایا اور طوفان کی موقوف کرنیکا حکم فرمایا کہ اے زمین تو ابھی پانیکو تھام لو اور اے آسمان اب زمین پر پانیکا کام
جب کشتی سے نکلنے کا وقت نزدیک آیا حضرت نوحؑ نے کوّے کو فرمایا کہ جلد پانیکا احوال معلوم کرکے اعلام کرے ایسا نہو
کہ تو وہان ہی مقام کرے کوا جاکر ایک مردار کے کھانے مین مشغول رہا اور حضرت نوحؑ کے فرمانیکو بھول رہا اسیواسطے
حضرت نوحؑ کی دعاے بد سے ہمیشہ ذلیل اور خوار ہوا اور بے فرمانی کی شامت سے مردار خوار ہوا بعد اوسکے
کبوتر بموجب حکم کے اوڑا اور زیتون کی پتی چونچ مین لیکر پھر آیا تب حضرت نوحؑ نے جانا کہ درختونکے سر پانی سے
ظاہر ہوئے اور اس خبر سے دل کے غم اور درد باہر ہو گئے پھر تو کبوتر مدام بموجب حکم کے جاتا تھا اور پانیکی کمی کی خبر
پہونچاتا تھا ایکروز کبوتر کے پاؤنمین کیچڑ لگی پائی جب تو یقین ہوا کہ خزان غم کی گئی اور بہار خوشی کی آئی کبوتر کے حق
مین دعا کی کہ تجکو خدا مخلوق کے دلمین محبوب رکھے اور ہر شخص کے نزدیک مطبوع اور مرغوب مفسرین نے لکھا ہے

کہ حقتعالی نے حکم کیا کہ مین پہاڑون پر کشتی کو قرار دونگا اور سب اہل کشتی کو پہاڑون پر اوتارونگا سب پہاڑون نے
اپنی بلندی پر نازان ہوکر سر بلند کیا مگر کوہ جودی نے نہایت شکستگی اور فروتنی سے اپنی تئین پست کیا حق تعالی نے اوسکی
شکستگی اور عاجزی پر اکرام اور کشتی نوحؑ کا اوسی کوہ جودی پر مقام کیا اوس پہاڑ کی نیچے ایک گانون آباد کیا طوفان
کی غم سے چھوٹ کر دل شاد کیا نام اوس گانونکا سوق الثمانین کیا اور اوسکی پایہ کو بہت مستحکم اور متین کیا جب اون
اسی آدمیون نے اوسکی بنا کو تمام کیا وبا ے عام نے ایکبارگی سبکو تمام کیا سوا ے حضرت نوحؑ اور تین فرزند اور اونکی قبیلکی
سب فوت ہوئے حام اور سام اور یافث باقی رہے حق تعالی نے وحی بھیجی کہ مینے تیری قوم کو بسبب کفر اور عصیان کے
ہلاک کیا بعد اوسکے اونکو جو باقی ہین بسبب طوفان کے عذاب نکرونگا اور ایسی قہر عام سے اونکو عقاب نکرونگا حضرت
نوحؑ کی نسل مین اللہ نے ایسی برکت رکہی کہ چالیس برس کے عرصے مین ہزارون شہر بنا ہوئی اور بیحد و نہایت گانون بسا ے
حضرت نوحؑ نے ملک شام اور جزائر فارس کے اور خراسان اور عراق سام کو عنایت کیا اور ملک مغرب اور حبش اور ہند اور
سند حام کو مرحمت کیا اور چین اور ترکستان اور سقلاب یافث کو بخشا ایکدن جبرئیل اور عزرائیل نے حضرت نوحؑ سے پوچھا کہ
باوجود اس عمر دراز کی تمنے جہان فانیکو کیسا پایا کہا مانند خانہ دو در کی کہ ایک لحظہ توقف کرکے ایک در سے پیٹھا اور دوسرے
در سے نکل آیا جب حضرت نوحؑ سقیم ہوئے اور جان بحق تسلیم ہوئے فرزندان عالیمقدار نے اونکی قالب بزرگوار کو بیت المقدس
مین مدفون کیا اور درد فراق اور جدائی سے اپنے دلونکو محزون کیا اور لقب حضرت نوحؑ کا آدم ثانی اور شیخ الانبیا اور
نجی اللہ تھا اور وہ پیغمبر برحق سوا ے دعوت قوم کے ہمیشہ مصروف عبادت اللہ تھا اور دن اور رات مین ہزار رکعت
نماز ادا کرتے تھے اور حضور الہی مین مدام عجز اور نیاز کرتے تھے فایدہ روایت ہے کہ اہل کشتی بہت بدبو اور بچھو سے ایذا
اوٹہاتے تھے اور اوسکے دفعیہ کا کوئی علاج نہین پاتے تھے حضرت نوحؑ نے جناب الہی مین سوال کیا اور اوس مصیبت کے دفع کرنے
مین قیل و قال کیا حکم ہوا کہ تم اپنا دست مبارک ہاتھی کی پشت پر دہر دو اور ہماری قدرت کا تماشا دیکہو حضرت نوحؑ کی ہاتھ
پہیرتے ہی ایک خنزیر موجود مین آیا اور جہاز کی سب نجاست کو اوسنے کہایا لیکن چوہونکی کثرت سے بہت حیران تھے اور انکی
ایذا سے نہایت پریشان جب حضرت نوحؑ نے حکم رب سے شیر کی پیشانی پر ہاتہ ڈالا قدرت کاملہ سے بلی نے نکل کر چوہونکا
کیا نوالا جب نوحؑ نے دنیا فانی سے رحلت کی تین سو برس تک برقرار ہے اوسی ملت اور شریعت کے سبب مدت دراز کی
اکثر لوگ گمراہ ہوئے اور اپنے عقائد جہالت سے تباہ ہوئے تھے اللہ تعالی نے حضرت ہودؑ کو پیغمبر کیا اور اوس زمانکی خلق کا اونکو رہبر کیا

ذکر حضرت ہود علیہ السلام کا

حق تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر بھیجا وہ قوم دراز قد اور چوڑی
جسم اور قوت ناک تھے سب سے لنبا اونمین سے سو گز اور بہت ٹہنگنا ساٹہ گز کا بت پرستی اونکا کار تھا اور خدا پرستی سے
ہر ایک بیزار تھا سنگ تراشی کرکے پہاڑونمین مکان بنائے تہے اور اپنی سنگدلی سے بتون پر ایمان لاتے تھے مگر ایک فرقہ ایمان لایا تھا
اور کافرونکی خوف سے ایمان اپنا چہپایا تہا جب حضرت ہودؑ کی نصایح حد سے زیادہ ہوئی تب سب کفار واسطے ایذا دینے
کے آمادہ ہوئے مسلمانونے حضرت ہودؑ سے اسبات کی اطلاع کی حضرت ہودؑ نے جناب الہی مین کفارونکو بددعا کی
برسات موقوف ہوئی اور باغ و زراعت سوکہہ گئی سات برس تک قحط کی بلا مین گرفتار ہوئی مارے بھوک پیاس کے

اپنی زندگانی سے بیزار ہوئے حضرت ہودؑ نے بہت شفقت سے فرمایا کہ ایمان لاؤ اور اپنی تئین دنیا کی آفت اور قیامت کی
آتش سے بچاؤ یہ سب آفتین بسبب کفر کی تم سب پر نازل ہین اور یہ مصیبتین بت پرستی سے واصل ہین کافر اپنی شامت
سے اون باتونکو جھوٹ جانکر اپنے کفر پر ثابت رہتے تھے اور بے ادبی سے ہمیشہ یہ بات کہتے تھے کہ ہم تیرے کہنے سے بتون کو
نہ چھوڑینگے اور اپنے دین باطل سے منہ نہ موڑینگے اوس زمانے مین یہ دستور تہا کہ جسپر کوئی مشکل آتی تہی اور مہم سخت
منہ دکھلاتی تہی تو حرم مین مکے کے جاکر التجا کرتے تھے اور جناب الہی مین عاجزی سے دعا کرتے تھے اور دعا اونکی قبول
ہوتی تہی اون دنون قوم عمالقہ کی مکے مین رہتی تہی اور اپنی تئین شریف اور رئیس مکے کا کہتے تھے جب قوم عاد اوس
بلا مین گرفتار ہوئی تو ستر آدمی رئیسونمین سے وہان جانیکو تیار ہوئے سب قوم نے اونکو یہ وصیت کی اور مکے مین
جاکر دعا مے استسقا باران مانگنے کی نصیحت کی جب یہ ٹولا منزلین قطع کرکے مکے مین پونہچا اور معاویہ بن بکر کے گہر مین
اوترا وہ اون سبکی طعام اور شراب کی ضیافتین کرنے اور مجلس عیش عشرت مین راگ گانیکا سنوانے لگا یہ تو
مصیبت بہول گئے اور پیاس کو بہول گئے کہاں کی دعا اور کیسی استسقا وہ تو سننے لگے دن رات راگ اور غنا سبب
ہو کہا الحمد جسکے دیکہو خوان کو ٹ کب وہ لائے وہیا نمین رمضان کو جب وکیلون نے قوم عاد کی معاویہ کے گہر مین
قرار کیا اور اوسکو رات دنکی ضیافتون سے بیزار کیا اوس نے دلمین کہا کہ لوگ تو شراب و کباب مین مشغول ہوئے اور ہم سب
لوگ اونکی ضیافتون سے ملول ہوئے اگر کچہ اشارہ کنایہ کرتا ہون تو مجکو بخیل کہین گے اور اپنی قوم مین جاکر لئیم اور ذلیل
کہینگے آخر اوسنے ایک غزل بنائی اور اون گانیوالونکو سکہائی مضمون اوسکا یہ تہا کہ تم اپنی قوم کی مصیبت سے غافل
ہوئے اور برسات کی دعا مانگنے سے کاہل ہوئے جب اون گانیوالون نے یہ غزل اونکو سنائی اونکو اپنی قوم کی مصیبت یاد آئی
پہر تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور اپنی غفلت پر لعنت کرنے لگے پہر تو رات دن دعا مانگنے کا استعمال کیا
اور اپنی قربانیونکی ذبح کرنیکا اشتغال کیا مرثد بن سعد اونمین پوشیدہ مسلمان تہا اور حضرت ہودؑ پر اوسکا کامل
ایمان تہا اوس قوم سے بولا کہ جبتلک ایمان حضرت ہودؑ پر نہ لاؤگے تو اپنا مدعا کبہی نپاؤگے اون لوگون نے اوسکو
مسلمان سمجہکر اوس سے جدائی کی اور خدا کی درگاہ مین بہی زاری کی اس عرصے مین تین ٹکڑے بادل کے سفید
اور سیاہ اور سرخ پیدا ہوئے اور اوس بادل مین سے یہ آواز آئی کہ ان مین سے ایک ٹکڑا اختیار کرو اور بعد
اوسکے خدا کے حکم کا انتظار کرو قوم ابر سپید اور سرخ سے روگردان ہوئی اور ابر سیاہ سے امیدوار باران ہوئی ہاتف نے
آواز دی کہ اختیار کی تمنے کالی رات کہ باقی نچہوڑیگی قوم عاد کی خاک نہ باقی رہے والد نہ ولد ہلاک ہوجائینگے سب
لگا ہی اور بلد جناب الہی نے اوس ابر سیاہ کو ملک عاد پر روانہ کیا اور کافرون کو بلاے آسمانی کا نشانہ جب عادیونے
نے دیکہا کہ بدلی سیاہ آئی تو اونہون نے خوش ہوکر دہوم مچائی کہ اس باران سے ہمارے امید کا باغ پر آب
ہوگا اور درخت تمنا کا شاداب ہوگا لیکن یہ گمان اونکا بیجا تہا اوس ابر مین عذاب الہی برپا تہا یہ کافر حضرت ہودؑ
سے تمسخر کیا کرتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہمکو عذاب دکہا اسواسطے اللہ تعالی نے عذاب الیم آندہی کا اوس ابر
سے ظہور کیا اور ایک آفت عظیم کو اونکی ملک پر موجود کیا جب حضرت ہودؑ نے دیکہا کہ اس قوم کی خرابی

کی اور اوسکی شامت اعمال سے عذاب کی شتابی کی تو بموجب حکم الٰہی کے چار ہزار اہل ایمان کو اپنے ساتھ لی اور باہر
نکلکر مومنونکو اسطرح ارشاد کر کے یہ خط مدور جو مین نے اپنی انگشت سے بنایا ہے اور تمکو بموجب حکم الٰہی کے اوسمین
بٹھایا ہے جو کوئی اس خط کے اندر رہیگا تو اس قہر کی پون سے نڈر رہیگا قوم عاد اوس بلا کو دیکھکر جمع ہوئی اور اپنے اہل
وعیال کو لیکر حلقہ باندھکر مجتمع ہوئے اول تو اس باد صرصر نے اونکی لوگونکو اور عورتون اور چارپایون کو زمین سے
اوڑا کر آوارہ کیا اور نہایت زور و شور سے زمین پر پٹک کر پاش پاش کیا عادی اوس حادثہ عجیب کو دیکھکر اپنے
گھرونمین پوشیدہ ہوئے اور اپنے آل اولاد کی مرنے سے آبدیدہ ہوئے بعضے تو حویلیون کی گرنے سے دیوارون
کے تلے دبکر گرفتار ہوئے اور بعضے باہر بھاگ کر اونکا زمین مین پاؤن گاڑ کر برپا ہوئے سات دن آٹھ رات
مین اس غضب کی پون نے سبکو منعدم کیا اور اونکی مکانونکو زمین سے برابر کر کے کالعدم کیا اور حضرت ہودؑ کی
ہمراہیون پر جب پون واصل ہوجاتی تھی تو وہ باد تند دائرہ مین آکر نسیم معتدل ہوتی تھی جب قوم عاد غضب
الٰہی مین گرفتار ہوگئی اور مکان اور باغات اونکی خراب اور مسمار ہوگئی حضرت ہودؑ اپنے ہمراہیونکو امانت اور سلامت
لے باہر آئے اور ایک جانب کو اپنے رہنے کی مکان بنائے جب سن حضرت ہودؑ کا چار سو چونسٹھ سال کا ہوا تب
دار الفنا سے دار البقا کیطرف اونکا انتقال ہوا **احوال شداد کا** اکثر علمای تاریخ نے شداد کا ذکر بعد حضرت ہودؑ
کے بیان کیا ہے بسبب اسکے کہ وہ بھی قوم عاد سے تھا اسواسطے مین بھی جب پیروی اہل تاریخ کی اس حال عجیب
اور قصہ غریب کو لکھتا ہون کہ اہل ایمان کو اس احوال کی سننے سے عبرت ہو اور خدا کی قدرتون کا تماشا
دیکھنے سے نصیحت شدید اور شداد دو بھائی قوم عاد مین صاحب جاہ تھے اور ہفت اقلیم کے بادشاہ ملک شام
مین اونکا مقام تھا شب و روز حکومت رانی سے اونکا کام تھا شدید اور اوسکی لوگ اگرچہ حالت شرک مین
جیتے تھے لیکن اوسکی عدل سے شیر اور بکری ایک جگہ پانی پیتے تھے ایک نقل اوسکی انصاف کی بیان کرتا ہون
اور اوسکی عدل کی تاثیر عیان کرتا ہون کہ دو شخص اوسکی محکمہ عدالت مین آئے اون دونون نے احوال عجیب
سنائے ایک شخص بولا کہ مین نے اس سے ایک قطعہ زمین کا لیا ہے اور قیمت دیکر اپنا قبضہ کیا ہے مین نے اوس
زمین مین خزانہ پایا ہے سو اسکو دیتا ہون یہ کہتا ہے کہ مین نے زمین کو بیچا اب مین ہرگز نہین لیتا ہون دوسرا
بولا کہ مین نے تو زمین خریدی ہے نہ خزانہ اب یہ اسکی لینے مین کرتا ہے حیلہ اور بہانہ جب حاکم نے پوچھا کہ تمہارے
دونون کے کچھ اولاد ہے یا عمر تمہاری لاولدی سے برباد ہے بولے کہ ایک کی بیٹی اور ایک کا بیٹا ہے حکم
کیا کہ اون دونون کا آپسمین نکاح باندھکر یہ مال اونکو تسلیم کرو اور بموجب حصے کے ہر ایک کو تقسیم کرو ایسے
انصاف سے انکا قضیہ انجام کیا اور اپنے تئین دنیا مین نیک نام کیا ہر چند کہ حضرت ہودؑ نے اوسکو دعوت ایمان
کی کی پر وہ ایمان نہ لایا اور مشرک مرا بعد اوسکے شداد کو خدا نے مسند حکومت پر بٹھلایا اور حضرت ہودؑ نے
واسطے ایمان لانے کے فرمایا وہ بولا اگر مین تمہارا دین قبول کرونگا تو کیا فائدہ وصول کرونگا
حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ حق تعالی تجھکو اسکی عوض مین بہشت جاودانی عنایت کریگا اور ہمیشہ اپنا فضل اور

اور مہربانی مرحمت کریگا شداد بولا کہ مین ایسی جہان مین بہشت بناونگا اور دن رات وہان عیش مناونگا پہر
شداد نے بہشت بنانیکا عزم کیا اور اسکام پر جزم کیا اور اپنے ملک کی عاملون پر قاصد بہیجے اونہون نے حسب
حکم کے سونا چاندی جواہرات بہیجا اور حکم کیا کہ جسقدر مشک اور عنبر اور مروارید ہاتہ آوین سو سب بہم پہنچا کر ایک
بارگی ساتہ اوین بعد حاصل کرنے اسباب کی ایک جگہہ دلکشا اور ایک منزل جان فزا کی تلاش کی اور
ایسے مکان بلند نشان کے کہوج مین بہت جان خراش کی آخر بڑی تلاش اور کوشش سے ایک مکان
کہ ہوا اوسکی مثل روضہ رضوان تہی ٹہہرایا اور تمام جواہرات اور آلات وہان جمع کرایا بڑے بڑے استاد چابک
دست دور دور سے بلائی اور اوس عمارت محکم اساس کے پایے ڈلوائی طول اوسکی دیوارونکا مفلسون کی
امید سے لنبا اور عرض اوسکا کریمون کی ہمت سے چوڑا بلندی اوسکی فلک دوار سے واصل صفائی اوسکی
جوہر زرنگار سے مقابل ابتداے عالم سے ایسا مکان کہین نہوا بنیاد دلیل اوسکی صدق کلام اللہ مین ہے کہ
لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ دیوار اوسکی سونے کی اور چاندی کی اینٹون سے بلند کی اور سقف اوسکی سونے
کی تیرون سے مرصع کر کے ارجمند کے ستون اوسکی بلور مرصع سے مضبوط کیے اور ہر ایک جگہہ اپنی اپنی قرینے
سے مربوط کیے اوسکی نہرونمین سنگریزون کی جگہہ موتی انمول بچہوائے اور اوسکی درختونکو طلائی احمر سے
مجوف بنا کر مشک اور عنبر سے بہروائے جسوقت ہوای خوش اون درختون پر چلتی تہی تو اوسطرف کی
رہنے والون کے دماغ معطر کرتی تہی اوسکی زمین پر بعوض خاک کی مشک اور عنبر بچہایا اور بارہ ہزار
کنگورے اوسکی محلون کی گرداگرد بنائی اون کنگورونکو زرسرخ سے بترتیب دیکر مرصع کیا یہ نہین کہ صرف
واسطے نمود کے اوسپر طمع کیا معشوق دلکش اور ماہروی پریوش کو ملک ملک سے تلاش کر کے
وہان مقیم کیا اور اون غیرت حور اور رشک پری کو ایکجا ندیم کیا پانسو برس کی عرصے مین یہ مقام بلکثر
تمام ہوا اور تمام عالم کے جواہرات صرف کیے جب اوسکا انصرام ہوا تب اوسکی تیاری کی خبر شداد کو پہونچی
کہ وہ قصر رشک بہشت اپنی مراد کو پہنچا شداد نامراد نے نہایت فوج لیکر ایک فرسنگ پر آنکر مقام کیا او
اوسکے دیکہنے کے واسطے بہت اہتمام کیا اوس منزل مین ایک ہرن اوسکی نظر مین آیا کہ ایک پانون اوسکی
چاندی کی اور سینگ زر کی اور آنکہین یاقوت کی تہین شداد اوسکی زیبائی دیکہکر حیران ہوا اور اکیلا گہوڑا اڑا
کر اوسکی پیچہے روان ہوا جب لشکر سے علاحدہ ہوا ناگاہ ایک سوار مہیب پیدا ہوا اور شداد سے کہا کہ کیا اس
عمارت بنانے سے تجکو امان ہوگی یا اوسکی بیچ تجہکو عیش جاودان ہوگی شداد کانپ گیا اور پوچہا کہ تو کون
ہے بولا کہ مین ملک الموت ہون شداد نے نہایت زاری اور بیقراری سے کہا کہ مجہکو ایک نظر دیکہنے کی
امان دے اور بعد اوسکی فی الفور میری جان لے ملک الموت بولا کہ حکم رب الارباب نہین ہے ایک آن
مہلت دینے کی مجکو تاب نہین اوسیوقت اوسکی جان ناپاک ملک الموت نے نکالی اور اوسکی بدن کا پنجرا روح سے ہوگیا
خالی اور بعد موت شداد کی وہ عمارت رفیع اور مکانات بدیع لوگون کی نظرون سے پوشیدہ ہو گئے ایک نقل

تواریخ کی کتابون مین لکھی ہی کہ جناب الٰہی نی عزرائیل سی پوچھا کہ مدتون سے قبض ارواح مین مشغول ہے اور ابتدای آفرینش سی تیرا یہی معمول ہی کبھی تونے کبھی پر رحم کیا ہی اور اونکی جان نکالنی مین کرم کیا ہی بولا کہ خداوندا مین تو سبھی پر رحم کرتا ہون لیکن بندہ حکم کا ہون تیرا حکم سب پر مقدم کرتا ہون فرمایا کہ کسی پر زیادہ ترس آیا یا تب عزرائیل نی یہہ ماجرا حضور مین سنایا کہ ایک وقت ایک کشتی کو بموجب حکم کی مین نے توڑا اور اوسکی تختونکو ریزہ ریزہ کر ڈالا موج ہوا سی وہ کشتی غرق ہوگئی اور روح اہل کشتی کی سرعت سی مثل برق ہوگئی مگر ایک عورت حاملہ کو ایک تختی پر بموجب حکم کی بچایا اور اوس تختی کو ملائک نے ایک جزیرے مین پہنچایا جسوقت اوس عورت کی پیٹ سی لڑکا پیدا ہوا اور ماں کا دل اوسکی محبت مین شیدا ہوا حضور سی حکم پہنچا کہ اوسکی ماں کی جان نکالو اور اس لڑکی کو تنہا اوسکی پہلو مین ڈالو اوسوقت مین رو دیا کہ اسکا کیا حال ہوگا تڑپ کر مر جائیگا یا درندونکی منہہ مین اوسکا مال ہوگا خداوند تو عالم ہی کہ مین نے اوس بچہ پر بہت رقت کی اور اوسکی تنہائی پر نہایت شفقت کی وہ مہری شداد پر تجکو رحمت آئی کہ اوسنے کئی سو برس مین عمارت بنائی اور ایک نظر دیکھنی سی اوسکو وہ محروم ہوا اور دلمین حسرت و افسوس لیکر دنیا سی معدوم ہوا جناب الٰہی نی فرمایا کہ یہہ شداد وہی لڑکا ہی کہ جسپر تو نی رحم کہا یا تھا او مین نے اوسکی ماں کی مرنیکو بعد سورج او ربون کو یون فرمایا تھا کہ تم اپنی گرمی و سردی سے مت ستاو اور پہولون کی پتی اور آکر اوسکی واسطی فرش بناو اور اوسکی دونون انگوٹھون سی دودھ اور شہد کی نہر بہائی اوس نو ازش سی مین نی اوسکی جان بچائی اور روی زمین کی سلطنت اوسکو دلوائی اور یہہ تجمل و حشمت اوسکو عنایت کیا اور اوسنی اوس نعمت کی شکر مین دعوی خدائیکا کیا اور ہمارے قہر مین مبتلا ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ

ذکر حضرت صالح علیہ السلام کا

حقتعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہی والی ثمود اخاہم صالحا ہمنی بہیجا طرف قوم ثمود کی اونکے بہائی صالح کے تئین ثمود ایک طایفہ صاحب مال تہا اور بہت بکریون اور اونٹون سے آسودہ حال تہا جب قوم عاد کو حق تعالے نی غارت کیا قوم ثمود نے اونکی شکستہ مکانون کو عمارت کیا یہہ لوگ مال اور اولاد کی کثرت سے گمراہ ہوئے اور اپنی دولت کی غرور سے بیراہ ہوئے بتون کی عبادت مین مصروف ہوئے اور ظلم اور فساد کی کامون مین معروف حق تعالی نی اوس قوم کی تنبیہ کیواسطی حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اونکے دماغ کو نبوت کی خوشبو سی معطر کیا ہر چند کہ صالح اونکو نصیحت فرماتی تہی وہ اپنی بت پرستی اور بد مستی سی باز نہ آتی تہی اور حضرت صالح کی نصیحت انہی سی پیشہ پیچہے برابر ایک تہے لیکن بسبب قومیت اور برادری کی کچہہ کر نہین سکتی تہی آخر قوم سنگدل نی سباتفاق اتفاق کیا اور اوس بات کو تمام قوم مین شہرہ آفاق کیا کہ اگر اس پتہر مین سی ایک اونٹنی قد آور دس مہینی کی گابہن پیدا ہو اور بعد اوسکے اوسکا بچہ اوسی تن و توش ڈیل ڈول کا پیدا ہو ہم اوس معجزہ کو دیکھکر ایمان لاوین اور ہر ایک امر مین آپ کی فرمانبرداری بجا لاوین حضرت صالح نے درگاہ ذو الجلال مین مناجات کی اور پتہر سی اونٹنی کی نکلنی کی عرض حاجات کی وہین جبرئیل امین نازل

ہوے اور پیغام الہی لیکر واصل ہوے کہ مین نے روز ازل ہی اسطرحکی اونٹنی اس پتھر مین بنائی ہی
اب اوسکی پیدا ہونیکی ساعت آئی ہی تو بخوف اون کافرونسے ایمان لانیکا عہد وپیمان کر اور ہماری قدرت کاملہ
پر دہیان کر جب قوم نے عہد وپیمان موافق کیا اور اپنے قول کو قسمون سے محقق کیا ناگاہ اوس پتھر مین سے
آواز آئی اور پارہ ہوا اور جیسی عورت حاملہ وقت وضع حمل کے روتی ہی آواز پتھر مین دوبارہ ہوئی پتھر کی پھٹتے
ہی اوسیطرحکی اونٹنی نمود ہوئی اوسکی دیکھتے حیران قوم ثمود ہوئی اور بعد اوسکے ایک بچہ اوسی جسم او ضخامت
کا پیدا ہوا اور اوسوقت قادر برکمال کی قدرت کا تماشا ہویدا ہوا جندع بن عمر تو اس معجزے کے دیکھنے سے مسلمان
ہوا اور دوسرے رئیسونکا دل بہی متوجہ بایمان ہوا لیکن شیاطین الجن والانس نے کہ بتخانونکے خادم اور پیرا
کفار تھے کہا کہ یہ صالح تو بڑا جادوگر ہی یہ معجزہ تو نبوت کا نہین بلکہ جادو کا اثر ہی وہ بدبخت اون شیطانونکی
قول پر گمراہ ہوے آخر اوسی بے ایمانی سے خراب اور تباہ ہوئے حضرت صالح نے سب قوم کو وصیت
کی اور بڑی تاکیدسی نصیحت کی کہ اس ناقہ کی زندگانی سے تمہاری زندگانی ہے اور اوسکی پریشانی سے تمہاری پریشانی
پہر تو یہہ بات ٹھہری کہ ایک روز کا پانی اونٹنی پیوے اور ایکدن کا سب حیوان اور اوسی مضمون خدا تعالے
کا صاد ہے لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم اسبات پر سب خوش ہوئے مگر کئی شخص ہوئے مغموم
جب اونٹنی اپنی نوبت مین پانی پینے کو کوے پر جاتی تو تمام پانی کوے کا ایکدم مین پی جاتی پر وہ اونٹنی جسقدر
پانی نوش جان کرتی تھی تمام قوم کے باسن اپنی دودہ سے بہرتی تہی اور اونٹنی کی شکل مہیب و وسعت طول
تہی صورت اور شکل اوسکی حضرت صالح کے معجزے کی دلیل تہی امام کسائی نے لکہا ہی کہ درازی اوسکی
جسم کی سو گز کی تہی اور بلندی اوسکی پانون کی ڈیڑہ سو گز تہی جب وہ اونٹنی چرنیکو جنگل مین جاتی تو مواشی
ماری ڈرکے گانونمین بہاگ آتے اور جب وہ گانونمین رونق افروز ہوتی تو سب مواشی جنگل مین بہاگ کر
غم اندوز ہوتی اسی سبب جو لوگ بہت جانورونکے مالک تہے نہایت تنگ ہوے اور اونٹنی کے قتل
کیواسطے ہم آہنگ ہوے حق تعالی نے حضرت صالح پر وحی بہیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اس اونٹنی کی قتل
سے باز آئین اور خلاف حکم خدا کے اوسکو نہ ستائین نہین تو اوسکی عدم سے تمہارا بہی عدم ہوگا پہر بعد
اس پیغمبر یانبی کے پہر نہ خدا کا فضل ہوگا نہ کرم ہوگا اوس قوم مین ایک بڑہیا تہی کہ مال نہایت اور بکریان
اور اونٹ بیشمار رکہتی تہی اور سوا اسکی بیٹیان پریزاد گلعذار رکہتی تہی اور ایک عورت کافرہ بہی نہایت
مالدار اور خاوند اوسکا مسلمان پرہیزگار اون دونون عورتون نے باتفاق وہان کے رئیسون کے اونٹنی کا
مارنا ٹھہرایا اور قیدار بن سالف اور مصدع بن مہرج کو بلایا اوس بڑہیا نے اپنی بیٹی کی نکاح کر دینیکا قیدار سے
اقرار کیا اور بالفعل کچہ نقد اور جنس دیکر اوسکی دلکو قرار دیا وے دونون ملعون سات آدمی ساتہہ لیکر سر راہ
بیٹہے اور اونٹنی کی انتظار مین چشم براہ جسوقت وہ اونٹنی نکلی پہلے مصدع نے اوسکو تیر کے زخم سے
مجروح کیا پہر قیدار ملعون نے اوسکی پانون کو زخمی کیا اور ساتون نے اوس مظلومہ کو جانسے مار ڈالا اور اوسکی

ظلم صریح سے برباد ہی اپنی کا رستہ نکالا اور بچہ اوس ناقے کا پہاڑ پر بہاگا اور مارے خوف کے پہاڑ کی چوٹی سے جا لاگا
حضرت صالحؑ جب اوس فعل شنیع سے خبردار ہوئے قوم کی اوس حرکت سے نہایت بیزار ہوئے اور فرمایا کہ اگر
اوسکے بچے کو کسیطرح پکڑکر اپنے درمیان لاؤگے تو شاید غضب الٰہی سے اپنے تئین بچاؤگے ہر چند کہ قوم نے بہت
محنت کی پر وہ بچہ غائب ہوا اور ہر ایک صغیر و کبیر عذاب الٰہی سے معاتب ہوا حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ بعد تین
روز کے تم سب ہلاک ہوجاؤ سکے تمام جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا تمتعوا فی دارکم ثلثة ایام اور علامت عذاب کی یہ
ہے کہ پہلے دن تمہارے منہ زرد اور دوسرے روز سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہونگے اور چوتھے دن عذاب خدا مین
گرفتار ہوکر سب تباہ ہونگے اون کافرون نے یہ بات سنکر حضرت صالحؑ کے مارنیکا ارادہ کیا اور پوشیدہ
جگہ مین بیٹھ کر اپنے تئین مستعد اور آمادہ کیا ملائک کی فوج نے اونکو سنگسار کیا اسطرح کی بے ادبیون سے
خدا نے انہیں عذاب مین گرفتار کیا سب قوم نے حضرت صالحؑ پر اپنے یارون کی تہمت لگائی سب برادری
کے لوگون نے حضرت کی قتل پر کمر بندی کرائی بہائی بند حضرت صالحؑ کے مسلح ہوکر مقابل ہوئے اور اون
کافرون سے اسبات کے سائل ہوئے کہ اگر بموجب وعدے کے حضرت صالحؑ کی تم تین روز مین فنا ہوجاؤگے تو اوس لئے اولی
سے خدا کی حضور مین زیادہ ایذا پاؤگے اور فرمایا حضرت صالحؑ کا بر خلاف ہوویگا جب ہمارا تمہارا اس معاملہ مین
انصاف ہوویگا قوم نے اسبات کو قبول کیا اور اپنے گہر گئے صبح کو تمام قوم کا چہرہ زعفرانی ہوا اس خوف سے
اپنی اپنی موت کا ہر ایک گمانی ہوا سکے سب جمع ہوکر بولے کہ آخر ہم مرینگے لیکن حضرت صالحؑ کو بہی مار کر اپنے
الگ کرینگے حضرت صالحؑ یہ خبر سنکر عقیل بن نوفل کی گہر پناہ لی گیر وہ زرد رو پشیمان ہوکر انبار وسیاہ لے گئے
دوسرے دن صبح کو سبکے منہ مانند خون کی لال ہوئے تب نہایت بیقراری اور فریاد وزاری سے بیحال ہوئے اور
شنبے کو دن رخسار اونکے مانند زنگیون کے سیاہ ہوئے سب مرد و زن یہ حال دیکہکر مشغول نالہ و آہ ہوئے
حضرت صالحؑ اوسی رات مسلمانون کو ہمراہ لیکر فلسطین مین آئے اور یہ کافر بیقین اوس پیغمبر برحق سے جدا رہے
یکشنبے کی صبح کو قوم ثمود نے کفن اور حنوط تیار رکہکر دل زندگانی سے اوٹہایا اور ہر دن چڑہے ایک آواز مہیب
عالم بالا سے اونکے کانون مین آئی سبکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو اور جگر پارہ پارہ ہوگئے فاخذتہم الصیحة فاصبحوا فی دارہم جاثمین
غضب الٰہی سے ضعیف باقی نرہا نہ تین حضرت صالحؑ بعد استخارہ کے بمقتضائے حب الوطن اوس مکانمین پہر آئے بیقراری
قوم کی اور تخریب ملک کی یاد کرکے بہت آنسو بہائے بعد مدت اوس زمین سے مکہ کیطرف انتقال کیا اور اوسی
جگہ دار فانی سے طرف دار جاودانی کے ارتحال کیا خدا ہی کی ذات پاک ہے فنا اور زوال سے اور بے نیاز ہے تغیر
اور انتقال سے **ابیات** یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا + تو ہرگز کبھی اسمین دل مت لگا + نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا +
نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا + **ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا** اوس جناب کی باپکا نام آزر تہا
اور اوس زمانیکا بادشاہ نمرود نام بڑا کافر تہا جب نمرود مسند حکومت پر جا کر قرار ہوا اور اوسکے اقبال کا نخل
سے بیخار ہمیشہ اپنی رعیت پر انصاف اور عدل کرتا تہا رات اور دن سخاوت اور شفقت کا عمل کرتا تہا بعد مدت کے

شیطان نے اوسکو گمراہ کیا اور خیالات فاسد سے اوسکی دماغ کو تباہ کیا مرتبہ سلطنت سے گذر کر دعوی خدائیکا کیا اور
اوس عزم پر جازم ہوکر ارادہ خود نمائیکا کیا اپنی صورت کی بت ہر ایک عبادت خانے مین بہجوائے اور مخلوق کو
اوسطرف سجدے کروائے ایکروز نجومیون نے ستارون پر نظر کرکے نمرود سے یہ عرض کی امسال اس شہر مین
ایک لڑکا موجود ہوگا کہ تیرا ملک اور دین اوسکے سبب سے نابود ہوگا نمرود نی بیقرار ہوکر فرمایا کہ جو لڑکا
اس سال مین پیدا ہو سو قتل کیا جاوے جب حضرت ابراہیمؑ کی والدہ پر وضع حمل کی نشانیان ظاہر ہوئین تو وہ
بی بی شہرت کی ڈر سے گہر سے باہر ہوئین جب جنگل مین ایک سوکہی نہر مین پہونچین تب وہ قرۃ العین پیدا
ہوا تو والدہ کا دل اونکا دیدار پرانوار دیکہکر شیدا ہوا اور نہر کے اطراف مین ایک غار تہا کہ لوگون کی
آمد و رفت سے برکنار تہا وہان اوس شاہ بی نظیر کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دہرا وہان سے باچشم گریان و دل
بریان پہر کر منہ طرف گہر کے کیا بعد اوسکی جب فرزند جگر بند کے دیکہنے کو اوس غار پر آئین اونکو زندہ
دیکہکر کثرت اشتیاق سے اوس بی بی کی آنکہین بہر آئین دیکہتی کیا ہین کہ وہ حضرت ایک انگوٹہے سے دودہ
اور ایک سے شہد پیتے ہین اور حافظ حقیقی کی حمایت سے خوش و خرم اکیلے جیتے ہین ایسی حالت عجیب
کو دیکہکر حیرت کی اونگلی دانتون مین دبائی اور دودہ پلا چہاتی سے لگا بلاچاری روتی گہر کو چلی آئین اسیطرح
جب فرصت پاتین تو اونکو دودہ پلا کر چلی آتین اور جب کبہی مان کی پہونچنے مین دیر ہو جاتی تہی تو اپنے انگوٹہون
کی دودہ اور شہد سے اونکی طبیعت سیر ہو جاتی تہی مانکا دودہ پلانا تو فقط بہانا تہا رزاق ہمیشہ کی رحمت سے مدام
اونکا پینا اور کہانا تہا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایکدن مین اتنا بڑہتے تہے جیسے
اور لڑکے ایک ہفتے مین اتنی نشو و نما پاتے تہے کہ اور بچہ ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین اتنی ترقی کرتے
کہ اور اطفال سال مین جب ایام دودہ پینے کی آخر ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ پر نشان رشد اور دانائی کی ظاہر ہوئے
ایکدفعہ اونکی والدہ نے رات کو آکر نظارہ جمال کیا تب حضرت ابراہیم نے اپنی مان سے یہ سوال کیا کہ اس خانۂ
تاریک کی سوا کوئی جہان دوسرا ہے اور جائے وحشت افزا کے بغیر مکان دوسرا ہے بی بی نے فرمایا کہ دشمنون کے
خوف سے تجکو یہان چہپایا ہے اور تیری نگہبانی کو یہ غار وحشت آثار مین تیرا گہر بنایا ہے والا سوا اسکے زمین
بہت وسیع ہے اور آسمان بڑا رفیع ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اب تو مجکو غار مین آرام نہین آتا اور
اپنے لائق رہنے کو یہ مقام نہین پاتا حضرت ابراہیمؑ جب غار سے باہر نکلے اور آسمان پر زہرہ ستارے کو دیکہا
تو فرمایا کہ یہی رب میرا جب وہ غروب ہوا تو فرمایا کہ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ یعنے زائل ہونیوالے
رب پر نہ محبت کرون نہ یقین پہر نظر انور سے ماہتاب جہانتاب کو دیکہا اور اوسکا نہایت انوار اور آب و تاب
دیکہا تو فرمایا کہ یہ رب ہے میرا اور اسی سے کام اب ہے میرا جب ماہ بہی اپنے مقام سے مائل ہوا تو اوسکی خدائی سے
بہی انکا اعتقاد زائل ہوا جب صبح نے نقاب اپنے چہرے سے اوٹہایا تب آفتاب نے تمام عالم پر اپنا نور چمکایا
تب بولے کہ یہ خدا میرا اکبر ہے اور اسکی خدائی اسکے نور سے اظہر ہے جب آفتاب نے بہی اپنا غروب کیے

تھا سو چھپایا اوس سے بھی حضرت نے اپنا منہ پچھاب سے پھرایا اور بولے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ سوا اوس خدا کے جو بیمثال اور بیزوال ہی نہین کرتا مین کسی
پر یقین پھر حضرت ابراہیم کو اونکی والدہ گھر مین لائین اور سب کیفیت اور باتین غار کی اونکی باپکو سنائین اور آزر اونکی
جمال مبارک کو دیکھکر بہت شادمانی کرتے تھے اور دشمنون سے بچانے کرتے تھے جب حضرت ابراہیم
نے بتونکی مذمت شروع کی اور اونکی پوجنے والون پر لعنت شروع کی نمرود نے یہ احوال مفصل سنکر حضرت
ابراہیم کو بولایا حضرت ابراہیم بیخوف گئے اور اونکے دلمین نمرود سے کچھ خوف نہ آیا اور برخلاف اہل روزگار کی نہ نمرود کو سجدہ کیا
نہ سر جھکایا نمرود نے نہایت غصے سے حضرت ابراہیم کو فرمایا کہ تو مجکو سجدہ کسواسطے نہین کرتا بولے کہ سوائے
اپنے پروردگار کے دوسرے کو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے کہا کہ تیرا پروردگار کیسا ہے اور کیا کہلاتا ہے
بولے کہ وہ سب کا خالق ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے نمرود بولا کہ مین بھی مارنے اور جلانیکا مختار ہون
اسیواسطے اون سب خلق کا پروردگار ہون اور دو بندیوان واجب القتل کو قیدخانے سے بلوایا ایک
کو مارڈالا اور دوسرے کو قید سے چھڑایا اور بولا کہ ہمنے بھی ایک کو جلایا اور ایک کو مارا ہم بھی پروردگار
اور یہی ہے کام ہمارا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرا پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو سچا
ہے تو مغرب کیطرف سے نکال جب مین دیکھون تیری خدائیکا احوال نمرود اور اوسکے مصاحب جواب سے
ساکت اور حیران ہوئے اکثر خلق اس معاملے کو دیکھکر مسلمان ہوئے ایکروز حضرت ابراہیم نے آزر سے
پوچھا کہ اے باپ یہ کیا صورتین ہین کہ جنکی تم بندگی کرتے ہو اور شب و روز اونکی آگے سجدے کرتے
ہو آزر نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہین حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا بندگی کرتے ہو انکی کہ نہ جنکی کان ہین نہ
بصر اور نہ تمکو نفع پوہنچا سکین نہ ضرر آزر نے لاجواب ہوکر کہا کہ اگر تو ہمارے خداؤن سے بیزار
ہوگا تو البتہ سزا پاویگا اور سنگسار ہوگا بعد اوسکے حضرت ابراہیم نے اپنے دلمین عزم کیا اور بتون کی
عاجزی ظاہر کرنیکا جزم کیا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ ان بتونکو کچھ نیک اور بد کی خبر نہین اور اونکی
پوجنے مین کسیکو کچھ نفع اور ضرر نہین قوم نمرود کی عادت تھی کہ جب عید کا دن آتا تھا تو ہر ایک اپنے تئین لباس عمدہ پہنکر آراستہ
بناتا تھا اور عمدہ عمدہ کھانے پکاکر بتونکے روبرو رکھکر عیدگاہ کو جاتے تھے اور اودہر سے پہرکر اوس کھانیکو سال آئندہ تک نذر کی
فراغت کا سبب جانتے تھے جب عیدگاہ کا دن آیا تب سب نے حضرت ابراہیم کو ساتھ چلنیکا پیغام سنایا حضرت ابراہیم
نے ستارونکی طرف دیکھکر کہا کہ مین بیمار ہون اسواسطے تمہارے ہمراہ ہی کرنے سے لاچار ہون اور باہستگی فرمایا تَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ
اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ یعنی واللہ تمہارے بتونسے فریب کرونگا اور اونکو ذلت دیکر تمکو ناشکیب کرونگا جب سب لوگ
بتخانہ خالی کرکے عیدگاہ پہنچے حضرت ابراہیم ناگاہ پوہنچے اور بتون سے بطریق خوش طبعی کے فرمایا کہ ایسا عمدہ کھانا
تم کسواسطے نہ کہاتے ہو ہان تو اسی عالم تصویر تھا کون بولتا اور کون تقریر کرتا پھر تو خلیل الرحمن نے تبر لیکے سبکو توڑا
کسیکے ہاتھ کاٹ ڈالے کسیکے کان مگر بڑے بتکو بچاکر تبر اوسکے گلے مین ڈالا اور بتخانیکا دروازہ بند کرکے جا بجا اپنے تئین وہان سے نکالا

لوگ جب عیدگاہ سے مراجعت کر کے بتخانے مین داخل ہوئے اور چھوٹے بڑے اوسمکانین بتونکو قدیم وصل ہوئی دیکھتے کیا ہین
کہ نہ کسیکا ہاتھ ہے نہ کسیکا کان بڑے ہی ذلت سے اوندھے پڑے ہین مثل مردہ بیجان اور بولے کہ کس ظالم نے یہ تماشا ہمکو دکھلایا اور
ہمارے معبودونکا سر توڑ کر ہمارے دلونکو جلایا حضرت تو ہمیشہ بتون پر اور بت پرستون پر طعن کیا کرتے تھے اور
اونکے شرک اور بے ایمانی پر لعن کیا کرتے تھے سبکا عزم حضرت ابراہیم پر بالجزم ہوا اور ہر ایک کا دل حرارت خشم
سے اونکے قتل پر گرم ہوا سب قوم نے متفق ہوکر نمرود سے جا کر فریاد کی کہ حرمت بتخانیکی ابراہیم نے برباد کی اور
نمرود نے حضرت کی بلانیکو محصل بھجوایا اور بڑے طیش اور غصے سے حضور مین بلوایا نمرود اور قوم نے کہا کہ یہ فعل
ہمارے معبودون سے کسنے کیا ہے ابراہیم نے فرمایا کہ بڑے بت نے کیا کہ تم اوسکو جانتے تھے واجب التعظیم تم بڑے بت سے پوچھو
وہ تمسے نہین چھپاویگا وہ تمہارا بڑا معبود ہے اتنا بھی نہ بتاویگا القصہ مشرک اس باتکو سنکر لاجواب ہوئے اور بسبب
اس شرمندگی اور خجالت سے بیتاب ہوئے اور ابراہیم سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بت ہرگز نہین بولتے اور کسیکی
وجہ سے منہ نہین کھولتے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ایسے معبودونکی عبادتکا کیا حاصل ہے جو ان کی زبانکو بوجھے وہ
بڑا جاہل ہے اس معاملیکو دیکھکر بہت لوگ مسلمان ہوئے اور بہت لوگ یہ بات سنکر مستعد بایمان ہوئے نمرود نے
اس معاملیکو دیکھکر حضرتکو قید کا حکم کیا اور اوس پیغمبر مظلوم پر اوس کافر نے بڑا ظلم کیا سب کفار نابکار نے
کہا کہ ابراہیم کو آگ مین جلاؤ اور غصے کی آگ کا شعلہ ہمارے دلسے بجھاؤ پھر تو دامن کوہ مین ایکسو ساٹھ گز کا مکان
بنایا اور ملک ملک کی لکڑیونکو جمع کر کے وہان جلایا آگ کا ایک ایک شعلہ اس درجے پر بلند ہوا کہ رستہ پرندونکے
اوڑنیکا اوسکے سامنے سے بند ہوا کوئی بنی آدم اوسکے نزدیک نہین جا سکتا تھا اور حضرت ابراہیم کو ڈالنے کی تاب
نہین لا سکتا تھا پھر تو سب کافر حیران ہوئے اور اونکو آگ مین ڈالنیکی تدبیر مین سرگردان ہوئے شیطان نے
تعلیم کیا کہ تم ایک منجنیق بناؤ اور پہاڑ پر دو تین تمام گڑواؤ مانند جھولے کے جھولا کر آگ مین ڈالو اور اپنے
دلکی حسرت اسطرح سے نکالو جب حضرت ابراہیم کو طوق زنجیر کر کے منجنیق پر بٹھایا تو آسمان اور زمین کے
فرشتون نے رو رو کر شور مچایا کہ خداوندا تیرے خلیل سے کافر یہ معاملہ کرتے ہین ہم تو اس ظلم کے دیکھنے سے مارے
رنج کے مرتے ہین ہمکو حکم ہو تو ابھی اونکو چھڑا دین اور تیرے دوست کو اون دشمنون سے بچا دین حکم ہوا کہ
اگر تم سے ابراہیم مانگے مددگار ہے تو بہت بہتر ہے اوسکے جا کر دو یار ہے دو فرشتے جو باد و باران پر موکل تھے
حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ اگر حکم کرو تو یہ ہوا اور بارش ایک پل مین اوسکو بجھا دے حضرت نے ہرگز قبول
نکیا وہ فرشتے اونکی حالت دیکھکر ہوئے ملول جب وہ سلطان المتوکلین منجنیق سے باہر ہوئے جبرئیل امین فی الفور
ہوا کی فضا مین آ حاضر ہوئے اور کہا کہ کچھ حاجت ہو تو بولو کہ اس آگ سے ان کافرونکو جلاؤن اور تمکو ان شعلون
سے بچاؤن حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تمسے تو کچھ احتیاج نہین اور جو خدا اسمین راضی ہے تو کچھ علاج نہین جبرئیل
نے عرض کی کہ خدا ہی سے سوال کرو اور اس مصیبت کیواسطے عرض حال کرو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وہ تو
خود سب عالم ہے میرے حال سے پھر کیا حاصل ہے اسطرح کے سوال سے جب جناب الہی نے دیکھا کہ یہ تو راہ توکل

مین ہے مستقیم تو فرمایا کہ یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ اگر کلام الہی
مین لفظ سلام نہوتا تو بارے ٹھنڈ کی حضرت ابراہیم کو آرام نہوتا ملائک نے بازو حضرت کا پکڑ کر نہایت آرام سے
زمین پہ بٹھایا اوسیوقت رضوان بہشت نے خلعت فاخرہ لاکر پہنایا اور بیس بیس گز آس پاس اونکی جایا گل
اور ریحان اور سبزہ اور شگوفے سے بنایا عجب بوستان اور ایک چشمہ شیرین وہان جاری ہوا حضرت کے حال پر کمال
فضل باری ہوا اور حضرت اسرافیل کو حکم ہوا کہ صبح اور شام طعام لذیذ پونہچایا کرے جو کمال خوشی اور بیغمی
سے بسر اعزیز کہایا کرے جب سات روز اس ماجرے پر گذرے اور نمرود دیون سے جانا کہ آگ بجہی ایک اونچے
محل پر نمرود چڑہ کر ہمیشہ دیکہا کرتا تہا اور حضرت ابراہیمؑ کے زندہ رہنے کی خوف سے اپنے دلمین ڈرا کرتا تہا کہ اگر وہ اپنے
خدا کی ... سے سلامت آویگا تو مجہپر اور میرے ملک پر بڑی آفت لاویگا جب کبہی یہ بہید اپنے دلکا مصاحبون کے
روبرو منہ پر لاتا تہا تو ہر ایک اوسکی تسلی کیواسطے یہ بات سناتا تہا اگر سنگ خارا بہی اس آگ مین ڈالین تو
پگہل جاوے وانسانکی تو حقیقت کیا ہے کہ راکہہ ہوکر نہ جل جاوے ایکروز نمرود نے اپنے محل سے خوب غور کرکے دیکہا کہ ابراہیمؑ کے
گرداگرد تو سب گل و ریحان ہے اور بجاے آتش سوزان کے تمام گلستان ہے اور چشمہ آب شیرین وہان جاری ہے اور دم
ہر گہڑی وہان عیش و عشرت کی تیاری ہے نمرود اسحال بعید اور خیال کو دیکہکر نہایت حیران ہوا اور نہایت اضطراب
اور بیقراری سے سرگردان ہوا اور بولا کہ اے ابراہیمؑ تو نے ایسی آتش جانگداز سے کیونکر مخلصی پائی اور یہ بہشت
ناز و نعمت کی کسنے بنائی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یہ اوس قادر بیچون کی قدرتکا ادنے ظہور ہے اوسکی فضل و عنایت
کے سامنے ایسا کام کیا دور ہے نمرود بولا کہ جسکی قدرتکا یہ ادنے آثار ہے وہ تو فی الحقیقت بڑا پروردگار ہے پہر تو
حضرت ابراہیمؑ بموجب طلب نمرود کے اوسکے پہاڑون سے نکلکر تشریف لائے اور اوسپر وعظ اور نصایح کی قول
نمرود مطرود کو سنائی نمرود نے چند روز کی مہلت مانگی اور اس معاملے کی سوچنے کو فرصت مانگی ہامان نام اوسکا وزیر
تہا اوس سے مشورت کی اور ایمان لانیکا ارادہ مین مصلحت کی اوس ملعون نے کہا کہ اتنی مدت تک خدائی کی اب
بندگی اختیار کرتا ہے اور تمام عالم مین اپنے واسطے شرمندگی اختیار کرتا ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے بعد مدت مہلت کے
پہر تقاضاے ایمان کیا نمرود مردود نے نہایت تملق اور تواضع سے بیان کیا کہ قبول کرنا ایمانکا مجہپر دشوار ہے مگر
قربانی عظیم واسطے پروردگار کی تیار ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ قربانی بغیر ایمان کے مقبول نہین اور ایسی قبولیت
کا خداکی درگاہ مین معمول نہین نمرود نے چار ہزار گائے اور بہت بکریان اور اونٹون کو ایک میدان وسیع مین
قربانی کیا لیکن ہامانکی شیطنت سے اپنا ٹہکانا دوزخ مین جاکے دکہایا **احوال نمرود کے ہلاک ہونے کا**
جب حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کو فرمایا کہ تو برے کاموسنے ہاتہہ کوتاہ کر اور پشیمان ہوکر خداکی درگاہ مین نالہ و آہ کر
خدا ایتعالی نے تیری تئین چار سو برس سے بادشاہی دی اور اسطرح کے معجزے دین حق پر گواہی دی ابتک تو
اپنے کفر سے باز نہین آتا ہے اور اپنی نادانی سے دعوی خدائی کا کیے جاتا ہے اور اوسکا لشکر اور سپاہ اندازہ سے
قیاس کے نہایت ہے اور تیرے غارت کرنیکو ایک ادنی لشکر اوسکا کفایت ہے نمرود نے کہا مین گمان نہین کرتا

کہ روی زمین پر سوا ہمیرے دوسرا بادشاہ ہو وے اور میری بارگاہ کے سوا دوسری بارگاہ ہووے اگر آسمان کی بادشاہ
کی فوج ہے تو کہو کہ مجھپر بھیجے اور میری لڑائی اور حشمت کا تماشا دیکھے حضرت جبرئیل بعد دعا حضرت ابراہیم کے نازل
ہوئے کہ نمرود سے کہو کہ ہماری فوج آتی ہے تو تیار رہو اور اپنی فوجکو جمع کرکے ایک میدان میں مستعد بیکار رہو
نمرود نے تین برس کی مہلت میں لاکھوں فوج بلائی اور ایک میدان وسیع میں سب کی سب جمع کروائی جو تھوڑ
حضرت ابراہیم تن تنہا نمرود کی فوج کے مقابل ہوئے وہ لوگ اونکو اکیلا دیکھ اسطرح سائل ہوئے کہ اے ابراہیم
کہاں ہے وہ فوج آسمانی فرمایا کہ کوئی دم میں تمپر پہونچتی ہے بلای ناگہانی اس گفتگو میں تھے کہ ناگاہ پشون
کی فوج نمود ہوئی روشنی آفتاب کی چھپ گئی اور عقل جاتی رہی نمرود کی یکایک بادل سیاہ آسمان پر چھا گیا
نمرود کی لشکر کی آنکھوں میں اندھیرا آگیا ہیبت کی مارے نمرود نے فرمایا کہ نقارے بجاوین اور فوج آسمانیکو نقارہ کے سے
وشتری سے ڈراوین جب مچھرونکی آواز نمرود کی لشکر کی کانمین آئی ہوش سب کی جاتی رہی تمام لشکر گھبرایا اور انکی
گونجنے کا شور تمام عالم میں بہر گیا چھوٹا بڑا ہیبت الٰہی سے ڈر گیا ایک ایک آدمی پر لاکھوں مچھر لپیٹ گئے
سر سے پانون تک مانند کالی بلا کے چمٹ گئے گوشت کی بوٹی اور لہو کی بوند اونکی بدن پر نہ چھوڑی ہزاروں
آدمی اور حیوان مرے نہ گھوڑا رہا نہ گھوڑی نمرود بھاگ کر اپنے محلوں میں بیٹھا اور عورتوں میں چھپکر جا بیٹھا اوسی
عرصے میں ایک لنگڑا مچھر آیا نمرود نے اپنی عورتوں کو دیکھا یا فی الفور اوس مچھر نے دوڑ کر ناک کی راہ
سے دماغ میں قرار پایا اور اپنی سونڈ کو اوسکی بھیجے میں جماکر وار پار کیا اوسی گھڑی نمرود کا اوڑ گیا سونا اور
آرام اور شب و روز سر پیٹتے سے اوسکو یا کام جبتک اوسکی سر کو کوٹتے تھے تو کچھ درد کم ہوتا تھا اور بغیر کوٹنے کے
بیقرار و مضطرب ہوتا تھا جو کوئی اوسکی مجلس میں آتا تھا تو بعوض زمین بوس کے اوس سر بیمغز پر دہول
لگاتا تھا اسطرح نمرود غضب الٰہی میں گرفتار ہوا بعد چالیس دن کے اوسی درد سے مردار ہوا بعد اوسکے
حضرت ابراہیم نے بموجب وحی الٰہی کے ملک شام کیطرف ہجرت کی اور اوس ملک میں رہنے سے بسبب انکی
بیفرمانی کی لاانت کی جب مصر میں سارہؓ کو اپنے ہمراہ لیا حاکم مصر کو لوگوں نے حضرت سارہؓ کی حسن و جمال سے
آگاہ کیا کہ عالم خوبی میں مانند اوسکی انسان نہیں اور روی زمین سے فلک تک ایسا ماہ تابان نہیں بادشاہ
مصر نے حضرت سے پوچھا کہ اس عورت سے تیرا رشتہ کیا ہے اور میں اوسکو لیا چاہتا ہوں اوسکا رشتہ کیا ہے
حضرت ابراہیم نے جانا کہ اگر کہوں کہ یہ ہے میرا قبیلہ تو وہ کافر البتہ میرے مارنیکا کریگا حیلہ حضرت ابراہیم
نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یعنی دین کی اسطرح بچے آفت سے اس بیدین کی جب اوس مردود نے ظلم سے
حضرت سارہؓ کو اپنے سامنے بلایا اونکا حسن و جمال دیکھتے ہی اپنے ہوش اور حواس گنوایا بے اختیار ہوکر اوس
بی بی معصومہ پر ہاتھ دراز کیا اور مغلوب العقل ہوکر بے ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہؓ کی دعا سے اوسکے
دونوں ہاتھ شل ہوئے اور قوای بدنی اوسکی مارے درد کے بیکل ہوگئے بادشاہ بولا کہ اے عورت تو نے مجھپر
کیا جادو کیا بی بی نے فرمایا کہ تیری نیت بد سے خدا نے تجھکو بے قابو کیا وہ ملعون بولا کہ اگر میں تیری دعا سے

تندرست ہوجاؤن گا تو ہرگز تیری طرف نیت بد سے ہاتہ نہ ڈالونگا حضرت سارہؓ نے خدا کی جناب مین منت
کی وہین جناب الٰہی سے نے اوس مردود کو صحت دی پہر اونکا حسن وجمال دیکہکر بے اختیار ارادہ ڈال
سے نہ پہرا نہ دست بردار ہوا خدا نے اوسکی ہاتہونکو پہر اپاہج بنایا وہ کافر بڑی منت سے گڑگڑایا اسیطرح
تین بار اوس کافر کی بدنیتی سے دونون ہاتہونکی کلائی شل ہوتی تہی اور اوس معصومہ کی دعا سے مشکل حل
ہوتی تہی پہر تو دل کی اخلاص سے اوس کام سے دست بردار ہوا اور اون بی بی کو تین ایک کنیز کہ ہاجرہ
نام تہی نذر کی اور توبہ گار ہوا جب حضرت سارہؓ نے آنحضرت ابراہیم سے چاہا کہ عرض کرون اور اوس معاملہ کی
کیفیت گذشتہ کا قیل وقال کرون حضرت ابراہیم بولے کہ اوسوقت قادر بیکمال نے میری نظرون کے سامنے
سے تمام حجاب اوٹہائے اور جو معاملہ تجہپر گذرا ہے وہ سب مجکو دکہلائے اللہ تعالیٰ اپنے دوستون پہ مہربان ہے
اور ہر حال مین ہماری عزت اور ناموس کا نگہبان ہے وہان سے حضرت ابراہیم نے ارادہ ملک شام
کا کیا اور دمشق کی علاقی مین دیار فلسطین مین آرام کیا **ذکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے
پیدا ہونے کا** جب حضرت وہاب نے حضرت ابراہیم کو بخشے دواب اور بکریان اور انعام
اور سامان زراعت اور اسباب راحت کا کیا انعام حضرت ابراہیم کی خاطر مبارک مین یہ خیال گذرا کہ
خدا نے مہربانی بی نہایت کی اور نعمت دنیا اور آخرت کی عنایت کی اگر ایک فرزند بہی اوسکی کرم سے
عنایت ہو تو وارث منصب نبوت اور رسالت ہو بی بی سارہؓ نے دیکہا کہ طبیعت حضرت ابراہیم
کی اولاد کیطرف مائل ہے اور زبان مبارک اولاد کی طلب مین مدام سائل ہے اسواسطے حضرت سارہؓ نے
حضرت ہاجرہؓ کی صحبت کی ابراہیمؑ کو اجازت دی اور باسید اولاد کے اسباب کی رخصت دی تب
ہاجرہؓ نے ابراہیمؑ کی شرافت صحبت پائی اور ہمبستری سے اوس جناب کی عزت پائی صدف وجود اوس
معصومہ کا گوہر پاک سے حامل ہوا اور اوس شرافت کے حاصل ہونے سے درجہ اوس بی بی کا کامل ہوا بعد
نو مہینے کے لڑکا پیدا ہوا کہ دل باپکا اوسپر نہایت شیدا ہوا اور فرمایا کہ الحمد للہ الذی
وَھبنی عَلَی الکبر اسمٰعیل حضرت ابراہیمؑ بجا لائے شکر اور ثنا ہے رب جلیل بڑہاپے کی اولاد کو بہت
ہی پیاری اور محبت اوسکی سب اولاد سے ہوتے ہی نیاری اکثر اوقات طبیعت حضرت کی اونکی
بوس وکنار مین مشغول ہوئی اس رشک سے خاطر سارہؓ کی نہایت ملول ہوئی اور بولین کہ ان دونونکو
ڈال آؤ ایک بیابان لق ودق مین سوا اسکی دوسری تجویز نہین انکی حق مین حکم الٰہی ہوا کہ سارہؓ کی
خاطر گرامی ابراہیمؑ اور بیابان مین چہوڑ اور مت کر کسیکا خوف اور بیم تب دل بیتاب اور چشم پرآب
سے اونکو لیچلے حضرت خلیل اور مکہ کیطرف راہ بر ہوکے ہمراہ ہوئے جبرئیلؑ بعد طے کرنے منزلون کے
اوترے ایک میدان مین کہ اب وہ زمین چاہ زمزم ہے اوس مکان مین جبرئیلؑ نے کہا کہ امر یون ہے
کہ ان مان بیٹون کو اس مکان مین چہوڑ اور اونکو تن تنہا چہوڑکر گہر کیطرف بائین موڑ بی بی نے نہایت

صبر و شکیب سے گود مین لیا اوس بچہ گلعذار کو اور بے اختیار روتی تھین دیکھکر اوس دشت پرخار کو وہ مکان
گرم اور خشک تھا حرارت سے اور وہ جنگل تمام خالی تھا عمارت سے ہوا اوسکی کرہ ناری کی ہوا سے تھی گرم تر اور زمین
وہانکی حرارت مین تھی مانند کبریت احمر بی بی ہاجرہ رضہ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ ہمارے حال پر کچھ رحم نہ آیا کہ یہ بچہ
یہ اور مین ضعف سے زار و نزار اور یہ دشت پرخار ہمکو اس بیابان مین کسکی سپرد کرتے ہو کچھ نہین کہتے ہو کہ
تم جیتی ہو یا مرتی ہو حضرت ابراہیم نے رو رو کر یہ فرمایا اور اوس بی بی کو یہ کہہ سنایا کہ حافظ عالم
تمہاری حفاظت کا متکفل ہے اور اوس نگہبان حقیقی سے تمہاری مراد حاصل ہے بی بی ہاجرہ رضہ بولین کہ
حسبی اللہ و توکلت علی اللہ اور حضرت ابراہیم نے نہایت حسرت سے شام کی راہ لی اور حضرت
نے اونکو کچھ یا خرما اور ایک مشک دی پانیکی اور اعلا ہی مکہ تک پہونچکر نظر اون دونون پر ڈالی اور اونکی
تنہائی پر دل جلاکر یہ دعا منہ سے نکالی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم
اپنی عنایت اور حفاظت سے ہمیشہ رکھیو اونکو معزز و مکرم جب چند روز مین اونکا پانی اور طعام تمام ہوا اور
ہاجرہ کا دل اوس بچے کی تشنگی دیکھکر بے آرام ہوا بی بی نے جانا کہ بغیر جان دینے کے کوئی تدبیر نہین
اور بندے کو تقدیر الہی سے گریز نہین وہان سے دوڑکر کوہ صفا پر آئین اور پانیکی تلاش مین چارون طرف
نظرین دوڑائین ایک لحظہ وہان توقف فرمایا اور فریادرس کوئی وہان نظر نہ آیا اور وہان سے دوڑکر وادی
سے گذر کر کوہ مروا پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین چلائین وہان بھی ایک لحظہ توقف کیا
اور پانیکا نشان نہ پایا اوسیوقت دلمین اوس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار بدستور سعی اور کوشش
مین آتی جاتی تھین پر بار اوس شہزادہ عالم کو دیکھکر چھاتی سے لگاتی تھین ایسا نہو کہ کوئی درندہ اوسکو
کھا جاوے اور بے لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلاوے اور اسماعیل اکیلے اوس میدان مین گرمی اور پیاس سے
جلتے تھے اور اونکی دستور سے اپنی ایڑیان زمین سے ملتے تھے ارحم الراحمین نے اونکے قدمونکے تلے سے ایک
چشمہ پانیکا نکالا اور اوس چشمہ آبحیات کو اوس پانی سے پالا جب حضرت بی بی نے اونکے چشمہ پانیکا
دیکھا اور مکھڑا سیراب اپنی جانکا دیکھا اور بولین کہ شکر تیری نعمتون پر الہی بار الہا اور اوسوقت مشک بھرنا
اوس پانی سے چاہا ہاتف غیبی پکارا کہ یہ آب رحمت الہی ہے کم ہونے سے مت ڈر یہ فیض ناملتا ہی ہے
تجھکو اور تیرے قرۃ العین کو اس تشنہ سے محفوظ کیا اور اوسکو روز قیامت تک چشم بد سے محفوظ کیا یہ فرزند
جلیل اور اوسکا باپ ابراہیم خلیل بیت اللہ کو بناویگا اور تمام عالم حج اور طواف سے فیض پاویگا
بی بی ہاجرہ اس مژدے کو سنکر خوش اور خرم ہوئین اور اپنے قرۃ العین کو لیکر عیش و عشرت سے بیٹھ رہین

بیان قبیلہ جرہم کے آنیکا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پرورش پانیکا

قبیلہ جرہم ولایت یمن مین ناگہان تھا اور مکے کی راہ سے تجارت شام کو جایا کرتا تھا اتفاقا جب یہ قافلہ مکے کے میدان مین
مقام کیا اور رات کی رات اوس منزل مین آرام کیا اوس قوم نے دیکھا کہ خلاف معمول پرندے پرواز کرتے ہین گویا پانی

خوشی سے اوڑتی آواز کرتے ہین ایک اعرابی نے انکو دیکھا کہ ایک چشمہ مثل آبحیات مصفا ہے اور ایک بی بی پاکدامن
اور صاحبزادہ گل پیرہن بیٹھا ہے وہ اعرابی اوس صحرا مین انکو دیکھکر ہوا حیران اور پوچھا کہ تم از قسم جن ہو یا نوع
انسان بی بی نے فرمایا کہ بفضل الٰہی یہ فرزند مجکو عنایت ہوا اور اوسکی طفیل سے یہ چشمہ خوشگوار مرحمت ہوا
اوس اعرابی نے قوم کو جاکر یہ مژدہ سنایا اور رئیس اوس قوم کا بی بی صاحبہ کی خدمت مین آیا اور عرض کیا
کہ اگر حکم ہو تو ہماری قوم اگر یہان آباد ہو اور آپ کی بہی وحشت تنہائی کم اور دل شاد ہو بی بی نے فرمایا کہ
اگر تولیت میری اس چشمہ پر تمکو قبول ہو تو جاؤ اور اپنے عیال اور اطفال کو لیکر آؤ وہ قوم چند روز مین مع عیال
و اطفال و مواشی حاضر ہوئی اور حضرت بی بی کی طفیل سے رہے اور آسودہ خاطر ہوئے اوس مقام کریم مین عمارات
عالیشان بنائے اور رعایت حضرت اسماعیلؑ کی اپنے ذمہ پر واجب ٹہرائی ان کو اوسکے رہنے سے جمعیت تمام
حاصل ہوئی اوسی قبیلے مین حضرت اسماعیلؑ کی نشو و نما کامل ہوئی جبرئیلؑ نے حضرت خلیلؑ کو یہ مژدہ
پوہنچایا اور اونکو انتظام احوال کا قصہ کہہ سنایا حضرت ابراہیمؑ سال مین ایکبار براق پر سوار ہوکر
آتے تھے اور اپنے عیال کی خبر لیکر ہمیشہ پہر جاتے تہے حضرت اسماعیلؑ کا سن مبارک جب ہوا پندرہ سال
بی بی ہاجرہؑ نے دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال کیا اونکی جسم مطہر کو حجر اسود کے پاس مدفون کیا اور
درد ہجرت نے حضرت اسماعیلؑ کی خاطر کو محزون کیا جب حضرت اسماعیل وہان رہنے سے برخاستہ خاطر
ہوئے سب رئیس اوس قوم کے حضرت کی خدمت مین آ حاضر ہوئے اور بڑی منت اور سماجت سے
اونکو ٹہرایا اور اشراف قوم مین ایک لڑکی سے اپنا نکاح بند ہوا یا طبیعت حضرت اسماعیلؑ کی شکار پر
راغب رہتی تہی اور مدام کوہ و صحرا مین صید طیور اور وحوش کی طالب اتفاقا ایکروز حضرت ابراہیمؑ
مکے مین تشریف لائے بی بی ہاجرہؑ کی وفات کی خبر سنکر آنسو بہر لائے دروازے پر جاکے اونکی منکوحہ سے
بی بی کا استفسار حال کیا اور حضرت اسماعیلؑ کی حاضر نہونیکا سوال وہ بی بی حضرت ابراہیمؑ سے واقف
نہ تہی کچہ حضرت ابراہیمؑ کی تعظیم اور توقیر نہ کی اور ضیافت اور مہمانداری کی تدبیر نہ کی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ
اسماعیل شکار سے آوے تو میرا اسلام کہیو اور اوسکو میری طرف سے یہ پیغام کہیو کہ تیری دروازے کی دہلیز خوب نہین اور
ہماری طبیعت کو ایسی دہلیز مرغوب نہین حضرت ابراہیمؑ یہ فرماکر روبسمت شام ہوئے اور حضرت اسماعیلؑ شام
کو داخل مقام ہوئے اوس بی بی نے نصیحت بیان کیا سب احوال اور ظاہر کیا جو کچہ کہ ہوا تہا قیل و قال
حضرت اسماعیلؑ نے فرمایا کہ گہر کی تو دہلیز ہے مگر نہایت بے ادب اور بے تمیز ہے اور وہ میرا پدر پُر اشفاق ہے دہلیز
بد سے کنایت یہ ہے کہ تمکو طلاق ہے بعد اوسکے بموجب ایمائے پدر بزرگوار کے ایک بی بی جمیلہ نکاح کی اور اوس
صالحہ کی صحبت سے خاطر مبارک کو فلاح دی دوسری بار مکہ مین تشریف لائے حضرت ابراہیمؑ اوس
بی بی عاقلہ نے حضرت کی نہایت کی تعظیم اور بولے کہ یہ لونڈی آپ کی خدمت مین حاضر ہے اور خاوند میرا
واسطے شکار کے باہر ہے روٹی جو تیار تہی سو حضور مین حاضر کی اپنے مقدور سے زیادہ اوس جناب کی خاطر کی حضرت

حضرت نے براق ہی سوار ہوکر کہانا تناول کیا اور اوس بی بی کی خدمت دیکہکر اوسکی خوبی پر تفاول کیا پہر
بی بی نے عرض کی کہ اگر مرضی ہو تو سر مبارک کی دہوون بال اور اس خدمت سے اپنے دلکو کرون فارغ البال
حضرت ابراہیمؑ نے ایک قدم رکاب مین رکہا اور دوسرا پتہر پر قائم کیا بی بی صاحبہ نے اسکیطرف دہوکر
بالونکو ملائم کیا دوسری طرف کا بہی اسیطرح سے سر دہویا اور میل اور گرد کو سر مبارک سے کہویا اثر قدم شریف
کا اوس پتہر پر نمود ہوا اور یہ معجزہ روز قیامت تک عالم مین موجود ہوا چلتے وقت فرمایا کہ اسماعیلؑ سے کہیو
کہ آستانہ تیرے گہر کا بہت مناسب ہے اور ہماری طبیعت اوسکی خوبی پر راغب ہے جب اسماعیلؑ شکارگاہ
سے انکے گہر مین داخل ہوئے اور حضرت بی بی کے ساتہ ہم محفل ہوئے اونہون نے حضرت اسماعیلؑ کو احوال
سے خبردار کیا اور تمام ماجرا اونکے حضور مین اظہار کیا حضرت اسماعیلؑ نے کہا کہ زہے طالع تیرے ای غمگسار وہ
میرا باپ ہے ابراہیم خلیل پروردگار وہ ملنے کا قائم رکہنا تیری خاطرداری کی وصیت ہے بسر و چشم قبول انکی
نصیحت ہے مین بمقدور تیری خاطر اور ناز برداری کرونگا اور اونکے فرمانے سے ہمیشہ تیری غمگساری کرونگا

ذکر حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کا جب خالق ازواج نے بی بی ہاجرہؑ پر
اسماعیلؑ کی عنایت کی حضرت سارہؑ نے بہی فرزند کی تمنا بی نہایت کی ایکروز حضرت جبرئیلؑ اور کئی
فرشتے حسین جوانون کی صورت بناکر حضرت ابراہیمؑ کے گہر آئے حضرت اونکو آدمی جانکر واسطے ضیافت کے
گوسالہ بہون کر لائے ہر چند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر اونہون نے اوس کہانے سے ایک لقمہ
بہی نہ کہایا اور اوس زمانے مین یہ دستور تہا کہ جو کوئی کسیکو ایذا پہنچانا چاہتا تہا تو وہ شخص اوسکے گہر کا
کہانا نہ کہاتا تہا فرشتون نے حضرت ابراہیمؑ کا چہرہ اداس دیکہکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اسواسطے تمہارا
کہانا نہ کہایا اور بولے کہ ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور تمہارے واسطے دو فرزند ارجمند کے پیدا
ہونیکی خوشخبری لائے ہین ایک کا تو نام اسحاقؑ اور دوسرا یعقوبؑ اور وہ دونون ہونگے تمہارے محبوب
بی بی سارہؑ نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہے بانجہ عورت اور بوڑہے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت تعجب
ہے ملائک نے فرمایا کہ جو قادر پرکمال آدمؑ کو بغیر مان باپ کے پیدا کرے اوس سے کیا عجب ہے کہ بانجہ عورت اور
پیر مرد سے اولاد پیدا کرے بعد سات روز کے حضرت سارہؑ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ مین بے خلل رہا
نو مہینے کے بعد حضرت سارہؑ کو درد شروع ہوا حضرت اسحاقؑ کا ستارہ عالم مین طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیمؑ
کی سو برس کی تہی اور حضرت سارہؑ کی عمر تہی ایک برس سو سے کم حضرت ابراہیمؑ نے خوش ہوکر فرمایا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ تیری قدرت کامل ہے اور تو ہی قادر علی الاطلاق

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا یہ ماجرا حضرت اسماعیلؑ کی اوائل عمر حضرت
ہاجرہؑ کی زندگانی مین واقع ہوا یہ احوال نظم اردو مین لکہا جاتا ہے **نظم** خواب مین اک شب خلیل اللہ تہا
پہر قربانی اسے حق نے کہا ÷ نیند سے چونکا جو وہ مرد خدا ÷ صبح کو لا سو شتر قربان کیا ÷ دوسرے دن پہر اوسے آیا خطاب

خواب مین حق سے کہ قربان کر شتاب
پھر جو بستر پر وہ اپنے سو رہا
سمجھہ کچھ کھلتا نہین اسرار غیب
یہ جواب آیا کہ اے اہل تمیز
ہے اسی مین خیر تیری سر بسر
اپنے بیٹے کو وہ تب کہنے لگا
راہ مین اوسکی گردن قربان تجھے
کیا مبارک ہے ترا خواب اے پدر
گر خدا چاہے تو صابر پائیگا
دست و پا اوس گلبدن کے باندھکر
اوسکے نازک حلق پر وہ ہین پھری
تب چھری بولی یہ ابراہیم سے
اوسنے ہی کی کند میری دھار کو
حکم میرا سچ ہے تو لایا عجب
لایا جنت مین سے اک نر گوسفند
اسلیے ختم الرسل نے یون کہا

پھر وہ پیغمبر اوٹھا وقت سحر
تو وہین حکم خدا صادر ہوا
کچھ نہین سمجھون ہوں کیا قربان کرون
مجھہ سوا رکھتا ہے تو کسکو عزیز
یعنی قربانی کرو فرزند کو
اے مرے فرزند نیکو خوش لقا
اسمین اپنی رای مجکو اب بتا
ذبح کر مجکو کچھ اندیشہ نکر
جب ہوا راضی وہ اور اوسکا پسر
اوسگھڑی اوسکو گرایا خاک پر
قدرت حق سے ہوا بانکا نہ بال
عجز سے آداب سے تعظیم سے
وہ وہین ابراہیم کو آئی ندا
آزمایش کیلیے یہ حکم تھا
اوسکے فدیہ مین اوسی وہان کہہ دیا
سنت ابراہیم سے ہے ضحیا

لا کیے قربان اوسنے سو شتر
تب لگا کہنے کہ اے بی شبہ رب
تا کہ مین اوس درد کا درمان کرون
اوسکو تو میرے لیے قربان کر
نور چشم اپنے کو اور دلبند کو
خوابمین حق نے یہ فرمایا مجھے
سنتے ہی اوسکو جواب ایسا دیا
اب چھری تو حلق پر میرے چلا
باپ نے اوسکا ہین باندھے کمر
تیز کرلی ہاتہ مین اوسنے چھری
باپ حیرت مین ہوئے یہ دیکھہ حال
جس نے آتش سمجھہ یہ کی گلزار ہے
اے حبیب صادق اس سے باز آ
تب اوسیدم جبرئیل ہو شتابند
اور لیا ذبح سے لڑکے کو اوٹھا

بیان بیت اللہ شریف کے بنانے کا

جب جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حکم الٰہی اسطرح لائے کہ تم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی عمارت کرو اور اہل عالم کے تئین واسطے طواف بیت اللہ کے دعوت کرو حضرت ابراہیم شام سے مکے کو چلے اور مکے پہونچکر حضرت اسمٰعیل سے ملے جبرئیل امین نے اندازہ مکے کا نکا بتلایا طول اور عرض اوسکا جبرئیل کی تعلیم سے حضرت کی خاطر مین آیا اسماعیل پتھر پہونچاتے تھے اور حضرت ابراہیم دیوار بناتے تھے جب دیوارین بلند ہوئین تو ایک پتھر بڑا منگوایا اور سپر حضرت ابراہیم نے اپنا قدم جمایا تو آسانی سے کام دیوار کا جاری ہوا اور جلد خانہ کعبہ کی تیاری ہو قدم مبارک کا اوس پتھر پر اثر ہوا اور قیامت تک سب اوس پتھر کا نام اوسکا مقام ابراہیم وہ بموجب حکم خدا کے ہوا واجب التعظیم وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اوس قدم کی برکت سے اوسکا درجہ ہوا معلی جب کعبے کے بنانے سے فراغت پائی تو یہ دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ دعا ہماری قبول کر یا کریم تو دانا بینا ہے اور سمیع علیم ہے اوسکے جبرئیل امین علیہ السلام نے قاعدے حج اور عرفات اور طواف کی سب سکھائے اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل ہموافق تعلیم کے عمل مین لائے حضرت ابراہیم نے اسماعیل کو وہان نکاح الکیا اور اوس خانہ خدا

کا متولی اونکو کیا اور بوقت رخصت کے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی نہایت عجز سے جناب الہی مین التجا کی کہ خداوندا
اپنی اولاد کو چھوڑا مین نے اس بیابان خشک زراعت مین تو اپنی قدرت کاملہ سے اونکو رکھیو فراغت مین
حق تعالی نے لوگونکے دلونکو ایسا پھیرا کہ روز قیامت تک ہفت اقلیم کی خلقت ہر سال وہان کرتی ہے
پھیر ادوسرے سال حضرت ابراہیمؑ بی بی سارہؓ کو لیکر واسطے طواف کے مکے مین آئے اور حضرت
اسمٰعیلؑ نے نہایت مہمانداری اور خدمت گزاری بجا لائے بی بی سارہؓ نہایت راضی اور خوشدل
ہوئین پھر حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ شام کیطرف مائل ہوئین حضرت اسحاقؑ بھی ہر سال مکہ مین
تشریف لاتے تھے طواف بیت اللہ اور ملاقات ذبیح اللہ سے حظ اوٹھاتی تھی جب ابراہیمؑ کی مدت
عمر آخر ہوئی اور علامت ضعف اور نقاہت کی بدن مبارک پر ظاہر ہوئی عزرائیلؑ واسطے قبض کرنے
روح مبارک کی آیا تب حضرت ابراہیمؑ نے ملک الموت سے یون فرمایا کہ رب الجلیل سے پوچھو کہ کبھی
کسی دوست نے دوست کا جی لیا ہے جو آپ نے میری جان لینے کا حکم کیا ہے حکم ہوا کہ میرے خلیل سے کہو کہ
تو نے سنا ہے کہ کسی دوست نے دوست کی ملاقات سے انکار کیا ہے حضرت ابراہیمؑ نے سنتے ہی عزرائیل سے
فرمایا کہ حکم الہی بجا لاؤ ہین ملک الموت نے روح مقدس کو جسم مطہر سے نکالا

بیان مرغون کی ذبح کرنیکا اور اونکی زندہ ہونیکا

قرآن شریف مین مذکور ہے اور تفسیرون مین مشہور ہے کہ حضرت
ابراہیم نے جناب الہی مین مناجات کی اور اسبات کی درخواست کی کہ الہی تو مردونکو کیسا جلاتا ہے اور بدن بے
سانق عقل اور ہوش کیونکر دلاتا ہے حق تعالی نے فرمایا تو کیا اسبات پر نہین لایا ایمان ابراہیمؑ بولے کہ ایمان
تو لایا ہون پر چاہتا ہون دلکی تسلی اور اطمینان اور شوق رکھتا ہون تیری قدرت دیکھنے کا اے سبحان
تب حکم ہوا قادر ذو الجلال کا اور جواب آیا اونکے سوال کا کہ چار مرغ چار قسم کے لاؤ اور اونکے اعضا کو کاٹ کر
ٹکڑے ٹکڑے ملاؤ اور اونکے چار حصے علیحدہ نکال اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر ڈال جب تو اونکو
پکار کر بلاویگا تو ہر ایک دوڑ کر تیرے پاس آویگا حضرت ابراہیمؑ نے چار پرند اونکو ذبح کرکے ایکجگہہ
ہاون دستے مین کوٹا سب کا گوشت اور پوست اور پر اور ہاڑ آپسمین کوٹا اور سر اون چارون کا لیا ہاتھ مین
اور قیمے کو گوشت و پوست کو چار پہاڑون پر پہنچایا بات کی بات مین اور پکارا اے پرندو آؤ اور قدرت
حق سے اپنے اپنے سرونسے ملجاؤ دیکھتے ہین کہ ذرہ ذرہ اون پرندون کا ہوا مین اوڑا جاتا ہے اور اپنے اپنے
بدن کے اجزا سے ملتا جاتا ہے ساعت کی ساعت مین ہر ایک بدن آنکے اپنے سرونسے ملا اور قدرت کاملہ
الہی کا سبکے نظرونمین گل کھلا اسطرح وہ قادر بے کمال روز قیامت مین سب کو اوٹھاویگا اور
چارو نطرف سے سب کی اجزا کو جمع کرکر جلاویگا عمر مبارک حضرت ابراہیمؑ کی تھی ایک سو پچاس
سال نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا سوا اے قادر ذوالجلال

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

اکثر اہل تواریخ نے حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ حضرت ابراہیمؑ کے قصے کو درمیان مین بیان کیا ہے

اور حضرت ابراہیمؑ کے احوال کے بیچمین یہ حال عیان کیا ہی لیکن ملنا ایک قصہ کا دوسرے مین بے ربط ہوتا ہے
اسواسطے بعد اوسکے علاحدہ لکھا جاتا ہی اہل تفسیر نے لکھا ہی کہ موتفکات پانچ شہر تھے بلاد شام کے اور ہر ایک
مین لاکھ لاکھ مرد تھے لیکن اونکا کام کے اور ملک اونکا نہایت آباد تہا اور فراخی معاش سے ہر ایک
شاد تہا یہ قوم بت پرستی کے سوا لڑکون سے فعل حرام کرتے تھے اور شب و روز اس فعل شنیعہ پر قایم
اور اوس بیراہ کا بانی شیطان ہی اور اوس کام کے شروع ہونیکا یہ بیان ہی کہ ابلیس ایک حسین
لڑکے کی صورت بنکر ایک باغمین آتا تہا اور ہمیشہ اوسکے جہاڑ اور پہل کا نقصان کرتا تہا جب باغ کا
مالک اوسکے پکڑنیکو جاتا تو وہ لڑکا بہاگ کر باغ سے نکل جاتا جب اوسکے باغ کا بہت نقصان ہوا اور
وہ مالک اوسکے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا ایکروز ابلیس نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہی کہ مین اس باغ مین
نہ آون تو تو مجھکو اپنے تصرف مین لا کر یہ کام کر پہر اپنے باغ کے نقصان سے بیفکر ہوکر آرام کر صاحب باغ
نے کہا بہت اچہا مصرع یہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار + مین ممنون احسان ہوکر تجہے
کرونگا بوس و کنار غرض صاحب باغ تصرف مین لایا اوس مفعول کو اور ابلیس نے ہر ایک باغمین جاری
کیا اس معمول کو جب اوس قوم نے اس فعل بد مین اپنے تئین کیا مضبوط جناب الہی کی طرف سے واسطے
ہدایت کے مقرر ہوئے حضرت لوطؑ وہ جناب جسقدر کہ اونکو اس فعل بد سے انکار کرتے وہ کافر زیادہ تر اوس
کام مین اصرار کرتے ہر چند کہ اونکو وعظ و وعید کیا اور حد سے زیادہ تہدید کیا پر وہ زیادہ بیحیا ہوگئے
اور اوس کام مین بہت مستعد اور بولے فَأْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنے اگر تو سچا ہی
تو عذاب ہمپر لا ہمکو تیری نبوت کے صدق پر یقین نہین حضرت لوطؑ اونکی دعوت سے باز نہ آتے تھے اور وہ
اونکی عداوت سے ہاتھ نہ اوٹہاتے تھے اور حضرت لوطؑ اپنے چچا ابراہیمؑ کے طریق پر مہمانداری کرتے تھے
جب اون کافرون نے حضرت لوطؑ کے مہمانونکو ستایا اور اونکا آنا جانا اونکے گہر سے منع کروایا تب
اوس جناب نے لاچار ہوکر درگاہ مین جبار و قہار کے دعا کی اور اون کافرون کے غارت ہونیکی تمنا کی تب حکم
الہی سے جبرئیل امین فرشتون کی فوج کے ساتھ موتفکات کے شہرون پر آئے اور بصورت حسین لڑکون کے
حضرت لوط علیہ السلام کے پاس تشریف لائے حضرت لوطؑ قوم کے خوف سے اونکی مہمانی مین
تاخیر کرتے تھے اور نہایت دلتنگی سے اور شرم سے بار بار اون سے یہ تقریر کرتے تھے کہ مین اس قوم کے ہاتھ سے
لاچار ہون اور انکی بدفعلون سے نہایت بیزار جب دیکہا کہ یہ مہمان میرے گہر رہا چاہتے اور ایسا اور شان دو
سے نہین جاتے تو شام کے وقت لا کر اونکو اپنے گہر چہپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیاری کو فرمایا
اور کہا کسی سے مت کہیو ان مہمانونکا حال اور اسمقدمہ مین نہ کیجیو کسی سے قیل و قال بی بی کافرہ نے
بہانے سے نکلکے قوم کو خبردار کیا اور حضرت لوطؑ کے دلکو اس فکر سے افگار کیا اور بولی کہ ان
لڑکون کے حسن کی کیا کہون تم سے تعریف اونکے قد و قامت کی نہین ہو سکتی ہی توصیف کافر اس خبر کو

سنتی ہی حضرت لوطؑ کے گھر آئی اور اوس جناب عالی کی خاطر ملول پر آفت لائے حضرت لوطؑ نے نہایت عجز
سے فرمایا کہ سنو میری نصیحت اور ان مہمانونکو حقیر مت کرو مجھکو فضیحت اگر چاہو تو میری ان بیٹیونکو اپنے نکاح
مین لاؤ اور ان مہمانون کو میری خاطر سے مت ستاؤ اون کافرون نے کہا کہ تیری بیٹیان ہمکو درکار نہین اور نہ
سوا ان لڑکون کے دوسرے ہمکو درکار ہین جب حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے
اونکے کان مین یہ مژدہ سنایا کہ لَا تَخَفْ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْا اِلَيْكَ یعنے مت ڈر اور بیخوف رہو
ہم ہین خدا کے ایلچی حضرت لوطؑ اس مژدہ کو سنکر بہت محظوظ ہوئے اور اون کافرونکی آفات سے محفوظ
حضرت جبرئیلؑ نے دروازہ سے نکلکر اپنے پرونکی ہوا اونکی آنکھون سے لگائی خدا کی قدرت سے سبکی آنکھون سے
جاتی رہی بینائی وہ کافر اندھے ہوکر اپنے گھرونکو بھاگے اور گرتے پڑتے گھر پہونچے کوئی پیچھے کوئی آگے حضرت
لوطؑ نے اپنے چلنے کی تیاری کی اور سب مسلمانون نے تیار ہو کر فرمانبرداری کی جبرئیلؑ نے کہا کہ کوئی تم مین
سے پیچھے نکرے نگاہ اور نہایت جلد کاٹو اوس ملک کی راہ حضرت لوطؑ نے اور مسلمانون نے قبول کیا مگر
مگر قبیلہ اونکا پیچھے دیکھتا تھا بار بار ناگاہ آسمان سے ایک پتھر اوسکے سر پر پڑا اور اوس نافرمان نے فی الفور
عدم کا رستہ لیا جبرئیلؑ نے اوس زمین کو ساتوین طبق تک اپنا پر پہونچایا اور اون چارون شہرونکو
اوکھاڑ کر اپنے پرون پر اوٹھایا اور آسمان کے قریب لیجا کر اوندھا گرا دیا اور ملائک نے پتھرونکا باران اونپر
برسایا آن کی آن مین سب ہوگئے ہلاک اور وہ زمین اونکے وجود کی آلائش سے ہو گئی پاک سب کافرون
پر نازل ہوا غضب الٰہی نے پایان ڈنیا مین اونکا باقی نرہا نشان حضرت لوطؑ نے ابراہیمؑ کے پاس جا کر مقام
کیا اور بعد سات برس کے سفر قیامت کا اہتمام کیا دسوین تاریخ ربیع الاول کی دنیاے فانی کو چھوڑا
اور اس عالم ناپائدار سے رشتہ تعلق کا توڑا **ذکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ملک شام
مین پیدا ہونے کا** اگرچہ اکثر احوال اوس جناب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احوال مین
مذکور ہوا اسواسطے مکرر ذکر اوسکا نامنظور ہوا وہ جناب ملک شام مین پیدا ہوئے اور لڑکپن سے باپ
کی ہجر مین مبتلا ہوئے اور مکہ کی زمین مین نشو و نما پائی اور اوسی ملک مین عزت اور آبرو بڑہائی جب
قبیلہ جرہم نے حضرت ہاجرہؓ سے چشمہ زمزم کے پاس رہنے کی اجازت لی سات بکریان اوس بی بی کو
دیکر سعادت لی حضرت اسمٰعیلؑ کی برکت سے اون بکریون مین ایسی برکت ہوئی کہ چند مدت مین
اندازہ سے زیادہ اونکی نسل مین کثرت ہوئی اور بعد تمام ہونے عمارت بیت اللہ اور تشریف لیجانے
ابراہیم خلیل اللہ کے حضرت اسمٰعیلؑ کو نہایت فراغت حاصل ہوئی اور نعمت دنیا کے ساتھ نعمت
نبوت کی حاصل ہوئی قال اللہ تعالیٰ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور بعد وفات حضرت
ابراہیم کے تشریف لے گئے ملک شام مین اور چندروز اقامت کی بدر بزرگوار کے مقام
مین پہر بموجب حکم الٰہی کے قوم کفار کو دعوت کرتے تھے اور ہمیشہ گمراہون کو راہ راست کی لت لا

جب آخر عمر مین نشان ضعیفی کا بدن مبارک مین پایا تب بڑی بیٹی کو جہین ولی عہدیکا عنایت فرمایا بعد
چند روز کے دنیا کے رنج سے راحت پاکر بہشت مین مقیم ہوئے اور اوسمقام دل افزا مین جلیس ابراہیمؑ
بعد فوت حضرت اسماعیلؑ کے اونکی اولاد بیشمار ہوئی اسواسطے مکہ مین اونکی سکونت دشوار ہوئی اکثر
لوگ مکہ سے نکلکر دیار عرب مین باہر گئے اور اطراف مین مکہ کے اپنے وطن بنالئے جو شخص کہ مکہ سے نکلکر سفر
کی راہ لیتا تہا ایک پتہر حرم کا اوٹہا کر ہمراہ لیتا تہا اور اوسکو مکان پاک مین رکہکر طواف کیا کرتا
اور گناہون کی آلائش سے دلکو صاف کیا کرتا رفتہ رفتہ بسبب غلبہ جہالت کی نوبت یہ پہنچی کہ جو پتہر
سپید اور پاکیزہ ملتا اوسکو مکان صاف مین رکہکر عبادت کرتے اور اوسکا طواف کرکے شب
و روز ریاضت کرتے شیطان کے اغوا سے دلکو عبادت اوثان پر رکہا اور کیش بت پرستی کا اختیار
کیا الغرض کتنون سے جناب الٰہی بیزار کیا بعضے بعضے معاملون مین حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر عمل کرتے
پر بت پرستی کو بہتر جانکر دین مین خلل کرتے اسیواسطے تعظیم حرم کی ہمیشہ بجالاتے تہے اور ہر سال
واسطے حج بیت اللہ کے آتے تہے اور یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک
دستور رہا اور شامت بت پرستی سے ملک عرب سے نور رہا بعد ظہور نور محمدی کے نہ بت رہا نہ بت پرست
جو کافر اصلی تہے وہ بہی ہوگئے خدا پرست **ذکر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف**
علیہما السلام کا جاننا چاہیے کہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ عجیب ہے اور حکایت غریب
ہے کہ جسکے سننے سے محبت نیک کامونکی اور عصمت گناہونکی سے اور فرحت طبیعت کی حاصل ہوتی
ہے اور کیون نہو کہ جسکو خدا ہی تعالی نے احسن القصص فرمایا ہے اور علماے متقدمین اور فضلاے
متاخرین کی کتابون مین بہی یہ ذکر آیا ہے یوسف صدیقؑ کہ جنکا باپ یعقوبؑ اور دادا اسحقؑ
اور پردادا ابراہیمؑ جنکی شان مین رسول خدا نے فرمایا ہے کہ الکریم ابن الکریم ابن الکریم
ایسا صاحبزادہ عالیمقدار اس حسن معنوی کی ساتھ حسن ظاہری ایسا رکہتا تہا کہ چشم تماشائیون
دیدار پرانوار کے دیکہنے کی تاب نہ لاسکتی تہی روایت معتمد مین آیا ہے کہ اللہ تعالی نے حسن کے
دس حصے کیے نو حصے یوسفؑ کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت کیا اور شروع حال اوس برج
اقران و امثال کا یہ ہے کہ یوسفؑ ایک شب اپنے باپ کی گود مین سوتے تہے جب خواب سے
بیدار ہوئے تو چہرہ مانند آفتاب کے چمکتا تہا اور دل مثل سیماب کے تڑپتا حضرت یعقوبؑ نے پوچہا
کہ بیٹا تیرا کیا حال ہے فرمایا کہ مینے ایک خواب عجیب دیکہی کہ مین ایک پہاڑ پر ہون اور گرد اوسکے آب روان نہر
اور بہت سبزے اور پہولونکے سبب سے گویا بوستان ہے ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان سے اوترے اور
مجکو سجدہ کیا اسواسطے مین گہبرا کر جاگ گیا حضرت یعقوبؑ نے جانا کہ پہاڑ اونچا اوسکا تخت بلند ہے اور چشمہ آب
شیرین اوسکا تخت ارجمند اور سبزہ اور باغ نشانہ سعادت ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے باپ اور ماں اور

اور گیارہ بھائی ہین کہ اوس سلطان دنیا اور دین کی فرمانبردار ہونگی اور پیشانی حاضری کی اونکی سامنی گھساوینگی
حضرت یعقوب نے بھائیون کی حسد سے اندیشہ کرکے حضرت یوسف سے فرمایا کہ اگر اپنا خواب یا احوال تیرے بھائیون
پر روشن ہوگا تو ہر ایک بھائی اوسکو جھوٹھہ سمجھکر تیرا دشمن ہوگا یہ بات بھائیون کے دونمین حضرت یوسف کے احوال
سے خبردار ہوئے مارے حسد کے واسطے ایذا دینے کی تیار ہوئے اور روبیل کے پاس جو سب مین دانا تھا حاضر
ہوئے کہا راحیل کا بیٹا جھوٹھی خوابین بناکر باپکو سناتا ہے اور ایسے فریبون سے باپکا دل اپنی طرف لیتا ہے روبیل نے
کہا کہ ایسی صورت جھوٹھہ بولنے کے لائق نہین کیا بعید ہے کہ اوسکی اقبال کا ستارہ ہویدا ہوا اور پردہ
غیب سے علامت سعادت پیدا ہے سب بھائی روبیل کی بات اور یوسف کی خواب سے پیچ و تاب رکھتے اور آتش
حسد سے اونکے دل کباب رہتے جب زیادہ مہربانی باپکی حضرت کے حال پر دیکھی بیقرار ہوکر کمر واسطے قتل کے
باندہی اور بعد مصلحت کے سب نے پدر بزرگوار کی خدمت مین آنکر عرض کی کہ کیا ہوگا اگر یوسف کو سیر کے واسطے
ہمارے ہمراہ دو کہ جو اسکے دل لہو ولعب مین مصروف رہین اور دل سے غم دور کرین حضرت یعقوب نے فرمایا کہ
دلبستگی میری اس فرزند سے ایسی ہے کہ اگر میرے پاس سے جدا ہو تو اوسکی جدائی سے دل مغموم ہو جائیگا اور اگر
تم اوس سے غافل رہے تو بھیڑیا اوسکو کہا جائیگا بیٹون نے کہا کہ بھیڑیے کی کیا مجال ہے جو یوسف کے پاس
آوے اگر شیر بھی ہو تو گیارہ بھائیونکے سامنے سے بھاگ جاوے حضرت یعقوب کا دل اوس جگر گوشہ کی
جدائیکا نام سنکر پارہ ہوتا تھا اسواسطے انکار کیا اور بھائی نا امید ہوکر اوٹھہ گئے اور آپسمین مصلحت
کرنے لگے کہ ایسی تدبیر ہو کہ باپ کے دلمین ہمارے کہنے کی تاثیر ہو ناگاہ ابلیس بتلبیس صورت پیر مرد حاضر ہوا
اور ناصحونکی صورت بناکر مستفسر ہوا کہ کیا فکر کرتے ہو اور کس مقدمے مین فکر کرتے ہو جب بھائیون نے
اوس خائن کو امین سمجھکر اپنا حال بیان کیا تب ابلیس لعین نے اسطرح اونکی خاطرنشان کیا کہ صبر کرو کہ جب
ایام بہار ہوا اور جنگل ہرا اور سرسبز گلزار ہو تو اول یوسف کو راضی کرکے باپ پاس جاؤ تب اوسکو ساتھ
لیجاکر اپنی غرض سناؤ بھائیون نے اسبات کو پسند کیا اور باامید آنے موسم بہار کے اپنے دلکو خورسند کیا بعد
موسم بہار کے یوسف کو ساتھ لیکر باپ سے رخصت چاہی اور یوسف نے رو رو کے اجازت چاہی حضرت
یعقوب طبیعت یوسف کی بیقرار دیکھکر بیقرار ہوئے اور تقدیر الہی سے واسطے رخصت دلانے کے مددگار
ہوئے آبدیدہ اور بیقرار ہوکر اوسکو رخصت کیا یہودا سے فرمایا کہ یوسف کو تجھے سونپتا ہون خوب نگہبانی
کیجیو اور کسیطرح کی اوسکو تکلیف نہ دیجیو **نقل ہے** کہ حقتعالی نے حضرت یعقوب پر ایکبار وحی بھیجی کہ آیا تو
جانتا ہے کہ کسواسطے تجھ سے یوسف کو مین نے جدا کیا کہا کہ نہین فرمایا کہ تو نے بھیڑیے سے خوف کیا اور یہودا
کی حفاظت پر اعتبار کیا اور میری حفاظت پر نچھوڑا القصہ جسوقت پھر حضرت یعقوب نے یوسف کو چھاتی
سے لگایا اور وصیت مین اسطرح سے فرمایا کہ اے فرزند دلبند اگر زمانہ جدائیکا دراز ہو جاوے تو اپنے باپکو مت بھولیو
کہ وہ جبتک تیرا منہ نہ دیکھیگا تو پھر کسی سے نہ ہنسیگا **نوادر القصص** مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب جب حضرت یوسف

سی چند قدم جدا ہوگئی تو بیہوش ہوکر گر پڑی سب بیٹی دوڑکر جمع ہوئی جب ہوش مین آئی تو یوسفؑ کو سینی سی لگاکر آہ بہرکر
فرمایا کہ بو فراق کی مجھکو آتی ہی اور اتنا روئی کہ پیرہن یوسفؑ کا تر ہوگیا جب تلک حضرت یعقوبؑ کی نظر یوسفؑ پر
پڑتی تہی تب تلک بہائی نہایت عزت اور حرمت سی لیجاتی تہی جب باپ کی نظر سی غائب ہوگئی شفقت کا
بچہونا لپیٹا اور ظلم کی چادر بچہائی کبہی طمانچی سی یوسفؑ کو آزار دیتی تہی اور کبہی نہایت ذلت سی اپنی آگی دوڑاتی
تہی جب نہایت گرمی سی گلاب سا چہرہ یوسفؑ کا پسینہ پسینہ ہوا اور پیاس مزاج پر غالب ہوئی بڑی
عاجزی اور منت کرکر بہائیون سی پانی مانگا اونہون نی جہڑکی سی پانی ندیا اور نہایت بہوک سی بہائیون سے
کہانا مانگا تو جواب بہی ندیا اور ایک بہائی بولا کہ ای جہوٹہی خواب والی وہ ستاری جو خواب مین تیری خدمت
مین حاضر تہی اونسی مدد مانگ کہتی ہین کہ حضرت یعقوبؑ نی تہوڑا پانی آفتابی مین شمعون کو دیا تہا کہ جب یوسف
پیاسا ہو تو اوسکو پلائیو شمعون نے وہ پانی زمین پر پٹک کر کہا کہ پیاس سی کیا روتا ہی ابہی تیری زندگی کا دم
انتقام کی مقراض سی کاٹا جائیگا اور تو ایک قطرہ پانی کا نہ پائیگا جب یوسفؑ نی یہ بات سنی تو کانپ گئی
اور خدا سی مناجات کی کہ ای فریاد کو پہونچنی والی میری عاجزی اور لاچاری پر رحم کر اور مجھکو ہلاکت سی خلاصی
بخش پہر روبیل سی کہا کہ ای بہائی تو اور بہائیون سی میری حال پر زیادہ مہربانی کرتا تہا ایک چلو پانی سی
میری پیاس کی آگ بجہا دی اوسنی پانی کی بدلی کڑوا جواب دیا پہر فریاد کا ہاتہ یہودا کی دامن مین ڈالکر
کہا کہ باپ نی مجھکو تیری شفقت کی بہروسی پر سونپا تہا بہلا تو ہی کہہ کہ میری کیا تقصیر ہی یہودا کو یوسفؑ
کی درماندگی دیکہکر رحم آیا اور غصی سی بہائیونکو منع کیا اور یوسفؑ سی کہا کہ جبتک مین جیتا ہون کوئی
تیری جان کا قصد نکرسکیگا جب بہائیون نی یہودا کا غصہ دیکہا تو بولی کہ تم یوسفؑ کی مقدمی مین کیا صلاح
کرتے ہو یہودا نے کہا کہ مین یوسفؑ کی قتل سی راضی نہین ہون اسواسطی کہ بیگناہ کا قتل کرنا گناہ عظیم ہی بہتر تو
یہ ہی کہ پہر چلو اور باپ کی امانت باپکو سونپ دو بہائیون نے کہا کہ اگر باپ پاس لیجاوینگے تو بیشک ہمارے
ظلم باپ سی بیان کریگا پہر یہودا نے بعد فکر کی کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ اسکو کوئی مین ڈال دین یا تو مر جائیگا
یا کوئی اوسکو نکالکر دوسرے ملک مین لیجاویگا لیکن مار ڈالنا اسکا صلاح نہین ہی بہائیون نے یہ بات
پسند کی اور کنعان سی تین فرسنگ ایک کنوان تلاش کیا وہ کنوان سام بن نوح کی وقت کا بنا تہا چار سو
گز گہرا اور پانی اوسکا نہایت کہارا کہ جسکی دیکہنی سی روح تحلیل ہوتی تہی جب یوسفؑ کو کوئین پر لیگئے
اور ارادہ کوئین مین ڈالنی کا کیا تو یوسفؑ کبہی بہائیون کی بزرگی کو شفیع لاتے تہے اور کبہی بہی خردسالی
اونکی روبرو بیان کرتے اونہون نے مطلق یوسفؑ کی عاجزی پر رحم نہ کیا اور پیرہن اوس تن
نازنین سی کہینچا اور ہاتہ پانون بالونکی رسی سی باندہی اور اوس ماہرو کو اوس اندہیری کنوئین مین لٹکایا
اور آدہی راہ سی رستی کاٹ دی خدا کی قدرت دیکہو کہ ابہی یوسفؑ کنوئین کی تہ کو نہین پہونچی تہی کہ جبرئیل
امین بحکم رب العالمین سدرۃ المنتہی سی پہونچی اور اونکو معلق اوٹہا کر ایک سفید پتہر پر جو پانی کی اوپر

اور پہنچو د تہار کہدیا کنوئین کی حشرات سے ایک دوسرے کو پکارا کہ ہرگز اپنے مکانون سی باہر نہ نکلو کہ
ایک معصوم بیگناہ ہمارے یہان مہمان آیا ہی جب تلک یوسفؑ کنوئین مین رہے تب تلک کوئی حشرات
اپنے مکان سی نہ ہلا کہتے ہین جب بہائی کوئین کے سر پر ایک پتھر رکہہ کے گئے یوسفؑ اس حال
کو دیکہکر زندگی سی مایوس ہوئے اور ایک آہ کا نعرہ مارا جبرئیلؑ امین ایک آن مین فلک سی کوئین
کی تہ مین پہنچے اور وہ کرتا جو حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کی آگ مین خدا کے حکم سی پہنا تہا اور
حضرت یعقوبؑ نے اوسکو تعوید بنا کر یوسفؑ کی بازو مین باندہا تہا نکالکر بدن مبارک مین پہنایا اور
مژدہ خوشی کا اونکو پہنچایا کہ جلد تیری غم کی رات خوشی کی نور سی بدلیگی اور تو مسند سلطنت پر
بیٹہیگا اور یہ بہائی ظالم تیری سامنی کہڑے ہونگے اور تو اونکی ظلم اونکے روبرو بیان کریگا اور یہ اپنی
خطاؤن پر اقرار کرینگے **نقل ہی** کہ جب بہائیون نے یوسفؑ کو کوئین مین ڈالا تو ایک بکری کی
بچے کو ذبح کرکے اوسکی کرتے کو خون سی آلودہ کیا اور شام کیوقت گہر کو روانہ ہوئے جب
آفتاب غروب ہوا تو حضرت یعقوبؑ کی خاطر نہایت بیقرار ہوئی تو صفرا نام لونڈی کو ہمراہ لیکر بیٹون
کی استقبال کو گئے شاید میری آنکہونکی پتلیان یوسفؑ کا جمال دیکہکر روشن ہون جب انتظار حد سی
گذرا اور اندہیرا ہوگیا تو حضرت نے صفرا سی کہا کہ میرے فرزندونکو پکار کہ تمہارا باپ رنج انتظار
کہنچتا ہی جلد آؤ صفرا نے بموجب حکم کے پکارا سب بہائی دوڑے اور چیخکے مرغون کی طرح
شور کیا اور مانند صبح کاذب کی اپنے گریبان کو چیرا اور فریاد وا یوسفاہ اور وا حبیباہ کی نکالی یعقوبؑ
یہ نالہ جانگداز سنکر بیہوش گر پڑے بیٹون نے باپکو خاک پر پڑا دیکہا تو یہودا نے سر مبارک حضرت
کا اپنی زانو پر رکہا اور بہائیون سی کہا کہ یہ کیا کام تمنے کیا اور بیمروتی کی خاک اپنی سرون پر چہائی
اور باپکو یہ خبر ناخوش سنائی کون ایسا کام دنیا مین کریگا جو تمنے کیا ہان سی باپکو اوٹہا گہر مین لاۓ
صبح تلک حضرت یعقوبؑ بیہوش رہے جب باد صبا چلی حضرت یعقوبؑ کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ ای
عزیزو میرا نور چشم کہان ہی سبہون نے کہا کہ ہم تو یوسفؑ کو اسباب پر چہوڑکر آگے گئے تہے اوسکو
تو بہیڑیا کہا گیا حضرت یعقوب پہر بیہوش ہوگئے پہر جب ہوش مین آئے تو روبیل نے آگے آکر کہا
کہ ای پدر عزیز خدا آپکو یوسف کیطرف سی صبر جمیل دیوے جب پیراہن خون آلودہ یوسف کا طلب کیا
اوسکو دیکہکر فرمایا کہ عجب بہیڑیا تہا کہ یوسفؑ کو کہایا اور پیراہن کو نہ چیرا اور فرمایا کہ جاؤ اور اوس بہیڑیے
کو تلاش کرکے لاؤ بہائی جنگل کو گئے اور ایک بہیڑیا پکڑکر اوسکا منہ خون سی آلودہ کرکے حضرت
یعقوبؑ کی سامنے لائے حضرت یعقوبؑ نے بہیڑیے کو مخاطب کرکے کہا کہ تو نے ہی میرے فرزند دلبند کو
کہایا ہی بہیڑیے نے زبان فصیح سی کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ پناہ خدا کی ہی کہ مجہہ سی یہ فعل صادر
ہوا ہو ہماری مجال نہین کہ تمہاری بکریون میں تصرف کرین آپ کی فرزند عزیز کا کیونکر قصد کرینگے

ہمپر تو گوشت بھیڑیونکا حرام ہی جب حضرت یعقوبؑ نے بیٹونسے کہا کہ تمہاری نفس امارہ نے یہ کام کیا ہی پھر وہا
سے جنگل مین گئی اور فریاد کی کہ اے یوسفؑ اے قرۃ العین تجھکو کون سے کوئین مین ڈالا کونسے دریامین غرق
کیا یا کس تلوار سے قتل کیا اور کس زمین مین گاڑا اس بیقراری کی حالتمین جبرئیل نازل ہوئے اور کہا
کہ اے نبی اللہ آسمانکی فرشتونکو تمنے رولایا اور ملائک مقدس کو بیصبر بنایا سب کام صبر سے درست
ہوتی ہین اور بیصبری انبیا کے حال سے مناسب نہین ہی حضرت یعقوبؑ بولے فصبرٌ جمیلٌ
واللہ المستعان علی ما تصفون القصہ حضرت یوسفؑ تین دن رات کوئین مین ہی اور جبرئیل امین
اونکی امین ہوتی تھے اور تسلی کرتے اتفاقًا ایک قافلہ سوداگرونکا مداین سے مصر کو جاتا تھا رستہ
اونکا رستا بہولکر جنگل مین حیران پھرتا تھا جب کوئین پر پہنچے تو مالک کے حکم سے وہان مقام کیا
صبحکو مالک نے دو غلامونکو واسطے پانی لانیکے بھیجا ایک کا نام بشیر اور دوسریکا نام بشری تھا جب
بشیر نے ڈول کوئین مین ڈالا تو حضرت یوسفؑ نے جانا کہ بھائی مجھکو کوئین سے نکالا چاہتے ہین حضرت
جبرئیل نے فی الفور آسمان سے نازل ہوکر حق تعالی کیطرف سے پیغام پہنچایا کہ اے یوسفؑ اوٹھ اور اس
ڈول مین بیٹھ ہمنے اس قافلے کو تیرے واسطے بھیجا ہی وہ ماہ رو بموجب حکم الٰہی کے اوس برج دلو مین بیٹھا
اور اللہ تعالی کے حکم سے رسی کو ہاتھ مین پکڑا اور حضرت جبرئیل نے بشیر کی مدد ڈول کھینچنے مین کی بشیر نے
جو ڈول کھینچا اور یوسفؑ کو دیکھا بے اختیار خوشی سے پکارا کہ یا بشریٰ ہذا غلامٌ کہتے ہین کہ حضرت
یوسفؑ کی بھائیون نے ایک شخص خبردار کوئین کے نزدیک مقرر کیا تھا جب کوئی اونکو نکالے تو ہمکو خبر کیجو جب
جاسوس نے کنعان مین جاکر یہ خبر بھائیکو پہنچائی بھائی اوس خبر کے سننے سے بدحواس ہوکر ایک آن کی
آن مین آن پہنچے اور قافلہ والونسے مباحثہ کیا کہ چندروز سے یہ غلام ہمارا بھاگا تھا ہم اوسکی تلاش
مین سرگردان تھی سوداگرون نے کہا معاذ اللہ کہ یہ غلام ہو یہ بزرگ موتی کا ان شرافت کا معلوم
ہوتا ہی بولی کہ یہ غلام ہی خاندان پیغمبری مین تربیت پائی ہی لیکن چندروز سے شیوہ بیوفائیکا اختیار کرکے
بھاگا ہی یوسفؑ یہ باتین سنتی تھی لیکن مارے ڈر کے دم نہ مارتی تھے پھر بھائیون نے کاروانیون سے کہا کہ ہم اس
غلام کو اس عیب سے بیچتے ہین اگر خریدتے ہو تو لو اور نہین تو ہماری حوالے کرو سوداگرونکو حضرت کی
چپ رہنے سے گمان ہوا کہ یہ بندہ ہی اور جب حضرت یوسفؑ سے پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ مین بندہ ہون
اور بندہ زادہ ہون جب مالک نے قیمت پوچھی بھائیون نے کہا ہم تجھسے کچھ مضایقہ نہین کرتے
جو دیگا سو لینگے مالک نے کئی درم کھوٹے دیکر خریدا بھائیون نے یوسفکا ہاتھ پکڑکر مالک کے حوالے کیا جب
مشتری نے بیعنامہ طلب کیا تو شمعون نے بیعنامہ لکھدیا اور اوسمین یہ شرط لگائی کہ اوسکو مصر تک قید
سے مت چھوڑیو حضرت یوسفؑ حیران ہوکر بھائیونکو دیکھتے تھے اور اونکی بیرحمی پر روتی تھے پھر سوداگرون
نے اونکو اونٹ پر بیٹھایا اور مصر کا رستا لیا جب مصر کے نزدیک پہنچے اور ایک چشمے پر اوترے اور یوسفؑ

سے نے غسل کیا اور لباس نیا پہنا کاروانی وہ چہرہ خورشید طلعت دیکھکر حیران ہوئے اور اسکی
نظارے سے بے سر و سامان ہوئے اور شہر کیطرف متوجہ ہوئے کہتے ہین کہ قافلے کے پہنچنے سے آگے یوسفؑ کے جمال
کا احوال مصر مین مشہور ہو گیا تہا اور ہر ایک اہل شہر تمنا سے دیدار پر انوار مین چشم بر راہ تہا اور حضرت
یوسفؑ کو اللہ تعالی نے ایسا جمال بخشا تہا کہ جدہر توجہ کرتے تہے ایسا معلوم ہوتا تہا گویا آفتاب
نکلا اور اتفاقاً جسروز مصر مین داخل ہوئے اوسدن نیا کے چہرے پر ابر کا نقاب تہا جسوقت نور اوسکے
چہرۂ منور کا روشن ہوا جہان کو مانند آفتاب کے روشن کیا شہر کے لوگ استقبال کو نکلے اور بادشاہ مصر
نے بہی وزیر کو کہ عزیز مصر اوسکو کہتے تہے روانہ کیا جب عزیز مصر کاروان مین پہنچا اور یوسف کی
خریداری کا ذکر آیا مالک نے کہا کہ تین دن کے بعد رنج سفر سے آرام کرکے شہر مین آونگا چنانچہ
دسوین تاریخ ماہ محرم کی بہت حشمت اور احترام سے مصر مین آئے ایک کرسی پر حضرت یوسفؑ
کو بٹہایا اور شہر والونکو یہ اشتہار سنایا کہ کون لیتا ہے اس غلام لبیب کو اور کون خریدتا ہے اس
دلارام حبیب کو حضرت نے فرمایا کہ یون پکارو کہ کون لیتا ہے اس غلام غریب کو اور کون خریدتا ہے
اس غلام غمگین کئیب کو القصہ خریدار ساعت بساعت زیادہ ہوتے تہے اور مشتری بلحظہ بلحظہ قیمت
بڑہاتے تہے حضرت یوسفؑ نے اس حال کو دیکہکر آبدیدہ ہو نہایت غمگین اور حزین ہوکر سر جہکایا جبرئیل
امین نے پیغام رب العالمین کا پہنچایا کہ ای یوسفؑ غم مت کہا قسم مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تجکو اس
شہر سے ایکقدم باہر نہ لیجاونگا جبتک داغ تیری غلامی کا سب کی پیشانی پر نہ لگاونگا کتب تواریخ
مین لکہا ہے کہ قطفیر نام ایک شخص خازن بادشاہ مصر کا تہا اوسکو عزیز کہتے تہے اوسکا قبیلہ اعمیل نام مشہور
زلیخا تہا بیٹی بادشاہ طیموس کی جب قیمت یوسفؑ درجۂ اعلی کو پہنچے زلیخا تو اونکی حسن و جمال کی خبر
سنکر غائبانہ عاشق ہوئی تہی عزیز کو یوسفؑ کی خرید کی رغبت دلائی اوسنے کہا کہ میرا نقد و جنس اونکی
قیمت کو کفایت نہین کرتا زلیخا نے ایک ڈبہ جواہرات کا جو اپنے باپ کے پاس سے لائی تہی اور قیمت اوسکی
کی خراج ملک مصر سے زیادہ تہی عزیز کو دیا اور سب خریدارون سے دونا بڑہاکر اوس جان جانان کو خرید لیا
مالک نے اوس در صدف نبوت کو اور اوس گوہر معدن رسالت کو ہاتہ سے دیا اور کنکر پتہر لیکے اپنا دل خوش کیا
لیکن مالک کو علو نسب اور کمال حسب یوسفؑ کا معلوم ہو گیا تہا اسواسطے حضرت یوسفؑ کے قدمون پر گرا اور
عذر چاہا حضرت صدیق نے عذر اوسکا قبول کیا اور وہ قبالہ جو بہائیون نے بیچنے کیوقت مالک کو لکہدیا تہا لیلیا
کہ وقت حاجت مین حجت ہو اور بہائیون کو خجالت ہو مالک وہ قبالہ دیکر رخصت ہوا اور عزیز مصر
یوسفؑ کو گہر لیگیا اور زلیخا سے کہا کہ اسکو نہایت عزت اور حرمت سے رکہو اور اچہی جگہہ اوتارو ہم اسکو
فرزندی مین قبول کرینگے زلیخا نے جو یہ حکم سنا تو اپنے دل سے بہتر کوئی جگہہ نہ دیکہی اسواسطے مقام اوسکا
دلمین ٹہرایا عجب ماجرا ہے کہ بہائیون نے تو اوسکو آب و گل مین ڈالا اور غیرون نے دلمین جگہہ دی جب

حضرت یوسفؑ جوانی پر پہونچے تو اللہ تعالی نے اونکو زیور علم اور حکمت سے اور حلم اور عصمت سے آراستہ کیا زلیخا
تو جان و دل سے اونکی خدمت مین حاضر تہین لیکن عزیز مصر کی وصیت کو بہانہ کرکے فی الفور ستر جوڑے رنگارنگ
تیار کیے اور تاج مرصع ترتیب دیکر اونکے سر مبارک پر رکہا اور رات دن یوسفؑ کی محبت مین مستعد اور
سرگرم تہین جب یوسفؑ کے عشق کی آگ زلیخا کے دلمین مشتعل ہوئی سواے تمناے وصل یوسف کے اور کوئی
آرزو دلمین نتہی یوسفؑ اس بات سے خبردار ہوکر اوسکی محبت سے کنارہ کرتے تہے اس غم سے چہرہ زلیخا
کا مانند ہلال کی ہوا اور سرو قد اوسکا مانند خلال ہوا جب دائی نے زلیخا سے احوال پوچہا زلیخا نے
اپنی عاجزی اور نیاز اور یوسفؑ کی بی پروائی اور استغنا بیان کی اوسنے نہایت تعجب کیا اور بولی
کہ تمام اہل مصر تیرا دیدار دیکہنے کی آرزومند ہین اور ملاقات کی مشتاق زلیخا نے کہا کہ باوجود
اس حسن اور جمال کے ہرگز یوسفؑ میری طرف نظر نہین کرتا اور اس چہرہ قمر طلعت پر توجہ نہین
فرماتا آخر دائی کی تعلیم سے ایک محل بنایا اور اوسکے در و دیوار پر تصویر یوسف اور زلیخا کی منقش کی
اور تمام سامان اور اسباب موافق ہر ایک مکان کے مہیا کیا زلیخا ایک روز فرصت پاکر تخت
پر بیٹہی اور حضرت یوسفؑ کو بہانے سے طلب کیا اور اپنے پاس بٹہاکر نہایت بیقراری سے بمقتضاے
بشریت جمعیت چاہی حضرت یوسفؑ نے کہا کہ عزیز مصر میرا مربی اور محسن ہے کیونکر مین اپنے دامن
عصمت کو لوث شہوت سے آلودہ کرون مین فرزند اسرائیل اور ثمرہ شجرہ ابراہیم خلیل ہون ایسی
حرکات اور منہیات پر کسطرح دلیری کرون زلیخا نے ہرگز یہ عذر نسنے اور بیتاب ہوکر اپنا عشق جتانے
لگی اور کہا کہ اگر تو میری آرزو برلائے تو مین اپنے جواہرات اور اسباب تیرے گناہ کی کفارے مین خیرات
کرونگی خدا تیرا گناہ معاف کریگا غرض جب مباحثہ اونکا حد سے گذرا اور ابلیس نے تلبیس کا جال
پہیلایا فی الجملہ بمقتضاے ولقد ہمت بہ وہم بہا رغبت طبیعت مین حضرت یوسفؑ کے پیدا ہوئی
اور فرش و سقف و دیوار پر تصویر اپنی اور زلیخا کی دست و بغل دیکہی اور شیطان بہی اس علت کا
مددگار ہوا لیکن حمایت اور حفاظت خدا کی جسکی مددگار ہو اوسپر شیطان اور نفس کا تسلط نہین ہوسکتا
اوسوقت حضرت یعقوبؑ کی صورت اونکو نظر آئی اور فرمایا کہ اے بیٹا نام تیرا دفتر انبیا مین مکتوب ہے اور
تو نور دیدہ خلیل اور قرۃ العین یعقوبؑ ہے ایسا نہو کہ نام تیرا نبوت کے دفتر سے مٹ جاوے اور بعضے کہتے
ہین کہ حضرت یوسفؑ کی نظر اوس خلوت مین ایک پردے پر پڑی پوچہا کہ یہ کیا ہے زلیخا بولی کہ یہ
میرا معبود ہے اسواسطے مین نے پردہ اوسپر باندہا ہے یوسفؑ نے کہا سبحان اللہ تو صنم سے شرماتی
ہے اور مین صمد سے نہ حیا کرون وہین اپنے تئین زلیخا کے ہاتہ سے چہڑایا اور حجرہ خاص سے نکلے اور حجرہ
دروازونسے باہر ہوئے زلیخا بیتابانہ پیچہے دوڑی اور ساتوین دروازے پر یوسفؑ کا پیراہن پیچہے سے پکڑکر
کہینچا پیراہن ٹکڑے ٹکڑے ہوا دروازے سے باہر نکلتے ہی عزیز مصر سامنے سے آیا زلیخا نے نہایت کہسیانی

ہوکر شور کیا کہ کیا سزا ہی اوسکی جو تیری قبیلے سی ارادہ بدیکار کہی ایسی شخص کو قید اور عذاب الیم کیا چاہیے
حضرت یوسفؑ نی لاچار اپنی بیگناہی اور زلیخا کی رغبت اور زیادتی بیان کی عزیز مصر نی ہاتہ قبضۂ
شمشیر پر کہکر چاہا کہ یوسفؑ بیگناہ کو زندان عدم مین پونہچاوے کہ یکایک قادر بکمال نی ایک سات
مہینی کی لڑکے کو قوت گویائی کی بخشی اور بکلام فصیح اوسنی یوسفؑ کی طہارت پر گواہی دی کہ اگر پیراہن
یوسفؑ کا آگی سی پہٹا ہی تو زلیخا سچی ہی اور یوسفؑ دروغگو اور اگر پیراہن پیچہی سی چاک ہی تو زلیخا جہوٹی
اور یوسفؑ سچے ہین جب بعد امتحان کی زلیخا کی بیبا کی اور پاکی یوسفؑ کی ظاہر ہوئی تو کمال شفقت سی
حضرت یوسفؑ کو وصیت کی کہ اس عورت سی کنارہ کرو اور یہ راز کسی سی مت کہو تا کہ یہ بات مصر مین شہرت
نپاوے اور زلیخا کو تنبیہ کر کے دلالت استغفار کی کی لیکن عشق اور مشک چہپ نہین سکتا یہ بات چندروز
مین شہرۂ آفاق ہوئی اور مصر کی عورتون نے زلیخا پر زبان طعن کی دراز کی کہ اپنی غلام سی عشق بازی
کرتی ہی اور وہ اوسی خاطر مین نہین لاتا تب زلیخا نی چاہا کہ اس آگ کو بجہاوے خوان عورتونکا بچہا
سبکو بلاوے اور یوسفؑ کی حسن کا تماشا سبکو دکہلاوے اور اس پردے مین اپنی مجبوری اور بیقصوری
ظاہر کرے ارکان و اعیان کی بیٹیان خصوصًا ساقی اور خوان سالار اور حاجب کی بیٹیان محفل ضیافت
مین حاضر ہوئین اور مسند دیبا اور حریر کی آراستہ کین اور مغنیات سرود و ساز ارغنون نواز کو حاضر
کیا اور زلیخا نی ہر ایک ملامت کرنیوالی کی ہاتہ مین ایک چہری اور ایک ترنج خوشرنگ دیا پہر زلیخا نے
اوس ماہ تمام کو کہ آفتاب جسکی دیکہنے سی بیقرار ہوتا تہا طلب فرمایا جب وہ رشک گل مانند غنچہ کی پردے
سی باہر آیا اور ملامت کرنیوالیون کی نظر اوس قمر طلعت پر پڑی زلیخا بیچاری پر ترحم فرمایا اور اپنی
خطا کا اقرار کیا جب چاہا کہ ترنج کو پارہ کرین عالم بے اختیاری مین سبنے اپنے ہاتہ کاٹے اور مدہوش ہوکر زمین
پر گرین جب ہوش مین آئین تو سبنے اپنی ہاتہ کٹے پائے اور بالاتفاق آواز کیا کہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ
هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ تب زلیخا نے اونکو ملامت کر کے کہا کہ جسکی محبت مین تم مجکو ملامت کرتی
تہین وہ فتنہ یہی سب نے کہا کہ ہمکو اپنی ملامت سی سو طرح کی ندامت ہی اور تیری تئین ہم ہر سو طرح کی
کرامت ہی جب زلیخا نی کہا کہ اے یاران متفق و اے دوستان موافق میری غمخواری کرو اور اس واقعہ
مین مددگاری وہ سب تو دعائین دیکر اپنی گہر ونکو آئین مگر دو پری بیان کہ شیرین سخن اور چرب زبان تہین
ذمہ دار ہوئین کہ تم دونون ہم دروازے وصل کی کہولین گی اور فرش عشرت کا بچہا وینگی اور اسبات سی
غافل تہین کہ یوسفؑ وہ شاہباز پاکباز ہی کہ صیاد ہوا و ہوس کی دام مین گرفتار نہوگا پہر اون
دونون مین ایک سے یوسفؑ پاس جاکر کا جال پہیلا کر کہا کہ اے سعادتمند زلیخا کو اس شدجدائی مین مت پسند
کر اور رضامندی اوسکی اپنا بہبود جانکر جوان وصل سی اوسکو نا امید مت کر وہ عروس ہی اور تو شاہ
تو آفتاب اور وہ ماہ یوسفؑ نے ایسی باتین نصیحت آمیز فرمائین کہ وہ ضعیفہ حیران ہوگئی اور دم بخود ہوکر

پھر آئی دوسری بی بی نے جاکر طریقہ تہدید اور دھمکانے کا شروع کیا کہ اگر اس قسم کی باتین پیش لاویگا
تو بلا توقف قیدخانے جاویگا یوسفؑ نے کہا موت کی جنگل کا شیر لومڑی کی فریب سے فریفتہ نہوگا اور میدان
قرب الٰہی کا ہما چڑیونکی دام تزویر مین نہ پہنسیگا پھر اونکی باتون سے نہایت تنگ ہوکر جناب الٰہی مین
فریاد کی کہ خداوندا میرے تئین قیدخانہ اس فریب خانے سے محبوب ہے اور غم تنہائی اس گلستان بیوفا
سے زیادہ مرغوب ہے وہ دونون عورتین کہ درپردہ خود بھی طالب وصل یوسفؑ کی تھین ایسی باتین
سنکر زلیخا کی پاس گئین اور احوال ظاہر کیا کہ مصلحت یہ ہے کہ یوسفؑ کو چند روز قیدخانہ مین بھیجدو تو اوسکا
گوشہ حرمانمین جاکر اس گلستان کی قدر جانے اور اوس سراے پر وحشت مین تنہائی کا دکھ اوٹھاکر تیرا دل و
جان سے طالب ہووے زلیخا کو یہ بات پسند آئی اور عزیز مصر سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے مجکو تمام خلق مین
رسوا کیا اب اوسکو قیدخانہ مین بھیج تو لوگ جانین کہ میرا دامن اس گناہ کی لوث سے پاک ہے عزیز
بی تمیز نے اپنی خواص سے مشورت کی سبھون نے زلیخا کی راے کو صواب جانا اور اوس بیگناہ کو طوق و زنجیر
کرکے قیدخانہ مین بھجوایا جب وہ دل زندہ قیدخانہ مین آیا گویا مردے قیدیونکی جانمین جان آئی اور بندے
پاؤنکی زنجیرین اور ہاتھون کی کڑیان بجاکر ناچنے لگے جب یوسفؑ قیدخانہ مین پہنچے زلیخا نے داروغہ کو
حکم کیا کہ طوق و زنجیر اوتار کر ایک مکان معقول مین اونکو رکھو اور اوس مکان کو مشک و عنبر سے معطر کرو حضرت
یوسفؑ نے وہان مقام کیا جب عبادت سے فارغ ہوتے تھے تب قیدیون سے حال پوچھتے تھے اور اونکی خوابون
کی تعبیرین بیان کرتے تھے اور درماندون کو نجات کی امید دیتے اور اچھی اچھی باتون سے اونکی دلکو
خوش رکھتے تھے تمام اہل زندان اونکی صحبت سے خوش رہتے اور قیدخانہ کی مصیبت بھول جاتے جب تقدیر
الٰہی نے حضرت یوسفؑ کو قید سے نکالنا چاہا اوسکی اسباب مہیا کیے نقل ہے کہ بادشاہ روم نے ایک رسول
مصر کو بھیجا تھا اور مال و جواہر بیشمار اور تھوڑا زہر قاتل اوسکو دیا تھا کہ بادشاہ مصر کے مصاحبون کو مال
سے فریفتہ کرکے بادشاہ کو زہر کھلاوے چنانچہ اوس رسول نے خوان سالار اور شرابدار کو اپنا دوست بناکر بعد تاکید
اور قسم کی یہ احوال ظاہر کیا شرابدار نے تو انکار کیا اور خوان سالار جواہر آبدار کی لالچ سے راہ راست سے پھرا
یہ خبر بادشاہ کو ہوئی لیکن اون دونون مین سے کسی شخص معین پر گناہ ثابت نہوتا تھا اسواسطے بادشاہ نے
دونونکو قیدخانے بھیجدیا یہ دونون جب اوس منزل دلگیر مین اسیر اور پابزنجیر ہوکر پہنچے اور ہمنشینی اوس
ماہ کنعان کی میسر ہوئی زلیخا کی مانند اوس عبرانی کی غلامی اختیار کرکے مصاحبت بادشاہ کی بھول
گئے اون دونون نے مصلحت کی کہ یوسفؑ ہر ایک محبوس کو خوشخبری دیتا ہے اور ہر ایک کی خواب کی
تعبیر کرتا ہے آؤ اوسکو امتحان کی کسوٹی مین کسین اگر زر خالص ہو تو دل و جان سے اوسکی خدمت قبول
کرین اونہون نے دو خوابین ان دیکھی تجویز کرکے حضرت صدیقؑ کی حضور مین عرض کی ایک نے
کہا آج مین کیا دیکھتا ہون کہ مین بادشاہ کیواسطے شیرہ انگور نچوڑتا ہون دوسرا بولا کہ میرے سر پر ٹوکرا

خوان ہی اور کوئی پنچھی بار کر کہاتے ہین ہماری تئین اس خواب کی تعبیر فرماؤ ہم تمکو مرد نیک گمان کرتے ہین
یوسفؑ نے بعد نصیحت کے فرمایا کہ ای یاران زندانی تعبیر تمہاری خواب کی یہ ہی کہ ساقی بعد تین دن کی قید سے
مخلصی پاکر اپنی درجہ اولی کو پہنچیگا اور خوان سالار بعد تین دن کی یہان سے نکلکر سولی پر چڑہایا جائیگا
اور پرندی ہوا کے اوسکے سر کا مغز کہا وینگی جب اونہون نے یہ بات یوسفؑ سے سُنی تو بولی کہ ہمنے
تو خواب نہین دیکہی تہی بلکہ بیداری مین تمہاری امتحان کیواسطے یہ چند کلمے بنالئے تہے حضرت یوسف
نے جواب دیا کہ ہو چکا وہ کام جسمین تم فتوی چاہتے تہے حکم الٰہی تبدیل نہین ہوتا پہر اوس ساقی کو کہا
جب تو اپنی منصب پر قائم ہوا اور تقرب بادشاہی تجہکو حاصل ہو تو وقت مناسب مین بادشاہ سے
عرض کیجو کہ کئی سال سے ایک غلام عبرانی مظلوم زندانمین محبوس ہی اور دنیا کی فوائد اور لذت سے محروم
اور مایوس ساقی نے حضرت یوسفؑ کی بات قبول کی تین دن کی بعد تقدیر نے ایک کو تو تخت مراد پر
بٹہایا اور دوسرے کو سولی پر لٹکایا اور شیطان نے ساقی کے دل سے ذکر یوسفؑ کا بہلایا لیکن اللہ تعالی
کو مدد مانگنا حضرت یوسفؑ کا غیر سے ناپسند آیا اور جبرئیل امین کے ہاتہ پیغام بہیجا کہ ای یوسف تجہکو
شرم نہ آئی کہ تو نے مخلوق سے پناہ چاہی قسم ہے مجہکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تیرے تئین اور بہی
چند سال قید مین رکہونگا القصہ جب مدت محنت کی تمام ہوئی اور مصیبت کی دن انجام پائے بادشاہ
مصر ریان بن الولید نے خواب مین دیکہا کہ سات گائین فربہ نیل سے باہر نکلین پیچہے اونکے سات گائین دُبلی
پیدا ہوئین اور اون موٹی گایونکو نگل گئین اور دبلیونکی پیٹ اونکی کہانے سے زیادہ نہوئی دُبلی ہی
رہین پہر سات خوشی سبز دانہ دار دیکہے کہ سات خوشے خشک اونکو لپٹے یہان تک کہ سبز خوشون نے
اثر سبزی کا چہوڑا بادشاہ بیدار ہوکر ملول اور متفکر ہوا تمام ساحرون اور کاہنونکو بلاکر تعبیر پوچہی سبہون
نے کہا کہ یہ خواب پریشان ہی اور ہم پریشان خوابونکی تعبیر کے عالم نہین اون باتونکی سننے کی وقت ساقی
کو حضرت یوسفؑ کی باتونکا اور تعبیرونکا خیال گذرا اور عاجزی معبرونکی دریافت کرکے بادشاہ سے عرض
کی کہ ان معبرونکی قول باطل اور انکی بات خرافات ہی بادشاہان اولوالعزم کی خواب بیشک لائق تعبیر
کے ہوتی ہی پہر احوال خوان دار کا اور تعبیر حضرت یوسفؑ کی مفصل بیان کی بادشاہ نے احوال
یوسفؑ کا پوچہا ساقی نے کہا قصہ اونکا طویل ہی مین تفصیل سے واقف نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ
کریم زادہ اور ابراہیمؑ کی اولاد سے ہی اور کمال صورت اور لطف سیرت سے آراستہ ہی اور عزیز تمیز
نے اپنی عورت کے کہنے سے اوسکو زندانمین بہیجا ہی بادشاہ نے ساقی کو زندانمین بہیجا ساقی
نے مضمون خواب بادشاہ کا اور عاجزی معبرونکی بیان کر کے عرض کی کہ تم اوسکی تعبیر کہو مین
بادشاہ سے عرض کرون اور تمہاری قدر و منزلت حضور مین واضح ہو اور تم اس زندان سے مخلصی
پاؤ حضرت یوسفؑ نے زبان الہام ترجمان سے فرمایا کہ سات گائین موٹی اور سات خوشی سبز عبارت

سات برس کی نعمت اور زراعت سے ہین کہ مخلوق کو آسودگی اور رفاہیت ہوگی اور سات گائین دبلی
سات خوشی سوکھی اشارت ہے طرف سات برسون کی کہ اونمین تنگی اور عسرت ہوگی اور لوگونکی معیشت کا سامان
تنگ ہوگا اور پھر فرمایا کہ تدبیر اوسکی یہ ہی کہ سات برس کھیتی کرین بڑی محنت سے اور خوشونکو دانون سمیت رکھین
مگر تھوڑا بقدر خرچ صرف کرین اور تھوڑا تخم کیواسطے رکھین پھر بعد سات برس قحط کے آسمان سے باران
رحمت نازل ہوگا اور خلق کو آسودگی ہوجائیگی جب ساقی نے زندان سے مراجعت کرکے بادشاہ کو
تعبیر بیان کی بادشاہ نے جانا کہ یہ تعبیر حق ہے اور سوا اوسکی دوسری تعبیر اس خواب کی نہین حضرت یوسفؑ
کی مخلصی کا حکم دیا اور حضور مین طلب کیا ساقی نے زندان مین آکر اشتیاق بادشاہ کا واسطے ملاقات اون
سرو دلکش باغ مروت و نبوت کے ظاہر کیا کہ میرے ساتھ بادشاہ کی بارگاہ مین چلو حضرت یوسفؑ نے قبول
نکیا اور کہا کہ پھر جاؤ اور بادشاہ سے پوچھہ آؤ کہ کیا حال ہے اون عورتونکا جنہون نے اپنے ہاتھہ کاٹے تھے
جب ساقی نے یہ حال عرض کیا بادشاہ متعجب ہوکر ساقی سے پوچھنے لگا ساقی نے کہا کہ غلام عبرانی ہے
نہایت حسین کہ عزیز مصر نے مالک سے خریدا ہے اور تمام کیفیت قید ہونیکی اور عورتونکی ہاتھہ کاٹنے کی
جو زبانی حضرت یوسفؑ کی سنی تھی مفصل عرض کی بادشاہ نے صاحب السجن کو بلاکر فرمایا اور سبب اوسکے
قید ہونیکا پوچھا صاحب السجن نے کہا کہ عزیز مصر نے اوسکو قید کیا ہے اور وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے
اور شکر الوان نعمت اوسکی روبرو لیجاتے ہین دو لقمے تناول کرکے باقی محتاجونکو دیتا ہے بادشاہ نے
عزیز مصر کو بلاکر پوچھا اوسنے حقیقت کو پوشیدہ رکھکر کہا کہ مین نے اوس غلام کو مالک سے خریدکر فرزندی
مین رکھا تھا اوس سے خیانت ہوئی اسواسطے قید کیا ہے پھر بادشاہ نے ساقی کو بھیجا اور حضرت یوسفؑ
کو بلایا اونہون نے پھر انکار کیا اور فرمایا کہ مین جب آؤنگا جو عزیز مصر راضی ہو اور رضامندی
اوسکی اوسوقت ہوگی کہ اون عورتون سے میرا حال پوچھا جاوے ساقی نے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ
زیادہ متعجب ہوا اور ہاتھہ کٹی عورتونکو حاضر کروایا اور یوسفؑ اور زلیخا کا حال مفصل پوچھا وہ بولین
کہ معاذ اللہ ہمنے ہرگز اس سے بدی نہین دیکھی بالکل ہمارا مکر و فریب تھا پھر زلیخا کو بھی بلایا اوسنے بھی
اقرار کیا کہ مین نے خود اوسکو اپنی طرف بلایا وہ اپنی بات مین سچا ہے حضرت یوسفؑ نے بعد اس تحقیقات
کے فرمایا کہ غرض میری یہ تھی کہ عزیز مصر جانے کہ مین نے اوسکی امانت مین خیانت نہین کی ہے جب
عصمت اور طہارت حضرت یوسفؑ کی روشن ہوئی تب ایک مقربان درگاہ سے بموجب حکم کے حضرت
یوسفؑ کے پاس گیا اور پیغام بادشاہ کا پہنچایا یوسفؑ نے زندانیونکو دعاے خیر کی اور نکلتے وقت زندان
کے دروازے پر لکھا هٰذَا قُبُوْرُ الْاَحْيَاءِ وَبَيْتُ الْاَحْزَانِ وَشَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ یعنی یہ قبر ہے زندونکی اور گھر ہے
غمونکا اور دشمنونکے خوش ہونیکا بعد اوسکے غسل اور حمام کرکے لباس فاخرہ پہنکر بادشاہ کے خاص
گھوڑے پر سوار ہوکر متوجہ بارگاہ کے ہوئے جب نگاہ بادشاہ کی اور ارکان دولت کی یوسفؑ پر پڑی

سنتے بے اختیار ہوکر بولی کہ یہ روح مصور ہی یا فرشتہ مجسم ہی یا جنس بنی آدم ہی کہ جسنے ایسا دیکھا نہ سنا
بادشاہ نے مکان مناسب مین حضرت یوسفؑ کو بٹھلایا اور واسطے دریافت آپکے کثرت اور بزرگی کی امتحان کر
کوشش کی اونکو تیئن جمیع کمالات سے آراستہ پایا پھر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر تم اپنی
زبان سے میرے سامنے فرماؤ حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ اگر رخصت ہو تو اول بادشاہ کی خواب مفصل بیان
کرون بعد اسکے تعبیر مین مشغول ہون بادشاہ کو یہ بات مطبوع پڑی حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ بادشاہ
نے یون خواب مین دیکھا کہ سات گاؤ فربہ سفید پوست سیہ چشم سبز رنگ والین نیل کے کنارے ظاہر
ہوئین چنانچہ اونکی حسن طراوت سے بادشاہ کو تعجب ہوا اس عرصے مین نیل کا پانی یہان تک کم
ہوا کہ سوای کیچڑ کے کچھ نرہا اور اوس کیچڑ مین سے سات گائین کہ جنکا پیٹ پیٹھ سے ملا تھا نکلین اور
دونون آپسمین مین آخر دبلی گایون نے موٹیون پر غلبہ کیا اونکی ہڈیان توڑین گوشت پوست خون سب
کہا گئین بادشاہ اونکو تعجب سے دیکھتا تہا کہ اس عرصے مین سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک سیاہ
ایک ہی جگہہ سے نکلے ہین اور جڑ سب کی پانی اور مٹی مین مستحکم ہی بادشاہ فکر کرتا ہی کہ مقام تو سبکا ایک
ہی طراوت اور سبزی اونکی اور سیاہی اور خشکی انکی کیون ہی اس عرصے مین ہوا چلی اور خوشے سوکھے اور
سبز آپسمین ملے کہ سبز کا اثر مطلق نرہا بادشاہ نے کہا واللہ اگرچہ نشان اور حال اوس خواب کا عجب ہی لیکن
کہنا تیرا اسکے کم و کاست عجیب تر ہی اب اوسکا بندوبست اور تدبیر کیا ہی حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ تمام ملک کے
سب عاملونکو حکم دو جو مصر کے سب دہقانونکو واسطے زراعت کی نہایت کی تاکید کرین اگر سستی ہوگی
تو ضرر عظیم ہوگا اور حکم ناطق ہو کہ جسقدر سات برس کی زراعت مین پیدا ہو بقدر قوت لا یموت کی خرچ
مین لاوین اور باقی غلہ معہ خوشون کی انبار کرین ملک ریان ان باتونکو سنکے نہایت متردد ہوکر بولا کہ یہ
امر خطیر کس شخص کی کف کفایت مین کہون اور وہ کون ہی جو اس مہم عظیم کا عہدہ برآ ہوگا حضرت
یوسفؑ نے فرمایا کہ یہ امر عظیم میرے سپرد کیجیے مین حفیظ ہون اوسکی عہدہ برآئی کرونگا بادشاہ نے نہایت
خوشی سے قبول کیا اور خلعت گرانمایہ اور کمربند مرصع عنایت کرکے تمام خزائن ملک پر اونکو متصرف
فرمایا اور بعد وفات ہونے عزیز مصر کے وکیل مطلق اور مختار کل اور مدار المہام ہوئے القصہ حضرت
نے ایک مکان وسیع کہ ہوا اوسکی معتدل اور زمین اوسکی نم تھی تلاش کی اور ایک عمارت عالی رفیع القدر
مانند سد سکندری کی بنیاد کی اور امینان کارگزار معین کیے اور تمام محصول قلیل و کثیر سے اوس عمارت
مین سات برس تک جمع کیا جب ایام فراخی کی گذری اور اوقات قحط سالی اور تنگی کی آئے کہتے ہین کہ
سب سے اول اثر بھوکھ کا بادشاہ پر ظاہر ہوا کہ آدھی رات کو پکارا کہ یوسفؑ الجوع الجوع اور حضرت یوسفؑ
دوپہر کو ایکبار بادشاہ کو اور نوکرونکو طعام کھلاتے تھے اور آپ پیٹ بھر نکھاتے تھے جو بھوکونکو نہ بھولین
اور اوس مدت مین قحط کی آگ ایسی روشن ہوئی کہ دھوان اوسکا فلک سے گذرا اور خاص و عام غنی و فقیر

سب دبلے لاغر ہو گئے القصہ خلائق نے سال اول جو محصول زراعت کا جمع کر رکھا تھا اپنے اہل و عیال پر نفقہ کیا
دوسرے سال نقد سونا چاندی روپیہ اشرفی بیچا تیسرے سال زیور اور فرش اور باسن غلہ کی قیمت مین
دیے چوتھے سال غلام اور چارپائے بیچکر غلہ لیا پانچوین سال زمین اور حویلی دیگر جا بیچا چھٹے برس
زن و فرزند کو تئین کہ میوہ دل اور مایہ جان تھے بیچکر جو اور گیہون خریدے ساتوین برس سب نے اپنے نفوس
نفیسہ کو مانند مال کے یوسفؑ کے ہاتھ بیچکر خط غلامی لکھدیا جب مدت قحط کی گذری اور غلے نے ارزانی شروع
کی حضرت یوسفؑ نے بادشاہ سے کہا کہ اب اسقدر گنج اور خزانے مہیا اور آمادہ ہوئے ہین کہ ملوک قدیم
کے خزانون مین اسکا دسوان حصہ بھی نہین ہے اور رعیت نے بھی قحط سے خلاصی پائی اب صلاح دولت یہ ہے
کہ اب مصر کے لوگونکو ذلت بندگی اور رقیت مین گرفتار ہین آزاد کیا چاہیے اور اونکی خاطر غمگین کو شاد کہ
آثار اس احسانکے صفحہ زمین پر قیامت تک باقی رہینگے بادشاہ نے کہا بیت سپردم بتو مایہ خویش را +
تو دانی حساب کم و بیش را + تیری رضا کا تابع ہون اور تیری خواہش کا بندہ ہون حضرت یوسفؑ نے تمام
اہل مصر کو تئین جو حلقہ یوسفؑ کی بندگی کا کان مین رکھتے تھے آزاد کر کے زمین اور حویلی اور باندی غلام اور مواشی
اپنی طرف سے علاوہ اونکو کچھ دیکر اپنے احسانکا غلام بنا رکھا ابیات وزیر نکو رائے نیکو روش + کرے یہی عالم
کی یون پرورش + نہووے اگر نیک اندیشہ کا وزیر + تو اوس بادشاہی سے آوے نفیر + نکما ہے وہ تخت اور ملک و گنج
ہمیشہ بہم وا اور رعیت ہیچ + سبھی ریب اوس ملک کا ہوئے کہ تمامی رعیت ہو درہم برہم + پریشان ہووے اوس شاہ
کا روزگار + کہ ظالم ہو جس شاہ کا پیشکار +

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیونکے آنیکا مصر مین اور حوادث نادرہ کے ظاہر ہونیکا

جب قحط عام ہوا اور ظہور اثر گرانی کا تا بعراق اور شام
ہوا اور کرام اور لیام کی معاش مین خلل تمام ہوا اور ایک طائفہ اہل کنعانکا غلبہ آتش جوع سے بیصبر ہو کر
مصر کے جانیکو تیار ہوا حضرت یوسفؑ کے بھائی بھی حضرت یعقوبؑ کے حضور مین آکر بیقرار ہے اپنے اطفال کی اور
لاچاری اہل و عیال کی عرض کرنے لگے اور اون دنونمین حضرت یعقوبؑ فرزندونسے علیحدہ ایک خانہ تنگ
و تاریک مین رہتے تھے اور اوسکا نام بیت الاحزان کہا تھا جب پریشانی فرزندون کی دیکھی تو زخم اونکا
تازہ اور الم بے اندازہ ہوا بیٹون سے پوچھا کہ تمہارے رنج کی کیا دوا ہے عرض کی کہ عزیز مصر نے اس
سال اپنا غلہ کا کھولا ہے اور ترازو انصاف کی ہاتھ مین لی ہے جو کوئی کچھ متاع لیجاتا ہے اوسکے عوض مین
کچھ انتفاع لے آتا ہے اگر حکم ہو تو اوسکے حضور مین جاوین اور کچھ پونجی کم بہا موجود ہے لیجاوین اور اہل
عیال جان بلب رسیدہ کے روح تن مین اور قوت بدن مین پہنچاوین حضرت یعقوبؑ نے رخصت
دی اور سوا ابن یامین کے جو حضرت یوسفؑ کے حقیقی بھائی تھے سبکو ایک ایک اونٹ دیکر روانہ کیا
یہ سب بعد قطع مسافت کے مصر مین پہنچے ایک روز جو اکابر اور اعیان ملک کے حضرت یوسفؑ
کی مجلس مین تھے بھائیون نے بھی آنکے دست بوسی سے سعادت حاصل کی اہل مصر نے جو اون

دسون بہائیون کو اس صورت بدیع اور شکل عجیب مین دیکہا حیران ہوئی کہتی ہین کہ اوس روز حضرت یوسف سر
عظمت اور مسند عزت پر بیٹہی تہی اور مانند بادشاہونکی لباس ملوکانہ پہنی تہی اور طوق طلائی
گردن مبارک مین ڈالا تہا بہائیون نے بسبب طول ایام کی اور تبدیل لباس سلاطین انام کی اونکو
نہ پہچانا اور بکمال تعظیم سے آگی بڑہ کر زبان عبرانی مین تحیت مسلمانی کی بجا لائے حضرت یوسف
نے بہی اوسی زبان مین جواب دیکر صورت شمائل و حرکات و سکنات سے پہچانا اور پوچہا کہ تم کہانکے
ہو اور اس ملک مین کیونکر آئے ہو بولے کہ ہم بادیہ نشین ہین ملک شام سے زمانیکا جور و جفا دیکہکر سیر
بذل و احسانکا آوازہ سنکر اس ملک مین آئے ہین حضرت یوسف نے فرمایا شاید جاسوس ہو کہ ہمارے لشکر
کا شمار و سامان دریافت کرکے والی روم و شام کو خبر دیکر اونکو ہماری لڑائیکے واسطے مستعد کرو اونہون
نے بالاتفاق کہا کہ معاذ اللہ ہم جاسوس نہین ہین بلکہ پیغمبر زادے ہین اور ہم گوہر پاک ہین اور ہمارے
اور ہمارے باپ دادے منازل شناس افلاک ہین اور دعوت اسرائیل اللہ کی اور معجزہ ذبیح اللہ کا
کرامت خلیل اللہ کی آپکی سمع مبارک مین پہونچی ہوگی آپکی کرم اور ستودہ خصال سنکر اس قحط سالی مین
اوسکو آئی ہین کہ آپکی خوان الطاف سے حظ جمیل اور فائدہ جزیل اوٹہاوین حضرت صدیق نے پوچہا کہ تمہارا
باپ زندہ ہی جواب دیا کہ ابہی تو قید حیات مین ہین حضرت یوسف نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی اور اب کیا کام کرتا ہی
اور کسطور پر روزگار گذارتا ہی اور تم کتنی بہائی ہو کہا کہ باپ ہمارا مرد رفیع القدر نسل ابراہیم خلیل اللہ سے ہی اور لقب
اوسکا اسرائیل اللہ ہی اور خلعت نبوت سے سرفراز ہی اور سوا جہان آفرین کی صحبت غیر سے اوسکو احتراز ہی
اور ہم بارہ بہائی تہی اونمین ایک بہائی جو صورت مین بہتر اور نبوت کی لائق تہا ایکدن ہمارے صحبت مین
جنگل کی تماشی کو آیا تہا اور بضرورت ہم سے غائب ہوا بہیڑیا اوسکو لیگیا جب خبر باپکو پہونچی راضی برضا
ہوکر گوشہ گیری اختیار کی اور اوسکی حقیقی بہائیکو اپنی حضور مین رکہکر اوسکی غم کی تسلی اوس سے کرتے ہین حضرت
یوسف نے کہا کہ اس ولایت مین کوئی ہی تمہاری صدق مقال پر گواہی دیوے اور صحت حسب و نسب تمہاری بیان
کرے روبیل نے کہا کہ ہم زمین شام مین ساتہ امانت اور اسلام کی موصوف ہین اور حسب و نسب سے معروف حضرت یوسف
نے فرمایا کہ جب تک ہمکو واضح ہو کہ تمہاری غرض اس ملک کی آنی سے تجارت ہے یا فتنہ انگیزی اور شرارت
ہی تب تک ہم اعتبار نکرینگی مصلحت یہ ہی کہ جب تم بہائیون نے عزم مراجعت کا کرو ایک بہائی کو ہماری ظل
عنایت مین چہوڑ جاؤ اور اپنی چہوٹے بہائیکو ہمراہ لاؤ جو تمہاری بات کا صدق ہمپر ظاہر ہو بہائیون
نے یہ بات قبول کی اور حضرت یوسف نے اونکو ایکمکان لائق مین اوتارا اور اعزاز و اکرام مین نہایت مبالغہ کیا
اور اولاد یعقوب جب دوسرے دن واسطے خرید غلہ کی آئی یوسف نے پوچہا کہ پونجی تمہاری کیا ہی اونہون نے
جو کچہ لائے تہی ظاہر کیا حضرت یوسف نے کہا ہرچند کہ پونجی تمہاری لائق خریداری کی نہین ہے لیکن تم بازار مین قیمت کرو ہم
اوس سی دوچند کا غلہ تمکو دینگی اونکی تمام پونجی دو سو دینار کی ہوئی حضرت یوسف نے ہر ایک بہائیکو ایک ایک

اونٹ گیہونکا بہر دیا اور زیادہ قیمت اونکو معاف کی بہائیون نے قرعہ ڈالا او شمعونکو وہان چہوڑا حضرت یوسفؑ
نے رخصت کے وقت کہا اگر تم اپنے چہوٹے بہائیکو لاؤگے تو اوسکو بہی ایک خروار گیہونکا دونگا نہین تو تمکو کچہ نہ دونگا کہا کہ ہم
باپ سے مانگینگے اگر وہ حکم کرینگے تو ہمراہ لاوینگے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ نے کارندونسے کہا کہ سامان مخفیہ اونکے
اونٹونمین رکہدو اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت یوسفؑ کو اونکی امانت پر اعتماد تہا کہ جب وطن مین پہونچکر
سامان دیکہینگے تو گمان کرینگے کہ شاید کارپردازان نے بہولکر سامان رکہا ہے پس بسبب دینداری
کی امانت رد کرنیکو ضرور آوینگے جب اولاد یعقوبؑ کنعان مین پہونچی حضرت یعقوبؑ سے عرض کی کہ حضور
کی دعا کی برکت سے عزیز مصر نے ہماری بہت عزت و حرمت کی و ضیافت و مہمان نوازی مین قصور نکیا
جب شمعون کو درمیان نہ دیکہا کیفیت واقعہ کی پوچہی اونہون نے بے کم و کاست عرض کی جب توبڑے
کہولے تو پونجی اپنی بعینہ پائی باپ سے عرض کی کہ ہم نے حضور مین خلاف عرض نہین کیا عزیز مصر کے
مکارم اخلاق اور احسان کو غور کرو کہ ہماری پونجی پہیر دی حضرت یعقوبؑ نے عزیز مصر کو دعاے
خیر دی لیکن شمعون کے نہ آنے سے آزردہ خاطر تہے بیٹون نے عرض کی کہ آپ تشویش نفرمائیے شمعونکو ابن یامین
کے لانیکے عوض مین رکہا ہے اب ہم اوسکو لیجاوینگے اور کما حقہ اوسکی حفاظت کرینگے اور ایک شتروار
گیہونکا زیادہ لینگے والا عزیز مصر ہمکو گیہون نہ دیویگا حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ تمہارے قول کا
کیا اعتبار کرون یوسفؑ کی حقمین اس سے زیادہ تاکیدین کی تہین جب بیٹون نے نہایت عاجزی
کی تب فرمایا کہ تم اپنے وعدے کو قسم سے مؤکد کرو اور عہد مستحکم دو بیٹون نے قسم کہائی اور کہا کہ حتی المقدور ہم
قصور نکرینگے حضرت یعقوبؑ نے اونکی عرض قبول کی اور کہا کہ خدا بہترین حافظ اور ارحم الراحمین ہے لیجاؤ
اور وقت روانگی کے حضرت یعقوبؑ نے جب اولاد کو دیکہا کہ ہر ایک بلند بالا اور خوبصورت اور اعضا
متناسب ہے احتیاطاً بخیال چشم بد کے اونکو فرمایا کہ بروقت داخل ہونے مصر کے سب ایک دروازے سے مت جانا
بلکہ ابواب متفرقہ سے شہر مین داخل ہوجیو نقل ہے کہ اولاد یعقوبؑ نے بروقت رخصت کے حضرت سے ایک خط
کی درخواست کی کہ عزیز مصر کے نام لکہدین حضرت یعقوبؑ نے ایک رقعہ لکہا اور ایک دستار کہ حضرت
ابراہیمؑ سے بطریق ارث کے پونہچی تہی بطریق ہدیہ کے خط کے ساتہ بہیجی جب یہ لوگ مصر کو پونہچے اور بموجب وصیت
حضرت یعقوبؑ کے متفرق دروازون سے داخل ہوکر شمعون کے مہمان سرا مین اوترے شمعون نے بعد ضیافت کے
الطاف و عنایات عزیز مصر کے بیان کرنا شروع کیا تمام رات اوسی الطاف کی باتونمین گئی جب
صبح ہوئی تو گیارہون بہائی عزیز مصر کے دربار مین گئے اور حضرت یوسفؑ کو خبر ہوئی کہ وہ علاتی بہائی آئے ہین اور حضرت
یعقوبؑ کا تحفہ لائے ہین بسبب شادی کے چہرہ اوسکا روشن ہوا جیسون گل ہو بہار مین گلشن + فرمایا کہ اونکو کمال حرمت
اور عزت سے بٹہاو پہر حضرت صدیقؑ نے حضرت یعقوبؑ کا حال پوچہا بہائیون نے کہا کہ پہلے تو تسلی خاطر محزون کی ابن یامین سے
کرتے تہے اور فرزند مفقود الخبر کے رنج کی تسلی اوسکے جمال سے فرماتے تہے اب معلوم نہین کہ کیا حال ہوگا بعد اوسکی دستار

ابراہیمؑ اور مکتوب یعقوبؑ عزیز محبوب کی نظر مین گذرانی حضرت یوسفؑ نہایت خوش ہوئی اور اوس تبرک متبرک کو
پونہچنے کو مقدمہ السعادت رسالت کا سمجہا جب وقت کہانیکا ہوا اور خوان بچہائی گئی تو حضرت یوسفؑ نے پردی مین
تشریف لیجا کر حکم دیا کہ ایک خوان پر دو دو بہائی بیٹہین اور ایک خوان ابن یامین کی آگی رکہا ابن یامین نے جو اپنی
تئین اکیلا دیکہا اپنی حقیقی بہائیکو یاد کر کی آبدیدہ ہوئی حضرت یوسفؑ نے جو پردی کی پیچہی سی یہ حال دیکہا شفقت
برادری سی بیتاب ہوکر اونکو اندر بلا کر اپنی ساتہ بٹہلایا اور فرمایا کہ ای ابن یامین بجای یوسف گم گشتہ کی
شرطین برادری کی بجا لاونگا ابن یامین نے کہا ہر چند کہ مرتبہ حضور کی برادریکا عالی ہی لیکن اگر عزیز کی
تئین نسبت ابراہیمی ہوتی تو یہ حسرت مٹتی حضرت یوسفؑ کو اسبات کی سننی کی تاب نرہی اور نقاب اوٹہا کر
فرمایا کہ مین ہون یوسف گم گشتہ تیرا لیکن اس راز کو بہائیون سی چہپائیو جبتک کہ اپنی گناہونکا اقرار نکرین
اور عذر سی پیش نہ آوین تب تلک ظاہر مت کیجو ابن یامین نے کہا کہ اتنو مصر سی باہر نجاونگا اور تیری
جدائی سی راضی نہونگا حضرت یوسفؑ نے کہا کہ مین اسمقدمہ مین فکر صواب کا اندیشہ کرونگا پہر وکلا سی کہکر
اونکی اونٹ غلی سی بہر کر بار کروائی اور ہر ایک کو خلعت مناسب حال اونکی عنایت کر کی رخصت کیا
اور ایک خواص محرم راز سی فرمایا کہ پیمانہ خاص بادشاہ کا جو جواہر سی مرصع ہی ابن یامین کی بار مین رکہدو
جب بہائی روانہ ہوئی تو ایک جماعت کو اونکی پیچہی بہیجا اور منادی کی کہ ای اہل قافلہ تم چور ہو بہائی
حیران ہوئی اور کہا کہ ہمسی کیا چاہتی ہو بولی کہ بادشاہ کا پیمانہ مرصع چوری گیا ہی جو کوئی اوسکو
لاویگا ایک شتر گیہونکا انعام ملیگا بہائیون نے قسم کہائی کہ باللہ ہم اس مین فساد کرنیکو نہین آئی
اور ہمنی اپنی اونٹونکی منہ بہی باندہی ہین جو کسیکی اور درخت کو نہ کہاوین ہم اس امر ناشایستہ کی نسبت
ہمکو کیا کرتی ہو اون لوگون نی کہا جسکی اونٹ مین نکلی اوسکی کیا سزا ہی وہ بولی کہ سزا یہ ہی کہ وہ خیانتکار
غلام صاحب مال کا ہوگا تب مصریون نے تلاشی بوجہونکی شروع کی اول اور بہائیون کی بوجہہ دیکہی بعد
اوسکی ابن یامین کی بوجہہ مین صاع مرصع نکلا یہ سب شرمندگی سی سرنگون ہوئی پہر ابن یامین سی کہا کہ
تیرا باپ روحانیونکا امین ہی اور آسمانیونکا ہمنشین تجکو شرم نہ آئی کہ تونی دامن عصمت کو اس خیانت سی
ملوث کیا ہر چند ابن یامین قسم کہا کہتی تہی کہ مین مطلق نہین واقف کہ کسنی رکہا وہ بولی اگر تونی یہ کام نہین کیا
تو تیری سامانمین کیون نکلا ابن یامین نے کہا کہ یہ صاع میری سامانمین اوسنی رکہا ہی جسنی تمہاری
اونٹونمین تمہاری پونجی چہپا کر رکہی تہی روبیل نے کہا کہ سچ ہی معلوم نہین کہ عزیز مصر کو اس پردی
مین کیا شعبدہ بازی منظور ہی کارندی حضرت یوسفؑ کی ابن یامین کو پکڑ کر حضور مین لے چلی بہائی
بہی بلاچاری پہر کر حضرت یوسفؑ کی مجلس مین حاضر ہوئی اور بولی کہ اسنی اگر چوری کی تو اوسکی
بہائی نی بہی پہلی چوری کی تہی اسبات کی سننی سی حضرت یوسفؑ نے غضبناک ہوکر اونکی سیاست
کو حکم دیا بہائیون نے بہی حال دیکہکر جان شیرین سی ہاتہ دہوکر تلوارین ہاتہ مین لین اور شمعون نے آگی

بڑبڑکر کہا کہ ای بادشاہ ابہی ایک نعرہ مارونگا کہ تمام شہر کی عورات حاملہ اپنی حمل وضع کرینگی اور یہودا نے
کہا کہ اپنی پنجۂ قدرت سی شیر کا پوست چیر ڈالونگا اور ہاتھی کے دانت اوکہاڑونگا حضرت یوسفؑ نے
جو بہائیونکا غضب دیکہا اپنے بیٹے کو جسکا نام افرائیم تہا فرمایا کہ یہودا اور شمعون کے پیچہے جا کر
اپنا ہاتہ اونکی پیٹہہ پر مل دے اسواسطے کہ حضرت صدیقؑ کو معلوم تہا کہ جو کوئی آل یعقوبؑ مین سی
غضب مین آوے اور کوئی شخص اون کے خاندان کا اوسکی پیٹہہ پر ہاتہ پہیرے تو فی الفور اونکی
غضب کا شعلہ بجہہ جاتا ہی جب افرائیم نے ہاتہ پہیرا اور اونکا غصہ ایکبارگی کم ہوا حضرت
یوسفؑ کی آدمیون نے اون سبکو گہیر کر پکڑ لیا وہ بولے کہ واللہ یہان کوئی آل یعقوبؑ مین سے
ہی اور اس بہید کا واقف کار ہی جو ہمارا غصہ یکبارگی رفع ہوگیا یہودا نے بڑہ کر عرض کی
کہ ای عزیز ہمارا باپ پیر ضعیف ہی اور ہمنے اوس سے عہد کیا ہی کہ تیرے بیٹے کو تجہہ تک
سلامت پونہچاوینگے اب اگر ہم بغیر اوسکے اونکے حضور مین جاوینگے تو کس آنکہہ سے اونکے
منہ دیکہینگے مہربانی فرما اور ہم مین سے ایک کو اوسکی عوض لے ہم حق بندگی بجا لاوینگے
حضرت یوسفؑ نے کہا تمنے مجہہ مین کیا ناراستی دیکہی ہی کہ مجہہ پر ایسا گمان بد کرتے ہو کہ مین آزاد کو بندگی
مین رکہون اور بیگناہ کو دوسری کی علت گناہ مین پکڑون بلکہ مین نے موافق شریعت انبیا کی کیا ہی
کہ گنہگار کو لیتا ہون اور تمہارا گناہ معاف کرتا ہون بعد اوسکے وہ بیعنامہ مالک کا اونکو دیکر کہا کہ
یہ خط عبرانی ہی اہل مصر اسکو نہین پڑہ سکتے تم مہربانی کرکے اسکو پڑہو بہائیون نے جو اوسکا غور کر
دیکہا تو نامۂ اعمال اپنا نظر آیا نہایت شرمندہ و حیران ہوئے کہ عزیز مصر کے ہاتہ کیونکر لگا سبہون
نے سر نیچے کر لیا اور شرم کی مارے کچہہ جواب نہ دیا القصہ جب اولاد یعقوبؑ ابن یامین سے
نا امید ہوئی اور ارادہ کنعان کا کیا یہودا نے حضرت یعقوبؑ سی قول و قرار مستحکم کیا تہا کہا کہ مین تو
ہرگز نجاؤنگا جبتک کہ باپ اجازت دی یا خدا میری حق مین حکم فرماوے بہائی غمگین اور ملول روانہ ہوکر
کنعان مین پونہچے اور حضرت یعقوبؑ سی سب احوال مفصل عرض کیا حضرت یعقوبؑ کا غم تازہ ہوا
اور درد فراق دو فرزندونکا دلپر نے اثر کیا ہوا اور اتنا روئے کہ چشم جہان بین نور سی معطل ہوگئین

فصل جب ایک مدت ابن یامین کی جدائی مین گذری حضرت یعقوبؑ نے عزیز مصر کو نام ایک خط لکہنا
چاہا فارض بن یہودا کو طلب کیا کہ ایک نامہ لکہی مضمون اوسکا یہ کہ عزیز مصر معلوم فرماوے کہ اللہ تعالی
نے انبیا اون پر بلائین نازل کین اور اونکو تین طرح طرح کی عذاب سی آزمایش کی اونمین سی ایک یہ کہ
میرے دادا ابراہیمؑ کو ہاتہ پاؤن باندہکر آگ مین پہینکا اور اونسے صبر کیا اسواسطے اوس نار کو گلزار کیا میرے
باپ اسحاقؑ کی گلے پر چہری رکہی اور مین ایک فرزند دلبند رکہتا تہا کہ وہ میرا قوت قلب قرة العین تہا بہائی
اوسکے اوسکو جنگل مین لے گئی اور پیراہن خون آلودہ اوسکا مجہکو لاکر دکہایا کہ اوسکو بہیڑئے نی کہایا اور ایک فرزند

دوسرا رکہتا تہا کہ اوس گم گشتہ کا حقیقی بہائی تہا اوسکی دیدار سے دلکو تسلی کرتا تہا اب اوسکی بہائی خبر لاے
کہ اوسکو امیر مصر نے بعلت دزدی محبوس کیا ہے یہ سب جانتے ہین کہ اہل بیت نبوت کو چوری سے نسبت نہین
ہے اب سمجہتے ہے امید ہے کہ اوس فرزند محبوس کو باپ مایوس کی پاس بہیجدے اور اس پر محنت رسیدہ
کو اس اندیشے سے چہڑا دے کہ بسبب سعادت ابدی کا تجکو ہوگا اور اوقات اجابت مین دعاے خیر سے تیری
مدد کرونگا اور اگر اسحکم کی برخلاف کریگا تو یقین جان کہ ایسی دعاے بدکرونگا کہ اوسکا اثر تیری سات پشت
تلک باقی رہیگا اور کوئی اوسکو دفع نکرسکیگا فارض یہ خط لے مصر کو روانہ ہوئے اور چند روز مین مصر کو
پونہچکر وقت مناسب مین حضرت یوسفؑ کی مجلس مین تشریف لیگئے اور وہ نامہ حضور مین یوسفؑ کی گذرانا حضرت
یوسف نے خط کو پڑہکر قطرات اشکو نکی آنکہون سے برسائی اور جواب نامہ پدر بزرگوار کا لکہا مضمون اوسکا یہ
مکاتبہ شریف نے کہ نہایت حزن و اندوہ سے لکہا تہا شرف ورود پایا او محنت سے آباے عظام کی اور درد
فرقت سے اولاد کرام کی واقف ہوا اب علاج اور درمان سواے صبر کے نہین صبر فرماؤ جیسا کہ اونہون نے
صبر کیا اپنے مطلب کو پونہچو گے جیسے کہ وہ اپنے مطلب کو پونہچے والسلام جب خط سے فارغ ہوئے فارض کو
خلعت فاخرہ اور انعام متکاثرہ دیکر رخصت کیا فارض مانند فارس سابق رفتار کے کنعان مین پونہچا اور
جواب مکتوب کا حضور مین گذرانا حضرت یعقوبؑ نے مضمون خط کا سنکر فرمایا کہ یہ بات مانند کلام انبیا کے
معلوم ہوتی ہے اور بیٹون سے کہا کہ جلد مصر کو جاؤ اور دونون بہائیونکی تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے نا امید
مت ہو اونکی وصل کی ہوا اس خط سے میرے دل مجروح کو پہونچتی ہے بہائیون نے تیاری کی اور پونجی کم قیمت
جو میسر ہوئی لی روانہ ہوئے اور چند روز مین مصر کو پونہچے اور حضرت یوسفؑ کے حضور مین جاکر نہایت عاجزی
اور نیازمندی سے عرض کی کہ اے عزیز آل یعقوبؑ گرفتار رنج و تعب ہین اگرچہ یہ پونجی کم قیمت ہماری
قبول کرے اور کچہ زیادہ اپنی طرف سے تصدق کرے تو خدا تصدق کرنیوالونکو جزا دیتا ہے حضرت یوسفؑ
نے جو یہ بات رقت آمیز بہائیونکی سنی بیطاقت ہوگئے اور اپنے دلمین کہا کہ مین تو اس ناز و نعمت مین آسودہ اور
اہلبیت میرے محنت روزگار سے فرسودہ یہ بات مروت اور فتوت سے بعید ہے تب نقاب چہرے سے
اوٹہایا اور فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا معاملہ کیا تمنے یوسفؑ سے اور اوسکی بہائی سے جب بہائیون کی نظر
اوس جمال پر پڑی اور بدیدہ غور نگاہ کی تب بولے آیا تو یوسفؑ ہے فرمایا ہان مین یوسفؑ ہون اور یہ
میرا بہائی ہے جب بہائیون نے یہ الطاف اور احسان دیکہے بولے کہ واللہ خداتعالی نے ہم جفاکارون پر تجکو
برگزیدہ کیا حضرت یوسفؑ نے اونکی سب کامونکو نابود جانا اور خطائین اونکی معاف کین اور اونکی گناہونکی
معافی اللہ سے مانگی اور کچہ احوال اوس مقیم بیت الاحزان کا یعنی یعقوب نبی الرحمن کا پوچہا جب حقیقت
مفصل دریافت ہوئی تب بہائیون سے فرمایا علی الصباح پیراہن میرا کہ وسیلہ ہے شفاے رنجورونکا اور
باعث ہے نجات مہجورونکا جلد لیجاؤ اور باپ کی منہ پر ڈالو تاکہ آنکہین اونکی روشن ہون یہودا نے کہا کہ یہ خدمت

مجکو ملی کہ مین نے اول تمہارا پیراہن جو ان آلودہ باپ کی پاس لیجاکر اونکی دلکو آزردہ کیا تہا شاید اس خدمت کی کرت
سے تجہہ سی راضی ہون **بیان یہودا کے کنعان کو جانیکا اور حضرت یعقوبؑ علیہ السلام**
کو غم سے چہڑانے اور سکو مصر مین لانیکا جب صبح ہوئی تو یہودا نے پیراہن
لیکر دروازہ مصر سی پاون باہر رکہا اور شہر کے دروازے کے باہر موجب وصیت حضرت کی پیراہن جہٹکا اللہ تعالی
نے باد صبا کی تئین حکم دیا کہ بوی پیراہن کی ایکدم مین مصر سی کنعان کو پوہنچادی حضرت یعقوبؑ کی دماغ پر جو وہ
خوشبوی حیات بخش پوہنچی فی الفور اپنی پوتون سی فرمایا کہ ای عزیزو اگر میری تئین دیوانہ پن کی نسبت نکرو تو مین
کہون کہ اس باد صبا سی یوسفؑ کی پیراہن کی خوشبو میرے دماغ جان مین پوہنچی ہی اور اوسکی باغ جمال سے
بوی وصال آتی ہی پوتے بولے کہ ای دادا تو یوسفؑ کی عشق مین دیوانہ ہی اسواسطے ایسی باتین کیا کرتا ہی

ابیات تری دماغ مین یوسفؑ کی کچہ نہین ہی نسیم + ولیک یون ہی تیرا دل ہی اور ضلال قدیم + ۵
خدا جانے کہ یوسف کا ہی کیا حال + تو بیٹہا کہولتا ہی ہر گہڑی فال + جو چند روز گذری یہودا ناگاہ آن پہنچا
اور بعد خوشخبری زندگانی یوسفؑ کی پیراہن کو کہولکر باپ کی چہرۂ مبارک پر ڈالا فی الحال حضرت یعقوبؑ کی
آنکہون مین بینائی آئی اور کمہلائی بدن مین طراوت آئی دل ضعیف کو قوت پوہنچی یہودا سی پوچہا کہ یوسفؑ کو
کس حال مین چہوڑا تو نے کہا تمام ملک پر مستولی اور تمام خلق پر حاکم ہی فرمایا کہ ملک اور حکومت سی نہین
پوچہتا ہون اوسکو کس دین اور مذہب پر پایا تو نے کہا وہ ملت ابراہیمؑ پر مقیم اور مذہب اسرائیل پر مستقیم
ہی کہا کہ ای فرزند جیسا کہ میری خاطر کو خوش کیا تو نے اور میرے دلکو بند غم سی آزاد کیا تو نے حق سبحانہ
و تعالی سختی موت کی تجہپر آسان کرے دوسرے دن حضرت یوسفؑ کے قاصد پوہنچے اور انکے
اونٹ کوہ پیکر صبا کردار اور تیس گہوڑے تازی تیز رفتار حضرت یعقوبؑ کی حضور مین گذرانے حضرت یعقوبؑ
نے تین روز مہیا اسباب کا کرکے چوتہے دن مع اتباع و اشیاع متوجہ مصر کے ہوئے اہل کنعان جو
سالہای سال سی تربیت کیے ہوئے خوان یعقوبؑ کی تہے جب ہمسائگی سی اوس جناب کی مایوس ہونے
تو کسجا وی کی قدم پر لوٹتے تہے اور اپنا منہ ہودج شریف سی مل کر روتے تہے حضرت اسرائیل اللہ نے
اونکی حق مین دعا فراغت معیشت کی اور خاتمہ بالخیر کی مانگ کر رخصت کیا حضرت یوسفؑ نے کنعان سی مصر تلک
ہر ایک منزل مین سامان ضیافت کا مہیا کیا اور خوان نعمت تیار رکہا جب نزدیک مصر کی پوہنچے یہودا نے
خازن کے تئین واسطے بشارت وصول یعقوبؑ کی آگی بہیجا حضرت یوسفؑ نے ملک ریان سی اجازت
لی کہ مع بہائیون کے مصر سے حضرت یعقوبؑ کے استقبال کو جاوین ملک ریان نے کہا کہ
مین بہی چلونگا اور اس سعادت بی نہایت مین شریک ہونگا دوسرے دن بادشاہ نے حکم دیا
کہ علمای دولت اور امرای مملکت سب شہر سی باہر آوین یوسفؑ بکمال حشمت سی واسطے استقبال
کے باہر نکلے حضرت یعقوبؑ کی نظر اوس گروہ پر پڑی تو یہودا سی پوچہا شاید ریان بن الولید بادشاہ

مصر ہی جو موجود ہوا اوس نے عرض کی نہین بلکہ فرزند سعادتمند تمہارا یوسفؑ عزیز مصر کہ حضور کے استقبال کو
آیا ہی حضرت یعقوبؑ گہوڑے سے اوترے اور پیدل آگی کا ندھے پر ہاتہ رکھکر روانہ ہوئے جب حضرت یوسفؑ
کی نظر پیدل پر پڑی اور ایک پیر ضعیف باہیبت و اجلال نظر آئے تو یقین جانا کہ حضرت یعقوبؑ
ہین حضرت یوسفؑ گہوڑے سے اوترے اور بادشاہ مصر بہی پیادہ ہوا حضرت صدیقؑ بادشاہ پر سبقت
کرکے باپ تک پاس پہنچے یعقوبؑ نے فرزند عزیز کو سینے سے لگا کر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْهِبَ
الْاَحْزَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُبَدِّلَ التَّعَبِ وَالْهَوَانِ اور ایسا روئے کہ دونون بیہوش ہوکر
رہ جاتے ہی شکوہ سلطنت کو طاق پر رکھکر حضرت یعقوبؑ کی قدم چومے پہر بعظمت تمام شہر مین آئے
حضرت یوسفؑ نے اول بہائیونکو اور باپکو اپنے گہر اوتارا اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت لیا کو جو بی بی
حضرت یعقوبؑ کی اور خالا حضرت یوسفؑ کی تہین تخت پر بیٹہلایا اور آپ بمحبت تمام اوسی تخت پر
اونکی سامنے بیٹہے اور اوسوقت مین حضرت یعقوبؑ اور لیا نے اور گیارہون بیٹون نے حضرت یوسفؑ
کو سجدۂ تحیت کیا اور حضرت یوسفؑ نے فرمایا یَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ یعنے یہ تعبیر میرے
خواب کی ہی جو آگی دیکہا تہا بعد اوسکی حضرت یوسفؑ نے جو حال ایام جدائی مین گذرا تہا مفصل اپنے
قبلۂ دین و دنیا کی آگی عرض کیا اور ہر ایک بہائی کیواسطے مکان دلکشا معین فرمایا اور وجہ معاش
ہر ایک کی بقدر کی خاطر اشرف کو اونکی انتظام سے جمع کیا اور احوال بنی اسرائیل کا بفراغ بال
وخوش احوال گذرنے لگا اور چوبیس برس تک حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کی وصال سے تدارک
ایام جدائی کا حاصل کیا آخر عزرائیلؑ بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل کی پاس حاضر ہوئے حضرت
یعقوبؑ نے سب بیٹونکو وصیت کی اور حضرت یوسفؑ کو اپنا ولیعہد کرکے ہماے بلند پرواز روح
کو میدان قرب مین پونہچایا جب ریان بن الولید جسنے حضرت صدیقؑ کی نبوت مین دین اسلام
قبول کیا تہا حیات مستعار کو کارکنان قضا و قدر کو سونپا ایک کافر و فاجر قابوس ابن مصعب
نام نے سریر سلطنت پر آرام پکڑا ہر چند یوسفؑ نے بموجب وحی آسمانی کی اوسکو اعمال ناپسندیدہ
سے منع کیا مگر قابوس نے تصدیق نبوت یوسفؑ نہ کی یوسفؑ قابوس کی اسلام سے مایوس ہوکے
اور طول ایام حیوۃ سے ملول ہوئے ایک رات وقت تنہائی مین مناجات کی کہ ای کریم کارساز
و ای خدای بندہ نواز تو نے مجہکو محنت چاہ سے ذروۂ عز و جاہ تک پونہچایا اور نشیب ذلت
سے اوج عزت تک بلند کیا اب یہ مرغ روح قالب قفس سے تنگ آیا ہی اوسکو گلشن رضوان مین مقام
ابراہیمؑ پر پونہچا بعد یقین ہونے قبولیت دعا کی یہودا کے تئین کہ فراست اور نجابت اوسکی
پیشانی مین ظاہر تہی امارت اور ریاست بنی اسرائیل اور خاندان خلیل کی بخشی یہ کہکر وہ تو عالم قدس
کو روانہ ہوئے اور قیامت تک اونکی احوال افسانہ ہوئے ذکر حضرت ایوب علیہ السلام کا

والدہ اونکی حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تہین اوس بی بی اونکی افرائیم بن یوسفؑ کی بیٹی تہین نام اونکا رحمت
تہا حضرت ایوبؑ نہایت آسودہ حال اور صاحب مال تہے سات بیٹے اور سات بیٹیان اور تین ہزار
اونٹ اور ہزار بکریان اور پانچ سو بیل اور پانچ سو غلام اون سب کی قبیلے اور اولاد تہی اور ہمیشہ خدا
کی شکر گزاری مین قیام فرماتے تہے اہل تاریخ کہتے ہین کہ اگلی زمانہ مین شیطان لعین آسمان پر جا کر ملائک
سے باتین کرتا تہا اور کبھی کبھی درگاہ بے نیاز مین بعضی التماس اور عرض اوسکی قبول ہوتی تہی جب
ایوب علیہ السلام نے مرتبہ پیغمبری کا پایا ظاہر مین بندگی اور خیرات اونکی اگلی پیغمبرونسے زیادہ تہی اور شیطان
کو اونکی حضور مین کسیطرح مجال وسواس اور اغوا کی نہ تہی اسواسطے حسد کا شعلہ اوسکی باطن ناپاک مین
مشتعل ہوا اور عداوت کرنی شروع کی جناب کبریائی سے اوسکو ندا ہوئی کہ اے لعین ایوبؑ بندۂ صالح
و شاکر ہے اوسپر تیرا اغوا اثر نکریگا شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تو نے اوسکو ثروت اور نعمت
اور قدرت عنایت کی ہے اور آنکہین اوسکی اولاد کے دیدار سے روشن ہین کیونکر شکر تیرا بجا نہ لاویگا اگر
تو یہ نعمتین اوس سے لیویگا تو کبھی سجدہ بہی نکریگا اور بندگی سے بیزار ہو ویگا خطاب باری ہوا کہ اے
ابلیس یہ گمان تیرا میری بندۂ مخلص کی حق مین برخلاف ہے شیطان نے کہا کہ اگر میرے تئین اوسکی
مال اور اولاد پر تسلط بخشے جب معلوم ہو کہ کیسی بندگی کرتا ہے اور کسطرح شکر گزاری مین رہتا ہے جناب بے نیاز
نے فرمایا کہ ایوبؑ کی مال اور اولاد پر مین نے تجکو تسلط دیا جب تو ابلیس نے خوش ہوکر اپنی ذریات اور
توابعین کو جمع کر کے صورت حال ظاہر کی بعضی ذریات نے اوسکی حکم سے بکریان اور مواشی حضرت ایوبؑ
کی پانی مین غرق کردین اور شیطان نے گڈریا کی صورت بن مواشی کے ڈوب جانیکا احوال عرض کیا حضرت
ایوبؑ نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کو کہ جسنے اپنی فضل سے دیا تہا اور عدل سے لے لیا شیطان پریشان
ہوکر پہرا اور اپنی ذریات کو کہکر زراعت اور خرمن مین آگ لگا دی اور آپ اونکی وکیل کی صورت بنکر
بولا کہ تم تو نماز مین مشغول ہوا اور تمام کہیت اور خرمن وغیرہ سامان جلکر خاک ہوگیا اور درخت
باغونکی خشک ہوگئے حضرت ایوبؑ نے جواب سابق دیا اور عبادت مین بدستور سابق بغیر اضطراب بکمال
دلجمعی مشغول ہوئے شیطان ملعون محزون پہر گیا اور اسیطرح ہر ایک اسباب کے ہلاک ہونیکی خبر کرتا
تہا اور حضرت ایوبؑ وہی جواب دیتے تہے اور وہ کافر خاسر وخائب پہر جاتا تہا پہر اوس پر تلبیس نے
اوس مکانکو کہ جہان اولاد با اسعاد تعلیم مین مشغول تہی اونپر گرا دیا اور فرزندان سعادتمند اوس گہر کے
گرنے سے دب گئی پہر کافر نے حضرت ایوبؑ سے اوس واقعہ جانکاہ کی خبر دی اوس نبی صابر نے
بدستور سابق بکمال استقلال سے توکل کی رسی اپنی دست ہمت سے ندی اور مطلق تغیر مزاج عالی پر
نہ آیا پہر اوس ملعون نے حضور رب العالمین مین عرض کی کہ الہی ایوبؑ جانتا ہے کہ تو اوسکو اس مال و اولاد
کی بدلی مین بسبب صبر کی دوچند عنایت کریگا اسواسطے مضطرب نہین ہوتا اگر تو مجکو اوسکی جسم پر تسلط اور اختیار

دیوے تب اوسکی بندگی اور شکرگزاری معلوم ہو جناب باری سے نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اوسکے بدن پر سوای
زبان اور دل اور کانون کے مسلط کیا ابلیس نے رخصت پاکر بصورت مرد ساحر کے آکر ہوا اونکی ناک
مین پہونکی حرارت اوسکی تمام مزاج پر غالب ہوئی اور خارش بدن مبارک مین پیدا ہوئی اور گوشت
اور پوست پہٹنے لگا اور مرض دراز ہوا اور اعضاے شریف مین کیڑے پڑ گئے بدبو آنے لگی اور بستی
سے باہر گہر والون نے ایک چہوٹی بنادی اور کسی بندہ خدا نے اونکا تعہد اور خبرداری نکی سوای
بی بی رحمت کے کہ رحمت خدا کی اوسکی ہمت پر ہو جیوا وسنے کمر ہمت کو چست باندہا اور جو کچھ
باقی رہا تہا اونکے معالجے مین صرف کیا جب سب املاک و اسباب تمام ہوگیا تو بی بی صاحبہ مزدوری
کرتی تہین بصعف تو اونکی تندرستی کیواسطے صدقہ دیتی تہین اور ادہے کا طعام خرید کر اونکی پاس
لیجاتی تہین اور ہر بار جو حضرت ایوبؑ کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تہین تو شیطان ملعون سر راہ
پر کہڑا ہو کر منع کرتا تہا کہ تو ایسی صاحب جمال ہے کسواسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی جوانی ایسے
شخص کی خدمت مین کہ جسپر غضب الٰہی کی نظر ہے برباد کرتی ہے یہان ایک سردار مصر کا نہایت
مالدار اور صاحب اختیار ہے تو اس بیمار کو چہوڑ دے مین تجھکو اوسکے نکاح مین لاؤنگا اور درجہ تیرا
اوج عزت کو پہونچاؤنگا وہ بی بی پاک اعتقاد اوس کافر کے کلام نافرجام پر مطلق التفات نفرماتین
اور سبکو تمام احوال اونسے عرض کرتین حضرت فرماتے تہے کہ تو ہرگز اوسکی بات پر فریفتہ مت ہوجیو
وہ ابلیس ہے اور یہ باتین اوسکی بنیاد اغوا اور تلبیس ہے ایک روز شیطان نے طبیب کے بہیس مین آکر
بی بی رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شراب انگور ہے سوا اسکے کسی دوا سے
صحت ہوگی بی بی صاحبہ نے بامید تندرستی کے مزدوری کر کے دونون چیزین بہم پہونچائین اور
حضور مین عرض کی کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہے حضرت ایوبؑ نے نہایت غصے سے
فرمایا کہ مینے تجھکو کہا تہا کہ وہ شیطان ہے تو نہین جانتی کہ پیغمبرون پر یہ چیزین حرام ہین اگر مین اچہا
ہونگا تو سو لکڑیان اوسکی سزا مین مارونگا بی بی صاحبہ باوجود ملامت کے خدمت گزاری مین بہٹکا
قصور نکرتین اور شب و روز باخلاص تمام خدمت مین حاضر رہتین اور حضرت ایوبؑ اوس شدت اور
مصیبت مین اسطرح سے تحمل فرماتی تہے اور ایک لحظہ وظائف عبادت سے تساہل نکرتے چنانچہ
ملائک افلاک کی اور رہنے والے خطہ مہناک کے اس حال سے حیران ہوتے تہے جب ابلیس ملعونکا
کوئی فریب باعث رفت نہوا اور کسیطرح کا تغیر حضرت ایوبؑ کی طاعت اور عقیدے مین نہ آیا آتش
حسد سے اوس ملعونکا دل جل گیا جب زمانہ مصیبت کا گذرا اور وقت عافیت اور راحت کا پہونچا
جبرئیل امین اوس جہونپڑی مین آئے اور جناب الٰہی سے اونکی تندرستی کا مژدہ لائے اور ہاتہ اونکا پکڑ اوس جگہہ سے اوٹہاکر
فرمایا کہ اپنا پانون سیدہا زمین مین مار پانون مارتے ہی ایک چشمہ گرم پیدا ہوا اور جبرئیل کی اشارے سے اوسمین غسل کیا تمام

مرض ظاہر بدن کی دور ہوئی پہر جبرئیل کی کہنی سے اولٹا پانون زمین پر مارا اور ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا اوسمین
سے آبحیات نوش جان فرمایا تمام علت اور خست باطنی دفع ہوئی حضرت جبرئیل حضرت ایوب کے ساتہ بیٹھے تہے
کہ بی بی صاحبہ مزدوری کرکے آئین اور ان دو شخصونکو تندرست و صحیح و سالم دیکھکر حیرت سے پوچہا کہ یہان میرا
بیمار مبتلا تہا سو کہان ہے جبرئیل نے کہا کہ اگر تو اوسکو دیکہے تو پہچانیگی حضرت ایوب ہنسے اور بی بی صاحبہ نے
اونکو پہچانا شکر خدا کا کیا اور حضرت جبرئیل کی تعلیم سے خوشہ خرما تر سو شاخ نکالکر حضرت ایوب نے اون کو
ایکبار مارا وہ اپنی عہدۂ قسم سے نکلی اور قدیم گہر کو گئی حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مواشی اور اسباب
اور غلام آگے سے دونا عنایت کیا بلکہ بعضے اہل تفسیر نے لکہا ہے کہ وہ جو اولاد اونکی فنا ہوئی تہی اونکو پہر
جلایا اور دونا سامان عنایت فرمایا اور بعد صحت کے اہل روم کیطرف واسطے دعوت کے گئے اور اوسی
ملک مین وفات پائی **ذکر حضرت شعیب علیہ السلام** کا لقب اونکا خطیب الانبیا ہے
اسواسطے کہ فصاحت زبان اور بلاغت تبیان مین درجۂ علیا رکہتے تہے اور اہل مدین اور اصحاب الایکہ
کیطرف مبعوث تہے اور حقیقت مین اہل مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ ہے یہ لوگ با وجود
بت پرستی کے کیل اور وزن مین انصاف نکرتے تہے اور کہوٹے روپے اور اشرفیان چلاتے اور رستا مسافرونکا
قطع کرتے تہے حضرت شعیب ہر چند اون لوگونکو افعال بد سے منع کرتے تہے وہ ہرگز باز نہ آتے جن لوگونکی
قسمت مین سعادت ازلی مقدر تہی اور زیور عقل سے آراستہ تہے وہ ایمان لائے اور جو کہ شقی ازلی تہے وہ
گمراہ رہے اور افعال بد سے باز نہ آئے جب شہرۂ شعیب کی دعوت کا عالم مین ہوا ملک شام کے اور دوسرے اطراف
کے لوگ کمال رغبت سے واسطے تحصیل سعادت کے روانہ ہوئے اونکی قوم کے لوگ بر سر راہ بیٹھ کر لوگونکو
اونکی متابعت سے مانع ہوتے تہے حضرت شعیب نہایت عتاب خطاب اونکو کرتے تہے کہ تم پیغمبرون کی
نصیحت نہین سنتے اور بیابان ضلالت مین گرفتار ہوتے ہو اور اونکو کسواسطے مانع ہوکر وبال اونکی
اضلال کا اپنی گردن پر لیتے ہو اگر تم خدا کی غضب سے نہ ڈروگے اور احکام الہی نہ سنوگے تو جو عذاب
اگلی امتون پر نازل ہوا تہا اوسیطرح تم پر بہی ہوگا اور اوسوقت کچہ تدارک نہو سکیگا قوم نے
جواب دیا مال و اسباب ہمارے ملک ہے کم و بیشی کرنے کے ہم مختار ہین تو ہمارے مال کا کیون
متعرض ہوتا ہے اور بت پرستی ہمارے قدیم بزرگونکا شیوہ ہے ہم کیونکر چہوڑینگے کہ ہمارے اقربا
اور ہم قوم تیرے مطیع و فرمان بردار ہونگے اور یہ بہائی جو ایمان لائے ہین اونکو جنون ہوا ہے
اگر اس علت سے پاک ہوکر حالت اصلی پر رجوع نکرینگے تو ہم اونکو اس ملک سے نکال دیوینگے اور تیرے
ساتہ صرف بسبب قرابت کے یہ رعایت کرتے ہین ورنہ اس خیال فاسد کی ایسی سزا دیتے کہ تجکو معلوم
ہوتا حضرت شعیب نے فرمایا کہ جن لوگونکو اللہ تعالی نے کفر سے نجات دی اور ایمان
عنایت کیا وہ دین حق سے طرف باطل کے رجوع نکریگا اور تم اپنی حماقت سے قرابت کی حق کا خیال

کرتے ہو ربوبیت اور خداوندیکا لحاظ نہین کرتے ہو قریب ہی کہ وہ خداوند قہار تمپر اپنا قہر نازل کریگا القصہ جب کفر اور ضلالت اوس قوم کا حد سی زیادہ ہوا اور بطریق استہزا کی حضرت شعیبؑ سی عذاب مانگنی لگی اگر تو سچا پیغمبر ہی تو ہمپر عذاب نازل کر حضرت شعیبؑ نے دعا مانگی اور منتظر نزول عذاب کے ہوئے اوسی عرصے مین سات دن رات اسطرح کی گرمی ہوئی کہ وہ لوگ شدت حرارت سے گہرونمین ٹہرونکی تاب نہ لاسکی معہ اہل وعیال اور چارپایونکی گہرونمین سی نکلکر باغونمین گئی حق تعالے نے جہنم کیطرف سی اسطرحکی باد گرم اون گمراہون پر بہیجی کہ پانی چشمونکا اور کوونکا اور حوض بدنکا مانند دیک کی جوش کرنے لگا اور پانونکی چمڑی کٹنے لگی اس عرصے مین ایک ابر سیاہ نے اوس زمین پر سایہ ڈالا وہ لوگ اوس سائے مین گئی جب سبہون نے اوس سائے کی تلی قرار پکڑا ایک ایسی آگ اوس ابر سی نازل ہوئی کہ تمام وضیع وشریف اور قوی وضعیف جلکر راکہہ ہوگئے اور جو کہ شہر مین باقی تہی حضرت جبرئیل کی نعرے کے صدمے سی جہنم رسید ہوئے جہان اونکی شرک پلید سی پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ نے اور مومنون نے اونکی شرک سی نجات پائی اور حکم الہی نازل ہوا کہ حضرت شعیبؑ معہ مسلمانون کی مدین مین رہین اور اطراف کی لوگونکو دین حق سکہاوین جب تلک کہ حضرت موسیٰ اونکی خدمتمین پہونچی اور بعد حضرت موسیٰ کے تشریف لیجانیکی سات برس کئی مہینی اور زندہ رہی پہر منازل عقبیٰ کو تشریف لے گئے **ذکر حضرت موسیٰ اور ہارون علی نبینا وعلیہما السلام کا** حضرت موسیٰ وہارونؑ بڑے پیغمبر اور مقرب بارگاہ الہی تہے اور بیان اونکی علو مرتبت کا اور بلندی منزلت کا حد وصف سی باہر ہی جب بعد مرنے ریان بن الولید کی اور رحلت کرنے حضرت صدیقؑ کی قابوس نام بادشاہ والی مصر کا ہوا اور رسوم کفر وضلال کی جو حضرت یوسفؑ کی سبب سی ناپدید ہوگئی تہین اوسنے ازسرنو زندہ کین اور اولاد یعقوبؑ نے جو اوس شیوہ ناپسندیدہ کو قبول نکیا تو قابوس نے تمام بنی اسرائیل کو اپنی غلامی مین پکڑا اور کہا کہ تم ہماری بزرگونکی غلام ہو اسواسطے اونسی محنت شاقہ لیتا تہا بنی اسرائیل قابوس کے زمانہ مین بڑی تکلیف مین رہتی تہی جب قابوس دار غرور سی مقام ذلیل ثبور مین پونہچا بہائی اوسکا فرعون کہ جسکا نام ولید بن مصعب تہا مملکت مصر پر متصرف ہوا اور یہ فرعون کہ عون الہی سی نے نصیب اگلی سب فرعونون سی بڑا ظالم اور ستمگار تہا بنی اسرائیل کے تئین سخت کام فرماتا تہا اور ضعیفون پر اور عورتون پر خراج مقرر کیا تہا اور طریقہ اوس ملعونکا یہ تہا کہ ابتدای سلطنت مین پچاس برس تک لوگونسی بتونکی عبادت کروائی اور جب سلطنت اوسکی محکم ہوئی اور حکم نافذ ہوا تب لوگونکو جمع کرکے دعوی أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ کا کیا اور بتونکی بندگی سی چہڑا کی اپنی تئین سجدہ کروایا اور بندگی کیواسطے تکلیف دی اور اولاد یعقوبؑ سی کہا کہ میری بندگی قبول کروگی تو مین تمکو سب تکلیفون سی آزاد کرونگا نہین تو زیادہ عذاب الیم مین گرفتار

کرونگا بنی اسرائیل نے انکار کیا اور اپنے باپ دادا کی شریعت پر قائم رہے جب فرعون نے جوانونسے پہاڑ کو
پتھر منگوانا اور محل بنوانا مقرر کیا اور ضعیفون پر مقرر کیا کہ دن بھر مزدوری کرین اور آفتاب ڈوبنے
سے پہلے اجرت مزدوری کی لاکر فرعون کے خزانے مین داخل کرین اور جو کوئی تاخیر کرتا تو اوسکے
ہاتھ مین طوق ڈالتا اور ہمیشہ ہمت نامبارک کو بنی اسرائیل کی اہانت اور تذلیل پر مصروف کرتا تھا
اسی عرصے مین ایکروز فرعون نے خواب دیکھی کہ ایک آگ شام کیطرف سے پیدا ہوئی اور تمام قلعے اور
حویلیان قبطیونکی جلائین اور شہر اوسکا نونکا اثر باقی نرکھا اس خواب کی ہیبت سے کاہنا اور کاہنون
کو اور معبرونکو طلب کیا اونہون نے تعبیر کی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا کہ بیخ اور بنیاد
قبطیونکی سلطنت کی اوکھاڑیگا اسواسطے فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتون پر ایک ایک دائی تعین
کی کہ جو لڑکا پیدا ہو اوسکو قتل کرین پانچ برس تک اوس ظلم سے ہزارون لڑکے بنی اسرائیل کے
قتل ہوئے اور ایک طاعون بنی اسرائیل مین پیدا ہوا کہ ہزارون آدمی بنی اسرائیل کے اوس بامین
مرگئے جب قبطیون نے جاکر فرعون سے فریاد کی کہ مرد بنی اسرائیل کے وبا سے ہلاک ہوئے اور لڑکے اونکے
قتل ہوتے ہین اگر ایسا ہی حال رہیگا تو نسل اونکی منقطع ہوگی تو سب مشکل اور سخت کام ہمپر پڑینگے
اوس ظالم کو تئین یہ بات پسند ہوئی تب حکم کیا کہ ایک سال لڑکونکو قتل کرین دوسرا ایکسال کہ باقی رکھین
چنانچہ حضرت ہارون معافی کے سال پیدا ہوئے اور حضرت موسیٰ سال قتل مین موجود تھے ایکروز منجمون
نے عرض کی کہ ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلانی رات نطفہ اوس شخص کا جو تمہارا دشمن ہے مان کے
رحم مین قرار پاویگا اوسنے حکم کیا کہ شہر مین منادی کرین کہ تمام مرد بنی اسرائیل کے آج شہر سے باہر جمع
ہووین بادشاہ اونکا قصور معاف کریگا اور بہت مہربانی اور عنایت فرماویگا بنی اسرائیل تو بڑی
خوشی سے باہر نکلے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہے اور اپنی منکوحہ سے جو نام اوسکا آسیہ ہے
بیٹی مزاحم کی ہے اور قوم بنی اسرائیل سے ہے صحبت کرے اوس امید پر کہ وہ مولود اوسکی صلب سے باہر
آوے اس عزم پر عمران کو جو حضرت موسیٰ کے باپ تھے اور فرعون کے بڑے مقرب تھے ہمراہ لیکے شہر مین آیا
اور حضرت عمران کو واسطے نگہبانی محل کے مقرر کیا تسکو جو عورتین فرعون کے محل کا طواف کرنیکو آئین
حضرت موسیٰ کی والدہ بھی اون عورتون مین آئین عمران پر شہوت نے غلبہ کیا اپنی قبیلہ کو اپنے پاس
رکھا اور حضرت موسیٰ سے حاملہ ہوئین ابن عباس سے روایت ہے کہ جو پیغمبر باپکی پشت سے جدا ہوتا ہے تو ستارہ
اوسکا اوسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہے منجمون نے جو اوس ستارے کو دیکھا تو اوس میدان مین کہ
بنی اسرائیل جمع تھے غل اور شور مچانا شروع کیا چنانچہ آواز اونکی فرعونکے کانمین پہنچی اور ایک خوف
اوسکے دلپر غالب ہوا محل کے دروازے پر آنکر عمران سے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے عمران نے کہا کہ میرا گمان
ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل آپکی اعزاز اور اکرام سے خوشدل ہوکر نہایت سرور سے شور مچاتے ہین فرعون گھر مین تو گیا مگر بارکے

خوف کی تمام رات نیند نہ آئی کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی والدہ جب اوس فرزند سعادتمند سے حاملہ ہوئین
تو کچھ آثار حمل کے نمود نہ تھے اسواسطے کوئی دائی اونپر مقرر نہ ہوئی جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو اونکی والدہ نے
ایک تابوت بنوایا اور حضرت موسیٰ کو دودھ پلاکر آنکھون مین سرمہ لگاکر تابوت مین روئی بچھاکر حضرت
موسیٰ کو اوسمین ڈالا اور درزین تابوت کی روغن قیر سے مضبوط کرکے دریاے نیل مین ڈالدیا **نقل ہے کہ**
فرعون کی بیٹی بعلت مرض برص کے مبتلا تھی اور سب طبیب اوسکے معالجے سے عاجز تھے اور ظاہر کیا تھا کہ
تندرستی اوسکی ایک جاندار کے منہ کا لعاب ہے کہ تمہارے عہد دولت مین دریا سے نکلیگا حضرت موسیٰ
کی ماں نے صندوق اوس بحر مکرمت کا نیل مین ڈالا پانی نے اوسکو تیلن برابر فرعونکے محل کے دریان ورخلوتنا
کی پونہچایا لونڈیون نے تابوت لیکر فرعون اور آسیہ کے روبرو پونہچایا جب سر تابوت کا کھولا تو ایک لڑکا
صاحب جمال دیکھا کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ پیتا تھا فرعون کی بیٹی نے تھوڑا لعاب اوسکا اپنے برص پر
لگایا فی الحال مرض جاتا رہا اور نام اوسکا موسیٰ رکھا کہ اونکی زبان مین مو سے پانی کو اور سا درخت کو کہتے
ہین مقلب القلوب نے دوستی حضرت موسیٰ کی فرعون اور آسیہ کے دلمین ڈالی ارکان دولت جو اس حال
سے خبردار ہوئے تو عرض کی کہ یہ وہی لڑکا ہے جو سبب انہدام قصر سلطنت کا ہوگا اسکے قتل مین توقف
ایکساعت نکیا چاہئے فرعون کی قبیلہ نے نہایت منت سے کہا کہ اسکو مت قتل کر یہ ہمکو نفع دیگا یا اسکو
ہم بیٹا کرینگے فرعون اوسکے قتل سے گذرا اور آسیہ نے دائیونکو واسطے دودھ پلانیکے طلب کیا حضرت موسیٰ
نے کسیکا دودھ نہ پیا آخر حضرت موسیٰ کی خالا کے بتلانے سے حضرت موسیٰ کی والدہ کو بلایا فی الفور کمال
رغبت سے دودھ پینا شروع کیا آسیہ نے اونکی نوکری مقرر کرکے حضرت موسیٰ کو حوالے کیا اور کہا ہفتے
مین ایکبار قصر دولت مین لایا کر بعد ایک برسکے آسیہ حضرت موسیٰ کو فرعون پاس لیگئی فرعون نے اپنی گود
مین بٹھایا اور پیار کرنے لگا حضرت موسیٰ نے دست تجلد دراز کرکے ڈاڑھی پکڑکر کھینچی اور کئی بال اوکھیڑ
کر نہایت خوشی سے قہقہہ کھلا کر ہنسے فرعون نے غضب مین آکر حضرت موسیٰ کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ نے
عرض کی کہ افعال خردسالون کی میزان عقل مین وزن نہین رکھتے ہین مناسب تو یہ ہے کہ اونکا امتحان
کرو اگر یہ فعل قصداً صادر ہوا ہو تو سزا دیجیے والا معاف کیجیے اور واسطے آزمایش کے ایک طشت یاقوت کا اور
ایک انگارونکا طلب کیا اور حضرت موسیٰ کے آگے رکھا حضرت تو چاہتے تھے کہ طشت یاقوت مین دست مبارک
ڈالین لیکن جبرئیل امین نے اونکا ہاتھ آگ کے طشت مین ڈالا اور انگارا ہاتھ مین لیکر منہ مین رکھا چنانچہ تھوڑی
سی زبان مبارک جل گئی اور گرہ پڑگئی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تب انتقام سے گذرا اور دائی کے حوالے
کیا جب سن مبارک سترہ برسکا ہوا تو آسیہ اونکی تربیت مین مصروف ہوئین اور چار سو غلام زربفتی لباس
اور تاج مرصع اور طوق زرین کے حضرت موسیٰ کی ملازمت مین رہتے جسوقت کہ نہایت حشمت اور تجمل
سے سوار ہوتے تھے تو لوگ گمان کرتے تھے کہ فرعونکا بیٹا ہے **ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام**

کی مصر سی ہجرت کرنیکا اور حضرت شعیب علیہ السلام سی ملنے کا

حضرت موسیٰ اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیون کی تکلیف دہی سے
ہمیشہ ملول رہتے لیکن فرعون کے خوف سے دم مارنیکا امکان نتھا اسواسطے ہمیشہ آزردہ خاطر رہتے کبھی کبھی اپنا
غم بہلانیکو واسطے سیر کے تنہا نکل جاتے اتفاقاً ایکروز ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا
حضرت موسیٰ نے ہرچند بطریق نصیحت کے فرمایا قبطی نے کچھہ التفات نکیا حضرت موسیٰ نے بیطاقت ہوکر
ایک طمانچہ قبطی کو مارا طمانچہ مارتے ہی وہ ملعون جہنم کو سدہارا جب حضرت کے غصے کا جوش تھما تو پشیمان
ہوکر فرمایا کہ یہ کام شیطان کا ہے اور گھر چلے آئے دوسرے دن بدستور سیر کو نکلے تھے وہی بنی اسرائیل
دوسرے قبطی سے دست وگریبان ہو رہا تھا بنی اسرائیل کو جھڑکا اور چھڑانیکے واسطے متوجہ ہوئے بنی اسرائیل
نے تو زور پنجہ موسیٰ روز اول مین دیکھا تھا بے اختیار بول اوٹھا کہ جیسے تو نے کل قبطی کو مارا ویسے ہی
مجکو قتل کریگا قبطی نے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر فرعون سے یہ احوال عرض کیا فرعون تو قاتل کی تلاش
مین تھا اور ہمیشہ حضرت موسیٰ کا ہلاک کرنا چاہتا تھا اوسوقت بحیلہ قصاص حضرت موسیٰ کی حاضر کرنیکا
حکم دیا کہتے ہین جس نجار نے حضرت موسیٰ کا صندوق بنایا تھا اور علامات سے جانتا تھا کہ وہی شخص موعود
ہے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ نکلنا ہو تو نکلو نہین تو مارے جاؤ گے حضرت موسیٰ بے زاد و راحلہ تن تنہا
شہر سے باہر گئے اور جنگل کی راہ لی اور سات دن تک درختون کی پتی کہا کر ایام گذاری کی بعد سات دن
کی نہایت ناتوان ہوکر شہر مدین کے کوئے پر پہونچے اور ایک درخت کے تلے آرام فرمایا بعد ایکساعت کے گوالے ہزارون
بکریان لیکر کوے پر پہونچے مگر دو لڑکیان اپنی بکریان لیکر علیحدہ کہڑی تہین کوے کے پاس نہ آتی تہین
گوالون نے پانی پلاکر کوے کے منہ پر پتھر رکھدیا اور لڑکیون کی طرف متوجہ ہوئے حضرت موسیٰ کو اونپر رحم آیا
پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے فرمایا کہ ہم شعیب پیغمبر کی بیٹیان ہین اور باپ ہمارا ضعیف اور نابینا ہے اون
لوگون کی بکریونکے پینے سے جو پانی بچتا ہے سو ہم پلاکر چلے جاتے ہین حضرت موسیٰ نے تن تنہا اوس پتھر کو کہ بہت گران
اور سرپوش کوے کا تھا دور کیا اور ڈول کہ چالیس جوان بتکلیف کہینچتے تھے اکیلے کہینچکر اونکی بکریونکو سیراب
کر کر رخصت کیا جب صاحبزادیون نے حضرت شعیب سے موسیٰ کی قوت اور فتوت کا احوال بیان کیا حضرت
شعیب اونکی ملاقات کے مشتاق ہوکر ایک صاحبزادی کو واسطے بلانیکے بہیجا جب حضرت موسیٰ تشریف لیگئے
تب حضرت شعیب نے نہایت تعظیم کی اور احوال پوچھا بعد دریافت حال کے نہایت دلجمعی کی اور اوس ظالم
کے پنجے سے نجات پانیکی خوشخبری دی اور سفرہ ضیافت اونکے آگے کہینچا حضرت شعیب نے جو نشانیان دولت واقبال کی حضرت
موسیٰ کی پیشانی سے معلوم کین اپنی دختر نیک اختر اونکے نکاح مین مقرر کرکے آٹھہ برس تک خدمت شبانی کی اونکی بعوض
مہر کی مقرر کرکے فرمایا اگر دس برس پورے کروگے تو تمہاری طرف سے احسان ہے حضرت موسیٰ نے بخوشی تمام قبول کیا حضرت شعیب نے
فرمایا کہ گھر مین جاؤ اور ایک لاٹھی اون لاٹھیون مین سے جو پیغمبرون سے ہمکو میراث مین ہے لے آؤ جب حضرت موسیٰ گھر مین گئے تو [illegible]

مین لاٹھی آدم کی جو بہشت سے لائی تھے خود بخود حضرت موسیٰ کے ہاتھ مین آئی جب حضرت شعیب نے بسبب ضعف بصارت کے
اوسکو ہاتھ سے چھوا تو فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئی اور ہر بار وہی ہاتھ مین آئی حضرت
شعیب نے جانا کہ یہ شخص خلعت نبوت سے اور شرافت رسالت سے مشرف ہوگا فرمایا کہ اس لاٹھی سے غافل
مت ہو چھوڑ ہی کام آویگی جب موسیٰ نے آٹھ برس تک بموجب شرط کے خدمت کی اور دو برس زیادہ اپنے
طرف سے خدمت مین حاضر رہے بعد اسکے رخصت چاہی حضرت شعیب نے اونکو اور بی بی صفورہ کو جو اونکی بیٹی
تھا رخصت دی جب حضرت موسیٰ مع اہل و عیال اور اپنی بکریونکے روانہ ہوے اور پانچ منزلین طی کین
چھٹی روز وادی سینا مین پہنچے اور ایک ابر سیاہ اور نہایت سردی ظاہر ہوئی بضرورت وہان مقام
کیا اور سردی کی شدت سے ہرچند چقماق جہاڑی آگ نہ نکلی بعد ایک لحظہ کے جو جنگل کیطرف نگاہ کی تو طور سینا
کیطرف سے روشنی نظر آئی لاٹھی ہاتھ مین لیکر آگ لینے کو روانہ ہوے اور اپنی اہل سے کہا کہ تم ٹھہرو شاید مین تمہارے واسطے
آگ لاؤنگا یا آگ کے پاس کسی راہبر کو پاؤنگا کہتے ہین کہ وہ آگ حضرت موسیٰ کی فرودگاہ سے بارہ فرسنگ
تھی جب حضرت موسیٰ اپنی قوت روحانی اور کمال نفسانی سے جلد اوسکے نزدیک پہنچے دیکھتے کیا ہین کہ آتش
شفاف بے دود سبز درخت کی شاخون سے نکلکر آسمان کیطرف بلند ہوتی ہے اور لحظہ بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت
کی سبزی اور تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہے حضرت موسیٰ حیران کھڑے دیکھتے ہین اور اس فکر مین ہین کہ مین کسطرح
سے تھوڑی آگ لون آخر کئی لکڑیان سوکھی پیدا کر کے اونکو باندھا جب درخت کے پاس لکڑیان سلگانیکو متوجہ ہوے
پھر آگ اوپر چلی گئی اسیطرح کئی بار معاملہ ہوا نہایت متفکر ہوے اس عرصے مین ایک ایسی آواز سنی کہ کبھی سنی
تھی کوئی کہتا ہے اے موسیٰ حضرت کلیم نے جواب دیا لبیک لبیک ہرچند ادہر اودہر دیکھا پر کوئی نظر نہ آیا
جب تین بار آواز سنی تب فرمایا کہ اے منادی احسان تو کون ہے جو آواز تیری سنتا ہون اور تجھکو نہین دیکھتا
ہون اسمین ایک ندا سنی کہ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَإِنَّا رَبُّكَ يَا مُوسَىٰ حضرت موسیٰ سجدہ مین گرے اور
عرض کی کہ خداوندا یہ کلام تیرا ہے یا تیرے رسول کا خطاب ہوا کہ یہ کلام کلام میرا ہے اور یہ نور نور میرا ہے
اور مین پروردگار عالم ہون اے موسیٰ آگے آو اسبات کے سننے سے خوف اور بیم حضرت کلیم کے مزاج پر غالب ہوا
اور سب اعضا کانپنے لگے اور زبان بے حرکت ہوئی اور مرغ ہوش نے آشیانہ دماغ سے پرواز کی بہزار حیلہ لاٹھی
ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوے اور ایک فرشتے نے بموجب حکم الٰہی کے موسیٰ کی مدد کی درخت تک پہنچایا جب نزدیک
درخت کے ارادہ کیا تو حکم ہوا إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى یعنی مین تیرا رب
اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہے جسکا نام طوی ہے حضرت موسیٰ پر عنایات الٰہی ہوئی اور
خلعت نبوت کا پہنایا اور علم و معرفت کے نور سے اونکے دلکو آراستہ کر کے فرمایا وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ
یعنی مین نے تجھکو برگزیدہ کیا پس سن تو جو وحی کیجاتی ہے فائدہ جب جانا کہ حضرت موسیٰ کو واسطے رسالت کے فرعون کے
پاس بھیجین پہلے معجزات روشن اور کرامتین عجائبات کین جو طبیعت کو عادت ہوجاوے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا ہے تیرے ہاتھ

مین ہی موسیٰ عرض کی کہ میری لاٹھی ہی اوسپر تکیہ کرتا ہون اور واسطی بکریون کی پتی جھاڑتا ہون اور میری تئین اسمین بہت
حاجتین ہین حق تعالیٰ نی کہا لاٹھی پھینکدی جب اوسکو ہاتہ سی پھینکا تو وہ لاٹھی ایک اژدہا نہایت مہیب
صورت بنکر ہر طرف حرکت کرنے لگا حضرت موسیٰ خوف سی بھاگی تب خطاب ہوا کہ پکڑلے اوسکو اور مت ڈر اوس
خطاب کی سننی سی حضرت موسیٰ کا دل قوی ہوا اور اوسکو پکڑ لیا بدستور پھر لاٹھی ہوگئی بعد اوسکی معجزہ دوسرا
واسطی تسکین خاطر کی عنایت کیا اور فرمایا کہ ہاتہ اپنا جیب مین ڈالکر نکالو جب ہاتہ نکالا تو روشنی اوسکی آفتاب
کی نور پر غالب ہوئی جب حضرت موسیٰ کو اون معجزون کی دیکھنی سی اطمینان خاطر ہوا جب حکم الٰہی صادر ہوا کہ اب
تمکو ہمنی اپنی رسالت سی مشرف کیا فرعون کی پاس جاؤ وہ گمراہ ہی حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ میری زبان مین
لکنت ہی اور بھائی میرا ہارون مجھسی فصیح اللسان ہی اوسکو میری ساتہ شریک کر اور میرا وزیر بنا اور گرہ میری
زبان کی کھولدی حکم ہوا کہ عرض تیری قبول ہوئی اور ہارون کو بھی ہمنی شرافت رسالت عنایت کی اور تیرا
شریک اور مددگار کیا پھر حضرت موسیٰ نی عرض کی کہ مین نی انکا ایک آدمی قتل کیا ہی مین ڈرتا ہون کہ اوسکی
عوض مین مجھکو قتل کرینگی ندا ہوئی کہ تجھکو ہمنی اپنا رسول بنایا اور برگزیدہ کیا خاطر جمع رکہہ فرعون اور اوسکی
لوگ تجھپر ظفر یاب نہوینگی اپنی دلکو مضبوط رکہہ حجت قوی تجھکو عنایت ہوگی پھر حکم ہوا کہ تم دونون بھائی جاؤ
اور رسالت کا پیغام بجالاؤ اور ساتہ کلام نرم اور گفتگوی ملائم کی نصیحت کرو اور کہو کہ ہاتہ بنی اسرائیل کی
ظلم سی کوتاہ کرو اور ظلم کی راہ مت چلو اور دین مستقیم اختیار کرو حضرت موسیٰ بالا بالا مصر کو روانہ ہوئی
اور اللہ تعالیٰ نی اونکی عیال کو معہ مال و اسباب بحفاظت تمام اونکی پاس پہنچایا

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر مین پہنچنیکا اور رسالت حضرت ہارون کی فرعون کی پاس جانیکا

نقل ہی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کے نزدیک پہنچی تب اللہ تعالیٰ نی حضرت ہارون پر وحی نازل کی اور
بھائی کی حال سی مفصل خبر دی اور استقبال کا حکم کیا اوسی پر حضرت ہارون شہر سی باہر گئی اور موسیٰ کو ساتہ لیکر فرعون
کی دربار مین گئی اور چند روز مقام کیا کسیکو مقدور اور جرأت نتھی کہ احوال انکا فرعون کی حضور مین ظاہر کری آخر ایک
شخص جو فرعون کا مسخرہ تہا اوسنی اونسی پوچھا کہ تم جانتی ہو کہ یہ کیا جا ہی اور تم یہان کسواسطی آئی ہو حضرت موسیٰ
نی فرمایا یہ محل فرعون کا اور سب ہم مخلوق اور بندی خداوند زمین و آسمان کی ہین اور ہمکو خدا نے فرعون کی پاس بطریق رسالت
بھیجا ہی اوس مسخری نی فرعون سی جاکر عرض کی کہ آج مین ایک شخص عجیب لایا ہون کہ اوسکی ہیبت سی شیرون کا جگر
پھٹتا ہی جرأت عرض کرنیکی نہین کہتا فرعون نے کہا وہ کیا ہی وہ بولا کہ دو شخص تمہاری محل کی دروازی پر بیٹھی ہین
کہ اونکی ہیبت سی شیرون کا پتا پانی ہوتا ہی وہ کہتی ہین کہ تمہاری سوا دوسرا خدا ہی کہ پیدا کرنیوالا زمین و آسمان کا
اور پروردگار عالم وہ ہی فرعون نہایت غصہ ہوا اور دونونکو حضور مین طلب کیا دیکھا کہ ایک پشمینہ پوش ہی
اور عصا ہاتہ مین نعلین پانو مین غریب صورت ہی وہ دیکھتی ہی پہچانا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی فرمایا موسیٰ ابن عمران
فرعون سنے کہا سوال میرا اس بات سی نہین ہی پھر کہا مین بندہ ہون بندگان خدا سی فرعون سنے کہا مناسب

تیری حالت کی تو یہ ہی کہ تو کہے کہ مین بندہ ہون بندگان فرعون سے اور پرورش یافتہ ہون اوسکی نعمت کا ہی بدسی
تو وہی ہی کہ مین نے تجھے پالا پرورش کیا اور تو نے کفران نعمت کی اور علاوہ اسکی ایک کام ایسا کر بیٹھا کہ تو ہی
خوب جانتا ہی اب یہ منصب اعلی تو نے کہان سے پایا کہ مجھے نصیحت کرنے آیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مین نے ایک
گھونسا ماردیا مارا تھا یہ معلوم نتھا کہ وہ مرجاویگا اور اسطرح کے مارنے سے تو قصاص لازم نہین آتا ہی اور تو نے بسبب
عداوت اصلی کے اپنی ہمت کو میرے قتل پر مصروف رکھتا تھا اور مجکو تیرے مقابلے کی طاقت نتھی اسواسطے
بھاگ گیا اور اب اللہ تعالی نے مجکو اپنا رسول کر کے تیری دعوت کے واسطے بھیجا ہی اور میرے بھائی ہارون کو
نبوت مین میرا شریک کیا ہی اور عجب ہے کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجکو سرزنش کرتا ہی اور چار سو برس سے
بنی اسرائیل کے فرزندونکو قتل کرتا ہی اور انواع و اقسام کے ظلم اونپر روا رکھتا ہی اب مناسب یہ ہی کہ خدا
کی وحدانیت کا اور میری نبوت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میرے سپرد کر جب مباحثہ اور مناظرہ حضرت موسیٰ
کا فرعون سے بہت ہوا اور مجمع عظیم ہوا فرعون نے کہا کہ اگر تو سوا میرے دوسرے کی عبادت کریگا تو مین تجکو قید
کرونگا اور مار ڈالونگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تجکو مجھ پر دسترس نہوگا اسواسطے کہ اللہ تعالی نے میرے تئین
حجت ظاہر اور دلیل قاہر عنایت کی ہی فرعون نے کہا کہ اگر سچا ہی تو بتلا حضرت موسیٰ نے عصا کو پھینکا فی الفور
اژدہا عظیم بنگیا اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور منہ سے شعلے نکلنے لگے اور دانتونکے پیسنے کی ایک
آواز مہیب لوگونکے کانونمین پہنچی اور مانند شیر مست کے غرانے لگا اور جس چیز پر گذرتا تھا اوسکو ٹکڑے کرتا تھا
جس چیز پر اوسکا دم پہنچتا تھا جل جاتی تھی فرعون مارے ہیبت کے تخت سے گر پڑا اور تخت کا پایا پکڑکر
فریاد کرنے لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کریگا تو مین تیری نبوت کو قبول کرونگا اور بنی اسرائیل پر تعدی
نکرونگا جب حضرت موسیٰ نے اوس اژدہے کے منہ مین ہاتھ ڈالا تو بدستور سابق لاٹھی ہوگئی پھر حضرت موسے
نے فرمایا کہ ایک حجت روشن اپنی نبوت پر دوسری رکھتا ہون فرعون نے کہا کہ وہ کیا ہی حضرت موسیٰ نے
ہاتھ جیب مین ڈالکر باہر نکالا اوسکی روشنی سے سبکی آنکھین خیرہ ہوئین کوئی تاب ید بیضا دیکھنے کی نلا سکا
اسواسطے کہ شعاع اوسکی آفتاب پر فوق تھی سب نے امان چاہی حضرت موسیٰ نے پھر جیب مین ہاتھ ڈالا
جیسا تھا ویسا ہوگیا فرعون نے کہا آج تو اپنے گھر جا ہم تمہارے مقدمے مین تجویز کرینگے **نقل** ہی کہ فرعون نے
حضرت موسیٰ سے کہا کہ اگر مین تیری دعوت قبول کرون تو میرے تئین کیا جزا ملیگی حضرت موسیٰ نے فرمایا
کہ اگر تو ایک چیز بجالاوے تو مین اوسکے عوض مین چار چیزین تجکو دونگا فرعون نے کہا تمہاری خواہش کیا ہی
فرمایا کہ مطلب میرا یہ ہی کہ عبادت کر اوس خدا کی کہ سوا اوسکے خدا دوسرا نہین ہی پھر پوچھا کہ وہ چار چیزین
کونسی ہین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اول یہ ہی کہ مین دعا کرونگا کہ حق تعالی تیرے تئین جوانی بخشیگا
کہ کبھی بوڑہا نہوگا دوسرے ہمیشہ بادشاہی بخشیگا کہ کوئی تیرے ہاتھ سے نہ لے سکیگا تیسرے تندرست
رہیگا کہ کبھی بیمار نہوگا چوتھے آخرت مین بہشت دائما تیرے نصیب ہوگی فرعون نے کہا کہ بعضے عقلا سے مصلحت

کرکے جواب دونگا اول تو بی بی آسیہ سے کہا اونہون نے جواب دیا کہ ایسی نعمتونکو کوئی عاقل ہاتھ سے نہین دیتا بیشک بے توقف
ایمان لاؤ پھر ہامان سے کہا ہامان بے سر و سامان نے جواب دیا کہ یہ تو لا عجب بات ہے کہ اب تلک مسند عزت الوہیت پر بیٹھا تھا
اب عبودیت اور ذلت اختیار کرتا ہے اب تلک لوگ تیری عبادت کرتے ہین پھر اب تو اورونکی عبادت
کریگا فرعون نے ہامان کے اضلال سے موسیٰ کی فرمانبرداری سے انکار کیا اور ارکان دولت کو بلا کر کہا کہ یہ شخص
اپنے جادو سے ہمارا ملک لینے اور ہمکو نکالنے چاہتا ہے تمہاری کیا صلاح ہے سب نے کہا بڑے بڑے جادوگرونکو
بلاؤ اور موسیٰ سے مقابلہ کرواؤ جب وہ غالب ہوجاوینگے تو حق اور باطل ظاہر ہوجاویگا فرعون نے حکم دیا
کہ تمام اپنے ملک کے جادوگر حاضر کرو چنانچہ تھوڑے عرصے مین بہتر ہزار جادوگر فرعون کے دربار مین حاضر
ہوئے فرعون نے اونکو نوازش خسروانہ سے امیدوار کیا اور حکم فرمایا کہ عید کے دن جو آگے ہے عیدگاہ مین سب
حاضر ہون اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ اونکی انبوہ سے صحرا اور کوہ آدمیون سے بھر گیا جادوگرون نے اوس عرصہ
مین ستر ہزار لاٹھیان اور رسیان بصورت سانپون کے شعبدہ کی بنائین اور اوس میدان مین کہین اور حضرت موسیٰ کے
آنے کی منتظر بیٹھے ناگاہ حضرت کلیم اور ہارون رسول کریم تشریف لائے اول حضرت موسیٰ نے اون ساحرونکو نصیحت
کی ساحرون نے جو حسن مقال اور کیفیت احوال حضرت موسیٰ کا سنا متردد و حیران ہوئے کہ یہ صورت باسعادت اور شکل بادو
تو مانند جادوگرونکی نہین ہے بہرحال بولے اے موسیٰ اگر تو ہمپر غالب ہوگا تو ہم تیری متابعت کرینگے لیکن بعزت
فرعون امید ایسی ہے کہ ہم غالب ہوونگے موسیٰ سے کہا کہ تم پہلے اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین حضرت نے کمال بے پروائی
سے فرمایا کہ تمہین ڈالو جب اونہون نے اپنے شعبدونکو ڈالا آفتاب کی گرمی سے وہ مورتین جو مجوف کرکے پارے
سے بھری تھین حرکت کرنے لگین لوگ اونکو سچ مچ زندہ سمجھکر ڈرنے لگے جب حضرت موسیٰ نے بحکم ملک علام
اپنے عصا کو پھینکا اژدہا عظیم بنگیا اور کف منہ سے نکلنے لگے اور اون ستر ہزار شعبدونکو ایسا نگل گیا کہ اونکا
نام و نشان باقی نرہا اور مانند رعد کے گرجتا تہا لوگونکا مارے ہیبت کے کلیجہ پانی ہوتا اور پتھر اور اینٹ جو سامنے
تہا اوسکو چباجاتا تہا اور بعد اوسکے منہ پھیلا کر فرعون کی قبے کیطرف متوجہ ہوا فرعون اوسکی ہیبت سے بھاگا اور خلقت
ایک دوسرے پر گرنے لگی اس صدمے سے پچیس ہزار آدمی پائمال ہوکر عدم کو چلے گئے اور قیامت کا شور
اوس صحرا مین برپا ہوا جب موسیٰ نے اوس اژدہے پر ہاتھ ڈالا بدستور عصا ہوگیا جب صدق موسیٰ اور
نابودگی جادوگرون پر روشن ہوا بے توقف سجدے مین گرے اور مسلمان ہوگئے جب فرعون اونکے اسلام سے
خبردار ہوا تب اونکو بلا کر بہت ڈرایا اور کہا کہ اگر اوس دین سے بیزار نہوگے تو سب کا ایک ایک ہاتھ
اور ایک ایک پاؤن کاٹکر سولی پر چڑھاؤنگا لیکن تصدیق ایمانی اون مومنان صادق کے دلمین ایسی جمی
تہی کہ اپنا مرنا قبول کیا دین سے نہ پھرے اور بی بی آسیہ نے بھی اپنا ایمان ظاہر کیا اور دلائل نبوت حضرت
موسیٰ کے بیان کیے فرعون کے دلمین تو بسبب تربیت حضرت موسیٰ کے اونکی طرف سے دلمین کینہ
تہا ہی اوس مظلومہ بیگناہ کو بھی نہایت عذاب سے شہید کیا اور بعد اوسکے بنی اسرائیل پر بہت اذیت

اذیت اور سختی شروع کی اونہون نے حضرت موسیٰ سے عرض کی کہ تمہاری تشریف لانے سے پہلے ہمکو اپنے باپ دادون سے
آپکی بعثت کی جو خوشخبری سنی تہی کہ بعد بعثت کے ہم نجات پاوینگے اسواسطے فرعون کی اذیت اوٹہانے مین صبر کرتے تہے
اور آپکی امید پر جیتے تہے اب جو تم تشریف لائے تب بہی ہمارا دکہہ نہ مٹا بلکہ تمہارے سبب سے بہ نسبت سابق کے زیادہ
عذاب ہونے لگا اب ہمکو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس ملک سے ہجرت کر جائین [illegible] حضرت موسیٰ نے
اونکو دلاسا دیکر فرمایا کہ عنقریب تمہارے دشمن ہلاک ہو وینگے اور خدا تمکو اس زمین کا مالک بنا دیگا جب حضرت موسیٰ
کی قوم فرعون کی متابعت سے ناامید ہوئی تب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اونپر کئی طرح کی بلائین
نازل کین اور دو تین سال تک قحط پڑا بعد طوفان ظاہر ہوا بعضے علما کہتے ہین طوفان پانیکا تہا اور بعضے فرماتے ہین
کہ طاعون تہا کہ سات روز کے عرصے مین ستر ہزار قبطی ہلاک ہوگئے پہر سات روز تک لشکر ملخ کا اونکے اوپر
مسلط ہوا کہ میوے اور کہیت اور پوست درخت کے سب کہا گئے اور تمام اسباب زندگانی کا نابود کر دیا پہر بار جب
آفت نازل ہوتی تو توبہ کرتے تہے جب حضرت موسیٰ کی دعا سے دفع ہوتی تو پہر کفر کی راہ پر قائم ہو جاتے بعد اسکے
قمل کی بلائین یعنی ملخ کی بچے اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ تمام مکان اور فرش اور برتن اور طعام اور لباس میں
اور آنکہون اور منہ مین سب جگہہ مین محیط تہے اس مصیبت کی دفع کرنیکے بعد جو سرکشی زیادہ کرنے لگے
تو اللہ تعالیٰ نے دریای نیل کا پانی قبطیون پر خون کر دیا چنانچہ ایک پیالے مین بنی اسرائیل جو پیتا تہا تو
آب صاف تہا اور قبطی کی طرف خوناب تہا نقل ہے کہ ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کی عورت سے منت سے
بولا کہ اپنے منہ مین پیاس سے مرتی ہون تو اپنے منہ مین پانی لیکر میرے منہ مین ڈالدے جب [illegible]
نکلی اوسکے منہ مین ڈالدی تو فی الفور خون خالص ہوگیا نعوذ باللہ من غضبہ بعد اس بلا کے دفع ہونیکے پہر
سرکشی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے چہوٹے مینڈکونکا لشکر دریاے نیل سے بہیجا کہ فرش اور کپڑے اور کہانا پکانا
کہانا اور لباس اور خوابگاہ سب مین مینڈک ہی مینڈک ہوگیا غرض یہ سب آفتین دیکہتے تہے اور ایمان لانے
تہے بلکہ زیادہ ایذا پر مستعد ہوتے تہے جب تو وحی الٰہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی کہ تم اپنی تمام قوم کو مصر سے
باہر لیجاؤ اور دریاے نیل پر مقام کرو **بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کا اور فرعون کی غارت ہونیکا** جب بنی اسرائیل واسطے تیاری اسباب سفر کے
مشغول ہوئے اکثر زیور قبطیونکا شادی کے حیلے سے عاریتا مانگا مال کثیر بلا مشقت اونکے ہاتہ لگا اور آدہی رات کے
وقت مصر سے باہر نکلے تمام مال و اسباب اور اہل و عیال ہمراہ لیا اور ایک منزل پر مقام کیا صبحکو جب قبطی خواب سے
اوٹہے تو ایک بنی اسرائیل کا اثر نپایا اور اپنے مال کو ضایع ہوا سمجہ لوگون کی طرح شور و غل مچانے لگے اور داد و بیداد کر کے صورت
حال فرعون سے جاکر عرض کی فرعون نے تمام لشکر کو جمع کرنیکا حکم دیا چاہا کہ اوسی روز تعاقب بنی اسرائیل کا کرے لیکن اوس روز
قدرت خدا سے سب قبطیون کی گہر ایک ایک لڑکی بلا کرہ بمرگ مفاجات مر گئی اسواسطے توقف ہوا دوسرے دن سوئین تاریخ

محرم کی فرعون لشکر جرار لیکر حضرت موسیٰؑ کے پیچھے روانہ ہوا اور جب ساعت دن چڑھا کہ مقدمہ لشکر فرعون کا لشکر موسیٰؑ کے نزدیک
پہونچا بنی اسرائیل نے نہایت بیقراری سے عرض کی کہ یا نبی اللہ دشمن آ پہونچا ہم بیشک گرفتار ہونگے اسواسطے کہ پیچھے سے لشکر
دشمن ہی اور آگے دریا پر مواج ہی حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجکو نصرت کا وعدہ دیا ہی وعدہ اوسکا سچا ہے
تم غمگین مت ہو عنقریب کشایش ہوگی اوسی حال مین جبرئیلؑ وحی لیکر نازل ہوئے کہ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ
یعنی مار تو لاٹھی سے دریا کو حضرت موسیٰؑ نے حق تعالیٰ سے دعا مانگی اور بعد اوسکے عصا دریا کو مارا اوس قادر ذوالجلال
کی حکم سے فی الفور دریا ٹھہر گیا اور بارہ کوچے بشمار اسباط بنی اسرائیل کی بن گئے پانی مانند بارہ طاقون کے درمیان
ہوا کے قائم ہوا نسیم عنایت چلنے لگی آفتاب لطف نے دریا کے قعر کو فی الفور سکھا دیا بنی اسرائیل ہر ایک سبط
ایک ایک کوچے سے پیٹھے اور بسبب لطافت پانیکی نہایت صفائی سے ہر ایک سبط کو دوسرے سبط کے
لوگ دیکھتے باتین کرتے جاتے تھے حضرت موسیٰؑ کنارہ دریا پر اسقدر کھڑے رہے کہ تمام صغیر و کبیر دریا کے اندر
آ پہونچے بعد اوسکے حضرت موسیٰؑ بھی روانہ ہوئے اور بقدر چار ساعت نجومی کے اوس پار کے ساحل نجات پر
پہونچے فرعون جب وہان پہونچا اور دریا کو اس حال مین دیکھکر مارے ہیبت کے کانپنے لگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت
سے معجزہ موسیٰؑ کا دیکھکر خوف سے کہ دریا مین ڈوبا اور چاہا کہ مصر کو پھر جاؤن یا متابعت موسیٰؑ کی کرون ہامان سے
جب مشورت کی تو اوس ملعون نے اوسکو اس نیت سے باز رکھکر کہا کہ اتنی مدت بادشاہی کی اور مرتبہ خدائی تک
کو پہونچا اب شرم نہین کہ بنی اسرائیل جو اپنے جادو سے دریا کے پار گئے ہین اونکا دین قبول کرے یا مصر کو پھر جاوے
اور تیرے تئین یہ عار لاحق ہو یہ دریا تو تیری ہی ہیبت سے ایسا قائم ہو رہا ہی جلد اپنے تئین بنی اسرائیل تک
پہونچا اور اپنا بدلا لے فرعون ملعون ہامان کی لغویات اور ہذیان سنکر ا راہ راست سے بیراہ ہوا اور گھوڑا دریا مین ڈالا
تمام لشکر اوسکی متابعت سے دریا مین پیٹھا جب لشکر کے اعلے صغیر و کبیر دریا مین داخل ہوئے اور مقدمہ لشکر قبطیون کا
کنارے سے قریب پہونچا تب خدا کی حکم سے اجزا پانیکے ملنے لگے اور دریا جیسا تھا ویسا متصل ہو گیا اوسکو یکبارگی
ہلاک کرکے پانیکی راہ سے آگ مین پہونچایا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِ اللّٰهِ جب اسرائیل
مخلصی پائی اور قبطی بعد غرق کے پانیکے منہ پر آئے بنی اسرائیل نے اپنے دشمنونکو اس حال مین دیکھکر شکر خدا کا کیا اور حضرت
موسیٰؑ کی نبوت کے زیادہ معتقد ہوئے بعد اوسکے قبطیونکی لاشون پر دوڑ کر لاکھون روپے کا لباس اور زیور اوتارا
حضرت موسیٰؑ نے ہر چند منع کیا کہ اوس مال پر جو نکلنے کی شب مانگ لائے تھے قناعت کرو وہ ہرگز باز نہ آئے
اس بغیر مانگی نجاست سے آخر گوسالہ پرستی کی بلا مین گرفتار ہوئے چنانچہ تفصیل اوسکی معلوم ہوگی پھر حضرت
موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو چوبیس ہزار آدمیون سے مصر کو بھیجا اونہون نے جاکر تمام خزانے اور اموال اونکے جو اوٹھانے کے لائق تھے
جمع کرکے حضرت موسیٰؑ کے حضور مین بھیجے اور باغ املاک ضبط کئے اور ایک شخص کو قبطیون مین اونکی باقی جماعت پر حاکم بنا کر
حضور مین پھر گئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر چلے گئے اور توریت لائے اور سامری
کی گوسالہ بنانے تک بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰؑ سے عرض کی تھی کہ ہمارے تئین علیحدہ شریعت چاہیے جو اوسکے

موافق عمل کرین اور رضامی الٰہی کی حاصل کرین حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آؤ
اور تیس دن روزے رکھو جب تمہاری خواہش میسر ہوگی اور مقصود حاصل ہوگا حضرت موسیٰ نے قوم کو نصیحت کی اور حضرت
ہارون کو خلیفہ کیا کہ میرے آنے تلک عبادت اپنی مین مشغول رہو مین امیدوار ہون کہ خدا ئی شریعت عنایت کریگا
بعد اوسکے جو موسیٰ قوم سے جدا ہوکر ستر آدمی روسای بنی اسرائیل کے ہمراہ لیکر گئے اور کوہ طور مین معتکف ہوئے اور ایک
مہینے تک عبادت کی روزے رکھے پھر حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر حکم دیا کہ دس روز اور روزے رکھو جب وعدے سے زیادہ دن گذرے
بنی اسرائیل مضطرب ہوئے اور آپسمین تجویز کرنے لگے سامری نے کہا کہ حضرت موسیٰ تم سے رنجیدہ ہوکر گئے ہین تمنے اونکے
حکم سے برخلاف قبطیونکی لاشون پرسے مال اوتار کر متصرف ہوئے اور اونکے منع کرنے سے باز نہ آئے اسواسطے
کنارہ کیا کہ تمہاری بے فرمانی کی شامت سے عذاب نازل نہوا اگر مال سے دست بردار ہو تو شاید تم سے خوش ہوں اونہون
نے جو مال لائق جلانے کے تھا سو جلایا اور جو گلانے کے تھا سو سامری کے حوالے کیا کہ وہ زرگری کے ہنر سے واقف تھا
سامری نے تمام سونا چاندی گلا کر ایک گوسالہ یعنی گائے کا بچہ ڈھالکر بنایا اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی
خاک جو فرعون کے ڈوبتے وقت اوسنے لی تھی اوس گوسالے کے پیٹ مین ڈالی اوسیوقت وہ گوسالہ آواز کرنے لگا
سامری نے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے تم اسکی عبادت کرو اور اسی سے حاجت مانگو وہ موسیٰ کو اور تمہارے
سرداروں کو پیدا کر دیگا وہ بیوقوف اوسکی بات پر دہوکا کھا کر گوسالہ کو لگے پوجنے اور سجدہ کرنے مگر بارہ ہزار آدمی
اس حرکت بد سے اونکو منع کرتے تھے اور ملامت کرتے تھے اور حضرت ہارون نے ہر چند نصیحت کی مفید نہ پڑی اور
حضرت موسیٰ کو اس بات سے خبر نہ تھی جب چالیس دن پورے ہوئے تو ایک ابر تاریک پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ
نظر سے غائب ہوئے اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنی کلام سے مشرف کیا اور دس تختے توریت کے عنایت کیے جب حجاب اوٹھ گیا
تو قوم نے کہا ہمنے تو یہ مشقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی کلام الٰہی سنین اور سب قوم کے روبرو گواہی دین پھر حضرت
موسیٰ نے عرض کی اور اوسیوقت ایک بادل رقیق پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو معہ ستر آدمیون کے چھپایا اور اون سبنے
کلام الٰہی سنا جب پردہ اوٹھا تو آپسمین جھگڑنے لگے کہ ہم فقط کلام سننے سے ایمان نہ لاوینگے جبتک کلام کرنیوالے
کو نہ دیکھین گے حضرت اونکی بدگمانی اور بد اعتقادی سے متعجب اور حیران ہوئے اوسیوقت ایک ابر سیاہ پیدا ہوا
اور زلزلہ شروع ہوا اور بجلی کڑکنے لگی سب طالبان دیدار سے فی الفور ہلاک ہوگئے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی خداوندا
تو ہی گمراہ کرنیوالا ہے اور تو ہی ہدایت دینے والا ہے اگر تو نے اونکو طمع کلام سنانے کی نہ دی ہوتی تو وہ جرأت
دیدار کی نکرتے اور تو چاہتا تو اوس سے آگے مجھکو اور اون سبکو ہلاک کر دیتا اور اب اگر مین تنہا قوم مین جاؤنگا
اونکی خونکی تہمت مجھ پر کرینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا قبول کر کے اونکو پھر زندہ کیا
سبنے اپنے گناہ سے استغفار کیا اور موسیٰ کی نبوت پر تصدیق کی وہان سے رخصت ہوکر جو قوم مین پہنچے
تو یہان عجب تماشا دیکھا کہ گوسالہ کے آگے ڈھول بجتا ہے اور لوگ ناچتے ہین سجدہ کرتے ہین حضرت موسیٰ کو
پھر جو غصے نے غلبہ کیا تو صندوق توریت کی ڈالدین اور بھائی پر عتاب کیا اور اونکی ڈاڑھی اور سر کے بال کھینچے

اونہون نے بہت عذر کیا کہ بہائی مجہپر جگ ہنسائی مت کرو اور میری داڑہی اور سر کے بال نہ کہینچو مین اونکی
نصیحت مین قصور نکیا اونہون نے مجکو ضعیف سمجہکر میری نصیحت نمانی اور قریب تہا کہ مجکو مار ڈالین جب حضرت
موسیٰ کا غصہ تہما اور لوحین توریت کی اوٹہا لین اور گوسالہ پرستون سے کہا کہ خدا نے مجکو کتاب عنایت کی اور
اپنا عہد نیک کیا اور برخلاف حکم خدا اور حکم نبی عمل مین لائے سب نے کہا کہ ہمکو سامری نے گمراہ کیا جب سامری سے
پوچہا تو وہ بولا کہ میرے نفس امارہ نے مجکو اس بات پر لایا حضرت نے فرمایا کہ مین تجکو جان سے نہین مارتا لیکن جبتک تو اس
جہان مین زندہ ہو خدا کرے تیری کسی سے آشنائی نہو اور کوئی بندہ تیرے ساتہ مصاحبت نکرے اور عاقبت مین تجکو
خدا عذاب جہنم نصیب کرے پہر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے عفو تقصیر چاہا حکم الٰہی ہوا کہ توبہ تمہاری یہ ہے کہ
جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے سب دوزانو بیٹہ جاوین اور جنہون نے گوسالہ پرستی نہین کی ہے وہ اونکو قتل کرین
اسحکم کو سنکر سب بیقرار ہوئے اور بہت لوگ منکر ہوئے کہ ہمنے تو پرستش گوسالہ کی نہین کی ہم سمجہا ہے کو اپنے تئین
قتل کرین حکم الٰہی ہوا کہ اس گوسالہ کو برادہ کرکے اوسکی خاک بناکر دریا مین پہینکو اور سب لوگ اوس دریا کا پانی
پیو سب نے پانی پیا جنہون نے گوسالہ نہین پوجا تہا اونپر تو کچہ علامت ظاہر نہین ہوئی اور گوسالہ پوجنے والون کے
زبان پر زرین نقطے پیدا ہو گئے اور رنگ سبکا زرد ہو گیا جب اون سب نے کفن پہنے اور وصیتین کین اور قتلگاہ کو
روانہ ہوئے عجب اوسوقت کا عالم تہا کہ ایک جہان زیر و زبر تہا نالہ و شور وگریہ و زاری بنی اسرائیل مین شروع
ہوئی اور ایک ابر سیاہ پیدا ہوا تاکہ ایک دوسرے کو نہ دیکہین اور باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر رحم نکرے جب قتل
عام ہوا اور ہزارون آدمی کا تیغ سے انتقام ہوا تب حضرت موسیٰ و ہارون نے جناب الٰہی مین بڑی عاجزی کی تب توبہ
قبول ہوئی اور قتل سے امان پائی **احوال قارون کے خسف ہونیکا** کہتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ
کی چچا کا بیٹا تہا اور ایسا حسین تہا کہ لوگ اوسکو منور کہتے تہے اوسنے حضرت موسیٰ سے علوم عجیب سیکہے تہے ایک
اونمین سے علم کیمیا تہا جب یہ علم اوسکو ملا تو کثرت اوسکی مال کی اس حد کو پہونچی کہ چالیس خچر اوسکے خزانے کے
صندوقونکی کنجیان کہینچتے تہے جب حضرت موسیٰ نے اوسکو زکوۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سے ایک دینار
زکوۃ دیا کر یہ بہی اوسپر شاق گذرا اور مجادلہ شروع کیا اور موسیٰ کی تابعداری سے نکلکر طریقہ سرکشی کا شروع کیا
اور سواری کے وقت ہزار جوان ملباس عمدہ اور جواہرات سے مرصع اور تین لونڈیان ماہرو عنبر موسانہ لباس قیمتی
کی خلخال اور تاج مرصع کی ہمرکاب چلتی تہین اور لوگ اوسکا تجمل دیکہکر کہتے تہے کاش کہ وہ ہمکو نصیب ملتا جو قارونکو
ملا ہے جب حضرت موسیٰ نے واسطے ادای زکوۃ کی تاکید کی تب اوسنے بنی اسرائیل کو جا بجا سے جمع کرکے کہا کہ تم سب
باتو مین تابعداری موسیٰ کی کرتے ہو اور اوسکا حکم تم پر جاری ہے اب وہ چاہتا ہے کہ زکوۃ کے بہانے سے تمہارا مال
لیوے اور تمکو فقیر کر دے تم کیون چپکے بیٹہے ہو جواب نہین دیتے وہ سب بولے کہ تو ہمارا سردار ہے جو کچہ تیری رائے
مین آوے سو کر ہم سب تیرے تابع ہین قارون نے حضرت موسیٰ کو ذلت دینے کی صلاح بہت مشورت کی آخر
ایک عورت فاسقہ زانیہ کو تلاش کیا اور ایک طباق زر و جواہر کا اوسکو دیکر یون مقرر کیا کہ جسوقت موسیٰ مجلس مین

وعظ کو بیٹھین اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو تب مجلس مین آکر حضرت موسیٰ کے زنا کرنے کا اپنے ساتھ اقرار کر کہ بنی اسرائیل
بی اعتقاد ہو کر حضرت موسیٰ کے حق مین موافق حکم توریت کے عمل کرین کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ ہر ہفتے مین ایکبار مجلس
وعظ کیا کرتے تہے جب لوگ اوسدن جمع ہوئے قارون بہی نہایت تجمل اور شوکت سے حاضر ہوا اور حضرت
موسیٰ کے مقابلے مین بیٹھکر استہزا اور ہنسنا شروع کیا اور وہ فاحشہ بہی آنکر مجلس کے گوشے مین بیٹھی جب مجلس
گرم ہوئی اور دریا ہدایت کے حضرت موسیٰ کے سینے سے جوش مارنے لگے وہ عورت اوٹھی اور چاہا کہ قارون کی
تعلیم کے موافق بہتان کرے اور حضرت موسیٰ کے دامن پاک کو تہمت سے آلودہ کرے حضرت مقلب القلوب نے
اوسکی زبانکو پہیرا اور باواز بلند بولی کہ اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہے اور کل مجھکو اپنے گہر
لیجا کر ایک طبق زر و جواہر کا دیا اور کہا کہ مجلس عام مین حضرت موسیٰ پر بہتان کر اور موسیٰ کے زنا کرنیکی اپنے
ساتھ گواہی دے اور مین اب گواہی دیتی ہون کہ موسیٰ پیغمبر خدا کا ہے اور نبی برحق ہے اور جو برائیان کہ مینے
کی تہین سب سے توبہ کرتی ہون أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ
بنی اسرائیل حیران ہو کر قارون کو ملامت کرنا شروع کیا پہر تو بسبب غضب موسیٰ جوش مین آیا اور اوٹہکر
منبر سے اوترے اور خاک پر سر کہا اور خدا سے عرض کی کہ خدایا تیرے دشمن نے میری ایذا کا قصد کیا اور چاہا
کہ سب کے تئین فضیحت کرے اگر مین تیرا رسول ہون تو اوسپر اپنا غضب نازل کر اور مجھکو اوسپر مسلط کر اوسیوقت
حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا اے موسیٰ سر کو اوٹہاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کی اور زمین کو
تمہارے حکم مین کیا جیسا چاہو ویسا کرو حضرت موسیٰ نے سر اوٹہایا اور فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جیسے مجھکو خدا تعالیٰ
نے فرعون پر مسلط کر کے ظفر دی ویسی ہی اب مجھکو قارون پر بہیجا ہے جو کوئی اوسکا پیرو ہے سو اوسکے ساتھ رہے
اور جو کوئی میرا تابعدار ہے اوس سے دور ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے کنارہ کیا اور بیزار ہوئے مگر دو آدمی کہ
بڑے مصاحب تہے وہ رفیق رہے اوسوقت حضرت موسیٰ نے فرمایا یا أَرْضُ خُذِيهِ اے زمین لے اوسکو
زمین نے ٹخنون تک قارونکو پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سے بولا کہ اے موسیٰ یہ کیا سحر ہے پہر دوبارہ دیگر حضرت
موسیٰ نے زمین کو حکم دیا گہٹنون تک زمین مین دہس گیا اوس بار نہایت ڈرا اور خدا امان مانگی بعضے ایسا
کہتے ہین کہ ستر بار حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا اور ہر بار وہ عاجزی کرتا تہا حضرت موسیٰ نے مطلق التفات
نکیا آخر بالکل زمین مین دہس گیا بنی اسرائیل کے فاسد و حاسد کہتے تہے کہ موسیٰ نے مال کی طمع سے قارونکو امان
نہ بخشی یہ بات حضرت موسیٰ نے سنی پہر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب مال فرش و فروش نقد و جنس
سمیت حویلی کے دہس گیا اور تحت الثری کیطرف ہوا نہوا نعوذ باللہ من غضبہ ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی شام کیطرف جانیکا اور بنی اسرائیل کو بیابان تیہ مین گرفتار ہونیکا جب موسیٰ نے بنی اسرائیل
کو حکم دیا کہ حکم الہی یون ہے کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس کو جباروں اور عمالقہ کے ہاتہ سے چہڑاو چنانچہ
بعد انتظام اور ترتیب لشکر کے روانہ ہوئے جب اوس ملک کے نزدیک پہنچے بارہ نقیب یعنی بارہ سردار ہر ایک سبط سے

کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کی ملک مین جاکر بطریق جاسوس کے اونکا حال اور کیفیت دریافت کرکے
جلد پھر آؤ جب وہان نقیب جبارون کی دار الملک مین پہونچے عوج بن عوق کہ جسامت اور قوت مین
کوئی اون جبارون مین اوسکی برابر نہ تہا اتفاقاً ان سی دوچار ہوا اور اونکو آگے سی خبر پہونچی تہی کہ مصر کیطرف
سی لوگ ہمارے مقابلی کو آتی ہین اسواسطی عوج نے اون بارہ نقیبونکو اپنی آستین مین یا دامن مین ڈال
بادشاہ کے حضور مین لیجاکر بکہیر دیا اور کہا کہ یہ لوگ ہماری مقابلی کو آئی ہین بادشاہ نے حکم کیا کہ اونکو
زندہ چہوڑدو جو یہ جاکر ہمارے طول قامت اور جسامت اپنی لشکر مین بیان کرینگے تو رعب اور ہیبت سی
اونکا عزم سست ہوگا کہتی ہین کہ بنی کے نقیبونکا قد چہہ گز سی زیادہ اور پانچ گز سی کم نہ تہا لیکن بہ نسبت قدون
عمالقہ کے مانند چوہا کے دکہلائی دیتی تہی جب نقیب وہان سی پہر کر بنی اسرائیل کیطرف روانہ ہوئے
رستی مین آپسمین اقرار کیا کہ ہرگز جبارونکی قد و قامت کا احوال اپنی لشکر مین مت ظاہر کیجو سواے حضرت
موسیٰ اور ہارونؑ کے دوسری سی مت کہیو اسواسطے کہ بنی اسرائیل خفیف العقل اور قلیل الہمت ہین جب
یہ حال سنینگے تو بیشک لڑائی سی بیٹہ رہینگے جب یہ لشکر مین پہونچے تو دس آدمیون نے عہد شکنی کی
اور عمالقہ کی شوکت اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل مین ظاہر کردیا مگر یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا
نے اس بہید کو چہپایا لشکر حضرت موسیٰ کا اونکی شوکت سنکر لڑائی سی بیٹہ رہا ہرچند موسیٰ اور حضرت ہارونؑ
نے نصرت الٰہی کا وعدہ کیا اور فتح مندی کی امید دی کچہ فائدہ نہوا اور سب متفق اللفظ ہوکر بولے کہ ہمارے
تئین اونکی مقابلی کی طاقت نہین ہمکو اوس ملک کی طمع نہین اگر تمکو اوسکی لینی کی تمنا ہی تو تم اور تمہارا خدا جاؤ
اور لڑو ہم تو یہین بیٹہی ہین حضرت موسیٰ اونکی تمرد سے غصہ ہوئے اور سربسجود ہوکر دعا مانگی کہ یا الٰہی میرا
اختیار سواے اپنی نفس اور بہائی کی اور پر نہین جدائی کر تو درمیان ہمارے اور اون فاسقون کے اس غصہ مین
ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور آواز صریح اوسمین سی آئی کہ اے موسیٰ یہ گروہ بنی اسرائیل کہانتک نافرمانی کرینگے
اور ظاہر معجزونسی منکر ہووینگے اتنا نہین جانتی کہ طرفۃ العین مین سبکو ہلاک کردونگا اور اونسی دوسری لوگ پیدا
کردونگا حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ یا رب اگر تو اپنی قہاری سی اون قوم کو ہلاک کریگا تیری ملک مین کچہ
نقصان نہوگا لیکن جو امت کہ میری بعد پیدا ہوگی کہینگے کہ موسیٰ نے اپنی قوم کو بددعا سی ہلاک کروادیا
تیرا اسم بڑا ہی اور احسان بہت سی بخشدی اونکو اور ناگاہ مت ہلاک کر پہر حکم ہوا کہ مین نے تیری دعا قبول
کی اور اونکو تیری خاطر سی بخشا لیکن تو نے اونکو فاسق کہا ہی مجکو اپنی عزت و جلال کی قسم ہی کہ سواے تم بہائیون
کی اور یوشع اور کالب کی سبکو اس بیابان مین حیران و پریشان رکہونگا بعد اسکی کہ اون دس آدمی بہید کہولنی والونکی بدن
[illegible] لنگا اور اعضا اونکی گل گئی اور فنا ہوگئی اور باقی بنی اسرائیل نافرمانیکی وبال سی گرفتار ہوکر اوس جنگل مین
[illegible] حضرت موسیٰ اور ہارونؑ اور یوشع اور کالب تو عمالقہ کیطرف تشریف لیگئی اور بنی اسرائیل مصر کیطرف
روانہ ہوئی [illegible] منزل کی شام کو پہر اپنی تئین منزل اول مین پایا لاچار ہوکر پہر حضرت موسیٰ کے پاس اسی امید پر

کہ شاید کسی حیلے بہانے سے اونکو پہر راضی کرین اور حضرت موسیٰ جو عمالقہ کیطرف تشریف لیگئے تو اتفاقاً اول عوج
بن عوق سے ملاقات ہوئی کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی لاٹہی دس گز کی تہی اور دس گز اوچہلے تب لاٹہی کا سر عوج بن عوق کے ٹخنے
مین لگا عوج مانند پہاڑ کے گر گیا اور اوسی ایک زخم سے اپنی جانکو بڑی ذلت سے مالک دوزخکو سونپا جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
کیطرف پہرے تو اونکو اوسی منزل مین پایا اور کولہو کی بیل کیطرح تمام رات دوڑتے تہے اور فجر کو پہر منزل اول مین موجود ہوتے تہے حضرت
موسیٰ کو ہنوز اونکی گرفتاریکا حال معلوم نہین ہوا تہا اسواسطے فرمایا کہ ای لوگو مین وہان گیا اور اونہین سے ایک شخصکو مین نے
مارا کہ اللہ تعالی نے روے زمین پر ایسی جسبا اور قد کا دوسرا شخص نہین پیدا کیا لیکن تم بغیر میری طبیعت نے نہ چاہا کہ اوس ملک مین
جاؤ اب ہمت باندہو اور غزا کو چلو خدا فتح نصیب کریگا جب بنی اسرائیل نے اپنی سرگردانیکا احوال عرض کیا تب حضرت
موسیٰ بہت ملول ہوئے اور خدا تعالی کی دعا کے جلد ظاہر ہونے سے حیران ہوے خطاب الٰہی آیا کہ ای موسیٰ ایسے فاسقونکے واسطے
غمگین مت ہو جب انہون نے چار و ناچار مصیبت پر دل رکہا اور بہت دوڑ دہوپ کی پر جہان تہے وہان ہی اوس جنگل سے باہر
نہ نکل سکے جب خرچ تمام ہوا اور ذخیرہ نرہا تب حضرت موسیٰ سے ہوکہہ کی فریاد و زاری کرنے لگے پہر حضرت موسیٰ نے
دعا مانگی تب خوان احسان الٰہی سے اسطرح پر رات بہر مقرر ہوا کہ شبکو ترنجبین برف سے سپید اور شہد سے شیرین ذخیرہ پر
گرتا اور عصر کیوقت لاکہون پرند مانند کباب کی اونکے لشکر مین خود بخود بیٹہہ آتی اور حکم یون ہوا کہ ہر شخص حاجت سے
زیادہ نہ لیوے اور دوسرے دنکا ذخیرہ نکرے مگر شنبے کے روز یکشنبہ کیواسطے ذخیرہ کرین لیکن بنی اسرائیل تو کثرت حرص
سے زیادہ حاجت سے ذخیرہ کرتے تہے پر فجر کو اوس گوشت مین کیڑے پڑ جاتے تہے اور زیادہ ترنجبین لینیوالونکو
اوس روز کچہ نملتا تہا یعنی نصیب ہوتی تہی اور پانی کی یہ سبیل ٹہرائی کہ حضرت موسیٰ کا جب مقام ہوتا تہا اور اپنی لاٹہی
ایک پتہر پر مارتے تہے تو بارہ سبطون کیواسطے بارہ چشمے خوشگوار مانند آب حیات کے جاری ہو جاتے تہی پہر جب
کپڑے پہٹ گئے تب حکم ہوا کہ پرانے کپڑونکو پتہر کے چشمون مین دہو تو نئے ہو جاوینگے اور اگر کپڑے میلے ہو جاوین تو
آگ مین ڈال دو میل سب جلکر صابون سے زیادہ سفید ہو جاوینگے اور قدرت کاملہ الٰہی سے جب لڑکا پیدا ہوتا تو قمیص
سمیت وجود مین آتا اور جسقدر لڑکیکو نشو و نما ہوتی وہ قمیص بہی قد کی موافق بڑہتا جاتا اور صفائی اور شفافی اور
ملایمت اوس قمیص کی ایسی ہوتی تہی کہ ململ اور خاصہ اور تن زیب اوسکے آگے بے زیب تہا جب چند مدت اسطرح
پر کٹی بنی اسرائیل تو اپنی وضع اصلی اور عادت جبلی سے باز نہ آتی تہی اور کفران نعمت کی خوگر ہو رہی تہی کہنے لگے
کہ رات اور دن ترنجبین اور پرندونکی گوشت لذیذ کہانے سے ہمارے منہ کا مزہ بیمزہ ہو گیا ہمسے تو ایک
نوع کی طعام پر صبر نہین کیا جاتا تم دعا کرو کہ اللہ تعالی ہمکو مسور کی دال اور پیاز اور لہسن اور ساگ بہاجی دیوے
تو ذرا منہ سوندہا ہو حضرت موسیٰ اون لوگون کی سمجہہ بوجہہ سے نہایت ملول ہوئے اور فرمایا کہ عجب قوم جاہل
ہو کہ ساگ بہاجی کو خوان آسمانی پر تفضیل دیتے ہو اور خوراک حیوانیکو خوان رحمت رحمانی پر ترجیح کرتے
ہو تمہین عقل و شعور کیون نہو جیسے روح ویسے فرشتے اور چاہا کہ اون جاہلون کو چہوڑ کر باہر نکل جاوین لیکن
صبر کیا اور منتظر امر الٰہی کے رہے اور چالیس برس کے عرصے مین اوس جماعت نا فرمان مین سے کوئی باقی نرہا سب

فنا ہو گئی مگر یوشع اور کالب رہے اور اوس مدت مین جتنے ہلاک ہو گئے اللہ تعالے نے اونکی نسل سے اونتے ہی
پیدا کیے چنانچہ بروقت نکلنے تیہ کے جتنے داخل ہوئے تھے اوتنے ہی موجود تھے بغیر زیادہ اور نقصان کے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے ملنے کا

جب موسیٰ علیہ السلام مصر پر غالب ہوئے اور قبطی ہلاک ہوئے تب موسیٰ اکثر مجلس مین وعظ و نصیحت فرماتے تھے ایکروز حق تعالیٰ سے
سوال کیا کہ الٰہی تیرے بندون مین کوئی مجھسے بھی زیادہ عالم ہووے تو مجھکو بتا حق تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ ہمارا ایک بندہ
ہے تجھسے زیادہ تر عالم ہے کہ مین نے اپنے علم کے اسرار اوسکے سینے مین رکھے ہین دریا کے کنارے پر ہے جہان مچھلی گم ہوگی
وہان وہ تمکو ملیگا حضرت موسیٰ نے یوشع کو ساتھ لیا اور کئی روٹیان اور کئی مچھلیان بھونی ہوئی لیکر مجمع البحرین
کیطرف متوجہ ہوئے جب مجمع البحرین کے قریب ایک چشمے پر پہونچے وہان آرام کیا حضرت موسیٰ بسبب ماندگی کے سو رہے
اور یوشع نے اوس چشمے سے وضو کیا جب چند قطرے پانی کے اوس بھونی مچھلی پر گرے اوس مچھلی نے زندہ ہو کر دریا کی
راہ لی جب وہانسے آگے چلے تب حضرت موسیٰ نے یوشع سے کھانا مانگا اونھون نے احوال مچھلی کا دریا مین جانیکا بیان
کیا کہ پانی کے قطرے اوسپر گرے تو وہ زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی اور جہان تلک اوسنے سیر کی وہان تلک ایک
راہ پانی مین بن گئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ وہی بات ہے جسکو ہم طلب کرتے تھے یعنی گم ہونا مچھلی کا
خضر کی ملاقات کی جگہ ہے وہانسے اولٹے پھرے اور حضرت خضر کو صخرے پر پایا کہ عبادت الٰہی مین مصروف
تھے بعد فراغت عبادت کے حضرت موسیٰ سے احوال پوچھا اونھون نے فرمایا کہ مقصود اس سفر سے یہ ہے کہ چند روز
تمہاری صحبت مین مشرف رہون اور وہ علم کہ خدا نے تمکو بخشا ہے سیکھون حضرت خضر نے کہا کہ آپکی التماس تو قبول ہے
لیکن رفاقت ہماری مشکل ہے اسواسطے کہ شاید مین از روے علم باطن کے ایک کام کرون کہ ظاہر اوسکا کراہت ہو اور
انجام اوسکام کا خیریت اور کرامت ہو اور بغیر حقیقت ظاہر ہونیکے تمسے صبر نہو سکیگا اور بعذر و انکار سے پیش
آؤ گے اسواسطے مصاحبت کی گرہ ٹوٹ جاویگی اور رفاقت کا رشتہ بند ہو جاویگا حضرت موسیٰ نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
مین صبر کرونگا اور تمہارے حکم سے بے فرمانی نکرونگا حضرت خضر نے کہا کہ اگر تم میری مصاحبت چاہتے ہو تو جبتلک مین
نہ کہون تب تلک تم سوال مت کیجو بعد اس قول و قرار کے وہ دونون سیاحت معانی مین روانہ ہو کر کشتی مین بیٹھے حضرت خضر نے
ناخدون سے پوشیدہ دو تین تختے کشتی کے اوکھاڑ کر دریا مین پھینکدیے اور صاحبان کشتی سے کہا کہ جلد اپنی کشتی کا بندوبست
کرو نہین تو ڈوب جاؤ گے لوگ دوڑے اور جلد لکڑیونکے ٹکڑے جوڑ کر کشتی کو درست کیا لیکن صاحب کشتی کا دل کشتی کے معیوب ہونے
سے ٹوٹ گیا حضرت موسیٰ نے فرمایا ایسی مضبوط کشتی مین سوراخ کرنا اور اتنے لوگونکے غرق ہونیکا خیال نکرنا نہایت
ظلم اور خلاف شرع ہے حضرت خضر نے فرمایا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نکر سکوگے حضرت موسیٰ نے عذر کیا
کہ مین نے بھولے سے یہ بات کہی پھر مین نہ بولونگا جب کشتی سے اوترے اور شہر کے پاس پہنچے وہان کئی لڑکے کھیل رہے تھے
اونمین سے ایک حسین و ملیح لڑکیکو پکڑ گرایا اور اوسکا گلا چھری سے کاٹا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ بیگناہ کا قتل کرنا خصوصاً
معصوم کا کسی دین و ملت مین جائز نہین تو نے یہ کیا غضب کیا حضرت خضر نے فرمایا کہ مین آگے ہی کہہ چکا تھا کہ تو صبر نکر سکیگا

پہر حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور فرمایا کہ اگر اب کی بار بولوں تو مجھکو اپنی مصاحبت مین نہ لیجیو اور وہانسے آگے چلے راہ مین ایک
گانو مین پہنچے موسم بہی سردیکا تہا اوس گانوں والونسے ضیافت مانگی اونہوں نے کہانا نہ دیا بہوکی پیاسی پڑے رہے پہر گانوں کی
بستی مین ایک دیوار ٹیڑہی گرنے کے قریب تہی حضرت خضر نے اوسکو بغیر مزدوری کے درست کر دیا حضرت موسیٰ نے
فرمایا کہ اس گانونکے لوگون نے بیمروتی سے طریقہ مہمان نوازی سے منہ موڑا مناسب تو یہ تہا کہ اونسے مزدوری لیتے اور
بہوک کا غلبہ دفع کرتے ایسے بیمروتوں سے مروت کرنا مناسب نہیں ہے حضرت خضر نے فرمایا ہذا فراق بینی وبینک اب
جدائیکی تیاری کیجیے اور رفاقت سے امید قطع کیجیے لیکن بگوش ہوش متوجہ ہو کر اسرار اون فعلوں کے
جو بصورت خلاف شرع معلوم ہوتے ہین سن لیجیے اور تشریف لیجائیے کشتی کے توڑنے کا سبب تو یہ تہا کہ
رستا اوس کشتی کا ایک بادشاہ ظالم کے شہر پر تہا اور وہ مضبوط کشتیونکو چہین لیتا تہا اسواسطے مین نے اوسکو
توڑا کہ بسبب عیب کے غصب سے بچیگی اور اون غریب مالکون کی گذران چلیگی اور لڑکے کی قتل کرنیکا سبب
یہ تہا کہ ماں باپ اوسکے نیکبخت اور موحد تہے اور لڑکے سے سوا ہی کفر وعصیان وفساد کے کچہ وجود مین نہ آتا مین ڈرا
کہ اثر اوسکے کفر وفساد کا ماں باپکو پونہچیگا اور وہ اوسکی بدی مین گرفتار ہونگے اور خدا اوسکے ماں باپکو فرزند صالح
عنایت کریگا اور فائدہ دیوار بنانیکا یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیموں کی ہے اور باپ اونکا مرد صالح اور متقی تہا
اور اوسکے تلے خزانہ تہا اگر وہ دیوار اب گرتی تو وہ یتیم اوس خزانے سے بے نصیب ہوتے اسواسطے مین نے بموجب
الہام ربانی کے اوس دیوار کو بنایا کہ بعد اونکے بالغ ہونیکے اگر گریگی تو خزانہ اونکے ہاتہ لگیگا حضرت موسیٰ
نے رخصت چاہی اور رخصت ہوے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت موسیٰ صبر کرتے
تو عجائب اسرار الٰہی اور غرائب امور نامتناہی بیان مین آتے اور اللہ تعالے اون سبکی خبر دیتا **ذکر حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہونیکا** جب زمانہ حضرت موسیٰ کی رحلت کا نزدیک پونہچا تو فرمایا
کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرو اور اون لوگونکو جو مصر سے نکلنے کے وقت حاضر تہے تلاش کرو نقیبوں نے عرض
کی سوائے یوشع اور کالب کے اونمین سے کوئی باقی نہین پہر سبکو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو اپنا خلیفہ
کیا اور کاتبونکو جمع کر کے توریت کے نسخے لکہوا لیے اور ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکہکر جبرئیل کے
ساتہ مقابلہ کیا اور باقی نسخے اوس نسخے سے مقابلہ کیے اور اسباط کو تقسیم کیے اور حضرت یوشع کو قوم
کی تربیت کا اور بنی اسرائیل کو حضرت یوشع کی فرمانبرداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا اور ساتوین تاریخ
ماہ آذر کی اس دار ناپائیدار کو رخصت کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ سے تیس برس آگے بعد بلا تیہ
کو وفات پائی **فصل** بعد حضرت موسیٰ کے یوشع بن نون خلیفہ ہوئے اور اونکے بعد کالب بن یوفنا خلیفہ ہوئے
اور بعد اونکی وفات کے حضرت حزقیل ہوئے اون تینوں پیغمبروں کا نام قرآن شریف مین مذکور نہین اور تواریخ کی
کتابوں مین جو اونکا مذکور ہے سو اسقدر ہے کہ یہ تینوں پیغمبر تہے اور موافق احکام توریت کے حضرت موسیٰ کی
شریعت کے تابع تہے اور اونکی زبانی مین جو قوم بت پرست تہی اونسے لڑائیاں ہین اور اکثر ملک فتح ہوئے اور بہت

لوگ مسلمان ہوئے سوای اسکے کہ حضرت موسیٰ کے دین کی تائید کرتے رہے اور بیا احوال یا کوئی معجزہ اونکا مذکور
نہین اسواسطے حضرت الیاس علیہ السلام کا احوال لکھا جاتا ہے **ذکر حضرت الیاس علیہ السلام کا** جب
حضرت حزقیل علیہ السلام نے وفات پائی اور بادشاہی بنی اسرائیل کی ملک شام مین متفرق ہوگئی ہر ایک نے مذاہب
باطلہ اختیار کیے اور احکام توریت بالکل نسیًا منسیا کر دیے منجملہ اون مشرک بادشاہون کے ہے بادشاہ شہر بعلبک
کا تھا کہ بت پرستی کرتا تھا اور ایک بڑا بت طول مین بیس گز کا نام اوسکا بعل تھا اور شیطان اوسکے پیٹ مین جاکر
لوگونکو گمراہی کرتا تھا اور چار سو خادم اوس بت کی خدمت مین رہتے تھے اور لوگ اوس بت کو خدا سمجھکر پوجتے تھے
جب گمراہی اونکی حد سے زیادہ ہوئی تو اللہ تعالی نے حضرت الیاس علیہ السلام کو پیغمبر کرکے اونکی ہدایت
کیواسطے بھیجا وہ قوم کو نصیحت کرتے تھے کہ اے لوگو تم بعل کو خالق کہتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو اور شریعت
موسیٰ کی اور احکام توریت کے اونکو سمجھائے ہر چند کہ تاکید اور مبالغہ کیا اور احکام توریت کے اونکو سنائے سوا
ایک شخص کے کہ اوس بادشاہ کا وزیر تھا کوئی اونپر ایمان نہ لایا جب بنی اسرائیل حضرت الیاس کی دعوت
سے خبردار ہوئے تو آگ حسد کی اونکے سینے مین مشتعل ہوئی اور طبیعت اونکی حضرت الیاس کی مارنے پہ مشتغل
حضرت الیاس اون کافرونکے خوف سے پہاڑونمین تشریف لیگئے اور آٹھ برس تک مخفی رہے بادشاہ بعلبک نے
ہر چند لوگ اونکی تلاش مین بھیجے مگر حافظ حقیقی نے اون ملعونون کے شر سے اونکو محفوظ رکھا بعد سات برس کے
اوس بادشاہ کا بیٹا نہایت بیمار ہوا کہ تمام طبیب اوسکے معالجے سے عاجز ہوئے بادشاہ اور اوسکا قبیلہ بعل کی
بندگی کو اپنے بیٹے کی تندرستی کیواسطے وسیلہ کرتے تھے جب اثر شفا کا ظاہر نہوا تو بعل کے خادمون نے بادشاہ سے کہا
کہ بعل تجھسے رنجیدہ ہے اسواسطے کہ تمنے الیاس کی تلاش چھوڑ دی اور اوسکو قتل نکیا جب تلک الیاس زندہ رہیگا
تب تلک بعل بات نکریگا بادشاہ نے کہا میری خاطر بیٹے کے مرض مین مشغول اور ایکدم قرار و آرام نہین ہے اگر
تندرست ہوگا تو دوبارہ تمہی الیاس کو طلب کرکے مار ڈالیو نگا بعل کے خادمون نے کہا بہتر یہ ہے کہ ملک شام
کے اور بتون سے رجوع کرکے اپنے بیٹے کی تندرستی مانگو جب بعل کا غصہ اوتریگا تو تم اپنی حاجتین اوس وقت پیش
کیجیو پھر اوسکے بادشاہ بعلبک نے بموجب اشارے اون خادمونکے چار سو ملاعین بے دین کو تیار کرکے ملک شام مین
بھیجا کہ وہان کے الہون سے تندرستی میرے بیٹے کی مانگین جب یہ لوگ روانہ ہوئے تو رستے مین اوس پہاڑ مین
مقام کیا جہان حضرت الیاس مقیم تھے اوسوقت حضرت الیاس بموجب حکم آلہی کے پہاڑ سے اوترے اور اون
لوگونسے مجادلہ شروع کیا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین خدا ایک ہون کہ سوای میرے
دوسرا خدا نہین ہے اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ اور اسباط کو مین نے پیدا کیا ہے اور مارنے والا
اور جلانے والا اور رزق دینے والا مین ہون تو اپنی بدبختی سے اور جہالت سے میرا شریک پیدا کرتا ہے اور واسطے
بیٹے کی تندرستی بتون سے چاہتا ہے کہ کسیطرح کا نفع اور نقصان اون سے نہین ہے اور قسم ہے مجھکو اپنے
جلال کی کہ عنقریب تیرے بیٹے کو ہلاک کردونگا اور تیرا دل دردمند کرونگا بادشاہ بعلبک کے رفیقون نے جب یہ بات

سنی تو خوفسے کانپنے لگے اور الیاس عہ اونکی دلپر عارض ہوا کہ بیخودونکی مانند وہان سے اپنی ملک کو الٹے پہر گئے اور یہ خبر
پیغام کا بادشاہ کو پوہنچایا اوس لعین نے حضرت الیاس ع کی قتل کا ارادہ کر کے پچاس آدمی شہوراون قوم سے بہیجے
اللہ تعالے نے حضرت الیاس ع کو بچایا اور اونکی دعا سے وہ پچاسون آدمی آسمانی آگ سے جل گئے اسیطرح
کئی بار اوس ملعون نے آدمی اونکی قتل کو بہیجے وہ ہر بار آتش آسمانی سے ہلاک ہو گئے پہر بادشاہ نے ایک جماعت
عظیم تیار کر کے وزیر کو بہیجا کہ جسطرح ہاتہ لگے اونکو پکڑ لاو اور کوئی دقیقہ مکر و فریب کا باقی مت رکہو جب وہ لوگ
حضرت الیاس ع کی مقام مین پونہچے تب وحی نازل ہوئی کہ بیتکلف اونکی ساتہ جا تجکو ضرر نہ پوہنچا سکینگے
اسواسطے حضرت الیاس ع اون لوگون کے ساتہ ملک بعلبک مین پوہنچے قضارا اوس روز بادشاہ کی بیٹے کا
مرض بہت شدت پر تہا کسیکو حضرت الیاس ع کی مزاحم ہونیکی مجال نہوئی پہر حضرت الیاس ع پہاڑ پر
تشریف لائے اور حضرت الیسع کی والدہ کے گہر اوترے جب نافرمانی اوس جماعت کی حد سے زیادہ ہوئی
اور کسیطرح افعال بدسے باز نہ آتے تہے اسواسطے خاطر مبارک حضرت الیاس ع کی ملول ہوئی خطاب الہی ہوا کہ اے
الیاس ع یہ دلتنگی اور ملولی کیون ہے تو میرا برگزیدہ اور امین وحی ہے سوال کر مین دونگا اس سبب سے کہ صاحب رحمت
واسعہ کا ہون اونہون نے عرض کی کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اس جہان فانیکو چہوڑون اور اس قوم کا پہر منہ نہ دیکہون
حکم ہوا کہ اے الیاس ع یہ کیا سوال ہے جو تو کرتا ہے مین وہ زمین کو تیرے وجود سے خالی نہ چہوڑونگا صلاح اور بہبود
خلق کا تیرے وجود سے ہے سوا اوسکے اور سوال کر تب حضرت الیاس ع نے عرض کی کہ برس تک اس قوم پر بارش باران
نہووے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر اتنی مدت تک باران الطاف اونسے باز رکہون تو ایک عالم ہلاک ہو جاویگا ہرچند
کہ یہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہین لیکن دریا میری رحمت کا اوس سے واسع ہے کہ ایسے گناہ ہوتے اوسکو بند کرون لیکن تیری دعا
قبول ہونیکے واسطے یون مقرر کیا ہمنے کہ تین برس تک باران کی چہوڑنے اور روکنے کی باگین تیرے کف کفایت مین اور
قبضہ قدرت مین ہو نہین جبتک تو اذن نکریگا تو ایک قطرہ کسیکے کہیت اور باغ مین نہ برسیگا بعد اسکے اوس
قوم پر باران بند ہوا اور آگ قحط سالی کی مشتعل ہوئی اور بدبختی کے دروازے اوس قوم پر کہلے تین برس تک اوس
خواری مین رہے اور حضرت الیاس ع پوشیدہ ہوکر مسکینون کے رہے اون کے گہر مین اوقات بسری کرتے تہے اور جسکے
گہر مین رہتے تہے اوسکی گہر میں بہری اور فراغت حاصل ہوتی تہی اور اوس نشانی سے لوگ اونکو تلاش کرتے تہے وہ
وہانسے دوسرے مکانین تشریف لیجاتے ایکرات حضرت الیسع کی گہر آئے اونکی والدہ نہایت بیمار تہین حضرت الیاس ع
کی دعا سے بیماری کی بلا دفع ہوئی اوسوقت سے حضرت الیسع نے اونکی رفاقت شروع کی حضرت پیر و ضعیف ہوئے
تب یہ دونون درمیان قوم کے آگے اور بارش کا برسنا اونکے ایمان لانے پر مقرر کیا حضرت الیاس ع نے فرمایا کہ ایک
مدت سے تم اون بتونکی بندگی مین مشغول ہو آج اونکو جنگل مین لیجاؤ اور پانی برسانیکی خواہش اونسے کرو اگر یہ پانی
برسا دین تو مین پہر اپنی رسالت کی دعوی سے بیٹہہ رہونگا نہین تو تم خدا کی وحدانیت پر اور میری رسالت پر
اقرار کرو کہ اپنے خدا سے دعا مانگکر پانی برساتا ہون جب دونون طرف سے یہ بات مقرر ہوئی اوس قوم نے پہر چند

بتون سے پانی جاتا ایک قطرہ بھی نہ برسا جب وہ ناامید ہوئے تب حضرت الیاسؑ نے دعا کی اوسوقت ایک ٹکڑا
بادل کا پیدا ہوا اور تھوڑے عرصے میں لمبا چوڑا ہوگیا اور باران عظیم خدا کے کرم سے نازل ہوا اور ملک پہلو
سبز اور آباد ہوا باوجودیکہ اوس قوم نابکار نے یہ معجزے دیکھے اور اپنی مصیبتیں کھینچیں لیکن کفر سے باز نہ آئی
اور عہد شکنی سے ہاتھ نہ اوٹھائے اوسوقت حضرت الیاسؑ نے خدا تعالی سے اپنی خلاصی کی اوس قوم کے
ہاتھ سے دعا مانگی بعد اوسکے حضرت الیشع بن اخطوب کے ساتھ پہاڑ میں گئے وہاں ایک گھوڑا سبز رنگ
سے مہیا برق شتاب آتش مزاج ظاہر ہوا حضرت الیاسؑ نے پاے مبارک رکاب میں رکھا اور الیسع کو
اپنی خلافت کی وصیت کی اور اپنی چادر منہ پر ڈالی اور اوسیوقت خلق کی نظر سے محجوب ہوگئے اور ہنوز
مانند حضرت خضر کے دنیا میں موجود ہیں چنانچہ کتب معتبر میں ثابت ہے کہ چار پیغمبر بقید حیات ہیں عیسیٰؑ
اور ادریسؑ تو آسمان میں اور خضرؑ اور الیاسؑ زمین میں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ذکر حضرت الیسع

علیہ السلام کا حضرت الیسعؑ بن اخطوب بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں اور حضرت الیاسؑ کے وصی ہیں نہایت
عظیم القدر اور صاحب ہیبت تھے ابتدا سے حال اونکا یوں تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے تھے ایک روز حضرت
الیاسؑ پر وحی آئی کہ خلافت اپنی الیسعؑ کو سونپو حضرت الیسعؑ کے پاس گئے اور اپنی ردائے مبارک اونپر ڈالی
ایک اثر عظیم اونپر ظاہر ہوا فی الفور آلات زراعت کے توڑے اور بیلونکو قربانی کیا اور حضرت الیاسؑ کی
خدمت میں شب و روز رہنا شروع کیا اور بعد غائب ہونے حضرت الیاسؑ کے بنی اسرائیل کی مہمات اونکے سپرد
ہوئی اور ہمیشہ توریت اونپر پڑھتے تھے اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت سکھاتے تھے اور دنکو صائم اور راتکو قائم رہتے
معجزے اونکے بہت تھے منجملہ اون معجزون کے ایک یہ تھا کہ اونکی قوم نے پانیکے کھاری ہونیکی شکایت
کی اونہوں نے تھوڑا نمک اوس پانیمیں ڈالکر فرمایا کن حلواً باذن اللہ یعنی میٹھا ہو جا خدا کے حکم سے
فی الحال وہ پانی مانند شہد میٹھا ہوگیا دوسرا یہ کہ ایک عورت نے اپنی قرضداری کی شکایت کی کہ میرا
خاوند قیدی ہے اور بچے گھر میں حضرت نے فرمایا کہ تیرے گھر میں کچھ ہو تو لا اوسنے عرض کی کہ سوا ایک
برنی گھی کی کچھ نہیں ہے حضرت الیسعؑ نے فرمایا کہ اوس گھی کو ایک باسن سے دوسرے میں ڈال اور دوسرے
سے تیسرے میں اور اسیطرح بدلتی جا اوس عورت نے بموجب حکم کے عمل کیا تمام ظروف گھی سے بھر گئے اور سب
قرض اوسکا ادا ہوا اور فراغت سے معاش اوسکو میسر ہوئی تیسرا یہ کہ جب بنی اسرائیل پر کوئی دشمن ارادہ
لڑائیکا کرتا تھا حضرت الیسعؑ آگے سے اونکو دشمن کے قصد سے خبر دیتے تھے اور تدبیر و حیلہ لڑائیکا اونکو تعلیم کرتے اسواسطے بنی اسرائیل
کو ہمیشہ فتح ہوتی تھی چوتھے یہ کہ بادشاہ دمشق برص کی علت میں گرفتار تھا بادشاہ نے بنی اسرائیل کے حاکم کے پاس وکیل
بھیجا کہ ایک طبیب حاذق میرے معالجے کے واسطے بھیجو اوس حاکم نے احوال حضرت الیسعؑ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ بادشاہ
سے کہو کہ پانیکی نہر میں غسل کرے وہ علت دور ہو جائیگی وکیل واپس ہوکر پھر گیا اور اپنے بادشاہ سے اطلاع کی عقلانے
کہا کہ تجربہ کرنا اسکا ضرور ہے بادشاہ نہر میں گیا اور اپنے اعضا کو دھویا جب باہر نکلا تو وہ مرض بالکل زائل ہوگیا

بادشاہ نے لباس قیمتی اور بدرے زرکے حضرت الیسع کی خدمت مین بہیجے آپ نے کچہ قبول نکیا مگر خادم کو طمع ہوئی اوسنے
مخفی وہ بدرے جاکر چپکے سے لیے اوسیوقت حضرت الیسع کو خبر ہوئی اوس خادم پر بددعا کی وہ خادم بادشاہ کی علت
مین گرفتار ہوا پانچوین یہ کہ بسبب قحط کے غلہ نہایت گران ہوا اور لشکر نے دشمنون کے اطراف وجوانب سے بنی اسرائیل کو محاصرہ
کیا تہا حضرت الیسع نے فرمایا کہ کل اسقدر غلہ ارزان ہوگا کہ لوگ عجب کرینگے اور طعام کی چندان قیمت نرہیگی بادشاہ کے خاص
تمسخر سے کہا کہ اگر اللہ تعالی آسمانکا روزن کہولیگا اور غلہ برساویگا جب بہی ایسا ارزان نہوگا حضرت الیسع نے فرمایا کہ
تو دیکہیگا کہ ارزان ہوگا مگر تو اوسمین سے نکہانے پاویگا اتفاقًا رات کیوقت دشمنونکے لشکر مین گہوڑونکی آواز اور ہتیارونکی
صدا پڑی اور اسقدر رعب اور خوف دشمنونکے دلمین پڑا کہ سب بہاگ گئے بنی اسرائیل محاصرے سے نکلکر میدانمین آئے اور تمام
غلہ اور طعام دشمنونکا تصرف مین لائے اور یہان تک نوبت پونہچی کہ کوئی غلہ کیطرف التفات بہی نکرتا تہا اور بنی اسرائیل نے
متفق ہوکر اوس حاجب کو جو تمسخر کرتا تہا بڑی ذلت سے ہلاک کیا اور کتب تواریخ مین بہت معجزے انحضرت کے لکہے ہین بنی اسرائیل
کبہی اونکی متابعت کرتے تہے اور کبہی مخالفت اسواسطے ملول رہتے تہے آخر الامر حضرت عزت کے حضور مین دعا کی اور رفاقت
گروہ مقدس ملاء اعلی یعنی ملائک آسمانی کی چاہی جب دعا کی اجابت کا یقین ہوا تو ذوالکفل کو طلب کر کے خلافت اپنی اونکو
عنایت کی اور اونکی روح نماز مین حضور رب العالمین مین تشریف لیگئی

ذکر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا

حضرت ذوالکفل علیہ السلام بعد حضرت الیسع کے نبی ہوئے اور ذوالکفل کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ تمام صحبتین حضرت الیسع کی ہدایت
کی اور ارشاد بنی اسرائیل کو اور اجرا احکام توریت کی اپنے ذمے پر لیے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت ذوالکفل شام کے بادشاہ
کے مقرب تہے اوس بادشاہ کو بنی اسرائیل سے بڑی عداوت تہی ہمیشہ بنی اسرائیل کے ملک مین فوج بہیجتا اور ایک جماعت کو قتل
کرتا ایکبار بنی اسرائیل کی لڑائی کو بڑی فوج بہیجی اور اوس فوج نے بعد مقابلے کے ایک سو آدمی علما اور صلحا یہود کے
اسیر کرکے بادشاہ کے پاس روانہ کیے بادشاہ نے چاہا کہ اونکو قتل کرے حضرت ذوالکفل سنکر بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ اب وقت بیوقت
ہوگیا اور زمانہ سیاست کا گذر گیا اونکو میرے سپرد کرو مین اونکا کفیل ہون کل صبحکو سیاست گاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے سب
لوگ اونکے سپرد کیے حضرت ذوالکفل اونکو اپنے شہر لیگئے اور طوق و زنجیر اونکے دور کیے اور تعظیم اور توقیر نہایت کی اور کہانا کہلا
آدہی رات انکو چہوڑ دیا اور طائفہ دشمن کے ہاتہ سے خلاص ہوا اور حضرت ذوالکفل کو بہی خدا نے بادشاہ کے شر سے محفوظ رکہا بعد
اوس دن کے یہود مین لقب اونکا ذوالکفل قرار پایا

ذکر حضرت اشمویل علیہ السلام کا

جب نبوت حضرت اشمویل کو
برقرار رہی اور دعوت اونکی آشکار بنی اسرائیل ایمان لائے تب سب جمع ہوکر حضرت اشمویل کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے
تئین ضرور ہے کہ عمالقہ سے لڑائی کرین اور تابوت سکینہ جو ہم سے چہین لیگئے ہین پہیر لیوین تم ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو ہم مقابلہ
فی سبیل اللہ کرین حضرت اشمویل نے فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا تمکو بادشاہ دے تو تم اوسکی تابعداری کرو اور غزا کو جاؤ اور اوسکے
حکم سے برخلافی مت کرو جب اونہون نے قبول کیا اور وعدہ مستحکم دیا بنی اسرائیل مین ایک شخص تہا طالوت نام کہ سقائی
اور گوالیے کا کام کرتا تہا وہ ابن یامین سے تہا تب حضرت اشمویل نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے واسطے طالوت کو بادشاہ کرکے
بہیجا ہے بنی اسرائیل نے یہ بات سنکر بہت عار کی کہ کیونکر اوسکو سلطنت ملیگی اور ہم لائق تر ہین سلطنت کے بسبب

اوسکی حضرت اشموئیلؑ نے فرمایا کہ خدا نے تعالی عالم وعادل ہی اوسکی بخشش لیاقت اور استعداد پر موقوف نہین جسکو چاہتا اونی اوسکو
ملک دیتا ہی اور حق تعالی نے طالوت کو تمپر فضیلت دی بہت علم اور جسم مین یعنی علم اوسکا تم سے زیادہ ہی اور جسم اوسکا
تم سے قوی ہی اور نشانی اوسکی بادشاہت کی یہ ہی کہ وہ جاکر اکیلا تابوت سکینہ لاویگا بنی اسرائیل نے کہا کہ اگر تابوت سکینہ
لاویگا تو ہم البتہ اوسکی سلطنت پر اتفاق کرینگے اور اوسکا حکم بجا لاوینگے اور حقیقت تابوت سکینہ کی یہ ہی کہ جب
حضرت موسیٰ کی رحلت کا وقت نزدیک ہوا تو اونہون نے حق تعالی سے دعا مانگی کہ اگر بنی اسرائیل کو تبرکات
اور کرامت عنایت کرے تو بعد میرے اونکو اوسکی سبب سے دشمنون پر ظفر اور نصرت ہو اور اوس قوم کی تسکین
سبب افتخار اور شیخیت کا ہوگا تب حق تعالی نے حکم کیا کہ ایک تابوت بناؤ تب حضرت موسیٰ نے شمشاد کی درخت
کا ایک تابوت بنایا تین گز کا لنبا اور دو گز کا چوڑا اور دو گز کا بلند اور شبذرزین سے اوسکو محکم کیا اور بموجب حکم الٰہی کے وہ پتھر
کہ جسسے بیابان تیہ مین چشمے پانیکی واسطے بنی اسرائیل کے جاری ہوئے اور ٹکڑے توریت کی لوحون کے اور وہ طشت
کہ جسمین انبیا کے قلوب دہوئے جاتے تھے اور لباس حضرت ہارونؑ کا اور عمامہ اور نعلین اپنی یہ سب تبرک کی طریق
اوسمین رکھے اور سر اوسکا محکم باندہا اور بنی اسرائیل کو سپرد کیا جب حادثہ بنی اسرائیل پر آتا یا کوئی بلا نازل
ہوتی تو اوس تابوت کو باہر نکالتے تو اللہ تعالی اونکی بلا کو دفع کرتا اور دشمنونپر فتح دیتا اور وہ تابوت
کبھی بادشاہونکی خزانہ مین اور کبھی اعیان بنی اسرائیل کے پاس رہتا تھا یہانتک کہ بنی اسرائیل کے فسق سے عمالقہ
اونپر غالب ہوئے اور تابوت سکینہ کو لوٹ کر لیگئے اور بتخانہ مین بتونکے قدم کے تلے رکھا صبحکو جو عمالقہ نے دیکھا تو تابوت
بتونکے سر پر دہرا ہی پہر آگ مین اوسکو جلایا وہ نہ جلا پہر توڑنے لگا نہ ٹوٹا پہر اوسکو پلید جگہہ مین دفن کیا اور وہان
سوتنا مقرر کیا جو شخص وہان پیشاب کرتا تھا تو ناسور کی علت مین گرفتار ہوکر مرجاتا تھا لاچار ہوکر ایک
گاڑہی پر لادکر دو بیل اوسمین جوت کر اکیلی گاڑہی چہوڑ کر اپنی ولایت سے باہر کیا ملائک نے اوس گاڑہی کو
سیدہا بنی اسرائیل کے ملک مین پوہنچایا ملک طالوت بموجب حکم حضرت اشموئیل کے واسطے تلاش کرنے تابوت کے
جنگل کیطرف روانہ ہوے دیکھتے کیا ہین کہ ایک گاڑہی کو دو بیل کہینچتے ہوئے اکیلی لاتے ہین طالوت نے علامتون سے
پہچانا اور بے تکلف گاڑہی پر سوار ہوکر معہ تابوت حضرت اشموئیل کی حضور مین حاضر ہوئے بنی اسرائیل
متعجب اور خوش ہوئے اور فرمانبردار ہین ملک طالوت کی کمر باندہی اور آگی اس سے جالوت بادشاہ فلسطین کا کئی
بار بنی اسرائیل کو غارت کرکے لیگیا تھا اور مردونکو قتل کرکے عورتونکو باندی غلام بنایا تہا اور باقی لوگونپر
جزیہ رکہا تہا اب اس انتقام کیواسطے بموجب حکم حضرت اشموئیل ہمرکاب ملک طالوت کے اوس سے ہزار مرد جنگی لیکر
روانہ ہوئے اور جالوت اونکی خبر سنکر مقابلہ کو آیا جب بیابان تیہ مین پہونچے تو ملک طالوت نے فرمایا کہ اے
لوگو ہمارے رستے مین ایک نہر پانیکی آویگی جو اوسمین سے پانی پیویگا سو غضب الٰہی مین گرفتار ہوگا وہ ہم مین سے نہین
ہی اور پیاس اوسکی نہ بجہیگی اور جو کوئی پیویگا اور ایک چلو پر صبر کریگا وہ سلامت رہیگا جب لشکر بیابان
سے باہر نکلا اور نہر پر پہنچا لوگ بے اختیار ہوکر پانی پر گرے ہر چند پانی پیا سیراب نہوئے اور پیٹ اونکے پہول گئے

اور بولی کہ ہمکو جالوت کی ساتھ طاقت لڑائیکی نہین ہی فقط چار ہزار آدمی جو فرمانبردار تھی اور ایک چلو پانی پیر صبر کیا ہمراہ طالوت کی ہوئے اور چھتر ہزار آدمی سب رہ گئی اور جالوت ایک لاکھہ مرد تیغ زن لیکر ملک طالوت کی مقابل آیا طالوت نی دلاوران صف شکن کو ساتھ لیکر اول جناب الٰہی سی دعا مانگی رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا یا الٰہی ہمارے تئین صبر اور ثبات قدم عنایت کر اور قوم کفار پر فتح دے کہتی ہین کہ اول چار ہزار آدمیون سی بھی اکثر رہگئی صرف تین سو تیرہ آدمی موافق عدد اصحاب بدر کی باقی رہی جالوت نی جب اوس جماعت قلیل کو دیکھا نہایت عار و ننگ اوسکو آئی کہ اتنی آدمیون سی صف آرا ہونا کمال اپنے نامُوس سی ہی اسواسطے خود ابلق گھوڑی پر سوار ہوا اور ہتیار باندھکر میدان مین آیا اور طالوت کو اپنی لڑائیکی واسطے طلب کیا اور کہا اگر طالوت باہر نہ آوی تو ایک اور آدمی کو پسند کرکے بھیجی تا جنگ آزمائی کرین طالوت نی حکم کیا کہ جو شخص میری فوج مین سی مقابلہ کرکے اوسکو ماریگا تو مین اپنی بیٹی کو اوسکی نکاح مین دونگا اور نصف ملک اوسکی اختیار کر دونگا ہر چند طالوت نی اس باتکو مکرر کہا مگر کسیکو شوکت اور عظمت اور شجاعت سی جالوت کی ہمت نہ بندہی جو اوسکی مقابل ہووی اسواسطے کہ وہ کافر شجاعت اور جسامت اور جرأت مین اپنا مثل نرکھتا تہا آخر الامر داؤدؑ ابن ایشا فی ایک گوشی سی نکلکر طالوت کی پاس آنکر جالوت کی مقابلی کا ذمہ لیا اور مانند شیر غران کی کھڑی ہوئے

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کا جالوت سی لڑنیکا اور جالوت کی مرنیکا

حضرت داؤدؑ بنی یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہین اور یہ تیرہ بہائی تہی اور حضرت داؤدؑ سب سی عمر مین کم اور جسم مین اور نظر مین حقیر تھی اور گوالیکا کام کرتی تہی ایک فلاخن یعنی گوفن پاس رکھتی تہی اور جسکو اونکی ہاتہ کی گوفن پہنچتی تھی وہ مرجاتا تہا اور جب طالوت واسطے لڑائیکی جالوت کی مامور ہوئی تو حق تعالیٰ نی حضرت اشمویل کیطرف وحی نازل کی کہ قاتل جالوتکا ایشا کی بیٹون مین سی ایک بیٹا ہی کہ فلانی زرہ اوسکی تن پر درست ہوگی حضرت اشمویلؑ ایشا کی گھر تشریف لیگئی اور سب بیٹونکو طلب کیا بارہ بیٹونکو اونکی باپ نی حاضر کیا یہ سب بلند بالا اور خوبصورت تہی سبکی قدون سی اس زرہ کو نا پاکسیکے قد پر برابر نہ بیٹھی حضرت اشمویلؑ نی پوچھا کہ کوئی اور فرزند ہو تو حاضر کرو باپنی عرض کی کہ ایک میرا بیٹا سب سے چھوٹا دبلا پتلا زرد آنکھین حقیر جسم سی بکریان جنگل مین چراتا ہی حضرت اشمویل خود جنگل کیطرف تشریف لیگئی اور حضرت داؤدؑ کو زرہ پہنائی اوس قد ہمایون پر درست آئی القصہ جب ندا طالوت کی بیٹی کی اور آدہی ملک کی حضرت داؤد نی سنی تو بہائیون سی کہا تم کسواسطی جالوت کی قتل کا عزم نہین کرتے جو ملک بہی ملی اور بادشاہزادی بہی ہاتہ آئی بہائیون نی کہا تو صرف جنون اور بیوقوفی سی یہ بات کہتا ہی کسکی طاقت ہی جو کوئی جالوت کی سامنی جاویگا حضرت داؤدؑ نی کہا کہ مین اوسکو مارونگا اور بہائیون سے اجازت منادی سی کہا کہ حضور مین بادشاہ کی منادی کرو کہ مین جالوتکا بھیجا نکالونگا منادی نے جا کر عرض کی کہ کوئی شخص اقبال جالوت کی مقابلی کا نہین کرتا مگر ایک نوجوان بنی اسرائیل

کا ہی بادشاہ نے حضور مین داؤد کو طلب کیا اور اونسی حال پوچھا اونہون نے فرمایا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنی قول
پر وفا کرے تو ابہی جاکر جالوت کو قتل کرتا ہون اور اوسکی لشکر کو درہم برہم کرتا ہون ملک طالوت نے متعجب ہوکر کہا
کہ ایسی حقیر جسم اور ضعیف تن سے کیسا مقابلہ جالوت کا کریگا وہ شخص تو ہی ہیکل اور شیر پنجہ ہے تو نے کبہی اپنی تئین نیزہ بازی
اور شمشیر اندازی مین آزمایا ہی داؤد نے جواب دیا کہ بکریان چرانیکے وقت کبہی کوئی شیر اور چیتا میری بکریونکا قصد کرتا
تو مین اسکو فن سے اوسکی جسم کو چیر ڈالتا ہون اور بغیر شمشیر اور خنجر کی اونکی اعضا کو ٹکڑے کرتا ہون جب طالوت نے داؤد
کی تئین واسطے لڑائی جالوت کی مضبوط اور مستعد پایا ایک گہوڑا اور زرہ دیکر روانہ کیا حضرت علیہ السلام کئی قدم چلے تو
پہر آئے اور گہوڑا اور زرہ ملک طالوت کی پاس بہیجوا دیا طالوت نے اور مصاحبون نے گمان کیا کہ شاید جالوت سے
ڈر کر لڑائی سے پشیمان ہوا پوچہا کہ گہوڑے اور زرہ کو رد کر بہیجنا کیا سبب ہے داؤد نے جواب دیا کہ مجہکو گہوڑے پر چڑہکر معرکہ رزم کی عادت
لڑائیکی نہین اگر حکم ہو تو مین پیادہ اسی وضع سے میدان مین جاکر لڑون بادشاہ نے کہا کہ تو مختار ہے حضرت داؤد اپنا
توبڑا اور فلاخن بغلمین اور لاٹہی ہاتہ مین لیکر میدان مین جالوت کی سامنے کہڑے ہوے جالوت نے پوچہا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہے فرمایا
آیا ہون جو تجہہ سے لڑون اور تیری سر کاٹ بہیجا نکالون جالوت نے بطریق تمسخر کی کہا کونسی ہتیار سے لڑائی کریگا تجہمین
جتنی قوت ہے یہ لاٹہی مجہکو مار بعد از قیل وقال کی حضرت داؤد نے اپنی توبڑے مین ہاتہ ڈالا اور پتہر نکالکر فلاخن مین
رکہکر اللہ اکبر کہکر جالوت کی سر مین ایسا مارا کہ خود جالوت کا جو ایکسو بیس رطل کا تہا سر نامبارک سے گر پڑا اور وہ
پتہر کے تین ٹکڑے ہوئے ایک تو پیشانی نامبارک جالوت پر لگکر دماغ توڑکر پیچہے گرا اور دو ٹکڑے ایک سیدہی طرف
اور ایک اولٹی طرف پران ہوا اور حضرت داؤد کی تکبیر کے ساتہ وحوش و طیور و ملائک نے جو تسبیح پڑہنی مین ہوا متفق
کی تو اوس آواز کی دلولہ سے ایسی آواز ہیبت کی دشمنونکے کانونمین پہنچی کہ اونکی دلونمین خوف اور رعب بہر گیا اور
ایکبارگی لشکر بہاگ نکلا اور بنی اسرائیل نے تیغ بیدریغ چلانی شروع کی اور حضرت داؤد جالوت کی سر کا بوجہہ جو مانند
پہاڑ کے تہا جدا کر کے تن ناپاک کو سبکدوش کیا اور ملک طالوت کے سامنے لاکر زمین پر رکہدیا اور توحید نہایت خوشی سے مظفر
اور منصور اپنی ملک کو پہر آئے بعد چند روز کے داؤد نے بادشاہ سے التماس کی کہ اپنی وعدے کو وفا کرو طالوت اپنی بات سے
پشیمان ہوا تہا اور یہ کلام اوسپر گران گذرا لیکن ظاہرداری سے داؤد کو کہا کہ مین اپنی قول پر مستقیم ہون بعد اوسکی مشائخ
بنی اسرائیل کی حضرت اشموئیل کی حضور مین گئے اور اشموئیل نے طالوت کو بر خلافی عہد سے ملامت کی بادشاہ نے جبرا
و کرہا اپنی بیٹی داؤد کی سلک عقد مین کہینچی جشن کا ذکر خاص و عام مین ہوا اور تمام بنی اسرائیل کی دلمین اونکی محبت
کا مقام ہوا اور دوستی اونکی ادنی اعلی کی طبیعت پر چہی اس سبب سے طالوتکو زیادہ حسد ہوا لیکن جب تلک حضرت اشموئیل
حیات تہی اوسکو مجال دم مارنیکی نہ تہی اور بعد وفات اشموئیل کی طالوت نے داؤد کی قتل کی مشورت وزیرونسی کی اونہون نے کہا
یہ بات اوس وقت میسر ہو جو تمہاری بیٹی بہی اس کام مین مددگار ہو طالوت بیٹی کی گہر گیا اور اوسکو یہ بہید کہا بیٹی نے ظاہر مین باپ
کی خاطر سے کہا کہ مین اسمقدمہ مین حیلہ کرونگی اور تمکو خبر دونگی طالوت اس بات سے خوش ہوکر گہر کو گیا اوس بی بی نے حضرت
داؤد سے یہ راز کہدیا بعد چند روز کی حضرت داؤد کی صلاح سے ایک مشک شراب سے بہر کر آدمی کی قد کی برابر بانہت

ڈالی اور جامے حضرت داؤدؑ کی اوسپر پہنائی اور بالسی کہا کہ داؤدؑ نے آج شراب بہت سی پی ہی بیہوش پڑا ہی اور اوس جانبکی تعریف مین شراب پینا جائز تہا طالوت فرصت کو غنیمت جانکر آیا اور ایک ہاتہ شمشیر آبدار کا ایسا لگایا کہ دو ٹکڑی کر دی اور حضرت داؤدؑ غائب ہوگئی اور اونکی بیٹی نے حضرت داؤدؑ کی مارے جانیکی شہرت کر دی کہتے ہین کہ ایکروز طالوت شکار کو گیا تہا حضرت داؤدؑ کو جنگل مین اوسنے دیکہا اور گہوڑا اونکے پیچھے دوڑایا لیکن حضرت داؤدؑ نے اپنے گہوڑیکو ایسا دوڑایا کہ طالوت اوسکی گرد کو نہ پونہچا طالوت نے جاسوس اونکی ڈہونڈہنے کو بہیجے اور نہایت ظلم سے شرفاے ملک کا قتل کرنا شروع کیا اور جہان عالم کا نام سنتا تہا اوسکو قتل کرتا تہا یہانتک کہ ایک عورت ضعیفہ کو اوسکی پاس لیگئی کہ یہ بہی علم سے واقف ہے اور اسم اعظم اوسکو آتا تہا طالوت نے اوسکو بہی ایک پیادے کی حوالی کیا کہ مار ڈالی اوس پیادیکو اوسپر رحم آیا اوسنے بڑہیا کو اپنے گہر مین چہپایا بعد مدت کی طالوت اپنی حرکات سے پشیمان ہوا اور قبرستان مین راتونکو جاکر رویا کرتا شبکو ایک قبر سے آواز آئی کہ اے طالوت تونے ایسے کام کئے کہ علما اور اخیار بنی اسرائیل کا نام دنیا سے مٹادیا اور تمام زندونکو ستایا اب مردونکو ایذا دینے آیا ہے اس آواز کے سننے سے نہایت بیقراری کی اور رونے لگا اوس پیادے کو کہ جسنے اوس ضعیفہ کو چہپایا تہا طالوت کے حال پر رحم آیا اوسنے سبب رونیکا پوچہا طالوت نے کہا کہ اگر کوئی عالم روے زمین پر باقی ہو تو مجکو بتلا جو مین اپنا حال کہکر راہ نجات کی پوچہون اوسنے کہا کہ اگر تو مجکو قتل نکرے تو مین تجکو ایک شخص بتلاؤن کہ وہ تجکو راہ صواب بتاویگا بعد قول و قرار کی وہ پیادہ اوسکو اوس عورت زاہدہ کی پاس لیگیا طالوت نے اپنی توبہ کی قبول اور عدم قبول کا ذکر کیا وہ ضعیفہ بولی کہ یہ تو مین نہین جانتی مگر اشمویلؑ کی قبر پر چل وہانسے کچہہ کشایش کار ہوویگی جب یہ تینون حضرت اشمویلؑ کی قبر پر گئی اور بڑہیا نے قبر کو صاف کیا اور اسم اعظم کا وسیلہ کرکی بولی کہ اے صاحب قبر تو نکل حضرت اشمویلؑ کی قبر پہٹی اور متحیر ہوکر بولی کیا قیامت قائم ہوئی اونہون نے احوال طالوت کی ظلم کا اور توبہ کی قبول نہ قبول ہونیکا مفصل بیان کیا حضرت اشمویلؑ نے فرمایا کہ توبہ تیری جب قبول ہوگی کہ تو اور تیری بیٹی غزا کو جاوین وہ سب بیٹی تیری حضور مین شہید ہووین اور بعد اوسکی تو بہی جہاد مین مارا جاوے حضرت اشمویلؑ یہ کہکر قبر مین گئی اور قبر برابر ہوگئی اور طالوت نہایت غمگین ہوکر آیا کہ شاید میرے بیٹی رفاقت کرینگی یا نہین بیٹون نے باپسی احوال سنکر عزم بالجزم کیا اور مرنے پر مستعد ہوے اور کفار کی غزا پر گئی اور فوج کو خرابی دی بروقت مقابلہ صفونکی اول تو پی در پی طالوت کے بیٹی شہید ہوئی پہر طالوت تنہا گہوڑا اوٹہاکر فوج اعدا پر گیا اور سخت لڑائیکی اور شہید ہوگیا اور بعد طالوت کی سلطنت بنی اسرائیل کی حضرت داؤدؑ پر مقرر ہوئی اور ادنی اعلی نے اونکی متابعت پر کمر باندہی ذکر حضرت

داؤد علیہ السلام کی رسالت اور خلافت کا جب بعد وفات حضرت اشمویل اور ملک طالوت کی نبوت کی خلعت اور سلطنت کی قبا حضرت داؤدؑ کی قامت پر درست ہوئی اور اوسسے آگی ایک سبط مین سے نبی اور ایک سبط سے بادشاہ ہوتا تہا مگر حضرت داؤدؑ رسالت اور سلطنت کے جامع ہوے بسبب خلافت اونکی مستقل ہوئی تو حق تعالی نے اونپر زبور نازل کی اور زبور مشتمل تہی وعظ اور حکمت پر اور حق تعالی نے حضرت داؤدؑ کو ایسا حسن صوت عنایت کیا تہا کہ جسوقت زبور پڑہتی تہی تو وحش اور طیور اور چارپایے اور درندے آس پاس اونکی جمع ہوتی تہے اور ایک سے دوسرے کو ضرر نہ پونہچتا تہا اور حضرت داؤدؑ بڑے عابد اور رحم دل تہے اور فقرا اور مساکین پر شفقت کرتے تہے اور اکثر اوقات لباس بدلکر شہر اور بازار مین

پھرتے اور آنے جانیوالوں سے پوچھا کرتے کہ داؤد کیسا آدمی ہے لوگ اوس سے راضی ہین یا نہین ایکروز ایک فرشتہ مسافر کی صورت
ظاہر ہوا اوس سے اونھون نے پوچھا داؤد کیسا شخص ہے جواب دیا کہ داؤد مین اگر ایک خصلت نہوتی تو بہترین مخلوقات تھا پوچھا وہ
کیا ہے اوسنے کہا خوراک اوسکی اگر بیت المال سے نہوتی تو بہت خوب ہوتا حضرت داؤد متنبہ ہوئے اور اللہ تعالی سے سوال
کیا کہ الٰہی مجھے کوئی ایسا پیشہ تعلیم کر کہ میری اور میری عیال کی گذران اوسمین چلے اللہ تعالی نے زرہ بنانیکی صنعت اونکو سکھائی
اور لوہا اونکے ہاتھ مین مانند موم کے نرم کردیا کہ بغیر کوٹنے اور پیٹنے کے اور آگ مین گرم کرنیکے موم سا ملائم ہوتا تھا اور اوقات اپنی
چار قسم پر تقسیم کی تھی ایکروز تو علما اور اہل دانش سے ملاقات تعلیم و تعلم کی رہتی تہی اور ایکروز مسند قضا پر بیٹھکر عدل کرتے
اور ایکروز عبادت اور مناجات خالق مین مشغول رہتے اور ایکروز عیش حلال مین اپنی عیال کے ساتھ مصروف ہوتے ایکروز
ایک شخص نے ایک اشراف بنی اسرائیل پر دعوی کیا کہ اسنے میرا بیل چھین لیا نہین دیتا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت
داؤد نے مدعی سے گواہ مانگے وہ غریب اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت داؤد کے قلب پر اوس مدعی کی صدق اور زاری نے
اثر کیا لیکن بغیر گواہونکے حکم نہ دے سکتے تھے رات کو حضرت داؤد نے خواب مین دیکھا کہ مدعی سچا ہے مدعا علیہ واجب القتل ہے
اوسکو قتل کرو دوسرے دن جبرئیل لائے یہی حکم حضرت داؤد نے دیا مدعا علیہ نے عرض کی کہ یہ کس شرع مین جائز ہے
کہ بغیر اثبات دعوی کے مال دلوائی ہوا اور شہر کے آدمی بھی اوس حکم سے تعجب کرتے تھے کہ یہ تو صرف ظلم ہے حضرت داؤد نے فرمایا
کہ اب بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ بیل بھی دے اور اپنا سب مال بھی دے اس حکم سے زیادہ تر حیرت لوگونکو ہوئی مدعا علیہ
پھر واویلا کرنے لگا کہ تم پیغمبر ہوکر مجھپر ظلم کرتے ہو تیسرے دن حکم دیا کہ اپنا مال اور متاع اور قبیلے اور بیٹے بیٹیاں سب مدعی کو
دیدے اور تجھکو قتل کرینگے تمام شہر کے لوگ دانتون مین انگلیان پکڑتے تھے اور اس معاملے کو ظلم صریح جانتے تھے آخر حضرت
داؤد نے مدعا علیہ کو پابزنجیر کیا اور شہر مین منادی کی کہ کل سب لوگ شہر سے باہر حاضر ہون اور اوس مدعا علیہ کے انصاف
کا حال دیکھو غرض دوسرے دن بموجب حکم کے ایک عالم شہر سے باہر جمع ہوا اور مدعا علیہ کو سولی کے تلے کھڑا کیا اور
حضرت داؤد نے ایکدرخت کی جڑ مین کہودنیکا حکم دیا وہان مدعی کا باپ مقتول مدفون تھا اور اوسکی چہری کہ جسپر
نام مقتول کا کندہ تھا اوسکے ساتھ پائی حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہ مدعا علیہ مدعی کے باپکا غلام تھا اوسنے اپنے میاںکو قتل کیا
اور اوسکا مال اسباب لیکر یہ قابض ہوا اب یہ چاہیے انصاف اپنے میان کے بیٹے کو کہ جسکا سب مال تھا ایک بیل دینے پر راضی نہوا
اسلیے بموجب حکم الٰہی کے ہم اوسکو قصاص کرتے ہین اور یہ سب مال مدعیکو دلواتے ہین اس معاملے کے دیکھنے سے نسبت حضرت
داؤد کی لوگونکو یقین اس مرتبہ پر غالب ہوئی کہ مقدور نہ تھا جو خلوت مین بھی خلاف شرع بات کرسکین آیۂ کریمہ
مین وَشَدَدْنَا مُلْکَهُ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اشارہ ہے اسی تشدد کی طرف ذکر حضرت داؤد
علیہ السلام کے فتنہ کا کہتے ہین کہ ایکروز حضرت داؤد اپنی محراب عبادت مین زبور پڑہتے تھے ناگاہ ایک مرغ مانند کبوتر کے
ظاہر ہوا کہ جسم اوسکا سونیکا اور بازو مانند ریشم کے مرصع کے اور منقار یاقوت کی اور آنکھین مانند زمرد کے اور پانون فیروزے کی تہی
ایکبارگی روزن سے نکلکر حضرت داؤد کے سامنے بیٹھا حضرت داؤد اوسکے حسن و لطافت سے متعجب ہوئے اور خیال کیا کہ اس کبوتر کو پکڑ
اپنے چھوٹے بیٹے کو دون کہ وہ بہت خوش ہوگا جب اوسپر ہاتھ ڈالا تو وہ تھوڑا سا دور ہوگیا حضرت داؤد نے دوڑ کر

سے غافل ہوکر اوس کبوتر کیطرف متوجہ ہوے وہ کبوتر روزن سے نکل گیا حضرت داؤد سطح پر چڑہکر ادہر اودہر
دیکھتے تہے کہ وہ کبوتر کدہر گیا اوس حالمین دیکھا کہ وہ کبوتر اوریا کی باغمین گیا سطح کی کنارے آنکر جو باغکی طرف
دیکھا تو ناگاہ چشم مبارک آنحضرت کی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ اوس باغ کی حوض مین غسل کرتی ہے
اوس بی بی نے جو مرد کی صورت کا عکس پانیمین دیکھا تو اپنے بالونکو بکھیر کر اپنے بدن پر ڈالا اور تمام بدن اپنا بالون
سے چھپایا حضرت داؤد کی خاطر شریف مین میل تمام اوسکی نکاح کا آیا اور دلمین خیال گذرا تا کہ اگر اوریا
قتل ہوجاویگا تو مین اسکو نکاح مین لاونگا اور بعضے روایتونمین یون ہے کہ اوریا کو بلا کر اوس سے
التماس کی کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے جب اوسنے انکار کیا اور بعد اوسکے وہ اپنی خوشی سے جہاد مین
جاکر شہید ہوا تب آنحضرت نے اوس عورتکو اپنے نکاح مین لیا اور مفسرین معتبر یون لکھتے ہین کہ وہ عورت اوریا
کی منکوحہ نہ تہی بلکہ اوسکی نسبت کا پیغام کیا تہا اور اوسکے والی راضی ہوچکے تہے اور بعد اوسکے حضرت داؤد
کا پیغام نسبت گیا اوسکے والیون نے انکے پیغام کو مقدم کرکے قبول کیا اتنی بات بہی جناب الٰہی کو ناپسند
ہوئی اسواسطے مورد عتاب ہوے القصہ بعد شہید ہونے اوریا کے اور گذرنے عدت کے اوس بی بی کی نسبت
پیغام آنحضرت کا گیا اوسنے کہا کہ اس شرط پر قبول کرتی ہون کہ اگر بیٹا مجہسے تولد ہو تو ولیعہد اوسکو کرین
حضرت داؤد راضی ہوے اور اوس عفیفہ کو نکاح مین لائے اور اوس سے حضرت سلیمان پیدا ہوے اور سلطنت اور
نبوت کے مالک ہوے جیسا کہ عنقریب بیان آویگا جب ایکمدت گذر گئی حق تعالی کو حضرت داؤد کا
کرنا اسمقدمے مین ناپسند ہوا تہا اور حضرت داؤد کو معلوم نہین تہا اسواسطے اللہ تعالی نے اونکو تنبیہ کیا
اور کیفیت تنبیہ کی یون ہے کہ جب حضرت داؤد عبادتخانیمین زبور پڑہتے تہے تو کتنے ہزار آدمی واسطے پاسبانی
کے گرد و پیش مستعد رہتے تہے مقدور نہ تہا جو کوئی پرندہ وہان پر مارسکے ناگہان دو آدمی محرابمین عبادتخانے
کی دیکہکر دلمین ڈرے کہ ایسی حفاظت ایسی چوکی پہرے مین انکا یہان آنا کسطرح ہوا شاید یہ دشمن ہین اونہون
نے عرض کی کہ تم ڈرو مت ہم دونو آپسمین خصومت رکہتے ہین ہمارا فیصلہ انصاف سے کرو حضرت داؤد نے پوچہا کہ
تمہاری خصومت کیا ہے ایک نے اونمین سے کہا اس بہائی کی ننانوے بکریان ہین اور میری ایک اوسنے میری
ایک بکری بہی زبردستی سے لے لی حضرت داؤد نے فرمایا کہ اوسنے تجہپر ظلم کیا جو تیری ایک بکری اپنی بہت
بکریونمین ملائی جب حضرت داؤد حکم سے فارغ ہوے تو یہ دونون ایک دوسرے کیطرف دیکھکر ہنسے اور کہا کہ
قضی الرجل علی نفسہ یعنے اس شخص نے اپنے نفس پر حکم کیا اور فی الحال نظر سے غائب ہوکر
آسمان کیطرف چلے گئے حضرت داؤد نے جانا کہ یہ فرشتے تہے کہ لغزش پر مجہکو تنبیہ کرکے غائب ہوگئے حضرت داؤد
متنبہ ہوے اور چالیس دن تک سواے نماز اور وضو کے سجدے سے سر نہ اوٹہایا اور اتنا روئے کہ اونکے آب چشم سے
گہاس جم گئی جب خطاب آیا کہ مین نے تو تیرا گناہ معاف کیا لیکن تو اوریا کی قبر پہ جا اور اوس سے معافی
چاہ مین اوسکو تیری خاطر سے زندہ کرونگا جب اوسکی قبر پہ گئے اور اوسکا نام لیکر پکارا وہ بولا یا نبی اللہ

کسواسطی تشریف لائی اور مجکو خواب خوش سی جگائی حضرت داؤد نی فرمایا کہ جو کچھ مجہسی تیری حق مین گناہ صادر ہوا تو
مجکو بخشدی اوریا نی کہا آپکی بدولت مینی بہشت برین پائی اور اعلی علیین مین پونہچا مین نی معاف کیا جب
حضرت داؤد اوسکی قبر سی خوش ہوکر پہری پہر خطاب آیا کہ داؤد مین حاکم عادل ہون اور معاف کروانیمین قول
مجمل کافی نہین تفصیل حال اوریاسی کرکی معافی مانگو جب دوبارہ قبر پر اوریا کی گئی اور پکارا اور تفصیل کی کہ مین
نی چاہا تہا کہ تو اگر شہید ہوگا تو مین تیری قبیلہ کو نکاح مین لاؤنگا جب تو شہید ہوا تو مین نی تیری قبیلہ سی نکاح
کیا تین بار حضرت داؤد نی پکارا پر کچہ جواب اوریا نی نہ دیا اور حضرت داؤد واویلا وامصیبتا کرتی اور کہتی تہی یا الہی جب داد
مظلومونکی ظالم سی دلوائی جاویگی تو میرا کیا حال ہوگا پہر حکم ہوا کہ مین نی تیرا گناہ بخشا حضرت داؤد نی عرض کی کہ تو تو کریم
ورحیم ہی لیکن اوریا معاف نہین کرتا حق تعالی نی خطاب کیا کہ روز قیامت مین اوریا کو اتنی نعمتیں اور حور و قصور دونگا
کہ وہ خوش ہوکر تیرا قصور معاف کریگا حضرت داؤد خوش ہوئی کہتی ہین کہ بعد اس معاملی کی حضرت داؤد تیس برس زندہ رہی اور
اکثر شہر سی باہر نکلتی تہی اور لوگونکو جمع کرتی تہی اور زبور پڑہکر اپنی گناہ کا نوحہ کرتی تہی بعضی مجلسونمین بسبب خوبی
آواز دل سوز و جانگداز کئی آدمی مرتی تہی غرض اس مصیبت کی سبب سی اکثر انتظام سلطنت کا بگڑ گیا آخر الامر حضرت
داؤد نی حضرت سلیمان ع کو جو ولیعہد تہی وصی کیا اور خود جوار رحمت الہی مین ذوق افروز ہوئی **ذکر حضرت سلیمان**
علیہ السلام کا اہل تاریخ کہتی ہین کہ ولادت حضرت سلیمان ع کی اوریا کی منکوحہ سی بعد توبہ قبول ہونیکی ہوئی ہی
اور ایام طفولیت سی اونکی پیشانی مبارک پر آثار بزرگی کی ظاہر تہی اور صغر سن مین احکام عجیب حضرت سلیمان ع سی ظہور
مین آئی کہ حیرت افزای عالم تہی حضرت داؤد لڑکپن مین بڑی کامون مین اونسی مشورت کرتی تہی منجملہ اونمین سی وہ حکم جو
قرآن شریف مین مذکور ہی بیان کرتی ہین آیا ہی دو شخص تہی ایک کا نام یوحنا دوسری کا نام ایلیا یوحنا کی بکریون نی ایلیا
کا کہیت کہا لیا جب حضرت داؤد کی حضور مین یہ مقدمہ درپیش ہوا قیمت کہیت کی نقصان کی برابر قیمت تمام بکریون
کی تجویز مین آئی حضرت داؤد نی تمام بکریان یوحنا کی ایلیا کی زراعت کی نقصان مین دین جب ایلیا محکمہ عدالت سی روتا
باہر نکلا اور حضرت سلیمان نی حکم حضرت داؤد کا سنا تو فرمایا کہ جناب نی بہت اچہا انصاف کیا لیکن مجکو اگر اسمقدمہ
مین حکم کرتی تو مین ایسا حکم کرتا کہ دونو راضی ہوجاتی حضرت داؤد کو یہ خبر پونہچی فرزند ارجمند کو بلاکر پوچہا اونہون نی
بعد مبالغہ اور تاکید حضور کی عرض کی کہ نقصان مدعی کی مال کا دلوانا عین انصاف سی ہی لیکن اگر کہیت والیکو بکریان
سونپ کر حکم ہوتا کہ تو ان بکریون کی دودہ اور پشم اور بچون سی منفعت لی اور بکری والیکو ارشاد ہوتا کہ تو اوسکی کہیت
کو پانی دی اور پرورش کر جب حالت اول کو پونہچی تو مدعی کا کہیت دیکر اپنی بکریان لیجی حضرت داؤد نی حکم اول کو
موقوف کرکی مطابق تجویز سلیمانی کی حکم کیا تہا خصمین خوش ہوکر دعا دیتی چلی گئی حضرت داؤد نی اوس فرزند عالیمقام کی
سر مبارک کو چوم کر جواہر دعا کو نثار کیا جب سلطنت حضرت سلیمان ع کی مستقل ہوئی تو حق تعالی نی جن و انس و وحوش
و طیور اور ہوا اونکی مسخر فرمائی [illegible] حضرت سلیمان ع نی جنات کو حکم دیا کہ ایک فرش بقدر طول و عرض لشکر کی تیار کرو
اور جب [illegible] سلطنت کی [illegible] احتیاج ہو حسب [illegible] کر فرش پر [illegible] ہوا کو حکم دیتی کہ اس

فرش کو بکمال احتیاط سے پر نشیب و فراز او ٹہاکر مع لشکر منزل مقصود کو اوڑتی جب صبح کے وقت ملک شام سے روانہ ہوتی
تو چاشت کیوقت بقدر ایک مہینے کی راہ کے ملک اصطخر میں پہنچتی اور عصر کیوقت جو اصطخر سے روانہ ہوتی تو شام کا کہانا
کابل میں نوش جان فرماتے غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ سے یہی مراد ہے **بیان بیت المقدس**
کے بنانیکا حضرت داؤد نے بنیاد بیت المقدس کی ڈالی تہی لیکن تمامیت اوسکی بموجب وحی الٰہی کے حضرت سلیمان
پر موقوف تہی اسواسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے عہد دولت میں استادان چابکدست کو جمع کیا اور بنیاد ایک شہر کی ڈالی
کہ جسکی بنا سنگ سفید سے کی اور بارہ برج بنائے پہر دیو ونکو معدن کہانے میں بہیجکر لعل و یاقوت و فیروزہ و زمرد اور
چاندی اور سونا نکلوانا شروع کیا اور بعضے جنونکو دریا میں موتی نکالنے کو مقرر کیا اور ایک فوج اونکی پتہر لانیکو معین
ہوئی جب سامان تیار ہوا تب سنگتراشوں نے سپید اور سبز اور زرد پتہر ترتیب مناسب سے لگاکر چار دیواری مسجد کی تیار کی
اور ستون اوسکے شفاف پتہرونکے نصب کیے اور دیوار ونکی چہت کو موتی اور جواہر آبدار سے مرصع کیا کہ اونکی روشنی
اور براقی سے وہ عبادتخانہ شب تاریک میں مانند روز روشن کے منور رہتا تہا اخیار بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو
یہ گہر خالصًا لوجہ اللہ بنا ہے چاہیے کہ ایکساعت علماے ربانی اور اولیاے حقانی سے خالی نرہے ایکمدت تلک یہی کارخانہ
جاری تہا جب بخت نصر ملک شام پر مسلط ہوا تو اوسنے شہر کو خراب کیا اور موتی اور جواہر مسجد سے اوکہڑ کر اپنے
دار الملک میں لیگیا القصہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام محکمۂ عدالت پر بیٹہتے تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کرسی پر بیٹہکر
فیصلہ معاملات کا کرتے اور چار ہزار عالم دست راست پر اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن و پری کمر بستہ خدمت میں اور پرندے
اوس اہل مجلس پر اپنے پرونکا سایہ ڈالتے تہے اور وقت زوال تک عدالت میں رہتے بعد اوسکے دیوان معلّے میں رونق افروز ہوتے
اور باورچی خانے میں سات سو گاڑی آٹا اور اوسکے موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے لوگونکو کہلاتے تہے اور خود بدولت زنبیل بناکر
اوسکو بیچکر جو کی روٹی مسکینونکے ساتہ کہاتے **بیان بلقیس کا** حضرت سلیمان نے ہر ایک پرندکو ایک ایک مہم کیواسطے
مقرر کیا تہا اونمیں سے ہدہد واسطے دریافت کرنے پانیکے مقرر تہا اسواسطے کہ وہ پانیکو زمین کے نیچے ایسا دیکہتا تہا جیسے کوئی
شیشے میں چیزونکو دیکہتا ہے ایکروز سلیمان علیہ السلام اپنے تخت رواں سے نماز کیواسطے اوترے اور لشکر کو حکم کہانے پینیکا دیا ہدہد نے خیال کیا
کہ جب تلک حضرت سلیمان مشغول ہیں تب تلک تو اوڑکر اس ملک کے طول اور عرض کو معلوم کرلے اسی خیال میں اوڑا اور ایک
شہر میں پہنچا کہ تمام نہریں بہتی اور باغ لہلہے آباد تہا اور عمارت خوشنما تہی ایک باغ میں اوترا اور ایک ہدہد سے ملاقات کی اوس ملک کا حال
پوچہا اوسنے کہا کہ اس شہر کا نام شہر سبا ہے اور بادشاہ یہاں کا ایک عورت ہے جسکا نام بلقیس ہے اور بارہ سردار ہیں ہر ایک سردار کے
حکم میں ایک لاکہ مرد مقاتل جنگی ہیں اور بادشاہ اور رعیت سب آفتاب پرست ہیں ہدہد یہ حال دریافت کرکے پہرا حضرت سلیمان
نے جب ہدہد کو غائب پایا تب کرگس سے پوچہا اوسنے عرض کی کہ مجہکو معلوم نہیں لشکر پیاسا ہوا اور ہدہد موجود نہ تہا جو
پانیکا ٹہکانا بتلاوے اسواسطے حضرت سلیمان بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ اگر حجت روشن نہیں بیان کریگا تو میں اوسکو قید کرونگا یا ذبح
کر ڈالونگا اور عقاب اوسکی تلاش کیواسطے بہیجا جب عقاب نے پرواز کی تو اوسکو شہر سبا کیطرف سے آتا دیکہا پکڑکر حضور میں حاضر کیا اور
حضرت سلیمان نے ہاتہ بڑہاکر ہدہد کا سر پکڑا ہدہد نے کہا یا نبی اللہ اوس دنکو یاد کرو کہ تم بہی جناب اعادل کے سامنے کہڑے ہوگے حضرت سلیمان اس بات کی

ہیبت سے کانپنے لگے اور اوسکو چھوڑ کر پوچھا کہ تو کہان گیا تھا ہدہد نے کہا کہ ایک خبر لایا ہون کہ آپکو اوسکی خبر نہین ہے اور احوال بلقیس
کا جیسا دیکھا تھا مفصل عرض کیا اور کہا کہ حق تعالی نے تمام اسباب حشمت کا بلقیس کو دیا ہے اور ایک ملاقی احمر کا تخت
جڑاو جواہر کا ہے کہ پائے اوسکے یاقوت اور زبرجد کے ہین اور تیس گز کا طول اور تیس گز کا ارتفاع ہے حضرت نے ہدہد سے کہا ہم دیکھینگے تو
سچا ہے یا جھوٹا ہے اور آصف سے ایک خط لکھوایا مضمون کا انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین یعنی خط سلیمان کیطرف سے شروع ہے ساتھ نام اللہ کی بلندی
مت کرو مجھپر اور آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر اور مہر لگا کر ہدہد کو دیکر روانہ کیا جس وقت ہدہد شہر سبا مین پہنچا بلقیس اپنے محل مین
آرام فرماتی تھی اور محل کی ساتون دروازے بند تھے ہدہد نے روزن سے جاکر بلقیس کے سینے پر خط رکھدیا جب بلقیس جاگی اور خط
دیکھا اور دروازے بند تھے تعجب کیا کہ کون خط لایا ہے جب ادہر ادہر دیکھا تو سوا ہدہد کے کوئی نظر نہ آیا گمان کیا کہ یہی لایا ہے
بعد اوسکے جب نظر مہر سلیمان پر پڑی تو ہیبت سے کانپنے لگی اور خط کو پڑھکر اعیان دولت کو بلایا اور مضمون بیان کرکے
مصلحت پوچھی کہ تمہاری کیا صلاح ہے سب نے عرض کی کہ فوج اور دولت اور سامان مہیا ہے اور ہم تابع حکم
کے ہین پھر ملکہ نے پوچھا سلیمان کیسا آدمی ہے بولے کہ بادشاہ عالیجاہ ہے لوگونکو موسیٰ کے دین کی دعوت کرتا ہے اور
جن و انسان اور دیو و پری اور وحوش و طیور سب اوسکے مسخر ہین بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جس ملک مین جاتے ہین
تو اوسکو خراب کرتے ہین اور عزیزونکو ذلیل کرتے ہین اسواسطے مین ہدیہ بھیجتی ہون اگر پیغمبر ہے تو سوا اسلام کے راضی
نہوگا اور مین اوسکے ساتھ مقابلہ نکرونگی اور اگر بادشاہ ہے تو ہدیہ قبول کریگا ارکان دولت نے یہ صلاح پسند کی پھر بلقیس
نے سو غلام بلباس زنانہ اور سو لونڈیان حسین بلباس مردانہ اور ایک یاقوت ناسفتہ ایک حقے مین رکھکر قفل زرین اوسپر لگایا اور
دو اینٹین سونیکی دو چاندی کی مرصع واسطے ہدیہ کے تیار کین اور منذر بن عمر کو جو بڑا دانا تھا واسطے رسالت کے مقرر کرکے
کہا کہ جب تو بارگاہ سلیمانی مین پہنچے تو اوس سے التماس کیجیو کہ انمین سے عورتونکو مردونسے جدا کردو اور پوچھیو کہ اس حقے مین
کیا ہے اور بتادو تو اوسکے پرونیکی درخواست کیجیو اگر سب باتین اوسنے بیان کین تو جانیو کہ پیغمبر ہے تو یہ سب ہدیہ دیکر آئیو
واپس لائیو اور اگر تجکو غرور سے باتین کرے تو جانیو کہ بادشاہ ہے ہرگز مت ڈریو دلیرانہ بات کیجیو اور اگر لطف و
مہربانی سے گفتگو کرے تو جانیو کہ پیغمبر ہے اور ادب سے گفتگو کیجیو یہ سب سمجھا کر اوسکو رخصت کیا جبرئیل امین نے حضرت سلیمان
کو اس احوال سے مفصل اطلاع کی اور مشکلات کے حل کرنیکا رستہ بتایا حضرت سلیمان نے جناتکو حکم کیا کہ ایک میدان نو سو کوس
مین جسطرف سے وکیل آتا ہے فرش سونے اور چاندی کی اینٹونکا بچھادین اور چار اینٹونکی جگہ خالی چھوڑ دین اور بنی آدم اور جنات
صف بصف باندھکر کھڑے ہون اور فرش کے کنارونپر بری اور بحری حیوانات کو باندھین بعد اس تیاری کے حضرت سلیمان نے
اپنا تخت اوس فرش پر بچھایا اور چار ہزار کرسی زرین سیدھی طرف تخت کے اور اوتنی ہی الٹی طرف بہ ترتیب کہوائی
اور علمائے بنی اسرائیل اور علمائے اسباط اوسپر بہ ترتیب بیٹھے اور اوس تمام لشکر پر پرندونے اپنے پرونکا سایہ کیا الغرض بلقیس
کے رسولونکو طلب فرمایا وہ اوس جاہ و حشمت سلیمانیکو دیکھکر حیران ہوگئے اور اوس اینٹونکے فرش کو دیکھکر اونکو ہدیہ نہایت حقیر نظر
آیا مارے شرم کے وہ چار اینٹین تو اوس چار جگہ مین جو قصداً خالی چھوڑی تھی رکھدین جب جناتکے صف پر پہنچے اور

شکلین عجیب اور صورتین مہیب دیکہین تو مارے رعب کے قدم آگے نہ اوٹہتا تہا جنون نے کہا کہ جلد جاؤ اور خاطر جمع رکہو کہ عدل
سلیمانی ایسا نہین کہ ہم تم جیسون سے تعرض کرین بعد اوسکی فوج انسانی اور گروہ حیوانی پر گذرتے ہوے جب حضور مین
پہونچے جناب نبوت مآب نے کمال خوش اخلاقی اور ملائمت سے پیش آئے اور مرحبا کہکر بٹہایا منذر نے نہایت تواضع
اور ادب سے نامہ بلقیس کا حضور مین گذرانا جب منذر موافق فہمائش ملکہ کے اپنا عرض حال کرچکا تب
حضرت سلیمان علیہ السلام نے نور نبوت سے مرد و زنکو غور تو لنسے جدا کیا اور فرمایا کہ اس حقہ مین ایک یاقوت ناسفتہ ہے اور تم
چاہتے ہو کہ مین اوسکو پرو دون فی الفور ایک کیڑے نے بموجب حکم کے پرو دیا اور دیکہلونکو دلسے رنگ شکوک کو دہو دیا
اور ہدیہ اونکا رد کر کے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مال سے میری مدد کرو حق تعالی نے مجکو تمسے بہتر عنایت کیا ہے پہر
منذر سے فرمایا کہ جاکر اونسے کہو کہ ایمان لاوین ورنہ اتنا لشکر جرار بہیجونگا کہ تم اوسکے مقابلے سے عاجز ہو جاؤگے
منذر نے جب ملکہ کے حضور مین یہ کیفیت مفصل بیان کی وہ بولی کہ سلیمان فقط بادشاہ نہین ہے بلکہ سلطنت
اوسکی زیور نبوت سے مزین ہے اور مجکو اوسکے مقابلے کی طاقت نہین پہر حضور مین چلنے کی تیاری کی اور
اپنے تخت کو ساتوین محل مین رکہکر سب کے دروازے مقفل کیے اور جماعت کثیر کو اوسکی محافظت کو معین
کر کے ایسی حشمت اور تجمل سے روانہ ہوئی کہ آسمان کی آنکہین اوسکے دیکہنے سے میلی ہوتی تہین اور منزل بمنزل
طے کر کے لشکر سلیمان علیہ السلام سے ایک فرسنگ پر آنکر ڈیرہ کیا حضرت سلیمان نے جب ملکہ کے تشریف لانیکی خبر پائی
تو اہل مجلس سے فرمایا کہ کون ہے تم مین سے جو بلقیس کے تخت کو اوسکے آنے سے پہلے میرے پاس لا دے ایک دیو
عفریت نے عرض کی کہ مین اوسکو لا دونگا آگے اوس سے جو حضور اس مقام سے اوٹہین اور حضرت سلیمان صبح کے
زوال تک مجلس مین حکم کیلیے بیٹہتے تہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اوس سے بہی جلد پہونچے جب
آصف بن برخیا جو وزیر اعظم تہے اور اسم اعظم الہی جانتے تہے بولے کہ مین لا دونگا آگے اوس سے جو پلک مارو
اور پہر آنکہہ کہولو سلیمان علیہ السلام نے تخت بلقیس کا جب اپنے روبرو دیکہا تو فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے وہ مجکو
آزماتا ہے کہ مین شکر کرتا ہون یا کفران نعمت حکم کیا کہ اس تخت کے جواہرات کی جگہہ بدل دو جنات نے فی الفور
جواہرات سبز کے بجائے سرخ کے اور سرخ کے بجائے سبز کے بدلکر ایسے جڑ دیے گویا اصل سے ایسا ہی تہا جس روز ملاقات بلقیس
کی ٹہہری اوس روز حضرت سلیمان نے ایسی مجلس بنائی کہ کسی نے آنکہین کی ایسی مجلس کا نشان نہین دیا جب بلقیس
سریر سلیمانی کی پابوسی سے مشرف ہوئی جناب رسالت نے بہی اوسکی ناموس اور عزت کا خیال کر کے اپنے تخت کے
کنارے اوسکو جگہہ دی وہ بعد بیٹہنے کے دمبدم گوشہ چشم سے اپنے تخت کیطرف نگاہ کرتی تہی حضرت آصف نے
پوچہا کہ یہ تخت تمہارا ہے کہا گویا کہ میرا ہے یعنی بسبب تغیر جواہرات کے اپنی مثالسے حکم یقینی نکیا اسواسطے سلیمان
اوسکی دانائی سے خوش ہوئے اور بلقیس کو اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس اوتارا اب حضرت سلیمان کے خواتین ملت
اور بی بیان حرم سرا کو خبر ہوئی کہ حضور اونکو اپنے نکاح مین لاوینگے تو سب نے رشک سے عرض کیا کہ اوسکی ساقہا کے
سیقین بالونکی کثرت سے سیاہ ہین اس قسم کی بی بیان کب لائق حضرت رسالت پناہ کے ہین غرض یہ تہی کہ حضرت

لی خاطر اوسنی نفرت ہوا اور ہماری طرف زیادہ الفت حضرت سلیمان نی واسطی تسخیر کرنی کی دیوونکو حکم کیا کہ تمام صحن گہر کا حوض کی کہود کر صاف پانی بہردین اور مچھلیان رنگ برنگ کی اوسمین چہوڑ کر تمام صحن کی منہ پر سپید براق کانچ جماوین کہ جو شخص باہر سی آوی اوسکو پانی سمجہی وہان تو حکم کی دیر تہی فورا صحن اسطرح پر تیار ہوا اور حضرت نی اپنا تخت ایسی مکانمین رکہا کہ جو کوئی حضور مین آوی تو اوسی صحن سی گذرتا آوی بلقیس کو اوسی مکانمین طلب کیا بلقیس نی اوسکو پانی تصور کر کی اپنی ساق بلورین کو کہولا تا کہ پانون پانیمین رکہکر حضور مین جاون حضرت سلیمانؑ نی فرمایا یہ پانی نہین ہی کانچ ہی اسپر قدم رکہکر چلی آو بلقیس نہایت شرمائی اور حضور مین آنکر ایمان لائی پہر حضرت سلیمانؑ نی اوسکی ساتہ نکاح کیا بعد اوسکی پنڈلیونکی بال دور کرنیکی مشورت کی دیوون نی حمام کا بنانا اور نوری کا لگانا بتلایا اور اس حکمت سی اون ساق سیمین کو بلورین بنایا

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا

جب حضرت سلیمانؑ بیچ عبادتخانی کی طاعت الٰہی مین مصروف رہتی تہی ہر روز اوس عبادتخانیمین ایک درخت جمتا تہا اور اپنی خاصیتین بیان کرتا تہا کہ مین فلانی فلانی مرض کی دوا ہون اور میرا یہ اثر ہی حضرت سلیمانؑ اوسکو لکہوا لیتی تہی ایکروز اوسی دستور سی عبادتمین مصروف تہی ایک درخت زمین سی نکلا اوسنی بعد سوال کی عرض کیا کہ میرا نام خروب ہی اور میری خاصیت یہ ہی کہ تیری ملک اور سلطنت کی خرابی ہوگی بعد اسکی خدا تعالی نی وحی بہیجی کہ اب تمہارا وقت رحلت کا نزدیک آیا ہی اب آخرت کی سفر کی تیاری کرو جب حضرت سلیمانؑ نی وصیت کی اور جو خبرین لکہوانی کی تہین سو لکہوائین بعد اوسکی جناب الٰہی مین عرض کی کہ میری موتکا احوال ایک برس تک جنون پر اور شیطان پر پوشیدہ رہے کہ اس عرصی مین جو کام مین نی اونکو سونپی ہین تیار ہوجاوین بعد اسکی غسل کر کی لباس پاکیزہ پہنا اور عبادتخانیمین تشریف لائی اور اوس لاٹہی پر جو ماندگی کی وقت تکیہ کرتی تہی تکیہ کیا اور قابض ارواح نی روح مقدس کو قبض کر کر روضۂ رضوان تک پہنچایا جب حضرت سلیمانؑ عبادتخانیمین آتی تہی اور عبادتمین مشغول رہتی تہی تو اوس مدت مین گماشتی حضرت کی مہلت ملک سنبہالتی تہی اور شیاطین اونکی ہیبت سی بندگی کیوقت سامنی نہ دیکہہ سکتی تہی جب آنکہہ اونکی کبہی بے اختیار حضور پر پڑتی تہی تو گمان کرتی کہ آپ عبادتمین کہڑی ہین اسواسطی محنت شاقہ کیا کرتی تہی جب ایکسال پورا ہوا اور دابۃ الارض یعنی دیمک نی لاٹہی کی جڑ کہالی اور حضرت گر پڑی جب دیوونکو اونکی رحلت کا حال ظاہر ہوا اور خبر موت کی عالم مین مشہور ہوئی اور اصل حکمت حضرت سلیمانؑ کی موت کی چہپانیکی یہ تہی کہ آدمیونکو شیطانونکی دعوی سی یہ گمان تہا کہ وہ غیب جانتی ہین جب حضرت سلیمانؑ نی دار الآخرۃ کو انتقال کیا اور ایسا واقعہ عظیم ایکبرس تک مخفی رہا تب آدمیونکو یقین ہوا کہ وہ اپنی دعوی غیب دانیمین جہوٹہی ہین بہرحال سلیمانؑ جیسی بادشاہ بہی دار فانی سی ملک بقا کو پہنچی

ذکر حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا

ہرچند کہ لقمان کی نبوت مین اختلاف ہی لیکن جو ذکر اونکا انبیا کی حال کی ساتہ مذکور ہوتا ہی اور حق تعالی نی قرآن شریف مین اونکا ذکر فرمایا ہی وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اسواسطے اوسی حال مین ذکر کیا جاتا ہی حضرت لقمان [illegible] تہی نوبہ جو حبش کی تعلق مین ہی وہانکی رہنی والی تہی اور شغل بکریون کی چرانیکا رکہتی تہی جب اللہ تعالی نی اونکو حکمت عنایت کی تو ایکروز مجمع عام مین

لوگونکو اپنی کلمات حکمت کا فیض پہنچاتی تہی ایک رفیق نے ایام شباب کی پوچھا کہ تم تو ہماری ساتہ بکریان چراتی تہی
حکمت کہانسی سیکھی اور یہ مرتبہ کیسا پایا بولا کہ سچ بولنی سی اور بیفائدہ باتین چہوڑنی سی اور امانت مین خیانت نکرنی سی
اور ابتدا مین حضرت لقمان ایک شخص کی غلام تہی کہ تیس مثقال طلا کو اوسنی خریدا تہا اور سبب آزادی کا یہ ہوا کہ ایکدن
میان نی حکم کیا کہ ایک بکری ذبح کر اور جو عضو بہتر ہی وہ ہمون لا لقمان نی ذبح کرکی دل اور زبان پہونکر سامنی
لیگئی بعد چند روز کی میان نی حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کر اور بدترین اعضا ہمون لا لقمان پہر دل اور زبان پہونکر
لیگئی میان نی پوچھا کہ اول تو بہترین اعضا دل اور زبان کو سمجھکر لایا تہا اور اب بدترین اعضا جو مینی
مانگا تب بہی تو یہی لایا لقمان نی کہا جب زبان بد قولون سی اور دل ناکاری وصفون سی صاف ہو تو عقلمندون
کی نزدیک بہترین اعضا ہی والا بدترین

ذکر حضرت یونس علیه السلام کا

حضرت یونس مشہور پیغمبرون
سی ہین حق تعالی نی اونکو شہر نینوا مین پیغمبر کرکی بہیجا اونہون نی وہانکی لوگونکو دین موسٰی کی دعوت کی خدا
کی مہربانیکا امیدوار کیا اور غضب سی ڈرایا لیکن کسی نوع کا فائدہ نہوا اور کسینی تابعداری نکی بلکہ
اونکی رسالت کی تکذیب اور دست وزبان سی اونکو رنج دینا شروع کیا بعد اوسکی حضرت یونس علیه السلام نی
دعا کی کہ الٰہی بار الٰہا میری قوم نی میری تکذیب کی تو اونپر اپنا عذاب نازل کر بعد اوسکی حضرت یونس مع اپنی اہل وعیال کو
لیکر نکلی اور نکلنی کیوقت لوگونسی کہا کہ تین دن کی بعد تمپر عذاب نازل ہوگا اور اوسی ملک مین ایک پہاڑ
مین جاکر مقام کیا الله تعالی نی آتش جہنم مین سی تہوڑی حرارت اوس شہر پر بہیجی تب وہ گرمی سی تڑپنی لگی
اور پشیمان ہوکر حضرت یونس کو طلب کری جب نپایا تو بیقرار ہوکر سب مرد و زن شہر سی باہر ایک ٹیلی کی پاس
جمع ہوئی اور لڑکونکو ماؤن سی اور بچونکو چارپایونسی جدا کیا اور کئی روز تک زاری و بیقراری مین مشغول رہی
الله کریم نی اونپر رحم کیا اور اوس عذاب کو اوٹہایا بعد نجات اہل نینوا کی حضرت یونس شہر کی طرف متوجہ ہوئی
تا دریافت کرین کہ قوم کا انجام کیا ہوا رستی مین ابلیس بصورت انسان ملا اور کہا کہ اونسی تو عذاب دفع ہوگیا تم اگر جاؤگی
تو تمہاری تکذیب کرینگی حضرت یونس قوم کی جہٹلانیکی خیال سی غصہ ہوکر انتظار حکم الٰہی کا نکرکی پہر گئی کہ اگر مین
وہان جاؤنگا تو مجھکو کاذب کہینگی پہر اپنی اہل وعیال کو لیکر روانہ ہوئی اور دریا کی کنارے پہنچی اہل کشتی سی کہا کہ
ہمکو دریا کی پار کردو اون لوگون نی کہا کہ ہماری کشتی مین اگرچہ بہت سی کچہ آدمی اسمین بٹہالو اور کچہ دوسری کشتی
آتی ہی اوسمین سوار کرو حضرت یونس نی بعضی متعلقونکو اوس کشتی مین اور خود مع دو بیٹونکی دوسری کشتی کی منتظر
رہی جب دوسری کشتی آپہنچی تو حضرت یونس اودہر متوجہ ہوئی کہ اونسی التماس کرین اسمین ایک بیٹی کا پانون
پہسلا وہ دریا مین ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا جو کنارے پر تہا اوسکو بہیڑیا لیگیا حضرت یونس نی جانا کہ یہ بلای آسمانی
ہی بعد اس مصیبت کی کشتی مین بیٹہی خدا کی قدرت سی وہ کشتی دریا کی بیچمین ایسی کہڑی ہوگئی جیسی خشکی مین گڑکر
ہل نہین سکتی اور کشتیان اوسکی آس پاس گذرتی تہین اور کشتی والون نی کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی بندہ نی
خاوند سی بہاگ کر بیٹہا ہی اسواسطی کشتی اٹک رہی ہی لوگون نی ہرچند تلاش کیا کوئی بندہ بہاگا ہوا نملا حضرت

یونس ؑ کا جمال اور جلال دیکھکر کسیکو وہم وخیال نہ گذرتا تہا جو یہ گمان اونپر لیجاتی حضرت یونس ؑ نے فرمایا کہ وہ بندہ بہاگا
ہوا مین ہون مجکو دریا مین ڈالدو اونہون نے کہا استغفر اللہ ہم تمکو کسطرح پانی مین ڈالین گے بلکہ آپکے وجود شریف کی
برکت سے اس گرداب فنا سے اپنی نجات جانتے ہین حضرت یونس ؑ نے کہا کہ قرعہ ڈالو جسکے نام پڑے اوسکو دریا مین
پہینکدو جب قرعہ ڈالا تو حضرت یونس ؑ کے نام پر پڑا پہر اون لوگون نے کہا قرعہ کا اعتبار نہین کبھی برخلاف بھی پڑتا ہے
ہم تمکو ہرگز نہ ڈالین گے القصہ تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت یونس ؑ کے نام پر پڑا جب بھی اون لوگون نے انکار کیا اس
عرصے مین خداوند عالم نے ایک بڑی مچہلی کو حکم کیا وہ اپنا منہ پہیلا کر اونکے سامنے آتی تہی آخر لاچار ہوکر حضرت
یونس ؑ کو دریا مین پہینکا اوسوقت خطاب الٰہی مچہلیکو پہونچا کہ ہمنے یونس ؑ کو تیرے رزق کا لقمہ نہین کیا ہے بلکہ
تیرے پیٹ کو اوسکا قیدخانہ بنایا ہے خبردار کچہہ آسیب اونکو مت پہونچا سو چالیس دن حضرت یونس ؑ مچہلی کے
پیٹ مین رہے قادر مختار نے حضرت یونس ؑ کی آنکہون سے حجاب اوٹہایا یعنی مچہلیکا پیٹ مانند کانچ کے صاف
اور شفاف کردیا کہ عجائب وغرائب دریا کے ملاحظہ کرتے تہے اور خدا کی تسبیح مین مشغول رہتے تہے جب حضرت یونس ؑ
نے اوس ظلمات مین پکارا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل
کو بہیجا کہ مچہلی سے کہو کہ جس جگہہ تو نے نگلا تہا اوسطرف کے کنارے پر اوگلدے اب مین اوس سے راضی ہون مچہلی نے
حضرت یونس ؑ کو منہ سے باہر نکالکر کنارے پر ڈالدیا اور درخت کدو فی الحال بحکم کن فیکون پیدا ہوا اوسکے نیچے یونس ؑ
نے آسایش پائی اور ایک جنگل کی ہرنی کو الہام ہوا کہ وہ ہمیشہ آکر دودہ پلا جاتی تہی جب کچہہ توانائی بدن مین آئی
اور وہ درخت سوکہہ گیا تو حضرت یونس ؑ نے اوسکے سوکہنے کے سبب حرارت آفتاب کی بہت غم کیا اور رونے لگے جبرئیل
فرمان الٰہی لائے کہ ایکدرخت کے سوکہنے سے کہ چندان قیمت نہین رکہتا ہے تمنے اتنا غم کیا اور ہزارون مخلوق کے ہلاک ہونیکا اندیشہ
نکیا اور بد دعا کی کہ ایکبارگی میرے غضب مین گرفتار ہوجاوین حضرت یونس ؑ نے متنبہ ہوکر استغفار کیا جب وحی آئی
کہ تم پہر قوم مین جاؤ وہانسے روانہ ہوے جب متصل شہر کے پہونچے تو ایک گوالے سے پوچہا کہ تو کون ہے وہ بولا کہ مین
یونس بن متی کی قوم مین سے ہون آپنے پوچہا کہ اوس یونس ؑ کی کیا خبر ہے اور اوسکے بعد قوم کا کیا حال ہوا اوسنے
کہا کہ یونس بہترین مخلوقات ہے اور اوسکے بعد قوم پر عذاب متوجہ ہوا لوگون نے جب اونکو نپایا تو سبنے توبہ کی
ارحم الراحمین نے وہ عذاب دفع کیا اور آتش کی بلا سے نجات بخشی پہر حضرت یونس ؑ نے اوس گوالے سے دودہ مانگا
اوسنے کہا کہ قسم ہے یونس کے خدا کی کہ جب سے یونس ؑ غائب ہوا ہے تب سے برسات نہین برسی اور گہاس نہین جمے
بکریان چارہ خاشاک سے بہوک کی شدت کو دفع کرتی ہین حضرت یونس ؑ نے کئی بکریونکی پیٹہہ پر ہاتہ پہیرا اونکے تہن
دودہ سے بہر گئے گوالے نے کہا واللہ اگر یونس ؑ زندہ ہے تو تو یونس ؑ ہے آپنے فرمایا مین یونس ؑ ہون تو جاکر قوم کو میری
خبر پہونچا گوالے نے کہا بادشاہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی مجکو حضرت یونس ؑ کی سلامتی کی خبر پہونچاویگا تو مین اپنا ملک اوسکو دیکر حضرت
یونس ؑ کی خدمتگاری کا بیڑا اپنی کمر پر باندہونگا اب اگر مین بغیر حجت کے یہ خبر پہونچاؤنگا تو لوگ کہینگے کہ یہ گوالیا ملک
کی لالچ سے جہوٹہہ بولتا ہے میری کوئی نہ سنیگا بلکہ مار ڈالینگے حضرت یونس ؑ نے فرمایا تو اونکو خبر کر یہ بکریان [illegible] کہ جسمین

مین بیٹھا ہون گواہی تیری کلام کی صدق پر دینگی جب گوالی نے آنکر خبر دی تو ایک عالم اکٹھا ہوگیا اور اوسکی تکذیب کرنے
لگی جب اونکو اپنی ساتھ جنگل مین لایا تو بکریون نے گواہی دی کہ حضرت یونسؑ نے ہمارا دودہ پیا ہے اور پتھر نے شہادت
دی کہ مجھپر بیٹھی تھے لوگ متعجب ہوکر حضرت یونسؑ کی تلاش کرنے لگے آخر اوسی جنگلمین ایکدرخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے پائے
جب حضرت پر اونکی نظر پڑی تو قدمونپر گر پڑے اور ہاتھ پانون چومنے لگے اور نہایت عزت و احترام سے ہمراہ رکاب
سعادت نصاب ہوکر شہر مین لائے اونکی مقدم شریف کی برکت سے اوس ملک مین جمعیت اور آسودگی حاصل
ہوئی اور دین شریعت سکھانے مین مصروف ہوئے اور آخر عمر تک عبادت حق اور ہدایت خلق کرتے رہے پھر راہی عالم بقا کے
ہوئے **ذکر حضرت عزیر علیہ السلام** کا جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تو حضرت عزیر کو
بنی اسرائیل کے ساتھ قید کرکے بابل کو لے گیا اور اوس زمانے مین کوئی اونسے بڑا عالم اور حافظ توریت کا نہ تھا جب
بخت نصر کی قید سے خلاصی پائی اور اپنے وطن کیطرف روانہ ہوئے گذر اونکا ایک ویران گانون مین ہوا اوسکے گانون
کی باغ مین ایکدرخت کے تلے اوترے اور اونکے پاس کچہ انجیر اور شیرہ انگور تھا اپنے مرکب سے اوترے سامان آگے رکھکر مرکب
کو مضبوط باندہا اور اوس گانون کی گرے ہوئی دیوارون پر اور پورانی ہڈیون پر نظر کرکے کہا کہ خدا تعالی انکو کیونکر
زندہ کریگا بعد موت کے اسی خیالمین حضرت عزیر سو گئے اور اللہ تعالی نے خوابمین اونکی روح قبض کرکے اونکی جسم
کو نظر لوگون سے غائب کر دیا اور وہ طعام اور شیرہ بدستور تازہ رہا اور مرکب بھی ہلاک ہوگیا اور کئی برس کے بعد حضرت
عزیر کو زندہ کیا ایک فرشتے نے اونسے پوچھا کہ تمنے یہان کتنی درنگ کی ہے یعنی کتنی مدت ہوئی ہے اونہون نے
فرمایا ایکدن یا کم ایکدن سے یہان ہون فرشتے نے کہا نہین بلکہ تمنے سو برس یہان درنگ کی ہے اب تم اپنے طعام و شراب کو
دیکھو ابھی بدبو اور متغیر نہین ہوا اور نظر کرو اپنے گدہے مرے کیطرف کہ کسطرح ہم اوسکو گوشت پوست پہناتے ہین جب
حضرت عزیر نے اپنے گدہے کیطرف نظر کی تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ گلی ہوئی ہڈیان آپسمین ملجاتی ہین اور گوشت اور
رگین چمٹا جاتا ہے پھر اوسپر قادر مختار نے پوست پہناکر زندہ کیا پھر حضرت عزیر اپنے چارپائے پر بیٹھکر اپنے گھر آئے کہتے ہین
کہ جب حضرت گانون مین آئے تو کسینے اونکو نہین پہچانا اور اپنے گھر کی وضع ترتیب اول پر نہ پائی ایک بڑھیا
کو دروازے پر دیکھا پوچھا یہ گھر عزیر کا ہے اوسنے کہا ہان تو کون ہے جو مدت کے بعد میرے میان کا نام لیتا ہے جواب دیا
کہ عزیر مین ہون لونڈی نے کہا سبحان اللہ سو برس سے وہ غائب ہے اوسکا کچہ پتا نہین ملتا اگر تو سچا ہے تو دعا
کر جو میری آنکھین بینا ہو جاوین تو مین تجکو پہچانون اسواسطے کہ عزیر مستجاب الدعوات تھا حضرت عزیر نے دعا کی
اور ہاتہ اپنا آنکھونپر رکھا خدا نے اوسکو بینا کیا وہ دیکھکر بولی کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو عزیر ہے غائب ہونیکی وقت
سے اتبک کچہ تفاوت تیرے چہرے مین نہین ہوا ایک بیٹا اونکا عمر ایکسو برس کا اور پوتے بھی سپید ریش ہوگئے تھے
لونڈی نے مجلس مین جاکر حضرت کی اولاد سے اور بنی اسرائیل سے یہ حال عجیب سنایا وہ لوگ تکذیب کرنے لگے اوسنے کہا
مین وہی لونڈی نابینا ہون اوسکی دعا سے خدا نے مجکو آنکھین بخشین ہین سب لوگ دوڑکر آئے حضرت عزیر کے بیٹے نے کہا
کہ ہمارے باپ کے دونون شانون مین ایک خال تھا حضرت عزیر نے پیٹھ ننگی کی بیٹے نے علامت سے پہچانکر تصدیق کی لیکن قوم نے

کہا ہمکو جب باور ہوگا کہ توریت ہمکو سناوی اسواسطے کہ بعد حضرت ہارون کی کسیکو عزیر سے بہتر حفظ نہ تہی اور
بخت نصر کے ہاتہ سے سب دفتر توریت کی ضائع ہو گئی ہین حضرت عزیر نے توریت کو سر سے شروع کیا اور لوگون نے لکہنا
شروع کیا سب لکہہ لی بعد اوسکی ایک نسخہ تورات کا جو بعضی علماے بنی اسرائیل نے چہپا کر رکہا تہا پیدا کیا اور دونو نکا
مقابلہ کیا ایک حرف کا بہی تفاوت نہوا جب قوم نے تصدیق کی اور سب معتقد ہوئی لیکن زیادتی اعتقاد سے گمراہی مین
پڑے اور کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہی القصہ عزیر بعد اوسکی پچاس برس اور جیے اور ہدایت خلق مین مصروف رہے آخر کل
من علیہا فان کا جام ناگوار نوش جان فرمایا اور عالم قدس کو رونق بخشی **ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا**
حضرت زکریا کی باپکا نام باذان تہا اور حضرت مریم کی قبلہ گاہ کا نام عمران تہا اور عمران کے ایک بیٹی پیدا ہوکر
پہر اولاد نہین ہوئی تہی اور بی بی اونکی بسبب بڑہاپی کی اولاد ہونے سے نا امید تہین ایکروز بی بی نے
ایکمرغ کو دیکہا کہ اوسنے اپنی بیضی کو توڑا اوسمین سے بچہ پیدا ہوا اونکو بہت تمنا اولاد کی ہوئی اور خدا سے دعا
مانگی اوسکی قدرت کاملہ سے حمل رہ گیا بعد ظہور حمل کی اونہون نے نذر کی اگر خدا مجکو بیٹا دے تو مین اوسکو محرر کرونگی
یعنی دنیا کی کامون سی بچا کر واسطے عبادت خالق کی بیت المقدس کی مجاوری مین رکہونگی جب حضرت مریم
پیدا ہوئین تو اونکی والدہ غمگین ہوئین اور دعا مانگی کہ الہی یہ تو بیٹی ہوا اور بیٹی لائق خدمت بیت المقدس
کے نہین اور مین نے اسکا نام مریم رکہا تو اوسکو اور اوسکی اولاد کو شیطان سے اپنی پناہ مین رکہیو پہر والدہ
اونکی مریم کو ایک خرقہ مین لپیٹ کی بیت المقدس کے علما اور احبار کی پاس لیگئین اوس زمانہ مین پیغمبر اور مقتدا
سبکے حضرت زکریا تہی ہر ایک نے کہا کہ مین اوسکی پرورش کرونگا حضرت زکریا نے فرمایا کہ اوسکی خالا
میرا قبیلہ ہی مین واسطے تربیت کی اولی ہون القصہ بسبب نزاع کی قرعہ ڈالنا قرار پایا اور لوہی کی قلمون پر
جس سے تورات لکہتی تہی ہر ایک کا نام لکہکر یون ٹہرایا کہ قلم پانیمین ڈالو جسکا قلم پانیمین بیٹہے اور تیرتا رہے
وہ کفالت اور تربیت مریم کی کرے تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت زکریا کا قلم نکلا لاچار ہوکر حضرت زکریا
کی کفالت پر راضی ہوئین حضرت زکریا نے اونکو پرورش کیا جب بی بی مریم بڑی ہوئین تب فرمائین
کہ مین مسجد کی خدمت اور عبادت کی لائق ہون جب حضرت اونکو مسجد مین لائے اور ایک حجرہ مسجد مین
بنا کیا کہ بغیر زینے کے کوئی جا نہ سکتا تہا جب حضرت زکریا مسجد سے باہر جاتے تہے تو بی بی مریم زینے کو اوپر
کہینچ لیتی تہین اور وہ در کو مقفل کرجاتی تہی جب حضرت زکریا آتے تو میوہ گرمی کا موسم سرمی مین اور
پہل سرمی کے گرمی مین اونکی پاس دیکہتے اور پوچہتے کہ اے مریم یہ میوہ بیوقت تیرے پاس کہانسے آیا وہ کہتین
من عند اللہ یعنی اللہ کی پاس سے جب زکریا نے یہ صورت دیکہی تو اونہون نے دعا مانگی کہ خداوندا تو ایسا قادر ہی کہ مریم کو غیر
موسم مین میوہ پیدا کرکے دیتا ہی تو مجکو بہی بڑہاپی مین فرزند دیسکتا ہی حق تعالی نے دعا اونکی قبول کی ایکروز محراب مین
عبادت کرتی تہی تو ملائک نے پکارا کہ اے زکریا اللہ تعالی تمکو مژدہ دیتا ہی ایک بیٹے کا جسکا نام یحیی ہی اونہون نے کہا کیونکر
میری بیٹا ہوگا قبیلہ میرا عقیمہ ہی اور مین بوڑہا ضعیف ہون ملائک نے کہا کہ وہ خدا قادر ہی اور علامت اوسکی حمل رہنے کی یہ کہ

تو تین دن تک لوگون سے باتین نکر سکیگا مگر رمز و اشارے سے القصہ حضرت یحیی تولد ہوئی باپکی آنکھین اونکی دیدار سے روشن
ہوئین اور حق تعالی نے یحیی کو ایام طفولیت مین نبوت بخشی ایکروز چار برسکی عمر مین لڑکونپر گذرے کہ کھیل رہے تھے لڑکی بولے
کہ آؤ یار کھیلین آپنے فرمایا کہ مجکو خدا نے کھیلنے کو نہین پیدا کیا ہے اور چھوٹی عمر مین لباس ہبا بونکا پہنا اور اکثر اوقات
بیت المقدس مین عبادت کرتے تھے اور بہت روتے تھے اور جب دوزخکا ذکر سنتے تھے تو بیہوش ہو جاتے جب رونا اونکا
حد سے زیادہ ہوا تو باپنے کہا بیٹا ہمنے تمکو اپنی دلکی خوشی کیواسطے خدا سے مانگا تھا اب تو تمہارے رونے سے ہماری عیش
تلخ ہوتی ہے حضرت یحیی نے عرض کی کہ آپنے فرمایا تھا کہ بہشت اور دوزخ مین ایک بیابان آتش کا ہے کہ وہ
سوا ہے آنکھون کی پانیکے نہین بجھتا پہر مجکو کیون منع کرتے ہو **ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کے**
قتلکا کہتے ہین کہ جب حضرت مریم کو حمل رہا اور سوا حضرت زکریا کے اونکے پاس کوئی جاتا نہ تھا یہودیون
نے کہ اکثر اونکی طبیعتون مین افترا اور بہتان بہرا ہے حضرت زکریا کو زنا کی تہمت سے متہم کیا اور ارادہ قتلکا کیا
جب حضرت کو یہ بات معلوم ہوئی تو قوم مین سے نکلکر بہاگنے کا قصد کیا رستے مین ایک بڑا درخت دیکھا اوسمین
سے آواز سنی کہ یا نبی اللہ مجھمین آؤ جب حضرت زکریا نے اودہر توجہ کی تو وہ درخت بیچمین سے پہٹا اور زکریا اوسمین
بیٹھہ گئے پہر درخت کے اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہوگئے مگر شیطان لعین نے اونکی چادر کا کونا پکڑ لیا وہ درخت
سے باہر رہگیا جب بنی اسرائیل ڈہونڈہنے آئے تب شیطان نے بصورت انسان ہوکر کہا کہ مین نے ایسا بڑا
جادوگر نہین دیکھا کہ اپنے جادو کے زور سے درختکو چیر کر اوسمین چھپ گیا قوم نے اوسکو جھٹلایا تب بولا کہ
دامن اوسکا جو باہر رہگیا ہے سو میرے سچ پر دلیل ہے قوم نے چاہا کہ درخت مین آگ لگادین اوس ملعون نے
صلاح دی کہ آرے سے چیر ڈالو جب آرا حضرت زکریا کے سر مبارک پر پہنچا تو ساکنان عرش برین اور ملائک
آسمان و زمین مین کہلبلی پڑگئی مگر اوس بادشاہ بے پروا کی بے نیازی کو دیکھکر لب کھولتے تھے اور سوا آہ سرد کے
کچہ بات نہ بولتے تھے حضرت زکریا نے چاہا کہ آہ کرین حکم ہوا کہ اگر آہ کی تو نام تیرا دفتر نبوت سے مٹادونگا
سبحان اللہ دوستون کے سر پر آرے چلتے ہین اور دم نہین مارتے اور دشمن درخت امید سے پہل چکہتے ہین
اور کفران کرتے ہین کسیکو مجال چون و چرا کی نہین ہے جو چاہے سو کرے اوسیکا حکم اور اوسیکا اختیار ہے
اس استقامت سے اوس نبی عالی ہمت نے جان شیرین کو سونپا اور گروہ ان اللہ مع الصابرین مین پہنچا
ذکر حضرت یحیی علیہ السلام کا حضرت یحیی کے زمانے مین ایک بادشاہ تہا اور اوسکی قبیلہ کے
باطن نامبارک مین انبیا اور علما سے بغض رہتا تہا اور اوسکی ایک بیٹی اگلے خاوند سے نہایت جمیلہ و شکیل
تھی اور وہ بسبب بڑہاپے کے چاہتی تھی کہ بیٹی کو بادشاہ کی نکاح مین دیوے تاکہ دوسری عورت کا تسلط
گہر مین نہو بادشاہ نے اوسکا یہ ارادہ دریافت کرکے کہا کہ مین حضرت یحیی سے پوچھونگا اگر نکاح میرا اوسکے
ساتہ جائز ہوگا تو کرونگا حضرت یحیی سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ یہ عقد باطل اور نکاح فاسد ہے بادشاہ نے
جورو سے کہا کہ یحیی پیغمبر خدا ہے وہ اس نکاح سے منع کرتا ہے اس نابکار نے اپنی دلمین حضرت یحیی سے کینہ پکڑا

ایکروز بادشاہ کے پاس حالت مستی مین اپنی بیٹی کو آراستہ کرکے بھیجا بادشاہ نے گہر اغیار سے خالی پاکر
چاہا کہ فعل بد کرے لڑکی نے انکار کیا اور کہا کہ جب تلک میری حاجت بر نہ لاویگا تب تلک مین تجھکو
قدرت ندونگی بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ یحییٰ بن زکریا کا قتل ہے بادشاہ تو نشہ کے خروش سے اور شہوت
کے جوش سے بیہوش ہو ہی رہا تہا کہا تو مختار ہے اوس دختر بد اختر نے فی الفور حکم بھیجا اور حضرت یحییٰ کا سر مبارک
تن نازنین سے جدا کرکے طشت مین رکھکر بادشاہ کی مجلس مین منگوایا تین بار اوس سرور اصفیا کی سر سے آواز آئی
کہ اے بادشاہ تیری بیٹی ہے تجہپر حرام ہے قادر ذوالجلال کی قدرت سے اوسیوقت زمین اوس بادشاہ کو مع دختر
کے نگل گئی **بیت** حلم دائم سمجہ سے جو مولی کرے ٭ حد سے جو گذرے اوسے رسوا کرے ٭ جب وہ پیغمبر معصوم مارا گیا
تو اللہ تعالی نے فارس کے بادشاہ کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ اوسنے حضرت زکریا اور یحییٰ کے خون کے عوض
مین اونکی دماغ کا بھیجا نکالا اور لشکر جرار لیکر تمام ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بیت المقدس کے پاس ڈیرہ کیا
اور لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اتنے یہود قتل کرو کہ خون کی نہر بہے لشکر تک پہونچے القصہ اوس سردار نے
تلوار میان سے کہینچی اور سر افشانی یہود کی شروع کی کہتے ہین کہ حضرت یحییٰ کا خون جس روز سے قتل ہوئے تہے جوش مین
تہا بند نہوتا تہا جب ستر ہزار یہود قتل ہوئے تب خون حضرت یحییٰ کا بند ہوا اور اوس سردار کو باقی لوگون پر
رحم آیا مگر بادشاہ نے فرمایا تہا کہ جب تک سیر لشکر تک نہر خون کی نہ پہونچے تب تک ہاتہ قتل سے مت اوٹہانا
پہر اوس سردار نے بادشاہ کی تسلی خاطر کیواسطے چار پاے ذبح کیئے جب نہر خون کی لشکر کو پہونچی تب
قتل موقوف ہوا ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مریم کا حمل حضرت زکریا کے قتل ہونیکا سبب
ہوا اور کیفیت حمل رہنے کی یون ہے کہ ایکروز حضرت مریم اپنی خالا کے یا بہن کے گہر غسل حیض کرنے گئین اور
پردہ لٹکا کر چاہتی تہین کہ غسل کرین جبرئیل ایک بیریش جوان خوبرو عنبر موکی صورت مین ظاہر ہوے حضرت مریم
نے دیکہا کہ ایک شخص نامحرم میری طرف متوجہ ہے تو نہایت حجاب زدہ ہوکر فرمایا کہ مین پناہ مانگتی ہون
تجہسے ساتھ اللہ کے اگر تو پرہیزگار ہے جبرئیل نے کہا مین وہ شخص نہین ہون کہ جس سے تو ڈرے مین اللہ کا
رسول ہون تجکو پاکیزہ بیٹا بخشنے کو آیا ہون حضرت مریم نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجکو تو کسی بشر نے
چہوا نہین اور مین بدکار عورت نہین ہون جبرئیل نے کہا سچ ہے تو ایسی ہے لیکن تیرے اللہ نے فرمایا ہے کہ مجہپر
بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا آسان ہے مین اوسکو اعجوبہ زمان اور رحمت عالمیان بناونگا اور یہ حکم ہو چکا ہے بعد
اوسکے حضرت جبرئیل نے مریم کے جیب گریبان مین حضرت عیسیٰ کی روح مبارک کو پہونک دیا فی الفور حمل رہگیا
کہتے ہین کہ یوسف نجار جو حضرت مریم کے ماموں کا بیٹا تہا بیت المقدس مین عبادت کرتا تہا اور کبہی کبہی حضرت
مریم کو اونکی خالا کے گہر پہونچا دیتا تہا جب حمل کے احوال سے واقف ہوا نہایت غمگین ہوکر پوچہا کہ
اے مریم تمہاری پرہیزگاری مین بہت شک ہے اگر حکم ہو تو پوچہون حضرت مریم نے رخصت دی اوسنے
پوچہا کہ کوئی درخت بغیر تخم کے پیدا ہوتا ہے یا کوئی تخم بغیر درخت کے ہوتا ہے حضرت مریم نے کہا کہ حق تعالے نے پہلا درخت

کس تخم سے پیدا کیا پہلا تخم کس درخت سے نکالا آخر اوسے ظاہر پوچھا کہ کوئی فرزند بغیر باپ کے ہوا ہے حضرت
مریم نے جواب دیا بلکہ بغیر ماں کے بھی ہوتا ہے آدم اور حوا کو نہ باپ ماں سے پیدا ہوئے ہیں یوسف نے اونکی تصدیق
کر کے کہا کہ سوال میرا بطریق حکمت کے تھا میرا قصور معاف کر جب ولادت حضرت عیسیٰ کی نزدیک آئی حضرت
مریم کو ندا ہوئی کہ اس شہر سے باہر جاؤ اگر قوم تمکو اس وضع پر دیکھیگی تو تمہارے فرزند کو قتل کر ڈالیگی حضرت
مریم یوسف نجار کو لیکر بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئیں اور جبرئیل راہبر ہوئے جب دو فرسنگ راہ قطع کی تو
ایک گاؤں میں جسکو بیت اللحم کہتے ہیں پہنچیں اور بسبب شدت درد کے مرکب سے اوتریں اور پشت مبارک
ایک خرما کے درخت خشک سے لگا کر بیٹھیں اور فرمایا ای کاش میں اس حال سے آگے ہی مرجاتی اور نسیًا منسیا
ہوجاتی حق تعالیٰ نے ملائک کو بھیجا اور اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملائک نے حضرت عیسیٰ کو چشمہ میں
غسل دیا اور حضرت جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ندا کی کہ ای مریم غمگین مت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے نہر
جاری کی اور سوکھے خرمے کو سرسبز کیا اب ہلا تو شاخ کھجوری کی اور گرا اپنے اوپر خرما ہے تازہ کھا اور پی اور بیٹے کو دیکھ اپنی
آنکھیں ٹھنڈی کر پھر حضرت مریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہینگے کہ یہ بچہ کہاں سے لائی ہے تو میں کیا جواب
دونگی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر کسیکو تو دیکھے اشارے سے کہیو کہ میں نے واسطے خدا کی نذر کی ہے کہ نہ آدم سے آج بات نکرو
اور اوس زمانے میں جیسے طعام و آب سے روزہ رکھتے تھے ویسے باتوں سے رکھتے تھے جب بنی اسرائیل نے حضرت مریم کے
چلے جانیکی خبر پائی تو اونکے پیچھے روانہ ہوئے جب مسافت طے کر کے آپکے پاس پہنچے کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور سر پر خاک
ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا کام بد کیا تو نے اے ہارون کی بہن یعنی تو مانند ہارون کے عبادت کرتی تھی تیرا باپ برا آدمی نتھا
اور تیری ماں بھی بدکار نتھی حضرت مریم نے اشارہ طرف عیسیٰ کے کیا کہ اس سے پوچھو سب غصہ ہوکر بولے کہ تو ہماری
مسخری کرتی ہے کیونکر ہم بات کریں لڑکے سے کہ جھولے میں ہے حضرت عیسیٰ بحکم خداوند قادر کے بولے کہ میں بندہ خدا
ہوں اور خدا نے مجھکو کتاب دی ہے اور مجھکو نبی کیا ہے جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعن سے بند کی اور جانا کہ
یہ وہ پیغمبر ہے جو اگلے پیغمبروں نے اوسکے آنیکی بشارت دی ہے اور مریم پر جو نسبت بد کرتے ہیں وہ بہتان ہے پھر تو حضرت
مریم کو کمال عزت اور حرمت سے ساتھ لیکر آئے اور بڑی تعظیم اور توقیر سے رکھا جب حضرت عیسیٰ بالغ ہوئے تب حکم
الٰہی آیا کہ بنی اسرائیل کو تئیں دعوت اپنے دین کی کرو ہر چند عیسیٰ نے دعوت کی وہ ایمان نلاتے تھے اور کہتے تھے
کہ ہم موسیٰ کا دین ایک طفل بے پدر کے کہنے سے نچھوڑینگے حضرت عیسیٰ دلتنگ ہوکر شہر سے نکلے ایک جماعت دھوبیوں
کی دیکھی جو کپڑے دھوتے تھے اونسے فرمایا کہ تم کپڑے پاکیزہ کرتے ہو کسو واسطے دلونکو پاک نہیں کرتے کہا کس
چیز سے پاک کریں فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ رسول اللہ وہ سب ایمان لائے اور حضرت
عیسیٰ کے انصار یعنی مددگار ہوئے اور کپڑے مالکونکو دیکر حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ہوئے ایکدن صیادان دریا کے
کنارے پہنچے کہ مچھلیونکا شکار کرتے تھے اونکو دعوت کی سب ایمان لائے پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہر پیغمبر
کا معجزہ ہوتا ہے تمہارا معجزہ کیا ہے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہا کہ ایک لڑکا ماں کے پیٹ سے نابینا پیدا ہوا ہے

اوسکو بینا کرو حضرت عیسی علیہ السلام نے اوسکی انکہون پر پہونکا فی الحال بینا ہوگیا پہر دوسرا معجزہ چاہا حضرت عیسی نے
تہوڑی مٹی ہاتہ پر رکہی اور شکل مرغ کی بنائی اوسمین پہونکا وہ بہی جاندار ہوکر اوڑ گیا بعد اوسکی حضرت عیسیٰ
نصیبین کو معہ اپنی حواریین کے گئے اور نصیبین ایک شہر تہا کہ وہان کا بادشاہ بڑا متکبر اور جبار تہا جب متصل
اوس شہر کے پہنچے تو حضرت عیسیٰ نے حواریین سے کہا تم مین سے کون شخص ہے کہ شہر کو جاوے اور وہان ندا کرے
کہ عیسی تمہاری شہر کو آیا چاہتی ہین اونمین سے ایک شخص نے کہا کہ مین جاونگا نام اوسکا یعقوب تہا بعد اوسکی دوسرے
حواری نے جسکا نام ثوبان تہا یعقوب کی رفاقت چاہی اوسکو بہی رخصت فرمایا اور کہا کہ اے ثوبان تقدیر الہی
یون ہے کہ عنقریب تو بلا مین گرفتار ہوگا بعد اوسکی شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو مین بہی جاون
وہ بہی رخصت ہوا شمعون نے تو شہر کے باہر توقف کیا کہ تم جاکر حضرت عیسیٰ کا حکم بجا لاو اگر تمکو کچہ ضرر پہنچے گا
تو مین کچہ تدبیر کرونگا اور اونکی پہونچنے سے آگے دشمنون نے حضرت مریم اور عیسیٰ کا احوال بری طرح سے مشہور کیا تہا یعقوب
اور ثوبان نے شہر مین آکر آواز دی کہ اے لوگو عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور رسول اللہ تمہاری شہر کو آیا چاہتے
ہین لوگ سنکر بہت جمع ہوئے اور پوچہا کہ کس نے تم مین سے یہ بات کہی ہے یعقوب تو منکر ہوا اور ثوبان نے
اقرار کیا کہ مین نے کہی ہے اوسکو جہٹلایا اور حضرت عیسیٰ اور مریم کو بیہودہ باتین کہین ثوبان کو بادشاہ کی پاس لیگئے
بادشاہ نے کہا ان باتون سے باز آ نہین تو تیرے قتل کا حکم دونگا ثوبان اپنے قول پر ثابت رہا بادشاہ نے اوسکی
ہاتہ پانون کٹوا کر آنکہون مین سلائی پہروا کر گانون سے باہر ڈلوا دیا شمعون یہ احوال سنکر شہر مین آیا اور بادشاہ کی
مصاحبون سے ملکر ملازمت پیدا کی اور فرصت مین عرض کی کہ امید کرم شہریار سے یہ ہے کہ اگر حکم ہو تو اوس مبتلائے
جراحت سے چند باتین پوچہنے مین آوین بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے بلا کر اوسکو پوچہا تو کیا بات
کہتا تہا اوسنے کہا عیسیٰ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے شمعون نے کہا اس بات کی صدق کی کیا دلیل ہے
جواب دیا کہ جذام اور برص کو صحت دیتا ہے شمعون نے کہا یہ بات طبیبون سے بہی ہوسکتی ہے اور کچہ دلیل بہی ہے ثوبان
نے کہا جو کچہ کہ لوگ اپنے گہرونمین کہاتے ہین یا ذخیرہ اور پونجی رکہتے ہین اوسکی خبر دیتا ہے شمعون نے کہا یہ تو
فعل کاہنون کا اور نجومیونکا ہے کچہ اور علامت بہی ہے کہا مٹی سے مرغ بناکر اوسمین پہونکتا ہے وہ زندہ ہوکر اوڑجاتا
ہے شمعون نے کہا کہ یہ تو فعل جادوگرونکا سا معلوم ہوتا ہے کوئی اور حجت بہی ہے ثوبان نے کہا خدا کے حکم سے مردیکو
زندہ کر دیتا ہے شمعون نے کہا کہ اب یہ مسکین قابو مین آیا ہے کہ اوسنے امر عظیم کا دعوی کیا ہے کہ یہ کام سواے خدا کے
یا اوسکی رسول کی دوسرے سے نہین ہوسکتا اب صلاح یہ ہے کہ عیسیٰ کو بلاوین اگر اوس نے ایک بات سے انکار
کیا تو اس شخصکو اس سے زیادہ عذاب فرماو اور اگر عیسیٰ مردیکو زندہ کر دے اگرچہ یقین تو نہین تب ایمان
لاوین اسواسطی کہ مردونکا زندہ کرنا دلیل قاطع ہے کہ وہ نبی ہے بادشاہ کو یہ شمعون کی بات پسند آئی اور
حضرت عیسیٰ کے بلانیکا حکم دیا اور شمعون سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ کے ساتہ باتین کرو شمعون نے حضرت عیسیٰ
سے کہا کہ یہ آدمی تیرا بہیجا ہوا جو ہمارے بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا کا ہے

کہا سچ کہتا ہی پہر شمعون نے کہا کہ یہ گمان کرتا ہی کہ تو مجذوم اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہی عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ
گمان اسکا درست ہی پہر شمعون نے کہا کہ بات یوں مقرر پائی ہی اگر تم یہ باتیں جو توبان نے کہی ہیں کر سکوگے تو
تمکو تمہاری یاروں سمیت ہم ہلاک کرینگے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اچھا شمعون نے کہا پہلے تو اسی یار کو تندرست کر دو
حضرت عیسیٰ نے توبان کی ہاتہ پاؤں کی ٹوٹی ہوئے بند بند ملا کر ہاتہ اپنا اوسپر پہیرا خدا کی قدرت سی جیسا تندرست تہا ویسا
ہی ہوگیا اور آنکہیں بہی اچہی بینا ہوگئیں شمعون نے کہا اے بادشاہ ایک نشانی ہی پیغمبری کی نشانیوں میں سی پہر
شمعون نے حضرت عیسیٰ سی التماس کی کہ بتاؤ تو اس مجلس کے لوگوں نے رات کو کیا کہایا ہی حضرت عیسیٰ نے ایک
ایک کو بیان کر دیا کہ تو نے رات کو فلانی چیز کہائی ہی اور فلانی چیز ذخیرہ کر رکہی ہی پہر شمعون نے کہا کہ یہ تیرا بہیجا ہوا
آدمی گمان کرتا ہی کہ تو مٹی کا مرغ بناتا ہی اور وہ جاندار ہوکر اوڑ جاتا ہی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ سچ کہتا ہی تمکو کونسا
مرغ مطلوب ہی شمعون نے کہا کہ خفاش یعنی واگل بناؤ حضرت عیسیٰ نے مٹی سے واگل بنا کے اور دم عیسیٰ اوسپر
پہونکا وہ اونکی سو بروز زندہ ہوکر اوڑنے لگے بعد اوسکی بہت بیماری بیماری مرضوں کی مریض لائے دم مبارک کا
سب تندرست ہوئے سب نے التماس کی کہ اب مردیکو زندہ کرو حضرت عیسیٰ نے فرمایا جس مردیکو تم مقرر کرو میں خدا کی فضل سے
اوسکو جلا دونگا شمعون نے کہا کہ سام بن نوح کو جو ہمارا اتہاباد ہی زندہ کرو تو آپکی ازان اس شہر یقینا کی برکت
سی بعید نہیں سب عالم جمع ہوکر حضرت سام کی قبر پہ گئی حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑہی اور خدا سی بہت بدعا ہوئے
بعد اوسکی سام کو پکارا اٹہ قبر اپنی خالق آسمان زمین کی حکم سی پہنچا اور ایک شخص سپید ریش اور سپید سر باہر آیا
اور جواب دیا لبیک یا روح الله سام نے قوم کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے لوگو یہ عیسیٰ بیٹا مریم صدیقہ کا ہی اور روح الله
ہی تم اوسکی نبوت مانو اور ایمان لاؤ پہر حضرت عیسیٰ نے سام سی پوچہا کہ تمہاری عہد میں تو بال سپید نہیں ہوتے تہے
تمہارے بال سپید کیوں ہوئے جواب دیا کہ جب میں نے تیری آواز سنی تو مجکو گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوئی اوسکی
ہیبت سی میری بال سپید ہوگئی پہر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تمکو کتنی برس ہوئے کہ تم نے وفات پائی ہی بولے کہ چار ہزار برس
حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں الله تعالیٰ سی دعا مانگوں کہ چند مدت پہر دنیا کی ہوا لو سام نے کہا کہ آخر پہر نکلنا ہی
چکہنا پڑیگا اور ابہی تلک تلخی سکرات کی میری حلق میں باقی ہی میں زندگانی دنیا کی نہیں چاہتا تم دعا کرو کہ
میں پہر بدستور جوار رحمت الٰہی میں پہنچوں حضرت عیسیٰ نے دعا کی وہ پہر بدستور سابق قبر میں تشریف لیگئی اور زمین
برابر ہوگئی اور اس معجزہ کی برکت سی تمام لوگ شہر نصیبین کے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے **بیان مائدہ کے**
نازل ہونیکا نازل ہونا مائدہ کا عجائبات واقعات سی اور عجائبات معجزات سی ہی کیفیت اوسکی یوں ہی کہ اکثر
حواری یعنی خاص اصحاب حضرت عیسیٰ کے ہمراہ رہتی تہی اور دوسرے آدمی بہی رکاب سعادت میں حاضر رہتے ایک دفعہ
لوگ سفر میں بہوکے ہوئے اور حواریوں سی کہا کہ تم حضرت عیسیٰ سی عرض کرو کہ حق تعالیٰ یہ بات کر سکتا ہی کہ خوان نعمت آسمان
نازل کری حواریوں نے اسبات کو بعید از قیاس سمجہکر چند بار انکار کیا آخر انکی تاکید سی حضرت عیسیٰ کے حضور میں جا کے
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو خدا سی ڈرو اور شک کی بات مت کرو لوگوں نے عرض کی کہ ہم قدرت خدا کی

سے منکر نہین ہین لیکن ہم چاہتے ہین کہ اوس مین سے کہاوین اور ہمارے دلکو اطمینان ہو اور یقین ہمارا تمہارے صدق
قول پر زیادہ ہو جب تضرع وزاری زیادہ ہوئی تب حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑہی اور خدا سے سوال کیا
کہ اے اللہ تعالیٰ تو نازل کر ہمپر ایک مائدہ آسمان سے کہ اوترنا اوسکا ہمارے اگلون اور پچھلون پر روز عید ہو اور تیری
طرف سے نشانی نبوت کی ہو نصیب کر تو ہمارے کہ تو سب رازقون سے بہتر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین تمپر نازل
کرونگا لیکن جو کوئی بعد اوسکے کفران نعمت کریگا تو مین اوسکو ایسا عذاب کرونگا کہ کسیکو عالم مین ایسا عذاب
نکیا ہوگا بعد اوسکے ایک خوان ستر کے روبرو آسمان سے زمین کیطرف متوجہ ہوا کہ نیچے اوپر اوسکے دو ٹکڑے ابر کے
تہے آہستہ آہستہ اوترکر حضرت عیسیٰ کے روبرو ٹہہرا اور اوسکی خوشبو سے لوگون کے دماغ معطر ہو گئے حضرت
عیسیٰ نے بعد سجدۂ شکر کے حواریین سے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے بڑا نیکبخت ہو اور خدا کی قدرت پر اوسکو بہروسا
ہووے خوان کا سرپوش اوٹہاوے حواریین نے عرض کی کہ ہم سب سے آپ اولیٰ اور احق ہین پہر حضرت عیسیٰ
نے بسم اللہ خیر الرازقین کہکر سرپوش اوٹہایا اور ایک عالم نظارہ کرتا تہا وہ خوان سرخ
کا تہا اور چار اوسکے پائے تہے اور نیچے اوسکے ایک سرخ سفرہ تہا اور اوس سفرے پر ایک مچھلی بہنی ہوئی کہ جسمین
کانٹے نہ تہے اور روغن اوس سے ٹپکتا تہا اور اس پاس سوا لہسن اور گندنے کے سب ترکاریان تہین اور تہوڑا اوسکے
سر کے پاس اور نمک پاؤن کے پاس کہا تہا اور پانچ گردے روٹیون کے اور تہوڑے زیتون اور پانچ انار اور کچھ چھوارے
اون گردون پر کہی تہی حضرت عیسیٰ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور اوسکا طعام اور فرمایا ہے آخرت انجام سکو دے غنی اور فقیر اور
تندرست اور مریض اوس خوان الوان نعمت پر حاضر ہوئے جس بیمار نے کہایا وہ تندرست ہوا اور جس نابینا نے کہایا وہ
بینا ہوا ہزار ہا آدمی سیر ہوئے اور طعام جتنا کہ تہا کچہ کم نہوا پہر آسمان کو اوٹہہ گیا بعد اوسکے ہر روز صبح کیوقت اوترتا
تہا اور زوال کے وقت اوٹہہ جاتا تہا اور دنیا کی لوگ اطراف وجوانب سے آتی تہی بعد اوسکے حکم خدا نازل ہوا کہ
سیر کہاوین اوس سے غریب اور مساکین اور یتیم اور مریض کہاوین غنی نہ کہاوین یہ بات غنیون پر سخت گذری
بعضے بولے کہ یہ خوان خدائی نہین ہے اور بعضے بولے کہ آسمانی نہین اسطرح کی شک کی باتین اور کفران نعمت کرنے
لگے حق تعالیٰ نے وحی بہیجی کہ مین اہل انکار اور کفران نعمت پر بموجب وعدے کے عذاب نازل کرتا ہون جب حضرت
عیسیٰ نے اون لوگونکو خبر دی صبحکو جو اپنے بچہونون سے اوٹہے تو چار سو یا سات سو آدمی سؤر کی شکل ہو گئے اور
گلی کوچون مین مارے مارے پہرتے تہے اور گو کہاتے تہے حضرت عیسیٰ کے روبرو انکے سر زمین پر رکہتے تہے اور آنسو آنکہون سے بہاتے تہے
لیکن وقت علاج کا گذر چکا تہا پشیمانی نے فائدہ ندیا اور تین دن کے بعد جہنم کی راہ لی نعوذ باللہ من غضب اللہ

بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر تشریف لیجانے کا

راویان معتمد نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین ایک بادشاہ گردن کش ظالم سرکش تہا حضرت کو حکم الٰہی ہوا کہ اوسکو
اپنے دین کی دعوت کرین ایکروز حضرت عیسیٰ نے جاکر مجلس عام مین اوس بادشاہ ظالم کو نصیحت کی کہ مین پیغمبر
خدا کا ہون اور پیغمبر خدا نے کتاب انجیل بہیجی ہے اور موسیٰ کے دین کو منسوخ کیا بعضے احکام دین کا حکم موقوف

کیا اب تم میرا دین قبول کرو اور موسیٰ کا دین چھوڑ دو اون ظالم ناپاک نی اس بات سے انکار کیا اور حضرت عیسیٰ
کے قتل پر لوگونکو تیار کیا حضرت عیسیٰ روپوش ہو گئی اور اپنے حواریین کو بلا کر وصیت کی کہ بعد میرے ایک
نبی امی عربی زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سے کہ علما اوسکی امت کے مانند انبیا کے ہونگے اپنی اولاد کو بطنا
بعد بطن وصیت کرتے جائو کہ جو کوئی اوسکو پاوے اوسپر ایمان لاوے اور سب طرح کی وصیتین کین بعد اوسکے ایک اونکے
حواریین مین سے منافق ہوگیا اوسنے حضرت کے پوشیدہ ہونیکے خبر بادشاہ کو دی اور اونکو ناگہان بادشاہ کے لوگون
نے انکے حضرت کو گرفتار کیا اور ایک مکانمین قید کرکے چارو طرف سخت چوکی رکہی صبحکیوقت حضرت عیسیٰ کیواسطے
ایک مکانمین سولی کھڑی کی اور یہودی اور دوسرے گمراہون کی جماعت نے نہایت جمع ہوئی حق تعالی
نے جبرئیل کو بھیجا اونہونے اوسمکان کی چھت توڑ کر حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لیگئے اور جب آفتاب نکلا تو
یہودیون نے ایک شخصکو اوسمکان کے اندر حضرت کے نکالنے کو بھیجا تو اوسنے حضرت عیسیٰ کو وہان نپایا اور حق تعالی
نے اوسکی شبیہ اور صورت مانند عیسیٰ کے کردی اوسنے کہا کہ مین نے تو عیسیٰ کو بہت ڈھونڈھا نپایا لوگون نے کہا کہ عیسیٰ
تو ہی ہے تو چاہتا ہے کہ اپنی جان دوسرے کو فریب تان اوٹھاوے وہ ہرچند قسمین کہاتا تہا کہ مین وہی ہون جو
اوسکے لینے کو اندر گیا تہا اونہونے اوسکی بات نہ سنی اور فی الفور سولی پر دہر کر حلق سے لٹکا دیا جب بہت دیر
تک انتظار کیا اور اپنے یار کا پتا نہ پایا اندر جاکر جو دیکھا وہان کوئی بھی نظر نہ آیا پھر آپسمین بولنے لگے کہ اگر یہ شخص
عیسیٰ ہے تو ہمارا یار کہان ہے اور اگر ہمارا یار ہے تو عیسیٰ کدہر ہے غرض یہ ہے کہ وہ ایسی شبہ مین ہے کہ روز قیامت
تک شبہ اونکا نہ مٹیگا جب حضرت عیسیٰ آسمان پر پہنچے تو اللہ تعالی نے طبیعت بشری اونکی دور کی اور ملایکہ
کی طبیعت عنایت کی آخر زمانہ تلک فرشتون مین رہین جب امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہووینگے اور دجال
نکلیگا تب حضرت عیسیٰ خدا کے حکم سے مکے مین اوترینگے نماز صبح کا وقت ہوگا اور ایک منادی غیب ندا کریگا
هٰذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ لوگ بڑی خوشی سے کعبے سے اوتارینگے حضرت امام مہدی اونسے کہینگے
کہ آپ امامت کرین وہ فرماوینگے تم آگے ہو کہ ہم آج کے دن تمہاری شریعت کی متابعت کرینگے بعد اوسکے چالیس برس دنیا مین
رہینگے اور شادی کرینگے اور اولاد پیدا ہوگی اور دین محمدی کے دشمنون سے لڑائی کرینگے اور اونکی عدل سے بکری
اور بھیڑیا اور شیر اور گائے ایک جگہہ پانی پیوینگے جب عالم بقا کو تشریف لیجاوینگے تو مسلمان اونکا جنازہ تیار کرکے
حضرت عائشہ رضی کی حجرے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین کے ساتھ مدفون کرینگے

ذکر مبارک حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے اول اللہ تعالی نے میرا
نور پیدا کیا ہے اور تمام موجودات عرش سے فرش تک میرے نور سے پیدا کیا ہے کعب الاحبار سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالے
نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونکی پیشانی مین تہا جب حضرت شیث پیدا ہوئے
تو وہ نور اونکی پیشانی مین چمکا اور اوس نور کی نگہبانیکا عہدنامہ حضرت شیث سے بمضمون لکھا گیا کہ اس نور کو سوای

بی بی پاک ذات کو مت سونپیو اور تابوت سکینہ کہ جسمین انبیا کی تصویرین تہین واسطے تسلی حضرت آدمؑ کی بہشت سے
بہیجا تہا اونکو سونپا کہ تم اپنی اولاد کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن سونپتے جاؤ چنانچہ یہ طریقہ حضرت شیثؑ کے وقت سے
اونکی اولاد مین جاری رہا اور دامن طہارت اوس نبی پاک کی آبا و اجداد کا زناکاری اور بدکاری سے آلودہ نہوا یہی
اوسکی حضرت نوحؑ سے وہ نور سام کو ملا اسیطرح نقل پاتی ہوئی حضرت ابراہیمؑ کی پیشانی مین ظہور کیا پہر حضرت اسمعیلؑ
سے اونکی اولاد کیطرف انتقال پاتے ہوئے عبد مناف مین آچکا اور عبد مناف کی چار بیٹے تہے عبد الشمس اور ہاشم
اور مطلب اور نوفل ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بہی
انہین کی اولاد مین ہین ہاشم عبد مناف کی مسند پر بیٹھے سقایۃ حجاج کہ یعنی پانی پلانا حاجیونکو اور تولیت زمزم
کی اور کنجی کعبے کی انہین کے پاس تہی اور سخاوت اور بلند ہمتی مین اپنے زمانہ مین بے نظیر تہے پہر اونکی بعد ریاست
مکہ کی عبد المطلب کو ملی عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ فلانے مقام مین کہود وہان چاہ زمزم نکلیگا تب
عبد المطلب نے نذر کی کہ اگر میرا خواب سچا ہوا اور مجھکو خدا دس بیٹے دیوے تو مین ایک بیٹے کو قربانی کرونگا جب
اوس مکانکو کہ خواب مین جسکا نشان معلوم ہوا تہا کہودا تو چاہ زمزم مانند چشمہ آب حیات کے پیدا ہوا اور بعد تہوڑے دنکے
اون کے دس بیٹے ہوئے اور وہ صورتین طلائی ہرنون کی قوم جرہم کی رکہی ہوئی ہین نکلین پہر جب اولاد ہوچکے اونکی لینے کا
زور لگایا پہر عبد المطلب کو خدا نے اونپر غالب کیا جب واسطے ایفائے نذر کے قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کا نام نکلا جو پدر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ تہے یہ بات عبد المطلب پر اور تمام قبائل عرب پر بہت دشوار
گذری اس واسطے کہ نور محمدی کے سبب سے ہر ایک شخص اونکو محبوب رکہتا تہا اور بہت مشورت کے یہ بات ٹہری کہ
اوس زمانہ مین ایک عورت جسکا نام سجاح تہا اور بڑی کاہنہ تہی اوس سے پوچہو سب لوگون اوسکے پاس جاکر یہ ماجرا
بیان کیا اوس نے کہا دس اونٹ جو خونبہا ایک آدمی کی ہے عبد اللہ کے مقابلے مین رکہکر قرعہ ڈالو اور اسیطرح
دس دس اونٹ بڑہاتے جاؤ جب قرعہ اونٹون پر پڑے تب اونکو عبد اللہ کے عوض فدیہ دو اور صدقہ کرو القصہ جب
نوبت سو اونٹ تک پہونچی تب قرعہ اونٹون کے نام پر پڑا عبد المطلب نے بہت خوشی سے اونٹونکو قربانی کرکے ایفائے نذر
کی پہر تو عبد المطلب عبد اللہ کی بہت پرورش کرنے لگے جب بالغ ہوئے تو اونکی شادی آمنہ بنت وہب بن
عبد مناف کے ساتھ کی عبد اللہ کے حسن و جمال کی آواز تمام قبیلہ حجاز مین پہونچی تہی اور اکثر امرائے عرب اپنی بیٹیان
دینے کا پیغام عبد المطلب سے کرتے تہے اور [illegible] قوم کی عورتین بسبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو عبد اللہ کی
پیشانی مین جلوہ مار رہا تہا کمال [illegible] سر راہ بیٹہتی تہین اور جب وہ [illegible] نکلتے تو بتون کی آواز آتی کہ
اے عبد اللہ یہ نور جو تیری پیشانی مین چمکتا ہے ہماری خدائی اسی سے جائیگی [illegible] نزدیک ہے [illegible] بی بی
اوس نور پاک کی حاملہ ہوئین اور عبد اللہ اپنے باپ کے حکم سے ملک شام کو واسطے تجارت کے گئے پہرتے وقت بیمار
ہوکر مدینے مین اپنے باپ کی اقربا مین ٹہرے اور مدینے مین وفات پائی کیونکہ وہ ذات سرور عالم کی دنیا کے حدوث
مین پیدا ہوا تہی تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ در یتیم اس عالم مین آوے کوئی اوس کی بہانہ جانے بیت

ہو محب جسکا خالق عالم + پھر بہتی کا اوسکو کیا ہو غم + **ذکر مبارک حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولد ہونیکا** حضرت آدم کیوقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک ہر ایک عہد مین جو پیغمبر پیدا ہوتی تھے وہ اپنی امت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور خصائل بیان کرتی تھے اور جو کتابین اللہ تعالی نے پیغمبرون پر نازل کین اون مین علامات اور شمائل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اون انبیا کو واقف کیا ہے اور اکثر اہل کتاب نے سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی ستارہ نکلنے کی آگے تصدیق اونکی پیغمبری کی کی ہے اور بنی نے بھی اوس رحمۃ العالمین کے ساتہ بیعت کرنیکی تاکیدین کی ہین اور وصیت نامے لکھے ہین یہ احوال توریت اور انجیل مین اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحیفون مین موجود ہین اور کاہنان عرب کی نقلین اور جنات کی خبرین نبوت کی اثبات کیواسطے معتبر کتابون مین موجود ہین اگر بیان مین آوین تو یہ رسالہ دفتر عظیم ہوجاے لیکن واسطے قوی ہونے اعتقاد اہل اسلام کی جو علامتین کہ وقت تولد مین ظاہر ہوئین ہین لکھی جاتی ہین حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ حمل کی مدت مین ہرگز حمل کی بوجہہ سے مین واقف نہین ہوئی اور اچھے اچھے لوگ مجکو خواب مین کہتے تھے کہ تو حاملہ ہے شفیع المذنبین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب فرزند تولد ہو تو اوسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھیو اور حضرت کی ولادت کی رات مین تمام بت سرنگون ہوگئے اور شیطان کا تخت اولٹ گیا اور خبرین آسمانکی جو شیطان لاتے تھے سو موقوف ہوگئین اور نوشیروان کی محل کی چودہ کنگورے گر پڑے اور ہزار برس کا آتشخانہ فارس کا بجھہ گیا آمنہ کہتی ہین مین اوس رات اول مین الیلی تھی کہ ناگہان فتح حمل کی نمود ہوئین اور طبیعت میری نہایت غمگین تھی اوسوقت غیب سے کئی پاکیزہ بی بیان آئین اور بڑی الفت سے مجکو شربت پلایا اور فاطمہ ثقفیہ کہتی ہین کہ اوس رات مین جو آمنہ کی پاس مین تھی تو کیا دیکھتی ہون کہ طبق نور کی آسمان سے اوترتے ہین اور گویا زمین پر ستارے اوترکر بہم نثار ہوتے ہین جب بدن مبارک حضرت کا زمین پر پہونچا تو ایک آواز آئی یَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا مُحَمَّد اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق اور مغرب نظر آنے لگا آمنہ فرماتی ہین کہ مین نے ایک آواز سنی کہ اس مولود منیف کو تمام عالم کی گرد پھراؤ بعد ایک لحظے کی مین نے اونکو پایا کہ ایک حریر مین لپیٹ کر کہ جس سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے میرے سامنے رکھدیا اور صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت ختنہ کیے ہوے پیدا ہوے عبد المطلب نقل کرتے ہین کہ مین اوس رات کعبے مین تھا یکایک کعبے کی چارون دیوارون نے سجدہ کیا اور بیت اللہ مین سے آواز تکبیر کی آئی اور ہبل جو بڑا بت تھا گر پڑا اور صفا مروہ کی پتھر نیچے اونچے ہونے لگے وہانسے جو آمنہ کی گھر آیا تو معلوم ہوا کہ ستارہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع کیا مین خدا کا شکر بجالایا پھر عبد المطلب آنحضرت کو گود مین اوٹھاکر کعبے مین لیگئے اور شکر مین اوس نعمت کی اشعار پڑھے پھر وہان سے لاکر آمنہ کے حوالے کیا **نقل ہے** کہ حضرت کی تولد کی خوشخبری ثوبیہ نے ابولہب کو پہنچائی اوسنے یہ مژدہ سنکر ثوبیہ کو آزاد کیا اسواسطے کتاب معتبر مین لکھا ہے کہ حضرت عباس نے ابولہب کو مرنیکے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ عذاب الیم مین گرفتار ہون مگر دوشنبے کی

راتت جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدا ہونیکی خوشخبری سنکر لونڈی آزاد کی تہی تہوڑا پانی بہیجی کو ملتا ہی جاتا جاہی کو بعد چالیس برس حکومت نوشیروان کی پہلی راتمین شروع ایام حیض مین بارہوین تاریخ دوشنبہ کی رات اوس مہر عالم پناہ تابندہ ماہ محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قدوم میمنت لزوم سے حرم کو محترم کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم **ذکر مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودہ پلانیکا اور حلیمہ رضی اللہ عنہا کی دائی ہونیکا** عرب مین دستور تہا کہ ہر برس مین دو بار عورتین شیر دار مکی مین آنکر لڑکونکو لیکر اپنی مکانونکو جاتی تہین جب مدت دودہ پلانیکی پوری ہوتی تہی تو مکی مین لڑکونکو ماباپ ماں کی پاس پہنچاکر انعام اکرام لیکر اپنی مکانونکو جاتی تہین اتفاقاً اوس برس مین بنی سعد کی قبیلہ کی عورتین مکی مین آئین اونمین حلیمہ سعدیہ ابو ذویب کا قبیلہ آیا اور اوس سال اونکی ملک مین قحط تہا حلیمہ رضی اور اوسکا خاوند ایک دبلی سے گدہی پر اور ضعیف سی اونٹنی پر سوار ہوکر چلی تہی بڑی مصیبت سے مکی مین پہنچی قافلی کی عورتون نے آگی سے پہنچکر مقدور والون کی بچی لی لیے اور محمد بن عبد اللہ کی لینے کا کوئی ارادہ نکرتی تہی اسواسطی کہ وہ یتیم تہی اور انعام دائیونکا باپ سے تعلق رکہتا تہا حلیمہ نے اپنی خاوند سے کہا کہ مین تو خالی وطن کو نجاؤنگی اگر تیری صلاح ہو تو ابوطالب کی یتیم کو کہ جسکی پیشانی سے نور اور برکت چمکتا ہے لیچلین وہ خاوند کو راضی کرکے آمنہ کی پاس گئی اور اونکی زبانی وہ کرامتین اور خوبیان جو حمل اور تولد مین دیکہی تہین سنکر بڑی خوشی سے لیکر خاوند کی پاس آئی اور احوال جو آمنہ سے سنا تہا سنایا ابو ذویب خوش ہوا اور حلیمہ سے نقل ہے کہ قسم پروردگار عالم کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چہاتی سے میری پیٹ بہر لیا اور دوسری چہاتی سے اوسنے کبہی دودہ نہ پیا بالہام الٰہی رضاعی بہائیکا حق سمجہکر چہوڑ دیتی تہے اور میری اونٹنی کا بہی اتنا دودہ ہوا کہ ہم دونون سیر پیٹ بہر لیتی تہی اوس لڑکے کی آتی ہی ایسی برکت ہم ظاہر ہوئی اور حال آسودہ ہوگیا کہ قافلی کی عورتین ہمپر رشک کرتی تہین اور پہر وقت میرا گدہا سارے قافلی کی گدہونکا سالار ہوکر سب سے آگی چلتا تہا اہل قافلہ دیکہکر حیران ہوتی تہے جب وطن تو پہنچے تو ہمارے اوقات بڑے آرام سے گذرنے لگی اور تمام قوم کی بکریون مین سوا پوست اور ہڈی کی گوشت باقی نہ تہا دودہ تو کہان اور ہماری بکریان دودہ ہماری پاس بہر دیتی تہین لوگ بسبب حرص کی ہماری بکریون کے ساتہ چراتی تہی اور اونکا مال پامال رہتا تہا اور ہماری بکریونکی تہن دودہ سی مالا مال دو برسکی عرصی مین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی توانا ہوئی کہ چار برس کا لڑکا اتنا قوی اور چست نہوتا تہا جب دودہ پلانیکی دن پوری ہوئی تو ہم اوسکو مکی مین لائی پر دل اوسکی جدائی سے ٹکڑے ہوتا تہا مکی کی آب وہوا کی فساد اور وبا کا حیلہ کرکی بی بی آمنہ سے اجازت لیکر پہر وطن کو لی آئی ایکروز حضرت نے کہا کہ میرے بہائی دنکو بکریان چرانے جاتی ہین مین اکیلا رہتا ہون مجکو بہی اونکی ساتہ کردیا کرو چنانچہ دو تین دن تک حضرت بہی بہائیونکی ساتہ بکریان چرانیکو جنگل مین تشریف لیجاتی تہی ایکروز اونکا رضاعی بہائی دوڑتا ہوا آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو آدمیون

نی پکڑ کر زمین پر گرا یا اور اوسکے پیٹ کو چیر ڈالا حلیمہ اور اوسکا خاوند دروڑی چلا تی جو وہان گئی تو کیا دیکہتی ہین کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک درخت کی تلی بیٹہی ہین حلیمہ کو دیکہکر مسکرائی اونسی دوڑکر چہاتی سی لگا یا اور احوال پوچہا تو
فرمایا کہ دو مرد سپید پوش نی مجکو گرا یا اور میرا سینہ چیر کر دلکو نکالکر خون سیاہ کی چند قطرے باہر کیئی اور ایک آدمی نی
برف کا پانی آفتابی مین لیکر میری دلکو دہویا پہر سینی مین رکہکر پیٹ کو سیا اور کچہہ بہی درد مجکو نہین معلوم ہوا پہر تو
حلیمہ اور اوسکا خاوند ڈرے کہ اس لڑکی کا عجب حال ہی ایسا نہو کہ کچہہ حادثہ ہوجاوے کہ ہم سی اوسکا بندوبست
نہوسکی اسواسطی حضرتکو اونکی والدہ کی پاس پہر مکہ مین پونہچا گئی جب حضرت کی چہہ برس کی عمر ہوئی تو بی بی آمنہ
حضرتکو لیکر مدینی مین اپنی رشتہ دارونکی ملنی کو آئین چند روز رہکر پہر تی وقت ابوا نام گانو مین بیمار ہوکر دار البقا
سدہارین پہر ام ایمن جو حضرت کی کنیزک تہین اونکو ساتہ لیکر مکہ مین لاکر عبد المطلب کو سونپا جب سات برس کی
ہوئی تو عبد المطلب کو پیغام موت کا آیا تب مرض الموت مین سب بیٹونکو جمع کر کی وصیت کی اور ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت ابو طالب کو سونپی اور آپنی اپنی زندگانی مستعار مالک حقیقی کو سونپ کر راہ فنا
کی مسافر ہوئی پہر تو ابو طالب نی حضرت کی تربیت پر کمر باندہی اپنی فرزند سی زیادہ محبت کرتی تہی جب حضرت
بارہ برس کی ہوئی تو ابو طالب نی شام کیطرف کا ارادہ کیا اور چاہا کہ حضرتکو مکان پر چہوڑ کر جاوین حضرت نی فرمایا
کہ تم مجہی یہان چہوڑی جاتی ہو ابو طالب نی یہ کلام جانگداز سنکر اونکو چہاتی سی لگا یا اور اپنی ساتہ لیکر شام کی قافلی کی
ساتہ روانہ ہوئی جب شہر بصرہ چہہ کوس رہا تو ایک گانو مین مقام کیا وہان ایک صومعہ یعنی عبادتخانہ تہا کہ اوسمین
بحیرا نام راہب رہتا تہا اور آسمانی کتابون سی واقف تہا اوسکو معلوم تہا کہ پیغمبر آخر الزمان اوس صومعہ کی پاس
بیر کی درخت کی تلی اوترینگی جب قافلہ گہاٹی سی اوترکر نمودار ہوا بحیرا نی دور سی دیکہا کہ ابر کا ٹکڑا اوس حضرت لولاک
کی سر پر سایہ کرتا ہی اوسکو یقین ہوا کہ یہ وہی پیغمبر موعود ہی جب قافلہ آنکر اوترا تو بحیرا نی اونکی دعوت کی اور
اپنی خادم کی ہاتہ کہلا بہیجا کہ اہل مکہ آج تم سب لوگ اس فقیر خانہ مین تشریف لاؤ اور میری دعوت قبول
کرو اون لوگون نی آپسمین کہا کہ آگی جو قافلہ آتا تہا تو یہ راہب کبہی التفات بہی نکرتا تہا اب اس تپاک سی
ضیافت کرنیکا کیا سبب ہی بہرحال یہ سب لوگ تو ضیافت کہانیکو گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بسبب
صغرسنی کی مکان پر چہوڑ آئی راہب نی ہر چند لوگونکی منہ دیکہی مگر آئینہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ نظر
آیا حیران ہوکر پوچہا کہ کوئی اور بہی تمہاری ساتہ والون مین سی باقی ہی کہا ایک نو عمر لڑکی کو مکان پر چہوڑ کر آئی
ہین راہب نی ابو طالب سی کہکر حضرت کو بہی بلوایا بحیرا نی دیکہتی ہی نبوت کی نشانیون سی پہچانا اور بہت تعظیم و تکریم سی
بٹہایا بعد کہانیکی ابو طالب سی کہا کہ تم اس بلند اقبال کو فرماؤ کہ جو کچہہ مین پوچہون مجہہ سی پوشیدہ نرکہی حضرت نی تعجب
فرمان ابو طالب کی فرمایا کہ کیا پوچہتی ہو اونسی کہا کہ مین تمکو لات اور عزی کی قسم دیتا ہون کہ جو مین پوچہون سو سیدہا
جواب دو حضرت نی فرمایا نام اون بتونکا میری سامنی مت لی مین کسی چیز کو انکی برابر دشمن نہین جانتا بحیرا نی کہا کہ تو خدا نی
اپنی اوٹہا جو مین نشان تیری شان عالی کا دیکہون جب حضرت نی چادر اوٹہائی بحیرا نی فی الحال اوس نشانکو جو مہر نبوت تہی

چوما اور بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہی پیغمبر آخر الزمان ہی کہ آسمانی کتابون مین جسکا بیان ہی عنقریب ہی کہ مشرق
و مغرب اوسکی نور سے منور ہوگا اے ابو طالب اگر تو اوسکو عزیز رکہتا ہی تو شام کیطرف مت لیجا اسواسطے کہ نبوت کی علامتین
اسمین مانند صبح کی روشن ہین اور یہود بے بہبود اوسکی دشمن ہین ابو طالب نے خوش ہوکر راہب کی بات قبول کی اور اپنا
مال بصرے مین بیچکر مکی کو روانہ ہوئے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا کی ساتہ نکاح کرنیکا

جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پچیس برس کی ہوئی تو ابو طالب نے
اپنی تنگی معاش کا ذکر کیا اور کہا کہ قافلہ قریش کا شام کو جاتا ہی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی امانت دار لوگونکو مال دیتی ہی اگر تم بہی
تجارت کیواسطے کچہ اوس سے طلب کرو تو یقین ہی کہ وہ عذر نکریگی اس سبب سے ہمکو نفع ہوگا یہ خبر خدیجہ کو پہونچی اوسنے
حضرت سے پیغام کیا کہ اگر تم یہ ارادہ کرو تو مین اورون سے تمکو دونا دونگی اسواسطے کہ تمہاری دیانت اور امانت سب
پر ظاہر ہی ابو طالب خوش ہوئے اور خدیجہ نے موجب وعدے کے عمل کیا اور میسرہ نام اپنے غلام کو جو خرید و فروخت سے واقف تہا
ہمراہ کرکے شام کو قافلے کے ساتہ روانہ کیا میسرہ رستے مین کرامتین عجائب دیکہتا تہا اور نہایت اعتقاد سے خدمت کرتا تہا جب
بحیرا راہب کے منزل مین پہونچے تو وہ عالم عقبی کو پہونچ چکا تہا اور نسطورا راہب اوسکی جگہہ پر مسند نشین تہا وہ
آسمانی کتابون سے احوال سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانتا تہا جب میسرہ کی زبانی سنا تو بولا کہ مین مدت سے
اس عبادتخانہ مین اس جمال کے دیکہنے کا منتظر تہا الحمد للہ کہ مین تمنا کو پہونچا لیکن تجکو وصیت کرتا ہون کہ شام کے جانیکا ارادہ
کو فسخ کر اور اس شخص کی خدمت کو اپنی سعادت سمجہہ اسواسطے کہ شام کے یہود اوسکے دشمن ہین مبادا کچہ زیان پہونچا دین
میسرہ نے نسطورا کی نصیحت سنی اور اوس تلبیس اصحاب میمنہ کی حد مین رہا اور بصرے مین اپنا سامان بیچکر مکے کو روانہ
ہوا اتفاقا دوپہر کا وقت تہا جو مکے کے میدان مین پہونچے خدیجہ نے اپنے بالاخانے سے دیکہا کہ ایک دو شتر سوار چلے آتے ہین اور
ایک کے سر پر دو مرغ سایہ کر رہے ہین یہ تماشا دیکہکر مشتاق ہوکر کہنے لگی خدا کرے یہ دونون مسافر میرے مکان پر اترین
جب حضرت اور میسرہ آ پہونچے اور اوسنے کچہ احوال مرغونکے سایہ کرنیکا اور طعام مین برکت ہونیکا اور نسطورا کی تعریف کرنیکا
سنا اور دیکہا تہا کہہ سنایا خدیجہ کے دلمین محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راسخ ہوئی اور ارادہ نکاح مصمم کیا ہر چند
کہ اشراف قریش بسبب حسن اور شرافت اور مال کے خدیجہ کے نکاح کے مائل تہے لیکن تقدیر ازلی اوس بی بی کے نصیب مین تہی
کہ یہ سعادت دارین اوسکو ملی بعد دو مہینے کے اس سفر سے خدیجہ نے ایک عورت کو اپنا رازدار بناکر بہیجا اوسنے حضرت کی خدمت مین
جاکر عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے تجکو جمال ظاہر اور کمال باطن عنایت کیا تو کسواسطے نکاح نہین کرتا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سامان نکاح کا بالفعل موجود نہین اوس عورت نے کہا اگر کوئی بی بی صاحب نسب و
حسب پیدا ہو اور یہ سب بار اپنے اوپر اوٹہاوے اور اپنا مال و جمال تیرے نذر کرے تو تو قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا وہ کون ہے کہا وہ خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے پہر فرمایا کہ اس کام مین کسکو وسیلہ کرون وہ بولی کہ مین اس مہم کی درستی
کرونگی اور اس پیوند کو وصل دیکر مستحکم بناؤنگی جب خدیجہ نے یہ مژدہ سنا تو ورقہ بن نوفل کو حضرت کے پاس بہیجا اور
کہلایا کہ اپنے اقربا مین سے جو صاحبان عزت ہین انکو بہیجو حضرت حمزہ تشریف لیگئے اور یہ بات مقرر پائی پہر ابو طالب

اور ارکان قوم حاضر ہوئے اور خطبہ نکاح کا کمال فصاحت اور بلاغت سے پڑہا اور مہر موجل کی ضامن ہوئے اوطرف ثانی
سے ورقہ بن نوفل نے نہایت سلالت اور لطافت سے خطبہ سنایا بعد اسکی ایجاب وقبول کا صیغہ عمل مین ایا پہر تو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فراغت معیشت سے فرحت حاصل ہوئی جب حضرت کی پینتیس برس کی عمر
شریف ہوئی تو قریش نے کعبہ بنانیکا ارادہ کیا سبب اوسکا یہ تہا کہ حضرت ابراہیم کی تعمیر مین کعبے کی چہت نہ تہی
بلکہ صرف چار دیوارے تہی اور پانی کی ریل سے بنیاد دیوارونکی شکست ہو کر گرنے کے قریب ابو پہنچی تہی اتفاقا
اون دنون مین ایک عمدہ جہاز روم کا جدے کے پاس آنکر ٹوٹ گیا قریش نے یہ خبر سنکر غنیمت جانا اور ولید بن مغیرہ
نے جدے مین جاکر اوس جہاز کی لکڑیان خریدین کاریگرون کو جمع کیا اور چہت بنانیکی تجویز کی اور یون مقرر کیا
کہ موافق حضرت ابراہیم کی بنا کی بناوین کم وبیش نکرین لیکن خرچ نے وفا نکی کہ موافق بنا ے ابراہیم کے تیار کرین
لاچار ہوکر حطیم کو اوس بنا سے نکال ڈالا چنانچہ آج تک حطیم کعبے سے باہر ہے اور طواف کرتے وقت حطیم کو درمیان
مین لیکر طواف کرتے ہین پہر چارون طرفون کو قبائل عرب پر تقسیم کرکے بنانا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہی پتہر کہینچنے مین سب کے ساتہ شریک رہتے تہے جب حجر اسود رکہنے کا وقت آیا تو قوم قریش مین مخالفت ہوئی ایک
چاہتا تہا کہ یہ سعادت ہم حاصل کرین ہر ایک اپنی فضیلتین بیان کرتے تہے اور حجتین قائم کرتے تہے یہان تک کہ
نوبت خانہ جنگی پر اور کشت خون پر پہنچی ولید بن مغیرہ نے جو قریش مین بزرگ اور بوڑہا تہا جوانان قریش کو قتل و
قتال سے منع کرکے یون صلاح ٹہرائی کہ کل فجر کو جو سب سے آگے بنی شیبہ کے دروازے سے حرم مین آوے وہ ہمارا اسکا
حکم ہے اوسحکم پر سب راضی ہوئے اتفاقا فجر کو سب سے اول محبوب خاص آل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف
لائے سب لوگون نے نہایت خوشی سے آپکو حکم بنایا اور فرمایا ع جو کچہ کرے تو حکم ہمارا حاکم ہے + حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کو بچہایا اور حجر اسود چادر مین رکہکر فرمایا کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک آدمی کو
اختیار کرو جو اس چادر کا کونہ پکڑے تا سب قوم اس سعادت سے محروم نرہین جب سب نے اس دستور سے چادر کو پکڑ لو ار
کی پاس لیگئے تب اوس شاہ انبیا نے کہا کہ مین اب تم سبکی وکالت کرتا ہون حجر اسود کو اوٹہا اپنے دست حق پرست
سے اوسکی مقام پر رکہدیا سب لوگ خوشی سے بیٹہ گئے اور نزاع اوٹہ گئی ذکر مبارک حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونیکا اور پیغمبری پانیکا جب نبوت کی صبح کے روشن ہونیکا
وقت نزدیک ہوا اور علامتین رسالت کی ظاہر ہونے لگین تو اول اچہی اچہی خوابین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیکہنے لگے جو خواب دیکہتے تہے سو اثر اوسکا بعینہ ظاہر ہوتا تہا اور اکثر پہرتے چلتے وقت پتہر یا درخت مین سے آواز آتی
تہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور سبب اوسکا یہ تہا کہ اگر ایکبارگی جبرئیل امین وحی لیکر نازل ہوتے تو حضرت
بشری کو طاقت تحمل کی نہوتی اور ان باتون کے سبب سے دلکو وحی سے انس ہوتا ہے اور قوت حاصل ہو کر ملایک
سے الفت ہو جاتی ہے اون دنون مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی پسند ہوتی تہی اور لوگون سے کنارہ ور کئی روز کا
توشہ ساتہ لیکر کوہ حرا مین جو مکے سے تین کوس ہے جاتی تہے اور وہان ایک غار تہا تین گز لنبا اور سوا گز چوڑا اوس

غار مین عبادت کیا کرتی تھی چہ مہینی اسی طریق سی گذری بعد اسکی رمضان کی سترہوین تاریخ دوشنبی کی دن حضرت
جبرئیل امین فرمان رب جلیل کا لیکر آئی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگا کر لیٹی تھی کہ جبرئیلؑ
نی پیچھی سی آنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متنبہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھکر سیدہی بیٹھ گئی اور ادہر اودہر
نظر کی کوئی نظر نہ آیا پہر لیٹ گئی دوسری بار آنکر پہر متنبہ کیا اور کہا قم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اوٹھا کر جو دیکھا
تو ایک شخص عظیم القامت پاکیزہ صورت نظر آیا کہ زمین سی آسمان تک اوسکا جسم محیط ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی پوچھا مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰہُ کون ہی تو رحمت کری تجہپر اللہ تعالی کہا کہ مین جبرئیل ہون اور حضرت سی فرمایا
کہ اقرأ یعنی پڑھ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا مین تو کچھ پڑھا نہین ہون پہر جبرئیل نے حضرت کو پکڑا اور ایسا
دبوچا کہ طاقت نرہی پہر چھوڑ کر کہا کہ پڑھ تو پہر حضرت نی فرمایا مین پڑھا نہین ہون پہر ایسا دبوچا کہ بیطاقت ہوگئی
جب تیسری بار بہی معاملہ گذرا تو حضرت نی فرمایا کیا پڑھون تب جبرئیل نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ
پہر جبرئیلؑ نی غار سی اپنا پر ایک مکان مین ہلا وہان ایک پانیکا چشمہ پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وضو سکہایا پہر جبرئیل امام ہوئی اور حضرت ماموم ہوئی دو رکعت نماز پڑہائی پہر جبرئیلؑ تو غائب ہوگئی وہان سی حضرت
اون آیتونکو پڑہتی ہوئے خدیجہؓ کے پاس آئی نہایت خوف اور رعب سی دل مطہر کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ نے
حضرتکو بغلمین پکڑا اور کہا کہ چشم بد دور جمال مبارک نہایت مصفّی ہی اور صفا ہی چہرۂ مبارک نہایت اعلی ہی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ میرا دل کانپتا ہی مجکو کپڑونمین دبا و خدیجہؓ نی اوس حبیب اللہ کو مانند کلیم اللہ
کی گلیم مین چہپایا حضرت نی بعد زوال خوف کی اون آیتونکو پڑہکر سنایا اور فرمایا کہ مجہپر ایسی احوال عارض ہوتی
ہین شاید مین زندہ نرہونگا اوس کاملہ زبان علامۂ دوران نی حضرت کی تسلی کی کہ قسم ہی خدا کی وہ تجکو خواری اور
ہلاکت مین نڈالیگا اسواسطی کہ تو مہمان نوازی اور درویشونکی کارسازی کرتا ہی اور اپنی خوی نیک سی سبکو راضی
رکہتا ہی پہر خدیجہؓ نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لیکر ورقہ بن نوفل کی گہر جو اونکا چچازاد بہائی تھا لیکن
ورقہ بن نوفل توریت اور انجیل کو عبرانی مین اور عبرانی سی عربی مین ترجمہ کرتا تہا اور اون کتابون کے دیکہنی سی
پیغمبر آخر الزمان کا مشتاق تہا خدیجہؓ نے کہا کہ اپنی بہتیجی کا احوال گوش دل سی سن اور اوسکی تسلی دی ورقہ نے کہا
ای بہتیجی کہو کیا دیکہا اور کیا سنا حضرت نی تمام احوال معہ اون آیتونکے سنایا ورقہ نے اپنی زبان حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی وصف مین کہولی کہ مبارکباد تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جبرئیل ناموس اکبر ہی کہ موسیٰؑ اور
عیسی علیہما السلام پر نازل ہوتا تہا اب تیری نوبت پہنچی ہی یقین جان تو ہی آخر الزمان خاتم پیغمبران ہی
شعر تو ماہ زمین و آسمان ہی * سردار ہمہ مقربان ہی * مقصود ہی امر کن سی تو ہی * تو روح روان انس و جان ہی
اور کہا ای افسوس مین جوان ہوتا اور سیر ابدن توانا ہوتا جب تیری قوم تجکو مکہ سی نکالتی تو مین تیری ساتھ شریک
بدل و جان ہوتا حضرت نی فرمایا کہ قوم کیا مجکو میری نکالنی کی نوبت پہنچی گی ورقہ نی کہا کہ جسکی پاس [illegible]

وہ شخص دعوت رسالت شروع کرتا ہی تو بیشک قوم اوسکی دشمن ہوتی ہی جب ورقہ کی باتونسے حضرت کی تسلی
ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ساتھ گہر کو آئے پہر چند مدت وحی آنیمین دیر ہوئی اسواسطے خاطر مبارک نہایت
غمگین رہتی تہی یہانتک کہ ایک روز بہت غم سی پہاڑ پر چڑہی اور چاہا کہ اپنی تئین پہاڑ سے گرا دین اتنے مین ایک
آواز سنی دیکہتی کیا ہین کہ جبرئیل علیہ السلام درمیان آسمان و زمین کی ایک کرسی پر بیٹہی ہین اور کہتی ہین کہ ای
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رسول برحق ہی اس بات کو سننے سی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کو تسکین ہوئی لیکن جبرئیل کی ہیکل عظیم کو دیکہنے سی بہت رعب دلمین آیا اور گہر مین آنکر کپڑونمین لپٹ کر پڑ رہے
پہر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت پڑہی یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
یعنی ای کپڑونمین لپٹنے والے اوٹہہ اور لوگونکو ڈرا اور اللہ کی بڑائی کر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم اسکی دعوت کا
اور رسالت کے پہنچانیکا ہوا پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اوس حال سی آگاہ کیا اوس بی بی سعادتمند
نے فی الفور اسلام قبول کیا بعد اوسکی حضرت امیر المومنین ابن عم رسول زوج بتول مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے
کہ عمر اونکی آٹہہ برس کی تہی حلقہ ایمانکا اپنی کانونمین ڈالا پہر پیشوای ارکان تحقیق اور سر حلقہ صاحبان توفیق
یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اون دنونمین یمن کیطرف تجارت کو گئی تہے وہان ایک راہب ملے کہ جنکی عمر تین سو اوپر
برس کی تہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکہا اور اونکی قوم اور نسب پوچہی اور ایک خال سیاہ اونکی پیٹ
پر اور ایک نشانی ران پر دیکہکر کہا جب تو وطن کو پہنچے تو پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوا ہوگا اور بالغ مردون
مین اول سب سے تو ایمان لاویگا جلد جا اور اوس دولت کو مت گنوا حضرت ابوبکر جب مکے مین پہنچے تو اول
ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط سی ملاقات کرکے کہا کہ کچہ خبر تازہ ہی وہ بولی کہ ہان محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
دعوی نبوت کا کرتا ہی اور تیرا بڑا دوست ہے تو جا کر اوسکو نصیحت کر اور اس بات سی باز رکہہ اور اس فتنے کی آگ
کو بجہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قریش کو تسلی دیکر سیدہی حضرت کے مکان پر جا کر احوال مزاج وہاج کا پوچہا حضرت
نے فرمایا کہ ای ابوقحافہ کی بیٹی جان تو کہ مین رسول خدا ہون اور تمام خلق کا رہنما اسوقت کو غنیمت جان اور بالغان
امت سے پہلے مسلمان ہو ابوبکر نے کہا کہ تمہارا معجزہ کیا ہی جو احوال کہ راہب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سی کہا تہا
حضرت نے حرف بحرف بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ حیران رہ گئی کہ تجکو یہ حال کسنے کہا فرمایا کہ ابہی جبرئیل ع
نے مجکو یہ خبر پہنچائی ابوبکر صدیق رض نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پہر حضرت صدیق کی اہتمام سی عثمان بن عفان رض اور زبیر بن العوام رض اور عبد الرحمن بن عوف رض
اور طلحہ بن عبید اللہ رض اور سعد بن ابی وقاص رض ایمان لائے اسواسطی اونکو سابق الاسلام کہتے ہین پہر تو وحی
آنا شروع ہوا اور لوگ اسلام لانے لگے جب تلک حضرت بتونکی بدی اور مذمت نکرتی تہے تب تلک قریش
حضرت کے متعرض نہوتے تہے اور کہا کرتے تہی کہ عبد المطلب کا پوتا آسمانی خبرین دیتا ہی جب حضرت نے بحکم الٰہی اونکے
جہوٹے خداؤن کا عیب بیان کرنا شروع کیا اور زبان طعن کی دراز کی سرداران عرب نے عداوت کی تلوار میان سے

پہنچی اور مسلمانونکو ایذا دینا شروع کیا ملکہ ابولہب اور ابوجہل دعوت کیوقت جاتے تھی اور پیچھی سی پتھر چلاتے تھی اور
تکذیب کرتے تھی غرض دس برس تک مکی مین جب سی دعوت برملا شروع کی تو کیسی کیسی ایذا اور ہزارون طرحکی
برا بیان اور قسم قسم کی رنج اوٹھائی اور بڑی بڑی القاب مانند ساحر اور شاعر اور مجنون کی حضرت نی سنی اور غریب
اصحابون پر طرح طرحکی عذاب گذری کہ جسکی بیان کرنے سی رونگٹی کھڑی ہوتی ہین القصہ جب معاملہ کافرونکی
ظلم کا مسلمانونکی ساتھ حد سی گذرا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بعضے اصحابونکو ہجرت کا حکم دیا تو
رجب کی مہینی مین گیارہوین تاریخ گیارہ مرد اور چار عورتون نی حضرت کی صلاح سی حبش کیطرف
ہجرت کی اور نجاشی نے جو بادشاہ حبش کا تھا اون لوگون کی بہت حمایت کی اور مکان اوترنے
کو دیا اور اصحابونکی ارام سی گذرنے لگی جب قریش نے خبر پائی تو عمرو بن العاص کو معہ چند آدمیون کے
حبش کے بادشاہ کی پاس معہ تحائف بھیجا تا وہ اصحابونکو بادشاہ سی کہکی ذلیل کرواوین اور حبش سے
نکلوا کر مکی مین لی آوین بادشاہ نی اونکا ہدیہ قبول نکیا پھر جبکہ اونھونے اعیان اور ارکان کی وسیلی
اوٹھلے مگر نجاشی نے اصحابونکو ندیا اور وکیلان قریش کو خائب و خاسر پھیر دیا اور چھہ برس بعد
نبوت کی حضرت کی چچا امیر حمزہ رض مسلمان ہوئی کیفیت اونکی یون ہی کہ ایکروز حضرت حمزہ رض شکار سی پھر
آتی تھی جب کعبی کا طواف کرنے لگی ایک باندی نے امیر حمزہ سی کہا کہ آج ابوجہل نی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کو اسطرحکی ایذا دی اور عجب ہی کہ محمد رسول اللہ تیرا بھتیجا ہی اور رضاعی بھائی ہی تم جیتے ہو اور
اوسکو یہ ایذائین پہنچتی ہین حضرت امیر حمزہ رض کو غیرت آئی اور مارے غضب کے ابوجہل کی پاس جاکر
ایک کمان اوسکی سر پر ایسی ماری کہ اوندھا گر گیا اور سر خون آلودہ ہوگیا اور کہا مین نے محمد کا
دین قبول کیا ہی اور تو اوسکو ایذا دیتا ہی اور وہان سی گھر جاکر حضرت سرور صلعم کے روبرو کلمہ شہادت کا
پڑھا اور مسلمان ہوئے حضرت حمزہ رض کے ایمان لانے سی رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو ویسی ایذا
دیہی نہ سکتی تھی جیسی پہلی دیتی تھی اور دین اسلام کی بہت مضبوطی ہوئی الحمد للہ بعد اوسکی حضرت عمر رض
ایمان لائی اور کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایکروز قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے دفع کرنیکی مصلحت
کرتے تھی اور اس فکر مین بیٹھی تھی کہ حضرت عمر آئی اور اونکی تجویز سنکر بولی کہ تمہاری یہ مشکل مین [illegible]
سب نے کہا کہ اسقدر ہمت ہمکو تجھسی بہتر دوسرا نظر نہین آتا حضرت عمر تلوار گلی مین ڈالکر پیغمبر صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کی مکان کیطرف روانہ ہوئے رستی مین سعد ابی وقاص رض نی اونسی پوچھا کہ کہان جاتا
ہی جواب دیا کہ جاتا ہون کہ محمد کو قتل کرون اور قریش کی مصیبت کو سہل کرون سعد نی کہا کہ کیا تیرا اسقدر حوصلہ
ہی کہ تو اونکو مار سکیگا عبد مناف کی اولاد تجھکو کب جیتا چھوڑینگی حضرت عمر رض نے کہا کہ اول تجھکو مارونگا پھر
محمد کو قریب تھا کہ اون دونون مین تلوار چلی مگر سعد ابن ابی وقاص رض نے کہا کہ تیری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید
مسلمان ہوچکی ہین اول اونکو دفع کر پھر محمد رسول اللہ کے پاس جا دیکھیو حضرت عمر یہ بات سنتی ہی بہن کے

گہر گئی اتفاقاً اوسوقت ایک اصحاب خباب ابن الارت بہی اوسوقت اونکو تینون سورہ طہ کی تعلیم کرتے تہی حضرت عمر
یہ آواز سنکر بہت غصہ ہوئے اور دروازہ ٹہونکا وہ اصحاب تو مارے ڈر کی ایک کونے مین چہپ گئے جب دروازہ کہولا تو حضرت عمرؓ
غضبناک اندر بیٹہی پوچہا تم کس شغل مین تہی اونہون نے احوال ظاہر کیا حضرت عمرؓ نے سعد بن زید کو پچہاڑا اور قریب
تہا کہ اونکو مار ڈالین بہن اونکی لپٹ گئی اور کہا کہ ای دشمن خدا شرم نہین آتا ہے اور دوستان خدا کو عذاب دیتا ہے
اگر مرد ہے تو مسلمان ہوجا اور کافرونکو مار بات بہن کی حضرت عمرؓ کے دل پر موثر ہوئی اور کہا کہ وہ کلام جو تم پڑہتی
تہی پہر پڑہو جو بین اوسمین فکر کرون تب آمنہ بنت خطابؓ جو دوسری بہن تہی اونسے کہا شرط یہ ہی جو تو غسل کرے اوسوقت
اونکر اس صحیفے مین نظر کر جب عمرؓ نے غسل کیا تب آمنہؓ مومنہ نے صحیفہ اونکے ہاتہ مین دیا اوسمین لکہا تہا طٰہٰ
مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى تک پڑہا حضرت عمرؓ نے سنکر
بیطاقت ہوکر کہا جسن خدا کا یہ کلام ہے تو تو لائق نہین کہ اوسکی عبادتمین قصور کرے فی الفور اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ زبان پر جاری کیا پہر خباب بن الارت
گہر کی گوشی سے تکبیر کہتی ہوئی نکلے اور کہا حق تعالی نے تیرے حق مین پیغمبرؐ کی دعا قبول کی اور یہ سعادت تجہکو حاصل
ہوئی کل حضرتؐ نے یہ دعا کی تہی کہ یا الہی عمر بن ہشام اور عمر بن خطابؓ مین سے جو شخص تیرے نزدیک محبوب ہو
اوسکے سبب سے اسلام کو عزت بخش عمر بن ہشام ابو جہل کا نام ہے پہر اوس اصحاب کے ساتہ ہوکر سید عالم کے حضور
مین روانہ ہوئے عمرؓ نے قدم اندر رکہا پیغمبر خدا نے صحن تک استقبال کیا اور عمرؓ کا بازو پکڑ کر بلایا اور پوچہا کہ کسواسطے
آیا ہے حضرت عمرؓ نہایت کانپنے لگے اور کہا یا رسول الله مسلمان ہونے آیا ہون فرمایا کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت عمرؓ نے کلمہ طیب اخلاص سے پڑہا حاضرین مجلس نے ایسی بلند آواز سے تکبیر پڑہی کہ غلغلہ
اوسکا مکہ والون کے کانمین پہونچا پہر حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول الله لائق نہین کہ لات و منات برملا
پوجی جاوین اور اس دین کو پوشیدہ رکہین آپ بی تشویش باہر نکلکر تبلیغ رسالت کیجیے حضرت معہ اصحاب
وہانسے نکلکر مسجد الحرام کو چلے حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ مانند غلامان خدا آگے آگے ہوئے سبحان الله صدیق آپ ہی
سوار ہوئے ہی جب قریش نے حضرت عمرؓ کو دیکہا تو سوال کیا کہ تیرے پیچہے کیا ہے بولے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے جو کوئی تم مین سے حرکت بیجا کریگا تو یہ تلوار ہے اور اوسکا خون ہے سید کائنات نے دلجمعی سے
طواف کعبہ کا کیا اور نماز آشکارا پڑہی اسلام کو قوت حاصل ہوئی جب دسوان سال نبوت کا شروع ہوا تو
ابو طالب نے وفات پائی کہتی ہین ابو طالب نے مرض الموت مین سب اولاد و اقارب کو بلا کر تاکید کی کہ محمد صلعم کی
متابعت مین قصور مت کرو اور جان و دل سے حاضر رہو راہ راست پاؤگے حضرتؐ نے فرمایا ای چچا تو اونکو ان باتون
پر بلاتا ہے تو کسواسطے نہین اجابت کرتا جواب دیا اگر اگلے سے توحید اختیار کرتا تو مناسب تہا اب اگر اسلام لاتا ہون
تو لوگ کہین گے ابو طالب نے موت سے ڈر کر ایمان قبول کیا ہرچند رسول اللهؐ نے کہا ای چچا ایکبار کلمہ کہہ جو مین
قیامت مین تیری گواہی دونگا کچہ مفید نہوا آخر کو [illegible] بیدنیا سے جاتا ہون اور

حالمین تین مہینی کے بعد خدیجہؓ بہی دنیای فانیکو چہوڑا رسول اللہ صلعم کو تئین غم پر غم زیادہ ہوا اسیواسطی اوس
برسکا نام عام الحزن رکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکرات کیوقت اونکے سرہانے بیٹہکر فرمایا تیری رنج کو بہت
مکروہ جانتا ہون اور تیری جدائی کو مشکل سمجہتا ہون اور تجہکو بشارت دیتا ہون کہ تو بہشت برین مین میری قبیلہ
ہوگی بعد اسکی اس جہان سی رحلت کی اور عمر خدیجہؓ کی اوسوقت مین پینسٹہہ برس کی تہی **بیان ابتدای
اسلام مدینی کے انصار کا** گیارہوان برس نبوت کا جب شروع ہوا تو موسم مین حضرت صلعم کا
معمول تہا کہ قبائل عرب مین جاتے تہی اور دین کی دعوت کرتے تہی اتفاقاً چہہ آدمی مدینی کے اسعد بن زرارہ عوف
بن الحارث عقبہ بن عامرہ وغیرہ حضرت سی ملی اور اونہون نے مدینی مین سُنا تہا کہ ایک پیغمبر قریش مین پیدا ہوگا اور
اوسکی ظہور کا وقت نزدیک آیا ہی جب ملازمت مین حضرت کی بیٹہی صدق اعتقاد سی دامن دولت حضرت کا پکڑا اور سب
اہل مدینہ سی آگی ایمان لائی اور مدینی مین جاکر اسلام کی دعوت پہیلائی اور اسلام کے قاعدونکی مضبوطی کی یہانتک کہ
رسول اللہ کا نام اور پیغام اور وصف تمام مدینی کی رہنی والونکا ورد زبان ہوگیا اور لوگ ایمان لانے لگی **ذکر
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج شریف کو تشریف لیجانیکا**
مسلمانونکو اعتقاد کرنا اسبات کا لازم ہی کہ معراج رسول اللہ کا بیداری مین ہوا ہی اور علم ریاضی کے ماہر جو آسمان کی پہٹنے اور
ملنی کی قائل نہین معراج جسمی سی منکر ہین اور حقیقت مین منکر معراج کا کافر ہی معراج کا منکر قرآن مجید کا منکر ہی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا سُبحَانَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ لَیلًا الخ اور خواب مین کہنا معراج کا بہی غلط ہی اگر خواب
مراد ہوتا تو کافر انکار نکرتی اور معراج کی رات ستائیسوین رجب کی ہی اوس رات رسول اللہ امہانی کے گہر
مین جو ابوطالب کی بیٹی ہین آرام فرماتی تہی کہ جبرئیلؑ امین حضور سی رب العالمین کے نازل ہوئی اور حضرت کو بیدار کیا
حضرت اوٹہی اور مسجد الحرام مین آکر وضو کیا اور سات بار طواف کیا پہر جبرئیلؑ نے براق حاضر کیا حضرت اوس پر
سوار ہوئی اور جبرئیلؑ اونکی رکاب مین بیت المقدس کو روانہ ہوئی اور سیر براق کی ایسی تیز تہی کہ جہانتک آدمی کی
نظر جاتی تہی وہان اوسکا قدم پہونچتا تہا بیت المقدس کے پاس جب پہونچی تو ایک فوج فرشتون کی خدا کے حکم سے
استقبال کو آئی اور سلام کیا حضرت براق سی اوتری جس حلقی سی پیغمبر اپنی مرکب باندہتی تہی براق کو اوس سے باندہا
اور مسجد مین جماعت انبیا سی ملاقات ہوئی سب نے اونکو امام کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی بعد نماز کے حضرت جبرئیلؑ
حضرت کو صخرہ بیت المقدس کی پاس لیگئی وہان ایک سیڑہی صاف اور روشن صخری سی آسمان تک ظاہر ہوا
پہر براق پر سوار ہوکر اوس سیڑہی پر گذری اور بعضی کہتی ہین کہ جبرئیلؑ اپنی پرون پر سوار کرکے لیگئی جب آسمان
اول پر پہونچی اور دروازہ مارا ملائک نے پوچہا تم کون ہو بولی مین جبرئیلؑ ہون اور میری ساتہ محمد صلعم ہین مرحبا اور اہلاً
کہکر دروازہ کہولا آسمان اول مین آدمؑ کو دیکہا جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہاری باپ ہین حضرت نے سلام کیا آدمؑ نے فرمایا
مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اسیطرح ہر ایک آسمان کی فرشتون سی جواب وسوال ہوا یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کو
دوسری آسمان مین اور یوسفؑ کو تیسری مین اور ادریسؑ کو چوتہی مین اور ہارونؑ کو پانچوین آسمان مین اور موسیٰؑ کو چہٹی

آسمانمین دیکھا ابراہیم سے ساتوین آسمانمین ملے پھر سدرۃ المنتہیٰ مین پونہچے کہ جبرئیل کا مکان اوسکے سامنے مین ہے
وہانسے بہشت مین جاکر حور و قصور اور مکانات معمور کی سیر کی بعد اوسکے دوزخ کا احوال اور زور و شور اوسکا
ملاحظہ مین آیا بعد اوسکے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزرائیل قابض الارواح کے مکان پر گذرے اونہون
نے بہت تعظیم کی لیکن خوشی مطلق اونکے چہرے سے ظاہر نہوئی حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہ ملاقات
کیوقت اوسکی پیشانی کی گانٹھہ نہ کھلی جواب دیا کہ یہ عزرائیل ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے اوسکو پیدا کیا ہے کبھی
چین اوسکی جبین سے نہ کھلی سید عالم نے جبرئیل سے کہا کہ مجھکو ذرا اوسکے پاس لیچل کہ میرا اوس سے ضرور کام ہے جب
عزرائیل کے پاس گئے تو حضرت نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے مقرب مین تجھسے یہ آرزو رکھتا ہون کہ میری امت کے
ساتھ نرمی اور آسانی کیجیو عزرائیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو قسم ہے اوس خداے عزیز کی
کہ جسنے تجھکو پیغمبری کا خلعت پہنایا ہے کہ ہمیشہ دن رات مجھکو حضرت احدیت سے ہزار بار آواز آتی ہے کہ اے عزرائیل
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے نرمی کیجیو بعد اسکے جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتوین
آسمان سے بقدر پانسو برس کی راہ کی آگے جاکر توقف کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آج مین
تیرے طفیل سے اس مکان تک پونہچا وما منا الا لہ مقام معلوم مقرر ہے [illegible] سدرۃ المنتہیٰ ہے اوس سے آگے کی مجال جانیکی
نہین رکھتا ہون اگر آگے ذرا بڑہون تو جل جاؤن وہانسے رفرف [illegible] اور [illegible] طے کر کے
عرش کے پائے تک پونہچے وہانسے رفرف بہی رہا اور تائید الٰہی [illegible] سوار ہوکر عرش معلی سے گذر کر مقام
دنیٰ فتدلیٰ مین پونہچے حضور سے خطاب ہوا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت نے رحمت ذاتی سے اپنی امت کو سلامتی حقمین شامل کر کے عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اوس رات جناب الٰہی نے ہزار اپنے حبیب کو محبت سے فرمایا یا محمد ادن منی
یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک ہو مجھسے محققین نے لکھا ہے کہ ہر بار کے پکارنے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ترقی ہوتی تھی یہانتک کہ مقصد قاب قوسین او ادنیٰ تک پونہچے اور دیدار اوس بیچون و
بیچگونکا دیکھا پہر ہزارون نکتے باریک شراب شوق سے کام جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پونہچے اور حال
ان بہیدونکا کسیکو سواے اونکے نہین کہلا کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ یعنی جو کچھ کہا سو کہا خلاصہ
کلام یہ ہے کہ تمام مقصد اور مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاطر خواہ درست ہوئے اور مقام وصل
الحبیب الی الحبیب کا ملا وہان سے رخصت ہو کر بیت المقدس مین آئے پہر اوس جگہہ سے جہان
کر دولتخانۂ سعادت آشیانہ مین پونہچے جانا خواب یعنی بچھونا حضرت کا تب تک گرم تہا یہ کچھ اللہ ہی کا کام
تہا جو اللہ کہ ہر شے کی نظر ایک پل مین آسمانکو پونہچا دیتا ہے اگر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تمام
عالم کی آنکہونکی پتلی ہے ایکدم مین لیجا کر پہیر لاوے تو کیا عجب ہے مسلمانونکو چاہیے کہ اپنے دین کی باتون
پر تصدیق ضرور رکہیں اور خدا کی قدرت کو نہ بہولین بعد اوس مبارک رات کی فجر کو اتفاقاً ابوجہل ملا اور

سے حضرتؐ کی ملاقات ہوئی تو وہ مسخرہ بطریق تمسخر کے بولا کہ اے محمدؐ کچھ خبر تازہ آسمانی بھی آئی ہے حضرتؐ
نے کچھ احوال معراج کا کہہ سنایا وہ ملعون سنکر عجب مین آیا اور ہنستے جاتے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ اگر
اپنے یار کی آج باتین سنو تو تعجب کرو گے وہ کہتا ہے کہ مین ایک رات مین بیت المقدس گیا اور یہ کچھ دیکھا اسکو
تو یقین کریگا حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مین تو اس بات سے زیادہ عجب باتون پر اونکی ایمان اور تصدیق لایا ہون
اور ہر روز آسمان کی خبر کے آنے جانیکا اعتقاد رکھتا ہون اگر خود گئے اور آئے تو کیا عجب ہے اوسی روز سے حضرت
ابوبکرؓ کا لقب صدیق ہوا یعنی خود بخود عالم اونکو صدیق کہنے لگا

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکے سے طرف مدینے کے ہجرت کرنے کا

جب مدینے والون کے اسلام کا احوال
حبش کی مہاجرین کو پہنچا تو بہت لوگ حبش سے مدینے کیطرف متوجہ ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی
رخصت چاہی کہ مدینے کیطرف ہجرت کر جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو شاید ہماری
تمہاری رفاقت ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور دو اونٹ لیکر پالنا شروع کیا کہ جلد تیار ہو جاوین
اور اوسی سال مین حج کے موسم مین قریب تین سو مرد اور عورتین مدینے کی مکے مین آئین اونمین سے ستر آدمیون نے
اتفاق کیا اور عقبہ مین جاکر حضرتؐ صلعم سے بیعت کی اور اوسکو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس عہد کی مضبوطی کیواسطے رات کیوقت حضرت عباسؓ کو اپنے ساتھ لیکر عقبہ مین
تشریف لیگئے اور دونون طرف سے قول و قرار ہو کر بنیاد اوس کام کی مستحکم کی اور بارہ آدمی اون ستر آدمیون
مین نقیب انصار کے مقرر ہوئے ہر ایک نقیب کو ایک ایک قبیلے کیواسطے مقرر فرمایا جب اوس قول قرار
اور بیعت کی خبر قریش کو پہنچی وہ نہایت بیقرار ہو گئے اہل مدینہ کی تلاش کرنے لگے لیکن انصار اپنے وطن
کو روانہ ہو چکے تھے جب اصحابونکو جائے امن مکے سے نزدیک میسر ہوئی اور ایذا قریش کی حد سے زیادہ گذری
غریب غریب اصحاب حضرتؐ کی اجازت سے مدینے کو ہجرت کر گئے بعد اوسکے حضرت عمرؓ بھی بیس جوان لیکر مدینے
کو گئے قریش کے کافرون نے جو دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابونکو بھاگنے کا ٹھکانا ملا اونکو ڈر پیدا
ہوا کہ ایسا نہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونکے ساتھ جا ملے اون سب نے دار الندوہ مین جمع اونکی نشستگاہ
تھی مصلحت کی شیطان بھی بوڑھے آدمی کی شکل بنکر آیا اور حلقہ در کو ملایا قریش نے پوچھا کہ تو کون ہے
بولا کہ مین شیخ ہون قبیلہ نجدی تمہارے ارادے سے واقف ہو کر آیا ہون جو اوس مقدمے مین تمہاری مدد کرون
یہ لوگ اوسکے ممنون ہوئے وہ ملعون شیخ مجلس بنکر بیٹھا ہر ایک شخص کی خاطر مین جو صلاح گذرتی تھی شیخ
کے حضور مین عرض کرتے تھے ایک نے کہا کہ پیغمبر کو قید کرو دوسرے نے کہا اس ملک سے نکال دو
شیخ نجدی نے یہ دونون تجویزین پسند نہ کین اور دلیل روشن سے اونکو باطل کیا ابوجہل ملعون بولا کہ
میری رائے تو یہ ہے کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک جوان مضبوط مقرر کرو کہ ناگاہ سب ملکر حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خوابگاہ مین قتل کر ڈالین بنی ہاشم کو تمام قبیلون سے طاقت مقابلے کی نہوگی لاچار ہو کر خون بہا

پر راضی ہو جاوینگی اور ہم سب خلاص ہو جاوینگے پیر نجدی کو یہ صلاح بہت پسند ہوئی اور اسی بات پر
سبکا اتفاق ہوا اوسیوقت رب العالمین نے جبرئیل امین کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور دشمن
کے مکر سے اطلاع دی پھر جبرئیل نے کہا کہ علی مرتضی کو اپنی خوابگاہ میں چھوڑو اور تم مدینہ کو تشریف لیجاؤ کافر
تو حضرت کی قتل کے ارادے پر گھر کے آس پاس چھپ کر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی کو یہ
احوال کہکر اپنے مکان پر چھوڑا اور فرمایا کہ تمکو ایذا کچھ نہ دے سکینگے مرجع مطالب اسد الغالب علی ابن ابیطالب
خوابگاہ پیغمبر میں تکیہ کر کے خدا کی تکیے پر بھروسا کر کے بے تکلف لیٹ گئے اور حضرت اونکے حق میں دعا کر کے
گھر سے باہر نکلے کافر اونکی انتظاری میں مانند اپنی قسمت کی خواب غفلت میں رہے اور حضرت اونکے سر پر خاک
ڈالتے ہوئے نکل گئے شیخ نجدی نے انکو اونسے پوچھا کہ یہاں کسواسطے بیٹھے ہو جواب دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مہم کو تمام کرین وہ قسم کہا کر بولا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکل گئے اور تمہارے سرون پر
خاک ڈال گئے اب تم سر پر خاک اور ہاتھ میں باد رہے سو اسپر بھی واسطے تسلی کے گھر میں گئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خوابگاہ میں علی مرتضی کو پایا اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں جواب دیا میں نہیں جانتا
وہانسے پشیمان ہوکر پھرے اور حضرت کی تلاش میں مشغول ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہانسے ابو بکر صدیق کے
گھر میں گئے ابو بکر صدیق نے اون دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ حضرت کو دیا اور صاحبزادیوں نے توشہ راہ کا تیار کرنا شروع
کیا اسما بنت ابی بکر نے اپنا کمربند دو ٹکڑے کر کے ایک سفری میں باندھا اور ایک ٹکڑے سے کمربند کیا حضرت نے اونکا
لقب ذات النطاقین کہا نطاق کمربند کو کہتے ہیں پھر عبد اللہ بن اریقط کو جو بڑا ہشیار رہبر تھا امان دیکر مدینے تلک
پہونچانیکو نوکر رکھا دونوں اونٹ اوسکو سونپ کر مقرر کیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر حاضر کیجو اور عبد اللہ بن
ابی بکر تمام دن قریش کی خبرین دریافت کر کے رات کو حضور میں جا کر عرض کرتے تھے جب مہمات سفر مہیا ہونے
تو حضرت ابو بکر جو نقد کہ گھر میں رکھتے تھے اپنے ساتھ لیکر دوشنبے کی رات اٹھائیسوین صفر کو غار ثور کیطرف روانہ ہوئے
جب غار پر پہونچے تو حضرت صدیق نے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریے میں اندر جا کر غار کو صاف کرون وہ غار مانند عمل نامہ گنہگارون
کی سیاہ و تاریک تھا اور مانند بیت الاحزان عاشقون کی تنگ اور تاریک حضرت صدیق نے اندر جا کر اوسکو صاف
کیا اور چادر اپنی پھاڑ کر تمام سوراخ بند کیے مگر ایک سوراخ کی بند کرنیکو چادر کا ٹکڑا نہ پہونچا پاؤن اپنا نہایت
پامردی سے جمایا اور سوراخ مین سانپ نے حضرت صدیق کی پاؤن کو کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لب مبارک
کا لعاب لگایا فی الفور شافی مطلق نے شفا بخشی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندر بلایا مکڑی کو الہام ہوا کہ
اوسنے اوس شب تاریک میں اپنی اخلاص کے تارون کو پود کر پردہ عنکبوتی غار کے دروازے پر لٹکایا اور ایک کبوتر
کبوتران وحشی کے جوڑے نے آنکر اوس آستانہ میں آشیانہ بنایا اور رات ہی میں بیضے رکھے کفار قریش دوسرے دن
حضرت کی تلاش کرتے ہوئے ابو بکر صدیق کے گھر آئے جب اونکو وہان نہ پایا تو ایک قائف کو جو نشان قدم پہچاننے
میں فائق تھا ہمراہ لیکر سراغ قدم کا ڈھونڈھتے چلے اوس قائف نے بموجب قیافہ کے کفار قریش کو غار ثور کے منہ پر لیجا کر

گہبرا کر دیا اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان سے آگے نہین گئے حضرت صدیق نے نہایت غم اور حزن
سے عرض کیا کہ اگر یہ لوگ اپنے پاؤن کی نشان دیکہین تو ہم اونکو نظر آجاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غم
مت کر اللہ ہمارا رفیق ہے کافرون نے قائف سے کہا کہ علامتین جنون کی تیری دماغ پر غالب ہوئین ہین غار مین
مدت تلک کسیکا قدم نہ پونہچا ہوا اور مکڑی نے جالا اور کبوتر نے انڈا اونکو ڈالا ہوا ہے اسکو کون مانیگا وہ لوگ
اس غار مین گئے ہین پس سب کافر عناد سے نہایت نامرادی سے پہر آئے اور سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنے یار غار کے ساتہ حفظ الہی کے حصار مین برقرار رہے وہ دونون رفیق تین رات دن غار مین رہے سہ شنبے کی
راتکو ابوبکر صدیق کا غلام عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ ابن اریقط اونٹ لیکر آئے سید اصفیا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابوبکر باصدق وصفا کو اپنا ردیف کیا اور دوسرا اونٹ عامر و عبد اللہ کو دیا اور روانہ ہوئے اور
تمام رات اور دن دوپہر تک چلے پہر جنگل مین ایک پتہر کے سایے تلے دم لیا دوسرے دن قدید کی منزل میں ام معبد
کے خیمے پر گذار ہوا وہان مقام کیا ہر چند کہ وہ بی بی اوس ضلع مین سخاوت و احسان سے مشہور تہی لیکن اوس
سال بسبب قحط کے نہایت تنگی مین مبتلا تہی مہمانون نے گوشت اور خرما طلب کیا اوسنے زبان عذر کی
کہولی اور نہایت عجز سے بولی کہ ہمارا حال اس سال مین تنگ ہے والا مہمانداری مین قصور کرنا اپنے نزدیک
بہت ننگ ہے ناگاہ نظر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے کے کونے مین ایک بکری پر پڑی کہ مانند چشم
محبوب کے بیمار اور مثل جسم عاشق کے زار و نزار تہی فرمایا کہ اسمین کچہ دودہ ہے وہ بولی کہ یہ تو اپنی جان سے
حیران ہے تم دیکہو جو دودہ ہو تو تمہیں تصدیق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا نام لیکر دست مبارک
اوس بیزبان کی پستان پر پہیرا فی الفور بکری کے تہن بہر آئے اتنا دودہ دوہا کہ حاضرین مجلس نے سیر ہو کر
پیا اور ایک بڑا باسن لبریز کرکے ام معبد کو دیا اور وہان سے آگے روانہ ہوئے بعد اونکی جانیکے ابو معبد جو صاحب خانہ
تہا جنگل سے آیا اور باسن دودہ سے بہرا دیکہکر متعجب ہو کر پوچہا ام معبد نے جواب دیا کہ ایک عالی ہمت
نے ہماری گہر کو مشرف کیا اور اوسکی دست حق پرست کی یمن سے برکت حاصل ہوئی ابو معبد نے پوچہا کہ
تو حال اوس باکمال کا بیان کر ام معبد نے بلفظ فصیح اور بیان ملیح کچہ صفت صورت اور وصف سیرت
اوس حضرت کا بیان کیا ابو معبد نے کہا کہ یہ وہی پیغمبر بنی ہاشم ہین کہ اوسکی تلاش مین کفار قریش
پہرتے ہین افسوس مین نہوا کہ اوسکی خدمت کو سعادت جانتا کہتے ہین کہ وہ بکری اٹہارہ برس
تک رہی اور صبح و شام اپنے پستانون کی شربت جانفزا سے اونکی ظروف لبالب کرتی رہی اون
دنون مکے والون نے تمام قبائل عرب مین اشتہار کیا تہا کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر ہمارے پاس پونہچا ویگا تو سو اونٹ اوسکو دینگے
گر اتفاقاً سراقہ بن مالک مدلجی اپنی قوم مین بیٹہا تہا اور بڑی آرزو کرتا تہا کہ اگر مجہکو ملین
تو مین اونکو پکڑون ناگاہ ایک شخص نے آکر کہا کہ دریا کی طرف دو سوارونکی نشانی مجہکو معلوم

ہوئی کہ جاتی تھی شاید محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اوسکی رفیق ہونگی سراقہ نے اونکو دہوکا دیکر
کہا کہ یہ بات جھوٹھ ہی وہ کوئی اور لوگ تھی اور وہاں سی اوٹھکر اپنی گھر آیا اور لونڈی سی کہا کہ تو میرا
گھوڑا اوٹیلی کے نیچی کے تلی لیکر آ اور آپ نیزی کو زمین پر کھینچتا ہوا چلا اور جلد گھوڑی پر سوار ہوکر
دوڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو قرآن شریف تلاوت کرتے جاتے تھی اور التفات کسیطرف
نکرتے تھی مگر ابو بکر صدیق چاروںطرف دیکھتے آتے تھی کہ مبادا کوئی دشمن ہماری طلب میں نکلا ہو سراقہ
بن مالک سوا اونٹ کی لالچ سی قریب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جا پونہچا جب حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا قصد کیا گھوڑا اوسکا سر کے بل گر پڑا پھر تیر قمار کی نکالکر فال دیکھی وہ بہی الٹی پڑی
اوسپر بھی باکرحرص کی سوار ہوکر گھوڑا دوڑاکر ایسا نزدیک پونہچا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے قرأت کی آواز سنی ابو بکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قریب ہو کہ طالب
ہمارے پاس آ پونہچی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دشمن کا غم مت کہا دو ہمارے ساتھ ہی اور
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّہٗ بِمَا شِئْتَ الٰہی اس
دشمن کی ہمسی کفایت کر جسطرح تو چاہی فی الحال دونوں ہاتہ گھوڑی کی طویلی کی میخ کیطرح زمین میں
گڑ گئی اور گھوڑی سی اوندہا زمین پر گرا تب فریاد کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جانتا ہوں
کہ یہ بلا اوسی تمہاری دعا کا ہی اب توجہ فرماکر میری مشکل آسان کر و حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ الٰہی یہ سچا ہی تو اسکی گھوڑی کو چھوڑ دے فی الفور گھوڑی کی پاؤں میں سی نکلی سراقہ کچھ سامان
نذر کرنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبول نکیا پھر اپنی ترکش سی ایک تیر نکالکر دینی لگا
اور بولا کہ اس جنگل میں میری بکریاں اور اونٹ ملینگے اس تیر کی نشانی سی جو چاہیے لیجیے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو اوسکی کچھ حاجت نہیں تو چلا جا اور ہمارا حال کسی سی مت کہیو
سراقہ نے وصیت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دل و جان سی قبول کی اور رستی میں جو لوگ طالبین
میں سی ملے سبکو پھیر لیگیا کہ میں دور تک دیکھہ آیا وہ نہیں ہیں

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدینے پونہچنے کا

مدینے والونکو حضرت کے متوجہ ہونیکی خبر آگی سی پونہچی تھی اسواسطے
وہانکی مسلمان ہر روز واسطے استقبال کی نکلتی تھی جب ہوا گرم ہوتی تھی تو اپنی گھروںکو پھر جاتی تھی اتفاقا
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پونہچنے کی دن بھی اونکو پھر گئی تھی ایک یہودی اپنی چھت پر چڑھا ہوا تھا اوسنے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دور سی دیکھا کہ چلے آتے ہیں بے اختیار پکارا کہ ای گروہ یہ تمہارا بخت کہ
جسکے تم منتظر تھی ہو آیا یہ خبر سنتی ہی مدینے میں غل مچا اور چھوٹی بڑی اپنی ہتیار اور لباس سنبھال کر سوار ہوکر
بڑی خوشی سی سید انکی طرف روانہ ہوئے اور شہر سی باہر جاکر قدمبوسی حاصل کی اور خوشیاں کرتے تھی اور کہتی
تھی جاء رسول اللہ جاء نبی اللہ اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میری مکان پر اوتریں حضرت صلی

علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے مین ہوتی تہے اور عبد المطلب کی ماں اسی قبیلہ سے
تہی سعد بن خثیمہ کے مکانمین بارہوین تاریخ ربیع الاول کی مہینے مین اوترے اور چودہ دن تک اوس محلہ قبا مین
توقف کیا وہان ایک مسجد کی بنیاد تقوی اور پرہیزگاری سے قائم کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہی تین دن
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچنے کے محلہ قبا مین حضور مین پہنچے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمر کے
قبیلہ سے سوار ہوکر مدینے مین تشریف لائے پہر ہر ایک اون سعادتمندونسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوترنے کی
تمنا اپنے مکان پر رکہتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہار اونٹ کی چہوڑ دو جہان وہ توقف کریگا
مین وہان اوترونگا اتفاقا وہ اونٹ جسے سمجہے کہ اب دروازہ مسجد کا ہے خود بخود بیٹہہ گیا وہ مکان ابو ایوب انصاری
کے گہر سے قریب تہا اوسہونے فی الفور اسباب اوتارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے مکانمین رونق
افروز ہوئے وہان ایک میدان تہا کہ مسلمان وہان نماز پڑہا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا یہ
مکان کسکا ہے جواب دیا کہ یہ مکان دو یتیمونکا ہے ایک کا نام سہیل اور دوسرے کا نام سہل ہے اس مکان کا ہاتہ آنا
بہت سہل ہے اس مکانکی قیمت ہم اون یتیمونکو دینگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول نفرمایا حضرت ابوبکر
صدیق نے بموجب حکم کے دس مثقال طلا دیکر اوس مکانکو خریدا اور سب اصحابنے جمع ہوکر اپنے ہاتہونسے مسجد کو تیار کیا
بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابورافع کو پانسو درم خرچ دیکر مکے کو بہیجا کہ
صاحبزادیونکو اور بی بی سودہ کو معہ تمام اہل وعیال کے لے آوین اور ابوبکر صدیق کا بیٹا عبد اللہ اپنے گہر کے
لوگونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیال کے ساتہ مدینے مین لیکر آئے **بیان بدر کی لڑائیکا** جب
بسبب مہاجر وانصار کے بنیاد شریعت کی مستحکم ہوئی اور کافرونکا ظلم حد سے گذرا تب حق تعالی نے جہاد کی
آیتین نازل کین اور حکم عام واسطے قتال کفار کے وارد ہوا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنان
شجاعت پیشہ کو حکم کیا کہ اب کفار اشرار کی بنیاد اوکہیڑنے مین مستعد ہون اور جابجا فوجین بہیجنا شروع کیا جس
فوجمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تشریف لیگئے ہین اوسکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین کہ اصحابونکو سردار
بنا کر بہیجتے تہے اوسکو سریہ کہتے ہین منجملہ غزوونمین سے غزوہ بدر ہے اور بدر نام ہے ایک کوئین کا کہ وہان گانون ہے اور
ہر سال ایک بڑا بازار وہان جمع ہوتا ہے اور عرب کے لوگ مال تجارت کا وہان بیچتے اور خریدتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ابوسفیان قریش کے قافلے کے ساتہ شام کیطرف سے بہت مال ونعمت لیکر مکے کو جاتا ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی مہاجر وانصار کے ہمراہ لئے اور عمرو بن ام مکتوم کو مدینے مین نائب کیا اور روانہ ہوے
ابوسفیان کو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا قصد رکہتے ہین اوسنے فی الفور ایک سوار مکے کو دوڑایا اور
مکے والونکو خبر دی کہ قافلے کا مال اگر ہاتہ سے گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی قوت ہوویگی جتنا جلد پہنچا ہو تو
پہنچو ابوجہل وغیرہ قریش یہ خبر سنکر بیقرار ہوے اور لشکر جمع کرکے مکے سے باہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تین علم ترتیب دئے ایک تو علی مرتضی کو عنایت کیا اور ایک مصعب بن عمیر کو اور ایک سعد بن معاذ کو مرحمت

فرمایا اور اکثر اصحاب پاپیادہ تھے دو دو اور تین تین آدمی مین ایک اونٹ سواریکا تھا صرف دو یا تین گھوڑے
سوار تھے جب وادی صفرا مین منزل کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی کہ ابوسفیان تو بھاگ کر دریا کے کنارے
کی راہ سے نکل گیا اور لشکر مکہ کا آپہنچا تب اصحاب مضطرب ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابون سے پوچھا
کہ صلاح کیا ہے ابوبکر اور عمر نے معقول باتین جنمین فرمانبرداری تھی اور تابعداری تھی عرض کین حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا کہ صلاح تمہاری کیا ہے انصار نے جانا کہ یہ اشارہ ہماری طرف ہے سعد بن معاذ انصاری نے
[illegible] عرض کی کہ شاید [illegible] اس عبارت سے ہماری طرف ہے فرمایا ہان اونہون نے عرض کی کہ ہم
تمپر ایمان لائے ہین اور تمہاری تصدیق رسالت کی ہے ہم جان سپاری اور خدمتگزاری مین حاضر ہین اگر حکم کرو
تو ہم اپنے تئین دریا مین [illegible] حضرت نے دعا کی اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے دو طائفون مین سے ایک کا
وعدہ کیا ہے یا قافلہ یا لشکر کا خدا کے وعدہ مین خلاف نہین جب ابوسفیان نے قافلہ کو بدر کی راہ سے پھیرا تو قاصد
قریش کے لشکر مین بھیجا کہ مین سلامت نکل آیا تم بھی پھر آؤ دوسری بار لشکر تیار کر کے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی لڑائی کو چلیو جب قاصد پہونچا تو قریش نے ارادہ پھر نیکا کیا ابوجہل نے لات و عزی کی قسم کھائی
کہ ہم نہ پھرینگے جب تلک کہ بدر مین جا کر شرابین نہ پیوین اور تین روز وہان مقام نکرین اگر ہم یہان سے پھر جاوین
گے تو عرب کی قبائل طعنہ دینگے اور کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھاگ گئے جہیم بن الصلت اوٹھا
اور کہا کہ بہتر یہی ہے کہ پھر چلین اسواسطے کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک سوار اونٹ کی مہار ہاتھ
مین لیے آیا اور اوسنے کہا کہ عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف کو مار ڈالا اور دوسرے لشکر کے سردارونکا نام لیا
کہ ان سبکو مار ڈالینگے اور پھر اوسنے تلوار نکالکر اونٹ کو ذبح کیا وہ اونٹ زخمی ہوکر بھاگا اور سب
خیمون مین اوسکا خون پہونچا ابوجہل نے کہا کہ یہ دوسرا پیغمبر قریش مین پیدا ہوا القصہ وہانسے کوچ کر کے
عدوۃ القصوی مین پہونچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدوۃ الدنیا مین اوترے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وہانسے کوچ کر کے بدر کے چشمہ پر مقام کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کی کہ اگر بموجب
وحی الہی کی یہان ٹھہرے ہو تو سمعا و طاعۃ والا یہانسے اوٹھکر دشمن کے نزدیک اوترو کہ سب کوئی
بدر کے ہم سے اوریہ ہو رہینگی اور حکم کرو کہ سب کوون کو بند کردین جو دشمن کی طرف ہین اور ہر کوئی کی سر پر
ایک حوض بناوو کہ ہر وقت لڑائی کے پانی تیار رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تجویز پسند
کر کے ویسے ہی کیا پھر سعد بن معاذ نے جو سردار انصار کے تھے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو آپ کیواسطے پانی کے کنارے
ایک تخت سایہ دار بناوین اور کئی اونٹ تیز رو آپکے پاس تیار رہین کہ اگر ہمپر شکست آوے تو آپ کئی
اصحاب کے ساتھ مدینے مین تشریف لیجاوین کہ اسلام مین خلل نہو اور ہماری عورتین اور لڑکے جو آپکو دیکھینگے
تو ہمارے مرنیکا اندیشہ نکرینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور سعد کے حق مین دعا کی
دوسرے قریش تیار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین آئے و تکبر کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ قریش بڑی جد اور فخر سے آئے ہیں اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں تو ہماری مدد
کر اور اپنے وعدے کو وفا کر بعد اوسکے قریش کے ایکجماعت نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے حوض میں جا کر پانی پیویں اصحابوں نے حملہ کیا اور سبکو مار ڈالا مگر حکیم بن حزام کہ وہ مسلمان ہوا جب قریش
کے لشکر نے یہ دیکھا تو ہاتھ میں تلوار لیکر میدان میں آئے سب سے اول اسود بن اسود کہ عرب میں بڑا بہادر مشہور
تھا لات و عزے کی قسم کہا کر آیا کہ جا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوض کو توڑونگا جب نزدیک
پوہنچا تو حضرت امیر حمزہ اوسکے مقابل ہوئے اور مار کر گھوڑے سے گرا دیا بعد اوسکے عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بھائی
شیبہ اور اوسکا بیٹا ولید کہ لشکر قریش میں اونسے بڑا کوئی نہ تھا صف سے باہر آئے اور مبارز یعنی لڑائی
کرنیوالا چاہا تین جوان انصار کے اونکے مقابلے کو باہر آئے عتبہ اور شیبہ نے آواز دی کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہمارے ہمسرونکو بھیج حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حمزہ کو اور علی کو اور عبیدہ بن حارث
کو بھیجا جب یہ شیران بیشہ وغا مقابل ہوئے اون تینوں کافران پر دغا کو جہنم رسید کیا لشکر نے قریش کے جو یہ
حال دیکھا ایکبارگی حملہ کیا وہ اتنے بہت تھے کہ ایک ایک مسلمان پر آٹھ آٹھ دس دس لپٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دست بدعا ہوئے کہ خداوندا روے زمین میں یہی گروہ ہے جو تیرے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں
اگر تو اونکو ہلاک کریگا تو تیری عبادت کون کریگا نصرت اور فتح اپنی بھیج اللہ تعالی نے اوسیوقت حضرت
جبرئیل کے ساتھ پانچہزار فرشتے واسطے مدد کے بھیجے یہانتک کہ ستر آدمی رئیس قریش کے قتل کئے اور ستر
اسیر ہوئے کہتے ہیں جس کافر پر اصحاب قتل کرنے کو جاتے تھے تو پہنچنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ سر اوسکا تن سے جدا
ہے فرشتے اور غزاوات میں بھی واسطے مدد کے نازل ہوئے ہیں لیکن فرشتوں نے سوائے بدر کے دوسری لڑائی
میں مقابلہ نہیں کیا ابوجہل اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میدان میں آیا تو معاذ اور معوذ کو ایک صحابی نے فرمایا
کہ تم ابوجہل کو پوچھتے تھے وہ یہ ہے سنتے ہی یہ دونوں مانند شیر کے اوس کافر سے جا لپٹے ایک نے ابوجہل
کی ران میں تلوار مار کر گھوڑے سے گرا دیا اور دوسرے نے اوس کافر کو دو تین تلواریں لگا کر دین اسلام
کے خار کو مٹایا بعد فتح کے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گڑھا کہودو قریش کے مقتولونکو
اوسمیں ڈالدیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس کوئی پر آکر نام بنام پکارا کہ آیا پایا تمنے جو کچھ کہ خدا
نے تمسے وعدہ کیا تھا حضرت عمر رضی نے عرض کی یا رسول اللہ تم مردگان بیجانکو آواز دیتے ہو وہ کیا
سنتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا واللہ تم انسے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دے سکتے
پھر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جا کر ابوجہل کی خبر لاوے عبد اللہ بن مسعود نے مردونکی لاشونمیں
سے اوسکو ڈھونڈھ نکالا اور اوسکے سینے پر سر کاٹنے کو بیٹھے ابوجہل نے کہا کہ اے تکریونکے چرانیوالے بڑے مقام پر
چڑھا ہے تو عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا الحمد للہ کہ میں نے تجھکو اس حال پر دیکھا یا عدو اللہ پھر تلوار سے اوسکا سر
کاٹکر تن ناپاک سے جدا کیا اور خواری و خاکمیں کھینچتے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے

لائے یہ سنکر یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَاتَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

بیان غزای احد کا

جب بدر مین بعضے قریش کے مارے گئے اور بعضے قید ہوئے اور بعضے لشکر بہاگ کر مکہ کو گئے پہر قریش نے اپنے بندہونکو خرید کیا وہ لوگ کہ جنکے باپ بدر مین مارے گئے تہے جیسے عکرمہ بن ابی جہل و عبد اللہ بن ربیعہ و صفوان ابن امیہ وغیرہ ابو سفیان کے پاس گئے اور کہا کہ قریش تیرے واسطے اور تیرے ساتہ والونکے واسطے گئے تہے اور یہ حادثہ اونکو پہونچا اب ہمارے تئین بعد اونکے زندگانی کی لذت نہین تمام عرب مین ہم بدنام ہوئے ہم چاہتے ہین کہ یہ سوداگر جو تیرے ساتہ گئے تہے ہمارے ساتہ مال کی مدد کرین جو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فوج جمع کرکے لیجاوین اور اپنا بدلہ لیوین ابو سفیان کے قافلے مین ہزار اونٹ تہے اوسمین سے راس المال تو مالکونکو دیا اور پچاس ہزار مثقال سونا نفع کا جو ہوا تہا سب لشکر کے خرچ مین صرف کیا اور عمرو بن عاص کو کئی شاعرونکے ہمراہ قبائل عرب مین مدد مانگنے کو روانہ کیا اور پیشوا لشکر کا ابو سفیان ہوا اور ہندہ ابو سفیان کی جورو عتبہ کی بیٹی جسکا باپ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتہ سے مردار ہوا تہا وہ بہی رفیق لشکر کی ہوئی اور کئی عورتین سردار قریش کی بہی ہمراہ ہوئین اور جبیر بن مطعم بہی قریش کے سردارونمین تہا اوسکا چچا بدر مین مارا گیا تہا اوسکا ایک غلام تہا وحشی نام کہ حربہ اوسکا خطا نکرتا تہا ہندہ نے اور جبیر بن مطعم نے وحشی سے کہا اگر تو حمزہ کو یا علی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار ڈالیگا تو ہم تجکو مال دنیا سے مستغنی کردینگے اور یہ تمام خبرین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مکہ مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائین جب لشکر قریش کا مدینے کے نزدیک پہونچا اوسمین سات سو زرہ پوش اور دوسو گہوڑون کے سوار اور تین ہزار اونٹ اور گانیوالی عورتونکو بہی ساتہ لیا جو بروقت مقابلہ کے مقتولونکے اوصاف گاتین جو آنیوالی جوان کوشش مین دریغ نکرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکہا کہ کئی بیل مسلمانون کے مارے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار مین سوراخ پڑگیا اور اپنے تئین دیکہا کہ مین نے ایک محکم زرہ کو ہاتہ سے پکڑا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ ایک جماعت بہترین صحابہ سے ماری جاویگی اور وہ رخنہ جو میری تلوار مین ہے ایک شخص میرے اقربا مین سے کام آویگا اور وہ زرہ کہ جسمین مین نے ہاتہ لگایا ہے وہ قلعہ مدینے کا ہے اب رای میری یہ ہے کہ مدینے سے باہر نہ نکلین اور قریش کے لشکر کو مدینے کے باہر پڑا رہنے دین جب پانی اور گہانا اونپر تنگ ہوجاویگا تو خود بخود چلے جاوینگے بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یہ صاحب ہی اس سے کہتے کہ لشکر اونکا بہت ہی جلد عاجز ہوجاویگا اور ہمنے بہت بار یہ کہا ہے کہ جسنے مدینے کا قصد کیا ہے اگر مدینے والے باہر نہین گئے ہین تو فتح پائی ہے اور اگر باہر گئے تو مغلوب ہوئے ہین لیکن وہ جوان جو بدر کی لڑائی مین نہ تہے انہون نے عرض کی کہ مصلحت یہ ہے کہ باہر نکلکر لڑین جو کافر قریش کے گمان نہ لیجاوین کہ ہم اونسے ڈر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مبالغہ اور رغبت اونکی دیکہی تو نماز جمعہ کی پڑہی اور خطبہ نہایت بلیغ و فصیح بیان فرمایا اور بعد اوسکے اونکو مستعد لڑائی کی تیار کیا پہر حجرہ شریف مین تشریف لیگئے خود فولادی سر مبارک پر رکہا اور دو زرہ پہن کر اور کمربند ادیم کا باندہکر باہر تشریف لائے جب اصحاب نے حضرت کو اس حالمین دیکہا تو اپنی صلاح سے پشیمان ہوئے اور عرض کی کہ

حضور کی صلاح باہر نکلنے میں نہو تو یہان ہی بیٹھیں حضرت نے فرمایا سزاوار نہین نبی کو تئین کہ سلاح جنگ کی پہنکر اور
بغیر لڑائی سلاح کو تن سے دور کرے اب اللہ تعالی کا نام لیکر چلو اب صبر کروگے تو امید خدا سے ہے کہ فتح ہوگی پھر سب
اصحاب بھی مسلح ہوئے اور قریب ہزار سوار اور پیادے کے ہمراہ ہوئے جو نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے سے
باہر نکلے عبد اللہ ابن ابی سلول منافق مخالفت کرکے تین سو آدمی اپنے لیکر پھر گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ پروا
نہ کی اور باقی لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور کوہ احد میں جاکر دشمن کے مقابل میں جاکر ڈیرہ کیا اور فرمایا کہ کوئی بغیر اذن
کے لڑائی میں نجاوے اور لشکر میں سے پچاس تیر انداز چنکر اونکا امیر کیا اور لشکر اسلام کے پیچھے ایک گھاٹی تھی جو دشمنون
کے آنیکی راہ تھی وہان اونکو مقرر کرکے فرمایا کہ تم یہان بلازم رہو اگر دشمن ہمسے اوپر آوے اونکو دفع کرو ہمارے فتح
ہو یا شکست تم بغیر حکم کے یہان سے حرکت نکیجو بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیادون کو آگے کیا اور
سوار اونکی صف کے پیچھے کیے قریش نے بھی اپنی صفین درست کین خالد بن ولید میمنہ میں [illegible] اور عکرمہ بن ابی جہل میسرہ
میں [illegible] تھا اور طلحہ بن ابی طلحہ قریش کا علمدار ہوا دونون صفین مقابل ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی دست حق پرست میں تلوار لیکر فرمایا کون ہے کہ یہ تلوار لے اور اوسکا حق ادا کرے کئی اصحاب تلوار
لینے کو دوڑے [illegible] حضرت نے نہ دی ابو دجانہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ہے فرمایا کہ حق اوسکا یہ ہے
کہ کافرونکو اس سے قتل کرے یہان تک کہ خود بھی مرجاوے ابو دجانہ نے عرض کی کہ یہ کام میرا ہے حضرت نے
وہ تلوار دی اور میدان میں اکڑتا ہوا کمال تجبر سے چلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی چال اللہ
تعالی کو پسند نہین ہے مگر اسجگہہ میں کہ اس چال سے دشمن پر رعب ہوتا ہے جس طرف وہ جاتا تھا
کوئی اوسکے سامنے نہ آتا تھا اوسی کروفر سے وہان پہونچا کہ ہندہ ابوسفیان کی جورو کئی عورتون کے
ساتھ دف بجاتی تھی اور کافرونکو واسطے قتل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب کرتی تھی اور یہ
شعر پڑھتی تھی نحن بنات طارق نمشی علی النمارق ان تقبلوا نعانق او تدبروا نفارق
نظم ہم ہیں بیٹیان طارق کی مسندون پر + ہم تو ہان خوبی بیٹھیں قالینون پر + دشمن سے جو لڑیگا اوسکے گلے
لگینگے + جو بھاگیگا [illegible] اوس سے نہین ملینگے + ابو دجانہ نے چاہا کہ ہندہ کو اوس شمشیر سے [illegible]
[illegible] پھر یہ دل میں کہا کہ حیف ہے جو غازی اپنی تلوار کو عورت پر چلاوے پھر حضرت حمزہ نے ابوسفیان
کے علمدار کو قتل کرکے علم گرایا اور مانند شیر کے اوس میدان میں کئی کافرونکو دوزخ میں پہونچایا کسیکو طاقت نہ تھی
جو اونکے مقابل آوے اور اپنی جان شیرین کو گنواوے ہندہ نے آنکر وحشی سے کہا کہ حمزہ اسوقت لڑائی میں مشغول ہے اگر
ہوسکے تو مار ڈال وحشی ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھا جب امیر حمزہ کئی پہلوان قریش کو مارکر پھرے وحشی نے بحالت غفلت
میں حربہ پھینکا امیر حمزہ کے سینے کو توڑ ایسا لگا کہ گھوڑے سے گرکے جان بحق تسلیم ہوئے ہندہ نے یہ خبر سنکر آکے حضرت
حمزہ کا سینہ چیر اور جگر نکال کر چبایا پھر طلحہ بن عثمان قریش کا علم اوٹھاکر میدان میں آنکر بولا کہ اے گروہ محمد تمہارا
یہ گمان ہے کہ ہم تمہاری تلوارونکے سبب سے دوزخ میں جاوینگے اور تم ہماری تیغون کی وسیلے سے بہشت پاؤگے

کو بیچ جو سید انہین آدمی اور مین اوسکو بہشت مین پوہنچاؤن اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب مقابل ہوکر اوسکے
مین ہتہکو ایسا رسید کرنیکو آیا ہون اور ایک تلوار اوسکے پاؤن مین ایسی ماری کہ سرنگون گر پڑا اور عورت اوسکا برہنہ
ہوگیا تب نہایت تضرع وزاری کرکے خدا کی رحمت کو اور اپنی قرابت کو وسیلہ کیا حضرت علی نے شرم سے اوسکو
قتل نکیا پہر کافرون نے غلبہ کیا مصعب بن عمیر علمدار لشکر اسلام کا شہید ہوا حضرت مرتضی علی نے علم اوٹہا لیا
پہر یا دین السکن معہ چودہ جوان انصار کے عین غلبہ کفار مین سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آئے
اور ہر ایک اہل اسلام سے نوبت بنوبت کفار سے مقابل ہوے اور یہ کلمات دلاور پڑہتے جاتے تہے نفسی لنفسک
الفدا او وجہی لوجہک الوقاء و علیک سلام الوداع یا رسول اللہ و موعدنا لک الجنۃ

جان میری تیری جان پر فدا ہے اور سینہ میرا تیرے منہ کی پناہ ہے اور تجہپر سلام الوداع ہے اور ہمارا آپسے
وعدہ ملاقات بہشت الماوی ہے پہر ایک جوان اونمین سے اسی وعدے پر قائم رہا اور رسول رب العالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمون پر جان شیرین کو سونپ کر بہشت برین کو پہونچا رضی اللہ عنہم ہرچند کہ اوس لڑائی
مین اکثر اصحاب نے اپنا جوہر شجاعت ایسا دکہلایا کہ رستم واسفندیار کا افسانہ بنسبت انکے بازی اطفال تہا اور
دارا اور سکندر کا سحر خواب و خیال تہا لیکن علی مرتضی اور ابودجانہ اور طلحہ اور مصعب بن عمیر سے جو جوہر مردانگی
ظاہر ہوے شرح ان جانبازون کے احوال مین دفتر ہو جاے یہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا ہے اگر کوئی مشتاق ہو تو تاریخ صحابہ
تفصیل دیکہ لے اونکی محبت سے اپنے ایمانکو مضبوط کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرف اصحابون کو واسطے
جہاد کے تیز کرتے تہے اس عرصے مین شیطان کا بہیدی ابن قمیہ ملعون اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن شہاب حضرت
کے پاس پہنچے اور پتہر چلائے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساق اور کاندہا اور پیشانی نورانی خون آلودہ
ہوگئی اور ہونٹ نیچے کا زخمی ہوگیا اور اگلا دندان مبارک ابن قمیہ کے پتہر سے ٹوٹ گیا اور ایک روایت مین عتبہ
بن ابی وقاص کے پتہر سے پہر ابن قمیہ نے تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلائی طلحہ نے اپنے ہاتہ کو سپر کیا
اور ہاتہ اوس جوانمرد کا بیکار ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گڑہے مین گر پڑے ابن قمیہ نے جانا کہ
کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تمام کیا شیطان لعین نے ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتول ہوے اور
اس خبر ناخوش سے اصحابون مین تفرقہ پڑگیا بعضے تو شہید ہوے اور کچہ بہاگ کر مدینے مین چلے گئے اور بعضون نے رفاقت
حضرت کی نچہوڑی طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن وقاص اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اونہین مین سے تہے اور بعضے سراسیمہ و
حیران پہرا وہر پہرتے تہے جب حضرت کی زندگی کی خبر پائی تو سب جمع ہوگئے اس تفرقہ مین قریشیون کی عورتون نے
اہل اسلام کے بعضے مقتولونکو مثلہ کیا یعنی ناک اور کان اور اعضاے تناسل کاٹکر گلے کا ہار بنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہرچند چاہا اوس گڑہے سے نکلین سبب زخمونکے اور بوجہہ دو زرہونکے نہ نکل سکتے تہے طلحہ رضی اللہ عنہ نے باوجود دست
شکستہ اور بدن مجروح کے اپنی تئین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زینہ بنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے دوش
پر قدم رکہکر بکمال صعوبت باہر نکلے اور فرمایا طلحہ کی جگہہ بہشت مین مقرر ہوئی سب سے اول کعب بن مالک نے

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانا اور پکارا کہ اے مسلمانو مژدہ باد کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات ہین صحابہ
متفرق سنکر فی الفور طاقت میں پہنچے اور آہستہ آہستہ پہاڑ کی گھاٹی کیطرف متوجہ ہوئے تا وہان پائیدہ نکی ساتھ جمعیت
کرین اور سعد بن وقاص نے اوس روز ایسے تیر بہدف مقصود پر چلائے کہ ہر تیر نے محال اللہ کو واصل جہنم کیا حضرت اپنے ہاتھ سے
اونکو تیر دیتے تہے اور کہتے تہے کہ یا سعد تیرے ماں باپ تجھپر فدا ہون ایسی صفت کی سعادت کسی صحابی کو میسر نہوئی جب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھاٹی کے پاس پہنچے تب ابی ابن خلف ملعون نا خلف گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ میں لئے آ پہنچا اور
بولا کہ خدا مجکو نجات نہ دے جو میں محمد کو نجات دوں زبیر بن العوام اور دوسرے اصحاب نے چاہا کہ اوس کافر بیہودہ گو کو مقتول
کرین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر سے نیزہ لیکر اوسکی گردن پر لگایا ہر چند کہ زخم ظاہر میں تھوڑا تہا لیکن اوس
بدسرشت پر خوب کارگر ہوا بے اختیار زمین پر گر گیا رفیق اوسکو قوم میں اوٹھا لیگئے لیکن اوس شیر بیشہ نبوت کی زخم
سے مانند بیل کی آواز کرتا تہا یاروں نے کہا کہ تیرا زخم ایسا نہیں کہ تو ایسی بیقراری کرے بولا کہ زخم تو ظاہر میں ایسا
نہیں لیکن یہ زخم لگانیوالا ایسا ہے کہ ضرب اوسکی خطا نہیں کرتی غرض وہ کافر اسیطرح نالہ وآہ کرتا رہا رستے میں
ملک جہنم کی راہ لی یہ ساری مصیبت اون یاروں کی بیفرمانی سے ہوئی جو عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ گھاٹی پر تعین تھے
جب ابتدا میں صحابیونکو غلبہ ہوا تو وہ بطمع غنیمت کے گھاٹی کو چہوڑ کر چلے گئے ہر چند عبد اللہ بن جبیر مرحوم نے
اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیفرمانی سے ڈرایا اونکی خیال میں کچہ نہ آیا عبد اللہ ابن جبیر معہ آٹھ
جوانونکی اکیلے رہ گئے عکرمہ بن ابو جہل نے گھاٹی خالی دیکھی تو اپنے تیر اندازونکو لیکر آیا عبد اللہ بن جبیر نے داد جوانمردی
اور دلاوری کی دی اور معہ آٹھوں یارونکی شہید ہوگئے پیچہے سے کافرون نے انکا ایسے تیر برسائے کہ فوج اسلام متفرق
ہوگئی بعد اوسکے کفار قریش نے ابو سفیان سے کہا کہ آج لات وعزی نے ہماری مدد کی جو ہم محمد پر غالب ہوئے اور اب
محمد نے مضبوط گھاٹی کی پناہ لی ہے اور یار اوسکی جمع ہوجاتے ہین اب صلاح یہ ہے کہ ہم مکہ کو پہر جاوین ابو سفیان
بہی اسبات پر راضی ہوا اور کہا کہ ٹیلہ پر آ کے پکارا کہ تم میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین حضرت نے منع
کیا جواب سے پہر بولا ابو بکر اور عمر ہیں پہر حضرت نے جواب سے منع فرمایا ابو سفیان بولا اعل ہبل
یعنی بلند ہو تو ای ہبل حضرت نے فرمایا جواب دو کہ اللہ اعلی واجل پہر حضرت عمر نے جواب دیا اور
کہا کہ ای عدو اللہ ہم سب تیری گردن کاٹنے کو موجود ہین ابو سفیان نے کہا یوم بیوم بدر یعنی ہم تم برابر
ہین رسول خدا نے فرمایا کہ جواب دو کہ ہمارے قتیل بہشت میں اور تمہارے دوزخ میں ہیں جب قریش مکہ
کیطرف روانہ ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی کو بلا کر فرمایا کہ ایسا نہو کہ قریش
پہر کر مدینے کیطرف متوجہ ہووین علی مرتضی اونکے پیچہے گئے یہانتک کہ مدینے کی حد سے نکل گئے وہان سے
پہر حضور میں پہر آئے رسول اللہ نے پہر سب شہیدون کو دفن کیا ستر آدمی شہید ہوئے بعد اسکے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور فرمایا کہ پہر قریش کو ہمپر ایسا غلبہ نہوگا
بلکہ فتح مکہ کرینگے اہل مدینہ رسول اللہ کی خبر سنکر استقبال کو آئے ایک عورت انصار کی حضرت سید ابرار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات کو نکل رستے مین چار جنازے برابر رکھے ہوے دیکھے ایک اوسکا باپ دوسرا
خاوند تیسرا بھائی چوتھا بیٹا سبکا حال دریافت کیا کہ کون ہین اوس عورت مردہمت نے مطلق التفات
نکیا بکمال استقلال سے آگے بڑہی اور پوچھا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا
کہ سلامت ہین آگے آگے تشریف لاتے ہین وہ بی بی اپنے مقتولونکو چھوڑکر جلد چلی گئی اور حضرت کو دیکھا
اور دامن پاک کو پکڑ کر کہا میرے مان باپ اور قوم سب تمپر فدا ہوون تیری ذات شریف کو جو مین نے
سلامت پایا سب کچھ پایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے استقلال پر آفرین کی اور اوسکے حق
مین دعاے خیر کر کے روانہ ہوئے اور مدینہ شریف مین یارونکے ساتھ واصل ہوے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان واقعہ حدیبیہ کا اور قریش کے ساتھ صلح کرنیکا

سبب اس سفر کا یہ تہا کہ
حضرت نے خواب مین دیکھا کہ امن و امان سے مع اصحاب بیت اللہ مین گئے اور عمرہ کیا اصحاب خوش ہوے
اور جانا کہ اسی سال مین فتح مکہ ہوگی پھر حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیاری سفر کی کی
اور چودہ سو آدمی ہمراہ لیکر مکہ کو روانہ ہوئی اور عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ کیا اور ستر اونٹ
واسطے قربانی کی ہمراہ لیے منزل عسفان مین پوہنچے بشیر بن سفیان نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ملاقات کر کے عرض کی کہ قریش کو آپکے کوچ سے خبر ہوئی ہے اونہون نے جمعیت کی ہے اور خالد بن ولید
کو سردار لشکر کا کیا ہے اور قسم کہائی ہے کہ تمکو مکے مین نچھوڑینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
راہبر ہمراہ لیا اور راہ دشوار سے روانہ ہوکر حدیبیہ مین آنکر مقام کیا قریش نے یہ خبر سنکر بدیل بن ورقا
خزاعی کو حضور مین بہیجا اور قبیلہ خزاعہ قدیم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی جانی
اور محرم نہانی تہے اونہون نے کہا اصول و فروع قریش کے جمع ہوے ہین تمکو مکے مین نچھوڑینگے حضرت نے فرمایا
ہمارا ارادہ لڑائیکا نہین ہے بلکہ واسطے عمرے کے آئے ہین قریش کے تئین مناسب یہ ہے کہ صلح کرکے ایک مدت
معین کرین اور ہمکو اور قبائل عرب پر چھوڑین اگر ہم اونپر غالب ہوون تو بغیر رنج و تعب کے دشمنون کی جڑ
براوینگی اور اگر یہ بات میری قبول نکرینگے تو جب تلک جان باقی ہے مین اونکی لڑائی سے ہاتہ نہ اوٹہاونگا
اور اللہ تعالی نے جو مجھسے وعدہ کیا ہے وہ اپنے دین کی مدد کریگا بدیل نے جاکر صنادید عرب کی مجلس مین
کہا کہ اے یارو مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے آیا ہون اور باتین معقول لایا ہون اگر صلاح
ہو تو بیان کرون سفہا اور جہلا نے کہا کہ تمہاری بات نہین سنتے مگر عقلا نے بگوش دل سب باتین سنین لیکن اس واسطے
کہ بدیل قوم خزاعہ سے ہے جو رسول اللہ کے ہم سوگند تہے اوسکی بات پر اعتبار نکیا اور عروہ بن مسعود ثقفی کو کہا
اوسنے سنکر قوم سے بیان کیا کہ اے قوم بدیل کی بات بی بدل ہے اور اگر تمکو شک ہے تو مین جاون اور تحقیق کرکے
آؤن عروہ بن مسعود بموجب رضامندی قریش کے حضور سید کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گیا حضرت
نے جو بات کہ بدیل سے فرمائی تہی وہی عروہ سے ارشاد کیا عروہ نے بطریق مصلحت انگیزی کے کہا اے محمد اگر تم

اسواسطے کہ اپنی قوم کو استیصال اور بے بنیاد کری تو زمانہ ماضی مین کسینے ایسا نہین کیا اور اگر کچہہ غرض ہو تو
بیان کرے چند اوباش بیکار ہو تونے جمع کیے ہین میرے خاطر مین یہ گذرتا ہے کہ یہ لوگ ضرور کسیوقت مین تجہکو تنہا چہوڑ
جاوینگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہایت طیش مین آکر کہا کہ لات وعزی کے فلان کو تو
نے جبتک کہ دم مین دم ہے محمد صلعم کو چہوڑینگے عروہ نے کہا کہ اگر انکے حقوق تیرے مجہہ پر نہوتے تو مین جواب دیتا اور عروہ نے
گفتگو کیوقت مین گوشہ چشم سے آداب وتعظیم اصحاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ دیکہی حیران ہو گیا
اور وہان سے آنکر قریش سے کہا کہ واللہ مین کسری کی اور قیصر کی مجلسون مین حاضر ہوا ہون یہ احترام اور اعزاز کہ جو محمد کے یار
اوس سے کرتے ہین مین نے ہرگز نہین دیکہا جب باتین کرتا ہے تو نہایت تعظیم سے ایسے خاموش ہو جاتے ہین گویا اپنی
بہول جاتے ہین اور وضو کے پانی لینے پر ایسا گرتے ہین کہ قریب ہے کہ آپسمین مقاتلہ کرین بہتر یہ ہے کہ اوسکے ساتہ لڑائی
ہرگز مت کرو ہر ایک اپنے سر نکو سعادت سمجہتا ہے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان
کو قریش کے پاس بہیجا کہ ہمکو عمرہ کرنے دین جب حضرت عثمان رض نے پیام پہونچایا اونہون نے کہا ہرگز محمد کو نہ چہوڑینگے
جو وہ عمرہ کرے اگر تمہاری خوشی ہو تو طواف کرو حضرت عثمان رض نے کہا کہ ہم ہرگز بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تنہا طواف نکرینگے قریش غصہ ہوئے اور حضرت عثمان رض کو قید کیا رسول خدا کو خبر پہونچی کہ عثمان رض کو قریش
نے قتل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے اصحابون کو جمع کیا اور ان سے بیعت
لی اس مضمون سے کہ یا قریش کو قتل کرینگے یا سب مر جاوینگے سب اصحابون نے بخلوص دل بیعت کی اور مستعد
ہوئے اللہ تعالی نے اون جوانمردون کی اخلاص کی برکت سے یہ آیت نازل کی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
الی آخر الآیۃ یعنی خدا راضی ہوا اون مسلمانون سے جنہون نے بیعت کی تجہسے درخت کے نیچے اللہ کا ہاتہ اونکے ہاتہ پر ہے جب
قریش کو تجدید بیعت کی خبر ہوئی تو سہیل بن عمرو کو بلا کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہیجا بعد گفتگو
تکرار کے صلحنامہ لکہنے کا حکم ہوا علی مرتضی کو فرمایا کہ لکہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہیل نے کہا ہم
رحمان کو نہین جانتے اور اللہ کو اس نام سے نہین پکارتے ہماری دستور کے موافق لکہو بِاسْمِکَ اللّٰہُمَّ
اصحاب تو نہین مانتے تہے مگر حضرت نے فرمایا یونہین لکہو بعد اوسکے لکہا هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پہر سہیل نے کہا اگر ہم تیری رسالت کے معتقد ہوتے تو نزاع کیون کرتے محمد بن عبد اللہ لکہو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واللہ مین محمد رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہون اے علی رسول اللہ
کے لفظ کو مٹادے حضرت علی مرتضی نے قسم کہا کر کہا مین صفت رسالت نہ تراشونگا حضرت نے اپنے دست
حق پرست سے صلحنامہ لیا اور محمد رسول اللہ تراش کر محمد بن عبد اللہ لکہا مضمون صلحنامہ کا یہ تہا کہ سید المرسلین
معہ لشکر اسلام کے اسکے سال مدینے کو جاوین اور آیندہ سال کو آنکر عمرۃ القضا گذارین بشرطیکہ تلوارین میان مین
رہین اور تین دن سے زیادہ مکے مین نہ ٹہرین اور دس برس تک لڑائی نکرین جو ہم ہر طرف آیا جایا کرین اور جو شخص پیغمبر
کیطرف سے ہمارے یہان آوے اوسکو ہم ندیوین اور ہماری طرف سے جو شخص اونکے پاس جاوے تو محمد اوسکو

ہمارے ہوا کرین اصحابونکو یہ شرط ناگوار گذری نہایت ملول ہوئی کہ ہم کیونکر دوستان خدا کو دشمن کی حوالے کرین
اور یہ عار کیسی قبول کرینگی بعد اوس صلح کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لوگون سے کہا کہ اوٹھو اور قربانی کو
ذبح کرو سرونکو حلق کرو یعنی سر منڈالو اصحاب اوس صلح سے نہایت ناخوش تہی کسیکا دل قربانیکو نچاہتا
تہا تین بار حضرت نی فرمایا کوئی مارے طیش کی نہ اوٹہا حضرت اوداس ہوکر گہر مین گئی ام سلمہ سے یہ احوال
کہا جب بی بی نی سنا تو حضور مین عرض کی یا رسول اللہ آپ جانتے ہین کہ اصحابونکو شرط اخیر سے بڑا
رنج ہوا ہی بہتر تو یہ ہی کہ آپ کسی سے کچہہ نفرمائین اور قربانی کرکے حجامت اور اصلاح بنوا ئی جب
اصحاب آپکو دیکہینگی تو خود بخود مشغول ہوونگی حضرت نے اپنی خاص اونٹون کو قربانی کروایا اور حلاق
کو بلوا کر سر ترشوایا جب لوگون نے حضرت کو دیکہکر قربانیان کین اور تہوڑی لوگون نے حجامت کی اور اکثرون نے
تہوڑے تہوڑے بال کتروائی حضرت نی دو بار محلقین کے حق مین مغفرت کی دعا کی اور ہر بار مقصرین یعنی بال
کتروانی والی اپنی تئین یاد دلواتی تہی تیسری بار اونکی حق مین دعا کی اور وہانسی پہر کر مدینی مین تشریف لائے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان خیبر کی فتح کرنیکا** جب لشکر اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتہ مدینی مین حدیبیہ سے پہر آئی آخر محرم سنہ سات مین خیبر کی غزا کا عزم مصمم کیا اور ایک ہزار سات سو
آدمی روانہ ہوئے مدینی کی منافقون نی بسبب دوستی کی خیبر والونکو حضرت کی ارادے سے خبر کی اور خیبر کے
پانچ قلعے تہی تین قلعے تو آسانی سے فتح ہوئے اور دو قلعے جنکا نام وطیح اور سلالم تہا بہت سخت تہی اور آدمی
اونمین بہت تہی دس روز تک گہیرا جب بہی فتح میسر نہوئی پہر خیبر کی کافر یہودی قلعے سے باہر نکلکر
لڑائی کرتے تہی اون دنونمین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درد سر پیدا ہوا اسواسطے پہلے دن حضرت صلعم
نے علم عمر بن خطاب کو دیا وہ شام تک لڑی اور بغیر فتح کے پہر آئے دوسرے دن ابوبکر صدیق کو علم دیا اونہو
نے بہی بقدر مقدور کوشش کی اور بے فتح پہر آئی تیسرے دن پہر حضرت عمر علم لیگئے اور بہت جانفشانی کی کچہ فائدہ نہوا رسول اللہ
نے فرمایا کہ کل مین علم اوس شخصکو دونگا کہ دوست رکہتا ہے اللہ تعالی اور رسول اوسکو اور دوست رکہتا ہی وہ اللہ
اور رسول کو اور فتح اوسکی ہاتہ سے ہوگی یہ سنکر سب اصحاب متفکر ہوئی کہ دیکہا چاہیے کہ یہ سعادت کسکی نصیب ہوگی اور
حضرت علی پر کسیکا گمان نہین تہا اسواسطے کہ اونکی آنکہین ایسی دکہتی تہین کہ کچہہ نظر نہین آتا تہا فجر کو اصحاب بن ٹہن
کر ہتیار باندہکر حضرت کی خیمے کی سامنے ٹہلتے تہی کہ ناگاہ حضرت نی پوچہا کہان ہے علی ابن ابیطالب جانتے ہو لوگون نے
عرض کی کہ بہ سبب شدت درد چشم کی سعد کے بیچ حاضر نہین ہو سلمہ بن اکوع بموجب حکم کی حضرت مرتضی علی کو ہاتہ
پکڑ لائی حضرت نی پانی دہان مبارک کا اونکی آنکہونمین لگایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی رحمت سے بجلوہ شفا کا دکہایا اور پہر
تمام عمر اونکو درد چشم کا نہوا پہر علم اپنی ہاتہ سے باندہکر اونکو دیا اور دعا خیر اونکی حق مین کی جب مرتضی علی گئی اور مقابلہ
شروع ہوا اور کفار نکو مارا بعد اوسکی ایک یہودی مرحب نام جو شجاعت مین ملک مین اور شام تک اوسکا نام
تہا بولا کہ اے لوگو تمہارے لشکر کا سردار کون ہے کہا کہ علی ابن ابیطالب چچیرا بہائی رسول اللہ کا مرحب نے کہا مین سنتا ہون

لہ یہ بڑا دلاور ہی افسوس ہے وہ آج میری ہاتھ سی مارا جاویگا حضرت مرتضیٰ علی مقابل ہوے بعد بہت طعن و ضرب
و گیرودار کی علی مرتضیٰ نے ایک تلوار ایسی اوسکی سر پر ماری کی پشت تک دو ٹکڑی ہو گئی جب لڑائی کا تنور گرم ہوا
تو ایک یہودی نے حضرت مرتضیٰ کی ہاتھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اونکی ہاتھ سے ڈھال گر پڑی حضرت مرتضیٰ علی نے گرمی اور
طیش سے ایک دروازہ کا حلقہ ہلا کر اوکھاڑا اوسکو اپنی سپر تک اوٹھا کر گرایا لشکر اسلام نے حملہ کیا ایکبارگی قلعے مین
پیٹھ گئی اور بہت کفار کو قتل کیا جب قلعہ والون نے یہ حال دیکھا تو عاجز ہو کر اس طور پر صلح کی کہ اور ہتیار سب
مسلمانونکو دیوین اور ہمارا خون معاف کرین اور ہر ایک مرد ایک اونٹ کا بوجھہ غلہ وغیرہ کا ہمراہ لیجاوے بشرطیکہ کچھ
مال نقد وغیرہ نہ لیجاوے جب صلح پر معاملہ قرار پایا حضرت مرتضیٰ علی لڑائی سے پھرے کہتے ہین کہ ساتھ جوانان قوی نے
چاہا کہ اوس دروازہ کو اولٹ دین نہ اولٹا سکے اور چالیس جوانون نے چاہا کہ اوسکو اوٹھا دین یہ بھی نہ ہوا اس لڑائی مین تیرانوے
آدمی کافر کی مارے گئے اور پندرہ اہل اسلام مین سے شہید ہوے پھر یہود فریب ظاہر ہوا اور بہت مال چھپا کر لشکر
ہوئی یہودی نکلا اسواسطے حضرت نے چاہا کہ اونکے مردونکو قتل کرین یا اوس ملک سے نکال دین یہودی نہایت
عاجزی سے کہا کہ مسلمانونکو البتہ نوکر واسطے باغون کی اور کہیتی کی چاہیے ہمکو ملک مین کچھ دیجیے نہین ہمکو یا نصف
مزدوری اونکی آدہی پیدائش دیا کرو حضرت نے اون پر منت رکہکر قتل سے معاف کیا اور فرمایا جب ملک ہماری
مرضی ہوگی یہ کام تم سے لیوینگے اور آدہا حاصل اجرت مین تمہاری بکریا قی آدہا بیت المال مین جمع کیا جاویگا
اور بی بی صفیہ جو بیٹی حیی بن اخطب امیر یہود کی تہی اوسکو غنیمت سے برگزیدہ کر کے بیان جسکا محرم مین داخل کیا
اور وہان سے خزانہ اور غنیمتین لیکر سالماً و غانماً مدینے کو مراجعت فرمائی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

بیان مکے کی فتح کرنیکا

جب حدیبیہ مین صلح حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قریش کے ساتھ ہوئی تو یون قرار
پایا تہا کہ دس برس تک ہمارے تمہارے بیچ مین لڑائی نہو اور عادت عرب کی یون ہی تہی کہ جس کسیکا عہد ہم سوگند ہوتا
تو اونکی لڑائی تو گویا اوسکی لڑائی سمجھتے تہے بنی خزاعہ قدیم سے باوجود کفر کی رسول اللہ کے ہم سوگند تہے اور بنی بکر
قریش کی ہم عہد تہے اور اون دونون قبیلون مین ہمیشہ دشمنی رہتی تہی بعد اوس صلح کی بنی بکر اور بنی خزاعہ
کی لڑائی ہوئی قریش نے اپنے ہم عہدون کی مدد کی اور کئی جوان قریش پوشیدہ منہ باندہ باندہ کر بنی بکر کے ساتھ ہو
ناگاہ بنی خزاعہ پر جا پڑے اور بیس آدمی مار ڈالے بدیل بن ورقا بنی خزاعہ کا سردار کئی آدمی ہمراہ لیکے اور اپنا حال اشعار
مین تظلم کر کے مدینے کو آیا اور حضرت کو سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اون پر رحم کہا کر فرمایا کہ اگر تمہاری
تمہارے مددگار ہی نہ ہونگے مگر یہ اللہ وحدہ لا شریک ہی میری یاری کریگا بدیل کو نہایت دلاسا اور تسلی سے
رخصت کیا اور لشکر کی تیار ہونیکا حکم دیا مکے والی اس حرکت سے پشیمان ہوے اور ابوسفیان نے کہا کہ تم مدینے کو جا کر
حضرت سے عہد کرو اور اپنی نقض عہد کا عذر بیان کرو ابوسفیان اس امید سے کہ میری بیٹی ام حبیبہ حضرت کا قبلہ
ہے مدینے کو آیا اور اول اپنی بیٹی کے پاس گیا ام حبیبہ نے جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت مین ایمان کا پل
حاصل کیا تہا بابکو دیکھتے ہی بچھونا رسول اللہ کا لپیٹا ابوسفیان نے پوچھا کہ بیٹی مجھکو اس بچھونے کے لائق نہین سمجھی

یا اوس بچھونے کی لائق نہیں جانتی ام حبیبہ نے فرمایا یہ بچھونا رسول اللہ کا ہی اور تو شرک کی نجاست ملوث ہی
تجہکو شرم نہیں آتی ہی کہ سردار قریش اور اعقل زمانہ ہوکر پتھر ونکو پوجتا ہی ابو سفیان وہانسی نہایت غصی سی نکل حضرت
کی مجلس میں گیا اور تجدید عہد چاہا کچھ فائدہ نپایا اسواسطی شرمندہ اور محروم ہوکر مکی کو پھر گیا اور قریش کو اس حال
سی خبر دی حضرتؐ نی ام مکتوم کو مدینی میں خلیفہ کیا اور دس ہزار سوار اور پیادے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور حضرت عباسؓ
اور نوفل نے اہل وعیال کو لیکر مدینی کو آتی تہی منزل ذوالحلیفہ میں حضرتؐ سی ملاقات ہوئی اونہوں نی عیال کو مدینی
کیطرف روانہ کیا اور خود حضرتؐ کی ساتہ ہولیے قریش کو معلوم نہ تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینی سی نکلی ہیں
مگر ابو سفیان کو یقین تہا کہ حضرتؐ جلد آوینگی اسواسطی حکیم بن حزامؓ کو مکی سے ساتہ لیکر باہر آیا تا کہ معلوم کری کیا حال
ہی جب ایک منزل آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پشتی کی تلی دس بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر لیے ہوئی اوترے
تہی اور حکم دیا تہا کہ رات کو ہر شخص اپنی ڈیری کی مقابل آگ جلاوے رات کو ابو سفیان نے پشتے پر چڑہکر جو دیکہا تو لشکر
عظیم کے دیکہنے سی حیران ہوگیا اور گمان اوسکو نہ تہا کہ اتنا لشکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہان سی ہوگا اور
پشتی پر مقام کیا کہ فجر کو حال معلوم کری حضرت عباسؓ کی قرابت مکی میں بہت تہی چاہتی تہی کہ کسیطرح قریش
کو خبر ہو جو انکو امان چاہیں یا ایمان لاویں رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوئی تا کوئی لکڑہارا ملی تو اوسکی زبانی یہ خبر
بہیجیں لشکر سی باہر جو نکلی تو ابو سفیان کی آواز سنی اور پہچان کر بولی کہ ای اباحنظلہ ابو سفیان نی پکارا یا
ابا الفضل میری ماں باپ تجہپر فدا ہون یہ کیسا لشکر ہی حضرت عباسؓ نی فرمایا وا برحال قریش اگر بغیر درستی
معاملی کی حضرتؐ تک پہنچیں تب ابو سفیان بولا کہ کیا تدبیر کرین بہائی حضرت عباسؓ نے کہا کہ ساتہ والونکو
تو رخصت کر دی اور میری پیچھی خچر پر ردیف ہو جا میں حضرتؐ سی تیری مخلصی کی کوشش کرونگا ابو سفیان کی
رفیق تو واپس گئے اور حضرت عباسؓ اوسکو اپنا ردیف کرکی لشکر میں لائے ہر ایک ڈیرے پر جو پہنچتے تہی تو
لوگ پہچان کر کہتی تہی کہ عم رسول اللہ مرکب رسول اللہ پر سوار ہوئی اپنی ڈیری کو جاتی ہیں جس وقت حضرت عمرؓ کی
ڈیری کی برابر پہنچی اور اونہوں نی ابو سفیان کو پہچانا اوسی تلوار میان سی باہر کی دوڑی اور بولی کہ ای عدو اللہ
الحمد للہ کہ میں نی تجہکو بی امان پایا اور حضرت عباسؓ خچر کو چہپا کر آگی چلی اور حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ پیچہی دوڑی
حضرت عباسؓ سبقت کرکی رسول اللہ کے خیمی میں جا پہنچی اور حضرت عمرؓ بہی پاشنہ کوب آن پہنچی اور
بولی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرو کہ اس دشمن خدا کی گردن ماروں اور خلق اللہ کو اسکی عذاب سی چہڑاؤں
حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو امان دیکر لایا ہوں حضرت عمرؓ و عباسؓ میں خوب مجادلہ و تکرار رہا
حضرت عباسؓ کا مبالغہ ابو سفیان کی حق میں حد سی زیادہ ہوا تب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ اچھا آجکی رات اسکو اپنی خیمی میں رکہو فجر کو حاضر کیجیو حضرت عمرؓ دانت پیستی ہوئی اپنی ڈیرے کو گئی اور عباسؓ
ابو سفیان کو اپنی خیمی میں لے گئے صبح کو جب عباسؓ نے موافق حکم حضور میں حاضر کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا وای تیری حال پر ای ابو سفیان ابہی وقت نہیں آیا کہ تو جانی کہ معبود برحق اور مسجود مطلق سوای

... حضرت ... مین ... ابوسفیان نے عرض کی کہ تیری حلیمی اور بردباری مین کچہ شبہہ نہین پہلے باوجود ان قصورون کی
جو مجہسی تیری خدمتمین صادر ہوئی ہین تب بہی اس الطاف سی پیش آتا ہی حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ ای ابوسفیان
فرصت کو غنیمت جان اوس تلوار کے آنے سی آگی مسلمان ہوجا جو مخلصی پاوے تو تب ابوسفیان جبرا و کرہا مسلمان
ہوئے پہر حضرت عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان آدمی عزت طلب جاہ دوست ہی اسکی ساتہ کچہ
ایسا التفات فرماؤ جو اوسکی موجب سرفرازی کا ہو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کی
گہر جاویگا اوسکو امن ہی اور جو کوئی مسجد الحرام مین آویگا اوسکو بہی امن ہی اوس وقت عباسؓ سی حضرتؐ نے فرمایا
کہ چچا ابوسفیان کو پہاڑ کی جڑ مین تنگ راہ پر لے جا کر جو لشکر حق کو دیکہی اور لشکر کی ہیبت سی اوسکا کفر ٹوٹے حضرت
عباسؓ نے موافق حکم کی عمل کیا جب لشکر اسلام فوج فوج نکلنا شروع ہوا ہر ایک کی احوال سی پوچہتا
اور حضرت عباسؓ بیان کرتے تہی یہان تک کہ سید الابرار فتح بر یمین اور نصرت بر یسار ساتہ قوم مہاجر و انصار
کی کہ ہر ایک اونمین سی درمیان خود اور زرہ کی اور بکتر اور ستاونکی ایسی غرق تہی کہ سوا آنکہونکی کوئی عضو نمودہ نہ تہا
پہنچے اور علمدار خاص حضرت کا زبیر بن العوام تہا ابوسفیان نے متعجب ہوکر پوچہا کہ یہ کون ہی جواب دیا کہ سید مختار اور
سب مہاجر و انصار ہین ابوسفیان نے کہا کہ اب تیرے بہتیجے کا ملک اور حشمت بہت ہوگیا حضرت عباسؓ نے فرمایا
ای کم بخت یہ ملک نہین ہی یہ نبوت ہی روز بروز شوکت اور عظمت اوسکی زیادہ ہوتی ہی پہر ابوسفیان
سب سی آگی بڑہ کی مکی پہنچا اور قریش سی فریاد کرکے بولا کہ محمدؐ ایسا لشکر لیکر آتا ہی کسیکو مقابلی کی مجال نہین اور
حکم یون صادر ہوا ہی کہ جو کوئی میری گہر مین یا مسجد الحرام مین پناہ لیجاویگا یا اپنی گہر کا دروازہ بند کرکے
بیٹہیگا وہ امان مین ہوگا اور اگر مسلمان ہو جاؤگی تو سلامت رہوگی زوجہ نا لائق اوسکی نے نہایت نالائق
باتین کہین القصہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر معہ فوج مہاجر کی فلانی رستی سی اور سعد بن عبادہ
اپنی گروہ کی ساتہ فلانی طرف سی مکی مین داخل ہوں اور خالد بن ولید فلانی راہ سی آوین اور کوئی کسیکو قتل نکری مگر اوسکو جو
قصد لڑائی کا رکہی اوس وقت حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس ناقی پر سوار ہو صدیقؓ یمین اور اسید یسار
پر ساتہ خاص گروہ اپنی کی متوجہ ہوئے اور موضع حجون مین حضرتؐ کیواسطی خیمہ استادہ کیا اور اس غزوہ مین کشت و
خون نہین ہوا مگر خالد بن ولید کو جس رستی سی حضرتؐ نے حکم داخل ہونیکا دیا تہا جب شہر مین آئی لگی تو عکرمہ بن
ابن ابوجہل معہ اپنی لوگونکی خالد سی مقابل ہوا اس سبب سی خالد نے بچیس تیس آدمی اونکی قتل کیی تہی کہ ابوسفیان
یہ خبر سنکر دوڑا اور دامن عاطفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پکڑ کر عاجزی سی کہا کہ یا رسول اللہ
کوئی متنفس قریش مین باقی نہین رہیگا مصرع ترحم کرکہ ہی وقت ترحم ٭ حضرتؐ نے منادی امن کی دلادی
پہر حضرت بیت الحرام مین تشریف لیگئے اور تین سو ساٹہ بت کعبی کی گرد و پیش تہے اس آیت کو پڑہتے جاتے
تہے قَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ایک لکڑی سے بتون کیطرف اشارہ کرتے تہی خود بخود وہ
بت سرنگون ہوکر گرتے جاتے تہی بعد اوسکی حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بیت اللہ سی باہر نکلی اور کعبی کے

دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے تمام حرم شریف اہل مکہ سے بھرا تھا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ اے لوگو تمہارا گمان مجھ پر کیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرونگا سبھوں نے دست بستہ ہو کر عرض
کی تو بھائی کریم اور بھتیجا کریم ہے کریموں سے سوائے کرم کے دوسری امید نہیں ہے حضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے اپنے کرم جبلی اور رحمت ذاتی سے فرمایا کہ میری طرف سے تم پر کچھ سرزنش نہیں ہے جاؤ
میں نے سبکو آزاد کیا کہتے ہیں کہ قریش کو اس بات کے سننے سے یہ حالت ہوئی جیسے مجرم واجب القتل
کو مژدہ جان بخشی کے سننے سے ہوتی ہے اسی سبب سے اکثر اہل مکہ زن و مرد ہزاروں ایکدن میں مسلمان
ہوگئے اول مردوں نے بیعت کی بعد اوسکے عورتیں آئیں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چادر
کا ایک گوشہ اپنے دست مبارک میں لیا دوسرا کونا عورتوں نے ہاتھ میں پکڑ کے بیعت کی بعد
اس فتح کے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خالد بن ولید کو تیس سواروں سے بھیجکر بتخانہ عزی
کی عزت کھوئی اسیطرح اصحاب کو جابجا بھیجکر بتخانہ سواع کا اور منات کا توڑا اور بتخانہ لات
پر لات چلی اللہ تعالی نے دین اسلام کو ترقی بخشی وہاں سے پھر سالماً غانماً مدینہ باسکینہ میں تشریف
لے گئے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمانیکا

جب فتح مکہ کی میسر ہوئی اور سورہ اذا جاء نصر اللہ
نازل ہوئی حقیقت وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا نے ظہور پایا قوم عرب ایمان
لانے میں قریش کے معاملے کے انجام کے منتظر تھے بعد فتح مکہ کے تمام قبائل عرب کیطرف سے وکیلوں کا واسطے
ایمان لانیکے آنا شروع ہوا وفود جمع وفد کی ہے اور وفد کے معنی رسول میں ہے وفد فوج فوج اپنی قوم
کی ہوکر آتے تھے اور ایمان لاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر ایک بعد تعلیم ایمان کے خلعت
اور خرچ دے دیکر رخصت کرتے تھے جب آیتہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
نازل ہوئی تو ایکروز رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور خطبے میں آیت مذکور پڑھکر
فرمایا کہ ایک شخصکو اللہ تعالی نے دنیا کے رہنے اور مرنیکا مختار کیا اوسنے عالم عقبی کو اختیار کیا
حضرت ابوبکر صدیق اس نکتے کو سمجھکر رونے لگے کہ ہمارے ماں باپ تجھپر تصدق ہوں ہمارا کیا حال ہوگا
نکتہ یہ ہے کہ حضرت صدیق نے جانا کہ جب کمال دین کا اور اتمام نعمت کا ہوا تو ہر کمال کو زوال
ہوتا ہے اور بھیجنا حضرت کا فقط واسطے تکمیل دین کے تھا جب دین کامل ہو چکا تو حضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو دنیا میں رہنے سے کیا کام ہے اور ایک مہینا پہلے وفات سے حضرت نے اصحابونکو بلا کر نصیحت
کی کہ سننے والونکو مبالغہ سے معلوم ہو گویا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یارونکو وداع کرتے ہیں
سب نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ غسل کی خدمت کون کریگا فرمایا میرے اہلبیت لوگوں نے پھر عرض کی
کہ نماز جنازہ کون پڑھیگا فرمایا جب غسل و تکفین سے فراغت ہو تب جنازہ میرا میری قبر کے پاس اکیلا

چھوڑ دیجیو اول جبرئیل ع پھر دوسرے ملائک پڑھین گے پھر عورت اور مرد اہلبیت کے اوسکے بعد اور لوگ فوج فوج
آوینگے اور پڑھین گے بعد اس وصیت کے چار شنبہ کے دن اٹھائیسوین صفر کی حضرت ص کو درد سر بشدت شروع
ہوا اور بعد ظہر کے زیادتی مرض کی ہوئی باوجود مرض کے ہر روز ہر ایک بی بی کے یہان تشریف لیجاتے
تھے اور ہمیشہ پوچھتے تھے کہ کل مین کہان ہونگا امہات مومنین نے یہ حال دیکھکر عرض کی کہ ہم سب راضی ہین کہ آپ
ایام مرض تک عائشہ رض کے گھر مین تشریف رکھین جب حضرت ایک ہاتھ حضرت عباس رض کے کاندھے پر اور ایک
حضرت علی ع کے دوش پر رکھکر پانون زمین سے گھسیٹتے ہوئے بڑی تکلیف سے حضرت عائشہ کے گھر گئے چودہ روز
حضرت ص بیمار رہے دو روز صفر کے بارہ روز ربیع الاول کے اسی ایام مرض مین حضرت فاطمۃ الزہرا ع ایکدن حضرت
مین تشریف لائین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطریق مشورت کے آہستہ خاتون جنت سے فرمایا کہ اے
میوہ درخت زندگانی و اے روشنی دیدۂ کامرانی ہر سال جبرئیل امین ایکبار میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اس
سال دو بار اتفاق ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ایام زندگانی آخر ہین اور عنقریب اس دنیاے فانی سے جوار رحمت سبحانی مین
جانا ہوگا زہرا بتول نے اس بات کے سننے سے ملول ہوکر چہرہ مبارک پر آنسوؤں کا باران برسایا اور فرقت مین
سید الانس والجان کی آپ روئین اور اونکو بھی رولایا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیقراری حضرت سیدۃ النساء
کی دیکھکر بطریق مشورت کے کان مین آہستہ سے فرمایا کہ اے نور دیدہ و اے فرزند برگزیدہ ملال مت کر اور پریشانی
کا خیال مت لا مین تجکو خوشخبری سناتا ہون اور غم کا زنگ تیرے سینہ بے کینہ سے مٹاتا ہون اول تو یہ کہ بہشت
جاودان مین سردار زنان اہل ایمان کی تو ہوگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے اہلبیت مین تو مجھسے ملاقات کریگی بس
خاتون جنت نے اس بات کے سنتے ہی زہر فراق کا اپنے مذاق پر شیرین سمجھا اور اس خوشخبری کے سننے کے شکر
مین تبسم کیا حضرت عائشہ رض نے پوچھا کہ اے فاطمہ ع مین نے کبھی غم خوشی سے نزدیک تر تیرے غم سے کہین دیکھا
اور نہ سنا سبب پہلے غم کا اور باعث دوسری خوشی کا مجھکو بیان کر حضرت خاتون ع نے فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بھید کا جلد ظاہر کرنا آداب فرزندی سے بعید ہے لیکن بعد وفات حضرت ص کے حضرت عائشہ کے
مبالغہ اور تاکید سے یہ احوال ظاہر کر دیا جب تین دن حضرت ص کی عمر شریف کے باقی رہے بسبب ضعف جسمانی کے
جماعت مین حاضر نہوسکے اور ستر نمازین گھر مین پڑھین ایکروز عشا کے وقت بلال مؤذن نے دروازے پر آنکے پکارا الصلوٰۃ
یا رسول اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہدو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑھاوین حضرت عائشہ نے
بی بی حفصہ سے جو حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہین کہا کہ میرا باپ نرم دل اور
کثیر الحزن ہے اور عمر قوی مزاج ہین اگر تو حضرت سے عرض کرے کہ عمر کو حکم امامت کا دلواوے تو بہتر ہے حفصہ نے جب
کہنے عائشہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات عرض کی حضرت صلعم بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر سے کہو
کہ امامت کرے اور تم ایسی عورتوں کی جنس سے ہو جو یوسف کو فریب دیتی تہین حفصہ نے اداس ہوکر
عائشہ سے کہا کہ مجھکو تجھ سے کبھی خیر نہ پہونچی کہ تو نے ایسے نازک وقت مین حضرت کا مزاج مجھسے منحرف کروایا بلال نے جو بات

سنتی فرمایا کرسنے نگر دا تو آہ کاشکی ماں مجکو نہ جنتی جو یہ حالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر دیکھتا بعد اوسکی بچشم
گریان و دل بریان مسجد مین آنکر حضرت صدیق کو حکم حضور اقدس کا پونہچایا جب حضرت صدیق نے رسول اللہ
کی جگہہ کو خالی دیکھا بیطاقت ہوگئی اور زار زار روئی اور باقی حاضرین سب رونی لگی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو آواز اونکی رونیکی سنی تو وضو کیا اور عباس اور علی کی کاندہون پر ہاتہ رکہکر مسجد مین آئی ابوبکر نماز مین تہے
چاہا کہ صف مین آملین حضرت نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور ابوبکر صدیق کی دست چپ کی بیٹہے اور بسبب
ضعف کی آواز حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگونکو نہین پونہچتی تہی اسواسطے حضرت ابوبکر
لوگونکو اپنی آواز سے افعال و اقوال امام کا ظاہر کرتے تہے اسواسطے محدثین نے کہا ہی ابوبکر مقتدی سید عالم
کی تہے اور لوگ مقتدی تہے ابوبکر کی صبح کی نماز کیوقت آخر دن عمر شریف کی حضرت نے حجرہ کا پردہ اوٹہایا اور صحابہ
کو ابوبکر صدیق کے پیچہے نماز مین دیکھا بہت خوش ہوئے بعد اوسکی جبرئیل امین بحکم رب العالمین کی تشریف لائی اور حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہا کہ اللہ تعالی نے تمکو تحفہ سلام سے مشرف کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر تمہارا دل دنیا مین رہنی
کو راغب ہی تو جب تلک چاہو رہو والا ہم تمہاری مشتاق ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا والحقنی
بالرفیق الاعلی بعد اوسکی ملک الموت اعرابی کی صورت مین آئی اور دروازہ پر پکارا السلام
علیکم یا اہل بیت مین آؤن حضرت فاطمہ نے دروازی کی قریب آنکر کہا کہ ای اعرابی ای مشتاق دیدار نبی عربی
خدا تجکو اجر دی آج وقت ملاقات کا نہین ہی پیغمبر خدا اپنی حال مین مشغول ہین ایسی حالمین حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو تصدیعہ دینا مناسب نہین دوسری بار بدستور اول آواز کیا وہی جواب سنا تیسری بار ایسا آواز
کیا کہ تمام سننیوالونکی اعضا لرزنی لگی حضرت عائشہ نے کہا شاید یہ شخص کانون سی اونچا سنتا ہی حضرت نے
یہ باتین سنکر فرمایا کہ یہ کیا باتین ہین خاتون جنت نے کہا کہ ایک غریب بہ صورت مہیب کی اور وضع عجیب کے
دروازے پر آکے اذن مانگتا ہی ہمنی ہرچند عذر کیا قبول نہین کیا اس مرتبہ مین ایسا کڑک کی بولا کہ ہمارے اعضا کانپنی
لگا اور دل دہڑکنی لگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای فرزند ارجمند تو نہین جانتی یہ کون ہی یہ
ہادم اللذات ہی اور مفرق الجماعات ہی اور بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا فرزندونکا اور خراب کرنیوالا
گہرونکا اور آباد کرنیوالا قبرستانونکا ہی اور چکہانیوالا جرعہ فنا اور فوت ہوئی لوگونکو دیتی یہ ملک الموت ہی کبہو
کسی کی آگی اسواسطی کہ اذن مانگ کر آنا اوسکا طریق نہین مگر پاس ادب سی اس خاندان کی اذن مانگتا ہی جب اذن
دیا اور حاضر ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضران مجلس پر عزت اور حرمت سی ناظر ہوا حضرت نے
فرمایا واسطی زیارت کی قدم رنجہ کیا ہی یا واسطی قبض روح کی اس گہر پر سایہ ڈالا ہی تمنی جواب دیا کہ مقصد اول
کو تو یقینا آیا ہون اور دوسرا مطلب آپکی رضامندی پر موقوف ہی اگر فرماؤ تو جان پاک کو عالم اعلا کو لی
لیجاؤن اور اگر اس عالم مین توقف منظور ہو تو مین نے توقف اپنی مکانکو پہر جاؤن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پوچھا کہ ای فرشتی مقرب میری دوست جبرئیل کو کہان چھوڑا جواب دیا کہ وہ آسمان پر ہی اور ملائک اوس کی

اپکی تعزیت کرتے ہین یہ تو اسی باتون مین تہی کہ جبرئیل آ پہنچے اور حضرت کی سرہانے آ بیٹہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ اسوقت غم بہت ہے اور دل بیقرار ہے مناسب ہے کہ کچہ ایسی خبر سناؤ کہ جان میری بند غم سے آزاد ہو جبرئیل نے کہا
کہ اے رسول کونین دروازے آسمانونکے کہلے ہین اور ملائک روح مقدس کی استقبال کو صف باندہے کہڑے ہین اور طباق
نور کے لیے ہوئے روح پاک پر نثار کرنیکو مستعد ہین پہر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی خوشخبری دو
کہ میری خاطر کو غم سے نکالے اور نقش اندوہ کا میرے دل سے مٹادے جبرئیل نے کہا کہ اے انبیا کے سردار اے سرور خاطر
مہاجر و انصار دروازے بہشتون کے کہلے ہین اور حورین قصور علیین مین آپ کی تشریف لانے کی منتظر ہین پہر خلاصۂ انبیا
مرسلین بولے کہ اے ہمنشین سدرۃ المنتہی کے اور اے مورد رحمت لا انتہا کی میری تئین سناؤ مژدہ اس سے اعلی اور خبر
سرور افزا روح الامین نے کہا کہ عالم غیب مین یون مقرر ہوا ہے کہ کل قیامت کو اوس میدان خوف ندامت مین اول
وہ شخص کہ جسکے سر پر تاج شفاعت کا رکہینگے اور پہلا شفیع کہ پہل قبولیت کا اوسکی درخت شفاعت سے جدا ہوگا
وہ تو ہی سید دنیا و آخرت نے سنکر شکر خدا کا کیا اور پہر فرمایا کہ اے روح الامین وہ بات سنا جو گرد غم کی دل سے کہلے
جبرئیل نے کہا اے مقتدای انبیا و اے رہنمای اصفیا تم کہو کہ کس غم مین ہو اور فکر تمہاری کیا ہے کہ ایسی خوشخبریان
تمہاری غمکو زائل نہین کرتین اور خاطر مقدس کو کسطرف مائل نہین کرتین جواب دیا کہ تمام غم و اندیشہ واسطے
امت کے ہے کہ بعد میرے سر انجام انکی کام کا کیا ہوگا جبرئیل نے کہا کہ خاطر جمع رکہو کہ تمسے آگے کوئی پیغمبر بہشت
مین نہین جاویگا اور خازنان بہشت دروازے فردوس کی تیری امت عالی ہمت سے آگے کسیکے واسطے
نہ کہولینگے سید السادات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اے عزرائیل جو مہم تمسے متعلق ہے اوسمین
مشغول ہو اور اس جہان فانی کی بند زندگانی سے میری مرغ روح کی پاؤن سے جیسے چاہئے ویسے کہول کہ معاملہ
خلق کا آخر ہوا اور شوق خالق کا اب میرے گریبان کو کہینچتا ہے تب عزرائیل نے کمر خدمت باندہکر
واسطے قطع کرنے تعلق جسم و جان اوس سید الانس والجان کے مشغول ہوئے جبرئیل امین نے سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رخصت ہوکر فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ آخر آنا میرا دنیا مین یہ تہا پہر مین
روی زمین پر واسطے پہنچانے وحی مبین کے نہ آونگا مقصود و مطلوب میرا تو تہا مصرع جو میرا یوسف نہو
تو مصر سے کیا کام ہے * اوسوقت نشانیان سکرات کی سید الابرار کی رخسار پر ظاہر ہوئین تمام امہات المومنین
اور اہلبیت طاہرین حجرے مین جمع تہین اور زاری کرتی تہین اور دونون جہان کے سردار نے حضرت
عائشہ رض کی سینے سے تکیہ لگایا تہا اور الحقنی الرفیق الاعلی کہتے تہے ایسی حالت مین روح پرفتوح کو قبض کیا اور
ایک چادر یمانی روی مبارک پر کہینچدی دو شنبہ کے دن یہ بلائے عظیم واقع ہوئی اور وہ آفتاب برج نبوت
کا مغرب فنا مین غروب ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین جب خبر موت کی مسجد مین اصحابونکو پہنچی سب پریشانی اور حیرانیکے دریا مین غرق ہوگئے بعضون کو
سکتے کی سی حالت ہوگئی اور بعضے بیہوش ہوکر گر پڑے اور بڑا اختلاف اصحابون مین پڑا بعضے کہتے تہے کہ حضرت

دنیا سے سفر کر گئے اور بعضے کہتے تھے کہ حضرت بیہوش ہیں اور حضرت عمرؓ اونہیں لوگوں میں تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہیگا کہ حضرت مر گئے ہیں اوسکو تلوار سے مارونگا حضرت ابوبکرؓ کا مکان فاصلے سے تھا اور اوسدن صبح کیوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افاقت میں دیکھکر گھر کی خبر لینے کو گئے تھے حضرت عائشہؓ نے آدمی بھیجا کہ حادثہ سخت واقع ہوا ابوبکر صدیقؓ سوار ہوکر جلد آپہنچے مسجد میں آکر جو معلوم کیا تو اصحاب گروہ گروہ سراسیمہ اپنی اپنی تجویزیں کرتے تھے وہاں سے حجرۂ شریف میں جاکر چادر حضرتؐ کی چہرۂ مبارک سے اوٹھاکر دیکھا اور دست مبارک چوم کر آیۃ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ پڑہکر بولے کہ خوشبو کہتا تھا تو زندگی میں اور بعد موت کے بھی معطر ہے بعد اوسکے مسجد میں جاکر کسیکی طرف التفات نکیا اور منبر پر چڑہکر خطبہ فصیح و بلیغ فرمایا جب صدیقؓ نے حمد و ثنا شروع کی تو اصحاب ادہر اودہر جمع ہوکر خطبہ سننے کو جمع ہوئے حضرت صدیقؓ نے یہ کلام بالتحقیق سنایا کہ اے لوگو جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بندگی کرتا ہے سو یہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی پروردگار عالم کو پوجتا ہے وہ حی لایموت ہے نہ مرا ہے نہ مریگا پھر یہ آیہ پڑہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ یعنی محمد نہیں ہیں مگر خدا کے رسول ہیں اگر محمد مر جاویں یا مارے جاویں تو تم اے لوگو کیا پھر جاوگے اپنی اگلی راہ پر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑ کر پھر کفر اختیار کروگے اور جو کوئی کہ پھر جاویگا تو وہ کچھ خدا کو ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور شکر کرنیوالونکو جزا دیگا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کے سننے سے میں ایسا بیدار ہوگیا گویا میں نے یہ آیت نہ سنی تھی اوسوقت مجھکو یقین ہوا کہ حضرتؐ نے وفات پائی اور ہر ایک اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑہنے لگا بعد اوسکے حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اے مردمان اہلبیت کرام تم بموجب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں مشغول ہو اوسوقت حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے دو بیٹے فضل اور قثم ابن عباسؓ اور شقران حبشی حضرتؐ کا آزاد کیا ہوا غسل کی خدمت میں مشغول ہوئے اور بموجب وصیت سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین کرکے نماز جنازہ موافق ارشاد کی کرکے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں مدفون کیا صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین **ذکر حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا** اسم شریف اونکا عبد اللہ بن قحافہ اور کنیت اونکی ابوبکر اور لقب اونکا صدیق اور عتیق تھا جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اوسیدن سب اصحابون نے اونسے بیعت کی اور مہاجرین و انصار نے اونکو خلافت پر مقرر کیا بعد مقرر ہونے خلافت کے اپنی معاش کو مقدمے میں متفکر ہوئے کہ کس کام میں مشغول ہوں اصحابون نے کہا کہ تم خلیفہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے اور تعلق بیت المال کا تم سے ہے اوسمیں سے جتنا چاہیو اوتنا صرف کرو اور ہمیشہ حضرت تمام لوگوں سے تواضع اور حلم کرتے تھے اور مقدمات دینی اور ملکی میں ساتھ تمام صحابہ کے مشورت کرتے تھے اور ضعیفوں کی

ساتھ نرمی اور مدارات کرتے تھے پھر جب پیغمبر کی وفات کی خبر عرب میں مشہور ہوئی تو اکثر عرب مرتد ہو گئے اور زکوۃ دینا موقوف کیا حضرت صدیق نے اصحابوں سے اونکے قتل کرنیکی مشورت کی حضرت عمر نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ لوگوں سے نرمی اور تالیف کرو فرمایا کہ تو جاہلیت میں جبار تھا اور اسلام میں سستی کرتا ہے اے عمر وحی منقطع ہو گئی اور دین تمام اور کامل ہوا کیا دین میں نقصان ہوگا اور میں زندہ ہوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ بن زید کو سات سو پہلوانوں کا امیر کرکے واسطے غزا کی ملک شام کی طرف بھیجا مقرر کیا تھا ہنوز روانہ نہوئے تھے کہ روح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبض ہوئی اور عرب مرتد ہو گئے اصحابوں نے جمع ہو کر حضرت صدیق سے کہا کہ ان لوگوں کو بالفعل مت بھیجو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اگر میں جانوں کہ درندے ازواج مطہرات کے پاؤنکو مدینے کی کھینچینگے یعنی اگر قتال کا درجہ یہاں تک پہنچے کہ ازواج مطہرات قتل ہوں پھر کوئی اونکے دفن کرنیکو نہ ہو جب بھی میں اوس لشکر کو جو رسول اللہ نے تیار کیا ہے نہیں پھیرونگا اور وہ علم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے باندھا ہے نہ کھولونگا پھر اسامہ کو معہ فوج جرار صحابہ کبار روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑ جا جو میں اوس سے استعانت کروں اور طبیعت کو انسیت حاصل ہو اسامہ نے قبول کیا اور روانہ ہوئے کہتے ہیں جو قبائل عرب کہ ارادہ ارتداد کا رکھتے تھے اوس فوج ظفر موج کو دیکھکر کہتے تھے کہ اگر اس قوم کو قوت نہوتی تو ایسا لشکر انکے بیچ سے نکلتا غرض اسامہ گئے اور اہل روم سے مقاتلہ کیا اور اونکو بھگایا اور سلامت باغنیمت رجوع کیا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق نے شمشیر برہنہ کی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوئے تو حضرت علی نے اونکی اونٹنی کی باگ پکڑی اور فرمایا کہ میں تمکو وہ کہتا ہوں جو جنگ احد میں تمکو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ تلوار کو میان میں کرو اور ہمکو اپنا دکھ مت دکھاؤ واللہ اگر تمپر کچھ مصیبت آئی تو بعد اوسکے اسلام کا ابد تک انتظام نہوگا اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر ابوبکر خلیفہ نہوتے تو کوئی عبادت اللہ کی نکرتا نقل ہے کہ جب حضرت صدیق نے سعادت اسلام کی پائی تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے سب رضاء خدا اور رضاء رسول میں خرچ کئے اسیواسطے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نہیں نفع دیا مجھے کسیکے مال نے جیسا نفع دیا ابوبکر کے مال نے اور بہت مسلمان غلامی کی ذلت میں گرفتار تھے اور کافروں کے ہاتھوں سے بسبب حسن اسلام کے گرفتار ایذا و اضرار تھے ابوبکر صدیق نے مال کثیر دیکر اپنی ملک میں لاکر فی سبیل اللہ آزاد کیا اور اپنا خانہ عاقبت آباد کیا اونہیں میں سے تھے عامر بن فہیرہ اور بلال کفار کی ایذا سے ہو گیا تھا بدلہ ان کا مانند بلال اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ابوبکر صدیق کے حق میں چند بیت عالی مضمون صنعت تجنیس کے فرمائی ہیں اونکو معہ ترجمہ لکھتا ہوں

ابوبکر حبا فی اللہ مالا ٭ واعتق من ذخائرہ بلالا ٭ وقد واسی النبی بکل فضل ٭ واسرع فی اجابتہ بلا لا ٭

یعنی ابوبکر نے عطا کیا راہ خدا میں مال اور آزاد کیا اپنے مال سے بلال کو اور تحقیق غمخواری کی نبی کی ساتھ سب فضل کے اور شتابی کی بیچ اجابت حکم اونکی بغیر لا کی یعنی بغیر نا کے

اگر دنیا غضب مین لاؤ یعنی آزردہ کرو ابوبکر کو جان او جیہ کہ نہ باقی رکہی اللہ اوسمین بلال یعنی تری بعضے علما نے کہا ہی
کہ پانچ فضیلتین حضرت ابوبکرؓ مین ہین کہ کوئی دوسرا اوسمین شریک نہین ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسرے
ثانی اثنین فی العریش اور عریش ایک مکان سایہ دار تہا کہ صحابہ نے جنگ بدر مین واسطے شدت آفتاب کے
حضرتؐ کیواسطے تیار کیا تہا اور صحابہؓ تو لڑائی مین مصروف تہے اور حضرت ابوبکرؓ تنہا مسلح حضرتؐ کی حفاظت مین
موجود تہے تیسرے ثانی اثنین فی المدفن چوتہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے پیچھے اقتدا نکی نہین
نکی اور پانچوین یہ کہ وہ اور اونکی ماں باپ اور اولاد سب اصحاب تہے اور کسی اصحاب مین یہ فضیلت جمع نہوئی
اور حضرت صدیقؓ نے فرمایا ہی کہ عورت سراسر شر ہی اور زیادہ شر یہ ہی کہ بغیر اوسکی چارہ بھی نہین اور فرمایا ہی
کہ اگر شخص اصلاح کرے تو نفس اپنی کی اصلاح کرینگی واسطے تیری لوگ اور فرمایا ہی کہ نہین ہی ساتہ صبر کرنیکی مصیبت
اور نہین ہی بیچ بیقراری کی فائدہ حضرت صدیقؓ نے سال اول مین اپنی خلافت کی تمام مرتدان عرب پر فوج
بہیجی اور قتل و غارت مین کچہ صرفہ نکیا ملک بحرین کا علاء الحضرمی کی جانفشانی سے کہ اولیائے صحابہ تہے
فتح ہوا اور مرتدان قبیلہ کندہ و حضرموت زیاد بن لبید اور عکرمہ بن ابی جہل کی جوانمردی سے مسلمان ہوا اور
خلافت کی دوسرے سال مین جو بارہوان برس ہجرت کا تہا مثنی ابن حارث شیبانی کہ بنی شیبان کا بڑا رئیس تہا
اور ملوک عجم سے بسبب قرب جوار کے اوسکی قوم نے بہت ایذا پائی تہی حضرت صدیقؓ کے پاس آنکر مسلمان ہوا اور
عرض کیا کہ بادشاہان عجم کا کام ضعیف اور بہت ضعیف اور پریشان ہین تو مین ایک لشکر کوفی کی گرد و نواح مین
لیجاؤن اور جو شہر اوسطرف کا لون اوسکی حکومت مجکو عنایت ہو حضرت صدیقؓ نے اوسکو روانہ کیا اور فرمایا
کہ ایک لشکر تیری مدد کو پیچھے سے روانہ کرونگا مثنی نے وہان پہنچکر اطراف کوفہ کو لوٹا اور علم اسلام کے تئین قائم
کرنا شروع کیا جب شوکت اور شجاعت کا آوازہ صدیقؓ کو پہنچا تو ایک خلعت اور نشان اوسکو بہیجا اور
عجم کی لڑائی پر اوسکو تیز کیا بعد اوسکی بصلاح اصحاب خالد بن ولیدؓ کو مثنی کی مدد کیواسطے مقرر کیا اور ایک خط
مثنی کے نام لکہا کہ مین نے خالد بن ولید کو تیری طرف بہیجا اوسکی تعظیم اور توقیر کیجیو اور مع لشکر اوسکی مدد مین رہیو
خالد بن ولید دس ہزار سوار جرار ہمراہ لیکر سواد کوفہ و عراق عرب مین پہنچے اوس ملک کو نہایت ایذا دیا
وہانکے سردار طاقت مقابلے کی نہ لا سکے صلح طلب کی حضرت خالدؓ نے بمقتضائے الصلح خیر کے مبلغ کثیر ہر سال اونکی
ذمے مقرر کی اور سبب صلح کا یہ ہوا کہ جب خالد بن ولیدؓ وہان پہنچے تو وہ سب اپنے قلعون مین متحصن ہوئے اور خالد
متصل قلعے کے رہے اور کہا کہ ایک مرد عاقل کو ہمارے پاس بہیجو جو اوس سے کچھ باتین کرین اونہون نے ایک مرد پیر کو کہ
نام اوسکا عبد المسیح اور زبان اوسکی فصیح تہی بہیجا اور گفتگو صلح کی کی اوسوقت عبد المسیح کی پاس سم الساعۃ
یعنی وہ زہر کہ جسکے کہانے سے ایکساعت مین آدمی مرجائے ایک کاغذ کی پڑیا مین تہا خالدؓ نے پوچھا کہ یہ کیا ہی
جواب دیا کہ اگر میری بات تمہارے حضور مین مقبول نہوگی تو مین قوم کی شرم سے اس زہر کو کہا کر مرونگا خالدؓ نے
اوسکے ہاتہ سے وہ زہر لیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء [illegible]

پڑہکر مانند شکر کے نوش کیا اول تو کچھ غش اور عرق آیا مگر کچھ آسیب
نہ پہنچا اوٹھکر بیٹھ گیا عبد المسیح نے حیران و ششدر ہوکر اپنی قوم سے کہا کہ ای یاروں لوگونکو جو چاہیں سو دو یہ لوگ جنس انس سے
نہیں ہیں اور خود اوسنے دین نصرانیہ ترک کیا اور دین محمدی اختیار کیا خالدؓ نے ایک لاکھ کئی ہزار درم پر صلح کی حضرت
ابوبکرؓ کے حضور میں اطلاع دی اور آپ اٹھارہ ہزار مردان مرد ہمراہ لیکے کسریٰ کیطرف متوجہ ہوئے اور ہرمز کے ساتھ جو اوسکے
کی طرف سے حاکم تہا ایسا مقابلہ کیا کہ چشم عقل خیرہ اور فضای کثرت تیرہ ہوا ~ پھر سوگہ خالد نہو جو رزم خواہ + بہا
خونکا دریا بہہ نکلا ہ ++ ہ آئی مثال نہنگ در رزم + جلاتی تھی گویا زمین کہ بدم + لیے مین تاخت کرتی فراز و نشیب +
لگی مارنے گرز و تیغ و رکیب + عاقبة الامر حضرت خالدؓ نے اپنی دست زبردست سے ہرمز کو قتل کیا اور بموجب حکم شرع سلب
یعنی سامان اوسکا سب لیا فقط تاج اوسکا ایک لاکھ درہم کا تہا اور ہرمز کے لشکر سے جماعت کثیر قتل ہوئی اور
اور غنیمت بیشمار اور بندیاں ہزاران ہزار مسلمانونکو حاصل ہوئین دوسرے دن خمس غنیمت کا حضرت خلیفة الرسول
کی حضور مین روانہ کیا اور باقی مال لشکر پر تقسیم کیا پھر ہرمز کے قتل کی خبر قارن کو جو امیر البحر تہا اور کسریٰ کی حکم سے
پچاس ہزار آدمی لیکر آیا تہا پہونچی خالدؓ یہ خبر سنکر معہ لشکر اوسطرف متوجہ ہوئے اور موضع مدار مین پہونچے اور فی الفور
مدار معاملے کا مقابلے پر ٹہرا ~ اوسیدم کیا لشکر آراستہ + بہ تیغ و بخنجر پیراستہ + جو خالد نے دیکہا اوس احوال کو
دو گستاخی قوم بد حال کو + گرجنے لگا تب وہ مانند رعد + مساعد نشان ہوا وقت سعد + لیے گرز و تیغ اور سنان دراز +
لگے قتل کرنے نشیب و فراز + گرفتار قارن ہوا اوسگہڑی + وہین فوج اعدا مین بہاگڑ پڑی + نقل ہے کہ مسلمانون
نے اوسدن رات تلک سپاہ عجم کو قتل کیا قریب تیس ہزار کفار کو مقارن اجل کیا بہت مال اور سامان اور ہزارون
بندیان مسلمانون کے ہند مین آئے خالدؓ نے خبر فتح کی اور خمس غنیمت کا مدینہ کو بہیجا اصحاب خوش ہوئے اور خالدؓ کے حق
مین دعا کی جب تیرہوان برس ہجری کا شروع ہوا ابوبکر صدیقؓ نے ایکروز مسجد نبوی مین خطبہ فصیح و بلیغ پڑہا اور لوگون
کو واسطے جہاد کی رغبت دلائی اور فرمایا کہ روم کی غزا کی تیاری کرو اور چار امیر مقرر کیے ہر ایک امیر کو ایک ایک ملک
پر بہیجا عمرو بن العاص کو فلسطین مین اور ابو عبیدہ کو حمص مین اور یزید بن ابی سفیان کو دمشق مین اور شرجیل کو اردن مین
نامزد کیا اور وصیت تقوی اور عدم خیانت کی بیچ امانت کے بیان فرمائی اور فرمایا جب تم سب ایک جگہہ جمع ہو تو
تو ریاست تمام لشکر ابو عبیدہؓ سے متعلق رہے اور جو متفرق ہو تو ہر ایک اپنے اپنے لشکر کا امیر ہووے سب امیر اپنی اپنی
مکانونکو روانہ ہوئے تمام لشکر سات ہزار مرد مقاتل تہے عمرو بن العاص جب فلسطین کو پہونچے تو سنا کہ ہرقل نے اہل اسلام
کی توجہ کی خبر پاکر تدارق کو جو اوسکا بہائی تہا ساتھ پچاس ہزار فوج کے واسطے تدارک اس مہم کے بہیجا اور آپ انطاکیہ
مین جاکر لشکر کی اور اسباب جنگ جمع کرنے مین مشغول ہوا عمرو بن العاص نے ایک مکتوب حضرت صدیقؓ کو لکہا اور
اکثر لشکر اعدا سے اطلاع کی ابوبکر صدیقؓ نے سعد بن وقاص کے بہائی کو تین ہزار صحابہ کے ساتھ روانہ کیا اور ابو عبیدہ
بن الجراحؓ سے آگے عمرو بن العاص سے جا ملے اور ہشام کو معہ چند شرفا کی بطریق رسالت کے ہرقل کے پاس بہیجا یہ اور ہرقل
کے محل تک سوار چلے گئے اور ہرقل محل کے جہروکے سے اوس جماعت کو دیکہتا تہا اور دل اوسکا کانپتا تہا جب متصل پہونچے

تو جماعت مسلمین نے آواز کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی نکالی اس کلمے کی آواز کی ہیبت سے ایوان ہرقل کا
زلزلہ مین آیا اور اوسکی شق ہونیکی آواز اوس اعلی کے کانمین پہنچی ہرقل نے آدمی اونکے پاس بھیجا کہ پوچھو سمجھو
کہ میری بارگاہ مین اپنے دین کو اسطرح اشکارا کرو اگر کچھ پیغام رکھتے ہو تو پہونچاؤ جب یہ ہرقل کی مجلس مین پہنچے تو
دیکھا کہ وہ تخت زر پر بیٹھا ہے اور تاج مرصع اوسکے سر پر ہے اوسکے تخت کے آگے جا کر کھڑے ہوئے نہ سر جھکایا نہ
سجدہ کیا نہ سلام کیا ہرقل نے کہا کہ تمکو کیا ہوا کہ آداب بجا نہ لائے ہشام نے کہا کہ آداب ہمارے اسلام ہے اور
وہ مخصوص باہل اسلام ہے ہرقل نے احکام شریعت محمدی اور آداب دین اونسے پوچھا اور کہا کہ بزرگ ترین کلمہ
تمہارے دین مین کونسا ہے اونہوں نے جواب دیا کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر کو سنکر اوسکی حرکت و اضطراب
مین آئے حضرت صدیق رض نے جب ہرقل کا لشکر جمع کرنا انطاکیہ مین سنا تو خالد بن ولید کو حکمنامہ لکھا کہ عراق
کے لشکر کو وہان چھوڑ کر آپ ساتھ اوس لشکر کے جو صلحیا ہمراہ لیگیا تھا روانہ ہو کر ابو عبیدہ رض سے جا ملو
اور تم اس جماعت اسلام کے امیر ہو خالد بن ولید روانہ ہوئے جب لشکر اسلام کے جمع ہونیکی خبر فلسطین مین
رومیونکو پہنچی تو یہ کفار موضع اجنادین مین متصل رملی کے جمع ہوئے اور مسلمان بھی اجنادین کیطرف متوجہ
ہوئے اور وہان فریقین مین مقابلہ عظیم واقع ہوا روایت ہے کہ عدد لشکر کفار ایک لاکھ تیس ہزار اور شمار فوج
اہل اسلام چھتیس ہزار تھا خالد رض کے حکم سے سب لشکر نے ایکبارگی حملہ کیا اور آتش جنگ مشتعل ہوئی اللہ کی مدد و نصرت
سے بموجب مضمون کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله کے شکست فاحش لشکر کفار پر پڑی مسلمانوں نے
تیغ بیدریغ سے خون کفار کا زمین ادبار پر بہایا تیس ہزار کافر سے اونکو جو بچے وقت بھاگنے کے مقتول ہوئے
تھے مارے گئے اور غنیمت بیشمار اور سیم و زر بیگنار اور خود اور زرہ بہت اور اونٹ اور گھوڑے اور بیل اور سراپردہ
نقرہ و طلا خارج از حد حساب مسلمانونکے ہاتھ آئے غنیمت نہ سرمایہ کا اتنا آیا شمار کہ باقی نہیں سے بچہ کو اوسکا شمار
متاع گرانمایہ اور چارپایہ بہت کہ تین فرسنگ تک جا بجا خالد رض نے خبر اس فتح کی عبدالرحمان جحمی کے ہاتھ حضرت
ابوبکر کے پاس بھیجی ابو بکر صدیق رض نہایت خوشحال ہوئے اور مہاجر و انصار خوشی سے مالامال ہو گئے کہتے ہیں کہ جب
یہ خبر ہرقل کو پہنچی کئی سردار نامدار واسطے مقابلہ صحابہ کبار کے روانہ کیے جب خالد بن ولید نے یہ خبر پائی دمشق
سے اوٹھکر اونکے مقابل گئے اور موضع یرموک مین فریقین کی ملاقات ہوئی سپاہ روم مین لاکھ سے زیادہ تھی اور
لشکر اسلام چھتیس یا چالیس ہزار تھا ایک شخص نے خالد سے کہا کہ لشکر روم بہت ہے اور لشکر اسلام کم ہے خالد نے
کہا اگر نصرت الٰہی ہمدم ہو تو کثرت اعدا کا کیا غم خالد رض نے لشکر اسلام مین منادی کروائی کہ جس کسی نے شرف صحبت
رسول اللہ پایا ہو وہ لشکر سے جدا ہو کر جمع ہو دو ہزار اصحاب جمع ہوئے خالد رض نے اونکو جمع کرکے اونکے وجود باجود
کو واسطے طلب فتح و نصرت کے وسیلہ کر کے حقتعالی سے استمداد کیا اور اونمیں سے سو جوان مہاجر و انصار کو جو بدر کی
لڑائی مین موجود تھے علیحدہ کیا اور کہا کہ میرا مطلب تم سے یہ ہے کہ مقابلہ اعدا مین تم عجز و الحاح کر کے جناب الٰہی
مین دعا کرو اسی عرصے مین ایک قاصد مدینے سے پہنچا اور خالد رض کے کان مین کہا کہ ابوبکر صدیق رض نے وفات پائی

خالدؓ نے اندیشہ کیا کہ اگر یہ خبر فاش ہوئی تو مسلمانوں کی شکست ہو جاویگی قاصد سے جماعت ابوبکر صدیقؓ کی بیماری
حال پوچھا اوس مرد زیرک نے خالد بن ولیدؓ کی مطلب کو پاکر کہا کہ بہتر ہے اور زیادہ ہزار مرد تمہاری مدد کو عنقریب
پونہچتے ہیں مسلمانونکو مسرت اور قوت ہوئی پہر خالدؓ نے تنہا قاصد سے پوچھا کہ خلیفہ کون مقرر ہوا کہا کہ عمر بن خطاب
خالدؓ نے کہا شاید میں امارت سے معزول ہوں قاصد نے کہا کہ ہان تم معزول ہوا ور امارت اس لشکر کی ابو عبیدہ
بن الجراحؓ پر مقرر ہوئی خالدؓ نے کہا تو نے بہت اچھا کیا جو یہ خبر مجمع عام میں نہ کہی پہر خالدؓ رو دئے اور کہا کہ
خداوندا تو واقف ہے کہ میں نے یہ لڑائیاں واسطے خلق کے اور طلب مال وعزت دنیا کی نہیں کین بلکہ خاص واسطے
رضامندی تیری کی کین پہر خالدؓ نے قلب لشکر سے حملہ کیا اور عمرو بن عاصؓ نے میمنہ سے اور یزید بن ابی سفیانؓ نے
میسرہ سے موافقت کی آخر الامر بعد جنگ وجدل بیشمار کی نسیم نصرت الٰہی نے الطاف نامتناہی سے چلنا شروع
کیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رومی بہاگے اور مسلمان پیچہے روانہ ہوئے اور شام تلک قتل کیا ایک سو بیس
ہزار کفار فجار دار البوار کو پونہچے اور تین ہزار اہل اسلام شہید ہوئے روایت ہے کہ تیس ہزار زخمی دیبا کی اور تین
ہزار پیسے اور نقود وجواہر وافر اور متاع بیشمار غنیمت مسلمانونکی ہوئی خالد بن ولیدؓ نے غنیمت کو جمع کرکے
بر وقت قسمت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو بلایا اور ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا اور اپنے
معزول ہونیکا اور ابو عبیدہؓ کے منصوب ہونیکا اعلام کیا جب لشکر اسلام نے حضرت صدیقؓ کی خبر وفات سنی
تو بہت روئے اور خالد بن ولید کے تئین دعا کی کہ اللہ تجکو جزاے خیر دے کہ تو نے اسلام کو گرامی کیا اگر یہ خبر کوئی دوسرا
اسے سنتا تو اس لڑائی کو تمام نکرتا اور دشمن پر ہرگز فتح نہ پاتا **فائدہ** خالد بن ولیدؓ کے معزول ہونیکا سبب
یہ تہا کہ حضرت صدیقؓ کی خلافت میں خالد بن ولیدؓ نے مالک ابن نویرہ کو قتل کیا تہا اور حضرت عمرؓ
خالدؓ پر بدظن ہو گئے تہے کہ تو نے مالک بن نویرہ کو باوجود اظہار اسلام کے بیگناہ قتل کیا اور حضرت صدیقؓ سے خالد کی شکایت
کی لیکن حضرت صدیقؓ کے نزدیک خالدؓ کا قصور ثابت نہوا اوسکو بدستور بحال رکہا حضرت عمرؓ کو یہ بات نہایت
ناگوار تہی اسواسطے خلیفہ ہوتے ہی خالدؓ کو معزول کیا آہ مسلمانوں اصحابوں کی نیت کی برکت تہی کہ اللہ تعالی
نے دین محمدی کو چمکایا خدا اونکو سب مسلمانوں کیطرف سے جزاے خیر دے **بیان حضرت ابوبکر صدیق**
رضی اللہ عنہ کے وفات کا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس اور چار مہینے بعد واقعہ اصحاب
فیل کے دوشنبہ کو پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن دوسری یا تیسری جمادی الآخر کی تیرہوین برس ہجرت سے وفات
پائی عمر اونکی تریسٹھ برس کی تہی ایام مرض میں اصحاب کبار کو جمع کرکے خلافت عمر بن الخطابؓ کو سونپی
اور جناب الٰہی میں دست بدعا ہوئے کہ خدایا عمرؓ کو میں نے خلیفہ مسلمانوں کا بنایا اور میری غرض سواے
صلاح حال مسلمین کے کچہ نہیں اور میں نے اپنی دانست میں بہترین صحابہ کو والی کیا الٰہی اوسکو خلفاے راشدین
سے کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ مجہ کو رخصت مجہ سے دور رکہہ کہ مجہے خلافت کی حاجت نہیں حضرت
صدیقؓ نے فرمایا اگر تجکو خلافت کی حاجت نہیں تو خلافت کو تیری حاجت ہے القصہ صدیق اکبرؓ نے

وصیت تمام کی اور کہا کہ اسما بنت عمیس جو میری اہلیہ ہی غسل دے اور عبد الرحمن اوسکی مدد کرے میں نہیں چاہتا
کہ سوا ہی اونکی کوئی مجکو برہنہ دیکہے رات کی وقت دنیا سی رحلت کی اور نماز جنازہ کی حضرت عمر رض کو وصیت کی تہی
حضرت عائشہ رض کے حجرے میں پہلوی قبر مطہر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کیا گئے ہیں کہ
جو خبر اونکی وفات کی ابو قحافہ رض کو جو اونکی باپ تہی پہونچی کچہ جزع فزع نہ کی اور بولے کہ للہ ما اخذ و اعطیٰ
اللھم ارحمہ رحمۃ واسعۃ برحمتک یا ارحم الراحمین

ذکر قدوۃ الاصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

کنیت اونکی ابو حفص ہی اور لقب امیر المومنین
اور فاروق ہی اور اشراف قریش سے ہیں اور اتفاق علما کا ہی اوپر کثرت علم اور غایت زہد اونکی اور تواضع
اور نرمی ساتہ مسلمانو نکی اور شدت اور غلظت کافروں پر اور کمال عدل وانصاف پر اور فرمانبرداری
پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور معرکہ بدر اور احد اور فتح مکہ اور جنگ خیبر و حنین اور
تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ حاضر تہی اور اونکی زمانہ خلافت میں ایکہزار اور چھتیس
شہر فتح ہوئی اور چار ہزار مسجدیں بنائیں اور چار ہزار کنیسی خراب کیے اور ایکہزار نوسو منبر واسطے
خطبہ جمعہ کے منصوب کیے اور دمشق اور روم اور قادسیہ سے حمص تک فتح کیا اور رقہ اور نصیبین اور
عسقلان اور طرابلس وغیرہ سواحل سے فتح کیا اور بیت المقدس اور یرموک اور اہواز اور مصر اور تستر
اور نہاوند اور ری اور اصفہان اور فارس اور اصطخر اور نوبہ اور تبریز وغیرہ سب اوس جناب کی عہد دولت
میں فتح ہوا اور اتفاق علما کا ہی کہ مانند عمر رض کے نہوا ہی نہوگا اور باوجود اس فتوحات اور رعب اور
ہیبت کے کہ ملوک فارس و روم لرزتے تہے حضرت عمر رض نے اوس احوال سے جو ولایت اور حکومت سے آگے تہا
لباس میں اور ہیئت میں اور افعال میں اور تواضع میں تغیر نہیں کیا ایک حال پر رہی اور سفر اور حضر میں
بغیر جو کی اور بہتر کی اور حاجب اور چوبدار کی باوجود کثرت اعدا بہت لیتے تہے اور کسی مسلمان پر زیادتی
نہیں کی اور امر حق میں کسیکی ملامت سے نہ ڈرے اور باوجود اس حشمت وجاہ کی بیت المال سے برابر ایک
حصہ مہاجر کے لیتے تہی

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانیکا

روایات اونکی
ایمان لانیکی مختلف ہیں نقل ہی کہ حضرت عمر رض فرماتے تہی کہ میں ایکرات اپنی گہر سے واسطی تعرض کرنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلا دیکہتا ہوں کہ مسجد الحرام میں نماز کرتے ہیں میں اونکی پیچہے کہڑا ہوا اور سورت
فاتحہ اونہوں نے پڑہی میں اوسکی تالیف ونظم سے متعجب ہوا اور میں نے دلمیں کہا کہ واللہ یہ شخص شاعر یا مجنون یا
کاہن ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی انہ لقول رسول کریم وما ہو بقول شاعر
قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاہن قلیلا ما تذکرون اس آیت کی سننی سی حلاوت ایمان
کی میرے قلب میں آئی اور رقت اور تغیر میری مزاج میں ظاہر ہوا اور کہا میں نے کما اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابہی عمر اپنی اسلام کو ابہی پوشیدہ رکہہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس توحید کو

کو ایسا آشکارا کرونگا جیسا شرک کو آشکارا کیا تہا اور روایت دوسری مین ارادہ کرنا حضرت عمرؓ کا واسطے قتل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اثنائے راہ مین اپنی بہن اور بہنوئی کے ایمان لانے سے خبردار ہو کر گھر مین
آنا اور اونکو خون آلودہ کرنا اور قرآن شریف کا سننا اور رونا ان سے رقت دلی حاصل کرنا اور زید بن ارقم کے مکان پر
جہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوشیدہ تعلیم دین کی کرتے تہے جانا اور اسلام لانا یہ سب مشہور ہے حضرت
مرتضی علی سے روایت ہے کہ کسی شخص نے مکے سے برملا ہجرت نہین کی مگر عمرؓ نے جب ارادہ ہجرت کا کیا تو شمشیر کو
حمائل کیا اور کمان کاندہے پر ڈالی اور تیر ترکش ہاتہ مین لیکر مسجد الحرام مین آئے اور مجمع قریش فنائے کعبہ مین
بیٹہے تہے بعد طواف اور نماز کے اوس حلقہ کے گرد آئے اور کہا جو کوئی کہ اپنی مان باپ سے گم کرنے والا اور اپنے
فرزندونکو یتیم اور اپنی جوروونکو بیوہ کرنا چاہے وہ اسوقت آنکر مجہسے ملاقات کرے کسی نے دم نہ مارا اور متعرض
نہو سکا نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ملک شام کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت بخشی
اعیان و ارکان اوس ملک کے واسطے استقبال اوس صاحب اقبال کے مقابل ہوئے اوسوقت سامان کی اونکی
پیسوا تہی خواص اصحاب نے عرض کیا کہ اکابر و اشراف شام کے آپکی شرف ملازمت سے مشرف ہونگے اگر سواری
گہوڑے کی اختیار فرماوین تو شوکت و ہیبت حضور کی قلوب اعیان مین تمام و کمال منظر اونکے فرمایا انا
قوم اعزنا اللہ بالاسلام یعنے ہم وہ قوم ہین کہ عزت دی ہے ہمارے تئین اللہ تعالی نے
ساتہ اسلام کے اور درجہ احتیاط اس مرتبے پر تہا کہ جب غازیان اسلام واسطے غزائے ملک شام کے روانہ ہوے
تو عبد اللہ بن عمرؓ نے عرض کی کہ واسطے فضیلت ثواب جہاد کے مین چاہتا ہون کہ غازیون کے ساتہ جاؤن
فرمایا کہ مین منع کرتا ہون کہ تو بلا مین گرفتار نہو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا یا امیر المومنین مجہپر ایسا گمان کیسے
ہوے فرمایا احتمال ہے کہ مسلمانونکو فتح ہو اور کوئی لونڈی بندیون مین معرض بیع مین ہو اوسکو بسبب نسبت
ہونے تیرے ساتہ قیمت مین وہ لوگ رعایت کرین اور تو بحکم ظاہر عقد بیع کر اوس کنیزک سے صحبت کرے
اور وہ فی الحقیقت زنا ہوگا اسیواسطے یہ مصلحت ہے کہ تو ہمت کو اور جہاد نفسانی کے جو عبارت ہے اصلاح
نفس سے متعلق کرے نقل ہے کہ جب خلافت حضرت عمرؓ پر مقرر ہوئی تو ایک بی بی اونکی نہایت
جمیلہ تہین اور بمقتضائے ان اللہ جمیل و یحب الجمال اونسے نہایت محبت رکہتے تہے تو اوسکو طلاق دیا بعد ایک مدت
کے جو امر خلافت مین قوت اور رسوخ کامل حاصل ہوا تب اوس بی بی کی تلاش کی کہ پہر اوسکے ساتہ نکاح کرین
لوگون نے عرض کی یا امیر المومنین سبب طلاق کا کیا تہا اور اب سبب نکاح کا کیا ہے فرمایا کہ ابتدائے خلافت
مین بخوف اوسکے کہ مبادا وہ کسیکی سفارش امور شرعیہ مین برخلاف شرع کرے اور مین بسبب محبت کے قبول کرون
طلاق دیا تہا اور اب مین اپنے نفس پر اپنی قوت رکہتا ہون کہ کسیکی خاطر سے شرع سے تجاوز نکرونگا اسواسطے
نکاح کرتا ہون مگر وہ بی بی مر چکی تہی نقل ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ شبکو مدینے مین واسطے خبرداری کے پہرتے
تہے اوسی رات کیوقت سنا کہ ایک عورت اپنی بیٹی سے کہتی ہے کہ اوٹہکر دودہ مین پانی ملادے بیٹی نے

سی کہا نہین جانتی کہ امیر المومنین نے منادی کی ہے کہ کوئی دودہ مین پانی نہ ملاوے ماں نے کہا اب تو
نہ امیر المومنین ہین نہ منادی ہی جواب دیا کہ واللہ لائق نہین کہ ہم ظاہر مین فرمانبرداری کرین اور خلوت مین پھر جاوین
کرین حضرت عمر اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے اور اپنے غلام سے کہا کہ اس گھر پر ایسی نشانی کر کہ تا آسانی معلوم
ہووے پہر دوسرے دن اوس لڑکی کا عاصم بن عمر کے ساتھ جو آپکا بیٹا تہا نکاح کیا اوس لڑکی سے ایک لڑکی پیدا
ہوئی اور اوس لڑکی سے دوسری لڑکی پیدا ہوئی کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی ماں تہی جب حضرت عمر کسی
ملک پر عامل بہیجتے تہے ایک دستور العمل اوسکو لکہہ کر دیتے تہے اس مضمون سے کہ تجمل اور تنعم سے دور رہیو اور اسپ
ترکی پر سوار ہو جیو اور جامہ گران پہنیو اور دربار بند مت کیجیو اور زبان سے نہ کہا کیجیو اور اپنے دروازے پر چوبدار
مت بٹہائیو تا لوگ آسانی سے آکر عرض حاجات کیا کرین اور حکم سے برخلافی اور عدل سے عدول مت کیجیو چند
کہ حضرت عمر کے عدل کا اور فتوحات غیر متناہی اور انتظام امور دین و دنیا کا اور ایجاد امور خیر کا لکہنے
کو دفتر عظیم چاہیے لیکن بطریق نمونے کے تتمہ احوال نوشیروانیونکا جو حضرت صدیق کی خلافت مین کچھ بیان
ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت آفتاب عالم سے علماے تاریخ لکہتے ہین کہ جب حضرت عمر زینت بخش خلافت
ہوئے پہلا حکم خالد بن ولید کے معزولیت کا نافذ کیا اور اس حکم سے قلوب اہل اسلام کے مغموم و محزون ہوئے
اسواسطے کہ خالد کے جانفشانیان اور مساعی جمیلہ واسطے تقویت دین محمدی کی ظاہر ہین لیکن حضرت عمر
کے دلمین مالک بن نویرہ کا خالد کے ہاتہ سے بیگناہ قتل ہونا مظنون تہا اس سبب باوجود شجاعت
اور اخلاص و انتظام کے خالد بن ولید سے سپہ سالاری کو معزول کیا اور فتح اور نصرت کو خدا کے قبضہ
اختیار مین سمجھے اور اوسی لشکر مین ابو عبیدہ کے زیر حکم کیا اسپر بہی خالد نے ہرگز التفات نکیا اور بموجب حکم
امیر المومنین کے ابو عبیدہ کی ایسی تابعداری کی کہ جیسے لشکری اپنی امارت مین کرتے تہے اوسمین ہو برابر
قصور نکیا اور بکشادہ پیشانی کار جہاد مین کمر باندہکر دقیقہ باقی نہ رکہا مثنی ابن حارثہ جو پہلے حضرت
صدیق سے جہاد کی اجازت لیکر ساتہ اہل فارس کے گئے تہے اونہون نے پہر مدینے مین آکر حضرت فاروق
سے چاہا کہ ایک جماعت مہاجرین و انصار کی میرے ساتہ روانہ کر دیجیے باتفاق اونکی عجم کا جہاد کرین حضرت عمر نے
اصحاب کو ایک خطبے مین واسطے جہاد اہل عجم کے تحریص کی اور وعدہ فتح اور غنیمت کا اور تقسیم خزائن کسرے
کا بموجب حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان فرمایا ابو عبید ثقفی اور سلیط بن قیس نے کہڑے
ہوکر عرض کیا کہ یا امیر المومنین ہم از روے صدق اور اخلاص کے قبول کرتے ہین امیر المومنین نے اصحاب
مین سے انکو امیر و مقاتل اختیار کیا اور اونکی کفایت مہمات کا سامان تیار کیا اور ابو عبید کو اوس
لشکر کا امیر کیا یہ دونون کوفے کیطرف روانہ ہوئے اور رستم بن فرخ زاد نے جو سپہ سالار عجم تہا بعد جانے
مثنی کے خالد بن ولید کی عملداری کو ملک بعضی دیہات پر سواد کوفے کے عمل کیا تہا اور آگے بڑہنے کا ارادہ تہا
کہ خبر مثنی کی مراجعت کی سنکر متوقف ہوا اور رستم ابن جابان کو جو بڑا دہقان تہا معہ فوج کثیر مثنی کے مقابلے

کو روانہ کیا اور بیس ہزار مرد جنگی اوسکی مدد کو اپنے پاس سے بہیجے اور ابو عبیدہ یہ سنکر مثنی کے پاس پونہچے مثنی نے
بموجب حکم امیر المومنین سرداری لشکر کی ابو عبیدہ کو سپرد کی دو تین روز آسودہ ہوکر معہ لشکر رستم بن جابان کیطرف
روانہ ہوئے وہ بہی مستعد ہوا اور جنگ عظیم اور مقابلہ شدید واقع ہوا موج خون ایسی بہی گویا شفق آسمان
سے باہر نکل پڑا اور سوارونکی گرد سے آفتاب چہپ گیا آخر بمقتضاے والعاقبۃ للمتقین کے اہل اسلام نے نصرت
پائی اور جابان اسیر ہوا اور لشکر کچہہ بہاگا کچہہ دستگیر ہوا بعد انہزام لشکر جابان کے ابو عبیدہ نے چاہا کہ مال غنیمت
کو تقسیم کرے وہین خبر پونہچی کہ نرسی نام سپہ سالار عجم نے رستم کے حکم سے لشکر عظیم جمع کیا ہے جب جابان کا
احوال سنا اور رستم سے مدد مانگی رستم نے جالینوس نام سردار کو معہ بیس ہزار فوج کے نرسی کی مدد کو بہیجا ابو عبیدہ
تقسیم غنایم کی موقوف کرکے نرسی کیطرف متوجہ ہوئے جب صفین اعدا کی مقابل ہوکر مقاتلہ مین مشغول ہوئین
عون ربانی سے لشکر عجم پر ہزیمت پڑی ہزارون مقتول ہوئے اور ہزارون پر مجروح ہونیکی مصیبت پڑی
اور نرسی بہاگ کر رستم کے پاس جا ملا قلعہ سقاطیہ اور خزانے اور مال نرسی کا اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور
جالینوس نے نرسی کی خبر سنکر راہ مین توقف کیا اور ابو عبیدہ نے بلا توقف جالینوس کیطرف عنان ہمت
کو پہیرا لشکر کفار بعد جنگ عظیم کے تمام ہمت کو ہزیمت پر پہیر کر مانند زوال کے رستم سے ملا ابو عبیدہ نے دونون
لشکرون کی غنیمت اور بندی جمع کرکے خمس اوس مال کا امیر المومنین کے حضور مین بہیجا اور باقی لشکر
ظفر پیکر پر تقسیم کیا تمام علاقہ سواد کا اور عراق عرب کا اہل اسلام کے تصرف مین آیا جب جالینوس بہاگ
کر رستم سے ملا توران دخت نے کہ جو بادشاہ عجم تہی یہ حال سنکر بہمن جادو کو تیس ہزار مرد اور تیس ہاتہی کہ اونمین
ایک فیل سفید نامی تہا دیکر ابو عبیدہ کیطرف روانہ کیا اور ایک علم کہ جسکو درفش کاویانی کہتے ہین اور فریدون
کے زمانے سے ملک عجم کے خزانے مین تہا اور اوسکو رایت اور آیت نصرت جانتے تہے اور جواہر آبدار سے اور
یاقوت نابدار سے مرصع تہا اوسکا ہمراہ کیا بہمن جادو معہ حکمنامہ توران دخت کے رستم پاس پونہچا رستم نے
بموجب حکم کے بہت لشکر جمع کرکے بہمن کو ابو عبیدہ کیطرف روانہ کیا ابو عبیدہ بہی اپنا لشکر مستعد
کرکے نو ہزار دلاورون سے بہمن کیطرف متوجہ ہوئے اور پانی کے کنارے انکو معلوم کیا کہ لشکر کفار نے ادہر
پار قرار کیا ابو عبیدہ نے یہ خیال اوسکے کہ فرات کا پانی ان پر بند کرون فرات سے عبور کرکے مکان تنگ مین
ڈیرہ کیا اور ایک شب لڑائی سے آگے ابو عبیدہ نے کہا تہا کہ اگر مجکو شہید کرین تو فلانیکو امیر کرنا وہ بہی
شہید ہو تو فلانیکو ایسی ہی کئی شخصونکا نام لیا اس عرصے مین دلاوران عجم فیلان جنگی پر سوار ہوکر
متوجہ لشکر اسلام کے ہوئے اور تیرون کے زخم سے بہت مسلمانونکو مقتول و مجروح کیا عرب کے گہوڑون نے کبہی
ہاتہی نہین دیکہے تہے ایسی عجیب شکلونکو دیکہکر بہاگے اور مسلمانون پر کام تنگ ہوا ابو عبیدہ کو بعض عقلا نے
صلاح دی کہ ہاتہی سونڈ کے قطع ہونے سے ہلاک ہو جاتا ہے فوج اصحاب نے پیادہ ہوکر تلوارین کہینچکر
فیلون پر حملہ کیا اور ابو عبیدہ نے فیل سفید کا قصد کیا اور اپنی شمشیر آبدار سے اوسکی سونڈ کو قطع کرکے لشکر

کیطرف روانہ ہوئے ہاتہی نے کمال غضب سی دوڑکر ابوعبید رض کو پکڑکر اپنی ہاتہ پاؤن کے تلے مانند مور ضعیف کے
ملک شہید کیا اور اہل اسلام کا نشان بموجب حکم ابوعبید رض کے ساتہ جوانون نے لیا ساتون شہید ہوئے اور اسی
حالمین عبد اللہ مرثد نے مسلمانون سی جاکر وہ پل جو ابوعبید رض نے واسطے عبور کے باندہا تہا اپنی جہالت سی
توڑ ڈالا تاکہ کسیکی تئین بہاگنی کا ٹہکانا نرہی اور بضرورت مقابلہ مین کوشش کرین جب مسلمانون پر ہجوم کفار
کا ہوا اور مجال مقابلہ کی نرہی وہان سی ہزیمت کہاکر جو پل پر پہنچی خوف سی اپنی تئین فرات مین ڈالا بعضے
ڈوب گئی اور بعضی بحال تباہ پار ہوئے آخر الامر اہل اسلام کا نشان مثنی نے لیا اور حکمت عملی سی جنگ کرتے
سے ہی باقی فوج کو بتدریج جہلکے سی باہر کیا اور کافرونکو بسبب تعصب پر ایسی نامردی آئی کہ باوجود ضعف
اہل اسلام کی بہاگی مسلمانون نے اس فرصت کو غنیمت جانا اور پانی کے کنارے پر آکر پھر نوع ایک پل تیار
کرکے عبور کیا اور دشمنون کا تعاقب کی خوفسی پل توڑکر موضع لیس مین ارادہ کیا حضرت عمر رض یہ خبر سنکر
نہایت ملول ہوئے اور اونکو دلاسا و تسلی کی اور مثنی موضع لیس مین توقف کرکے مجروح ہونیکی سبب معالجے مین مصروف
ہوئے چار ہزار مسلمان مقتول و غریق ہوئے دو ہزار بہاگ گئے تین ہزار مثنی کے ساتہ رہے امیر المومنین
نے جریر بن عبد اللہ بجلی کی تئین ساتہ ہزار جوانونکی مرتب کرکے مثنی کی مدد کو بہیجا اور لکہا کہ جریر بن
عبد اللہ بجلی کو کمال تبجیل و تعظیم کرکے امیر بنانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی اسقدر تعظیم
کرتے تہے کہ اپنی ردای مبارک اوسکی واسطی بچہائی تہی مثنی نے بموجب حکم کے عمل کیا سپاہ عجم نے یہ خبر سنکر
لشکر عظیم تیار کرکے مہران بن باذان ہمدانی کو اوسکا امیر بناکر روانہ کیا مثنی نے یہ خبر پاکر امیر المومنین
کو اطلاع کی حضرت عمر رض نے بسبیل عجلت لشکر عراق کو اونکی مدد کیواسطے بہیجا مثنی نے بہی اپنی علاقے سے
لشکر جمع کیا سب قریب بیس ہزار اور لشکر کفر اور اسلام کا مقابلہ ہوا جب صفین مقابل ہوئین تو مہران
اپنی گہوڑے پر پاکہر ڈالکر زرہ پہنکر میدان مین نہایت غرور سی جولانی کرنے لگا ناگاہ لشکر اسلام سے
ایک غلام نونی نے اوسکی طرف تیر صائب چلایا وہ تیر تقدیر اوس نے بعیبت کی بصر پر ایسا لگا کہ جان
مقابل سی پار ہوگیا مہران حیران ہوکے پل گرا سپاہ عجم نے سنکر اپنی راہ لی مسلمان مانند شیر غران
کی اونکی پیچہی ہوئے اور قریب ایک لاکہ کے قوم کفار سی جہنم رسید ہوئے غنیمت اور بندی بقدر اہل اسلام کو
میسر ہوئی کہ کسی لشکر سابق مین میسر نہوئی تہی الحمد للہ الذی اعز الاسلام بعد اوسکی تقدیر الہی سی اہل اسلام
نے خبر پائی کہ اس ضلع مین ایک بازار ہی کہ کفار اشرار ہر سال بمجمع کثیر و جم غفیر جمع ہوتے ہین فوج
اسلام ناگاہ اوس جماعت نابکار پر پہنچی بعضون کو قتل اور بعضونکو قید کیا باقی بہاگی اور اسقدر مال و متاع
اور زر و جواہر ہاتہ لگا کہ تمام لشکر اوسکی لیجانے سی عاجز ہوا مثنی نے حکم کیا کہ سوای زر سرخ اور نقرہ و جواہر
کی اور متاع نفیس کی اور کچہ نہ اوٹہاوین القصہ اردو بہرکر سالما غانما مظفر و منصور فتح پر یمین و نصرت بسیار
کمال یسر و آسانی سی مراجعت کی الحمد للہ نقل ہے کہ اہل عجم بازار کے لٹنے کی خبر سنکر نہایت ملول ہوئے اور

کہ تخت سلطنت سے اوتار کر یزدجرد کو بٹھایا مثنی نے یہ خبر بوسیلہ عرضی کے بپایہ سریر خلافت مین معروض کی
امیر المومنین نے سب عاملون کو نامے لکھے کہ اپنے اپنے علاقے سے سواران مسلح تیار کرکے مثنی کو روانہ کرو اور مثنی کو لکھا
کہ عجم کی حد سے اوٹھکر اپنے علاقے مین آکر لشکر کو محافظت سے آرام دو اور دشمن سے خبردار رہو اور جب تک یہان سے
حکم نہو اہل عجم سے متعرض نہو جب سب لشکر قبائل عرب مدینے مین جمع ہوے حضرت عمرؓ نے اشراف مہاجرین
و اکابر انصار اور اعیان اہلبیت کو جمع کرکے اپنی ذات سے ملک عجم مین جانیکی مشورت کی لیکن بخلاف
اقوال حضرت مرتضی علی کی مشورت سے اپنا عزم موقوف رکھا اور سعد بن ابی وقاص کو اوس لشکر آراستہ کے
ساتھ واسطے محاربہ عجم کے روانہ کیا اور مثنی اور حضرت جریر کو لکھا کہ تم دونون سعد کی امر مین ہو حضرت سعد رض
بسعادت و برکت سات ہزار مرد لشکر روانہ ہوے اور سعد ہم سرما کی شدت سے ایام بہار تک حدود سواد مین انتظار
کیا جب آفتاب برج شرف مین پوہنچا تو بتشریف و سعادت قادسیہ مین داخل ہوے اور اسی عرصے مین مثنی جوار
رحمت الہی مین واصل ہوے رحمۃ اللہ علیہ والکل یرجع الیہ امیر المومنین نے پی در پی مغیرہ بن شعبہ کو اور
عمرو بن معدیکرب کو اور عاصم بن [illegible] کو بھیجے کو روانہ کیا اور ایسے ہی ہر ایک قبیلے کو جو مدینے مین پہنچتے
فوج فوج روانہ کرتے تھے جب یزدجرد کو مسلمانون کی فوج کی رسیدی اونکی خبر پہونچی رستم ابن فرخ زاد کو ساٹھ
ہزار سوار سے روانہ کیا سعد نے امیر المومنین کو نامہ لکھا اور کثرت اور شوکت اعدا سے خبر کی حضرت عمرؓ نے
سعد کو جواب لکھا کہ دغدغہ اپنی خاطر مین مت لاؤ اور فتح و نصرت من جانب اللہ ہے کثرت اعدا سے
ہراسان مت ہو اور لڑائی مین جلدی مت کرو اول ایک جماعت عقلا کو یزدجرد کے پاس بھیجو اور راہ حق
کی دعوت کرو سعد نے نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ جماعت عقلا و فصحا کو یزدجرد کے پاس بھیجا
جب لوگ یزدجرد کی مجلس مین آئے ترجمان نے حسب الحکم یزدجرد کے کہا کہ اس ملک مین آنیکا کیا سبب
ہے اس سبب سے کہ ہم تم سے تغافل کرتے ہین تم دلیر ہوے ہو مغیرہ بن شعبہ نے جواب دیا کہ ہم اول اندھے تھے
گمراہ اور نہایت ضلالت کے بتان بیجان کو اپنے ہاتھون سے تراش کر معبود بناتے تھے اللہ تعالی نے
اپنی رحمت سے پیغمبر ہمارے پاس بھیجا کہ ہمارے تئین بت پرستی سے چھڑا کر خدا پرستی سکھائی اور افعال
شنیعہ سے منع فرمائی اور معجزات واضح سے اوسکی نبوت ہم پر روشن کی اور بعد تکمیل دین کے اس دار فانی
سے کوچ کیا اور ہمکو یہ حکم فرمایا کہ جو لوگ ایمان قبول کرین دنیا مین مخلصی اور عقبی مین سعادت ابدی
پاوینگے اور جو کوئی حکم کی اجابت نکرے تیغ بیدریغ سے قتل کرو یا جزیہ بذلت و خواری اوس پر رکھو اب ہم
آئے ہین کہ تمکو بھی راہ حق پر لاوین اور ضلالت سے باز رکھین ترجمان نے حسب الحکم کہا کہ اے گروہ
عرب تمہارے برابر کوئی دنیا مین شقی اور حقیر اور ذلیل نہین ہمیشہ مشقت اور مصیبت تمہارے شامل حال
تھی اور [illegible] تمہارا [illegible] ہمارے ملک مین بے اجازت قدم رکھتے ہو اب تم چاہتے ہو کہ ہمارا ملک لو شاید
بھوک اور رنج تمکو اس ملک مین لایا ہے ایک سال تم کھلاؤ کہ ہمارے فساد سے یہ ملک خراب ہو گیا

پہر آئیو ہم تمکو گیہوں اور خرما دینگے اور تمہارے اشرافوں میں سے ہر ایک کو تیر اسپر کرینگے نعمان بن مغیرہ نے کہا کہ تو اس حرف نا
واہیات سے ہمارے دامن عصمت پر عیب لگا دے یہ گمان خطا ہے جو مشقتیں اور مصیبتیں ہماری جو تو نے بیان کیں
ہم اوس سے بہی بدتر تہے بلکہ افضل ہم میں وہ تہا جو چچا کی بیٹی کو قتل کر کے اوسکا مال کہاتا تہا اور مردار
اور خون کو مباح جانتا تہا جب حق تعالی نے اپنے احسان سے ہمیں پیغمبر بہیجا اور توفیق اسلام دی پیغمبر نے ہمکو
یوں خبر دی ہے کہ جو کوئی تم میں سے راہ حق میں شہید ہوگا اوسکو بہشت اور جو زندہ رہیگا وہ مخالفوں
پر غالب ہوگا اور بہت ملک ہمارے ہاتہ سے فتح ہونگے اور تیرا ملک و خزانہ اور ولایت اوسمیں ہے اب تجکو
دعوت کرتے ہیں کہ ایمان لا اور اپنے طریقہ ناپسندیدہ کی قباحت چشم عبرت سے دیکہہ دولت ابدی تجہے نصیب
ہوگی اور تیری ملک میں بغیر تیری اجازت کے کوئی قدم نہ رکہیگا والا خراج قبول کر اور جزیہ بذلت و خواری
دے نہیں تو تیرے ساتہ کلام شمشیر و تیر ہے حق تعالی ہمارے تمہارے بیچمیں حاکم قدیر ہے یزدجرد نے جو یہ کلام سنا
نہایت غصے میں آیا اور آتش غضب اوسکی بہ بیمغز سر دوڑی اور بولا کہ تمہارے تئیں یہ مقدور ہوا کہ
شیران عجم سے اسطرح کی خیال فاسد دلمیں رکہتے ہو اگر رسولوں کا قتل کرنا نے مناسب نہوتا تو میں زخم
تیغ سیاست سے تمہارا سر کاٹتا اور فرمایا کہ ایک جوال خاک سے بہر کر اونکے سر پر رکہکر یہاں سے باہر کردو
ابہی میں رستم کو سپہ سالار کر کے تمہارے مقابلے کو بہیجتا ہوں عاصم بن عمرو تمیمی نے اوس جوال خاک کو
اپنے کاندہے پر رکہکر بارگاہ یزدجرد سے باہر لیگیا وہاں سے سعد کے پاس آئے وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ واللہ اونہوں نے اقلیم مملکت کی کنجیاں اپنے ہاتہ سے ہمکو دیں منقول ہے کہ یزدجرد رستم کو واسطے جنگ عرب کے
تاکید کرتا اور وہ سستی کرتا تہا اسواسطے کہ اوسکو علم نجوم میں مہارت تہی اوضاع فلکی سے اوسپر روشن ہوا تہا
کہ امسال دولت و سعادت عرب کی اور نکبت اور فلاکت عجم کی ہوویگی اور نہیں جانتا تہا کہ اس تدبیر حقیر
سے خداوند قدیر کی تقدیر نہیں پہرتی رباعی تقویم پر نجوم کی ایدل نکر عمل + جز حق کی کام آوے نہ جدی
ولی حمل + ہے جو سعید دیوے سعادت جسے خدا + تاثیر کچہ نکرسکے مریخ نہ زحل + رستم آہستہ آہستہ کمال
شوکت و عظمت لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوا جالینوس کو مقدمہ پر چالیس ہزار سوار سے اور ہرمزان کو میمنہ پر
اور بہرام کو میسرہ پر متعین کیا اور خود ساٹہہ ہزار دلاوران نامدار سے قلب میں قائم ہوا کہتے ہیں کہ رستم نے
راہ میں سعد کے لشکر کے ایک عرب کو اسیر کیا اور پوچہا کہ تمہارا مطلب ہمارے ملک میں آنے سے کیا ہے
وہ بولا ہم اسواسطے آئے ہیں کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر کے زبانی ہمکو وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اسلام نہ لاؤگے تو
تمہارے ملک کی حکومت اور عورتوں کی بندی اور خزانہ کی تقسیم ہمکو ہوگی رستم نے کہا اگر اس آرزو کے
آگے تم مقتول ہو جاؤگے تو کیا کروگے عربی نے کہا کہ جو آدمی ہم میں سے تمہاری تیغ ظلم سے مقتول ہوگا وہ
بیشک جنت جاودان میں خداوند رحیم کے لقا سے موصول ہوگا اور جو ہم سے باقی رہینگے حق تعالی اونکے
حق میں اوس وعدے کو وفا کریگا رستم نے نہایت غضب سے اوسکو قتل کیا اور آگے روانہ ہوا اور باستثنا

چلنے لگا چنانچہ مداین سے جادسیہ تک چار مہینے مین پونہچا اور مقصود اوسکی یہ تھی کہ شاید عرب صلح کرکر
اس سال مین چلی جاوین جو عجم کے طالع کی نحوست بدل جاوے اور ہمیشہ ایلچی بھیجتا تھا اوسی جواب پاتا تھا جو
یزدجرد کو کہا تھا یعنی اسلام یا جزیہ یا طلب جنگ کرتے تھے آخر الامر نہایت غصے سے کہا کہ مجکو یہ گمان
نہ تھا کہ مین اتنی عمر پاونگا جو تمسے یہ خبر بدنت سنونگا قسم ہے ماہ اور ستارونکی کہ کل جو نیر اعظم طلوع کریگا
تو مین اتنی شیران عجم کو بھیجونگا کہ سر کشان عرب کا سر مانند گیند کے خاک پر ڈالین گے اور حکم دیا کہ تمام لشکر سے
راتون رات نہر عتیق پر پل تیار کیا پھر کو جب پل سے عبور کیا ایک پشتہ بلند پر خیمہ مارا اور واسطے لشکر
کی مکان مقرر کیا اور یزدجرد نے حکم دیا تھا کہ طاق کسریٰ سے لشکر رستم تک بقدر مسافت آواز پونہچنے
کے ایک ایک آدمی مقرر کیا تا کہ رستم کے لشکر کا احوال ہر آن پونہچتا رہے اور حضرت سعد نے بھی
اپنے لشکر کو آراستہ کیا بحسب تقدیر اوسی ایام مین سعد کے بدن پر کثرت دمل کی اور غلبہ مرض عرق النسا
کا اسقدر تھا کہ بیٹھنا گھوڑے پر دشوار تھا اور اوس اطراف مین ایک کوشک بلند تھا اوسکی سطح پر تکیہ
و مسند بچھا کر بیٹھے کہ تمام احوال لشکر کا نظر آتا تھا وہان اعیان لشکر کو بلا کر عذر اپنی غیر حاضری کا بیان کیا
اور جو پھوڑے اور زخم دکھلا نا ممکن تہا دکھانے سب پر ظاہر ہوا کہ تخلف انکا معرکہ حرب سے واسطے
ضرورت کے ہے اور خالد بن عروہ کو نائب کرکے قلب لشکر مین قائم کیا نقل ہے کہ ابو محجن ثقفی ایکروز
صبح کے وقت مخمور بیٹھے تھے اور صبوحی کی اشعار پڑھتے تھے اتفاقاً حضرت سعد نے دیکھا اوسکو اوسی کوشک
مین قید کیا بعد اوسکی خالد بن الولید کو اپنے قائم مقام کرکے روانہ کیا اور اعیان لشکر کو بلا کر واسطے جہاد کے
رغبت دلائی اور مذمت بھاگنے کی اور ملامت دنیا اور خجالت عقبیٰ بیان فرمائی اور وہ آیتین اور
حدیثین کہ جنمین حق تعالیٰ نے وعدہ فتح کا اور عنایت کرنا ملک عجم کا اور فتح پانا فارس اور شام کا کیا تہا
سنائین اور کہا کہ تم یقین جانو کہ جو کوئی شجاعت کریگا اور اعلاء کلمۃ اللہ اوسکو منظور ہوگا اگر شہید ہوا تو
بہشت جاودان اور رضای رحمان پاویگا اور خوب جان لو کہ جو کچھ پیشانی پر لکھا ہے ظہور مین آویگا
اگر آج دست برد اور پامردی کروگے تو حق تعالیٰ مال نفیس اور نقد خسیس اونکو تمہارے تصرف مین لا دیگا
اور اگر جبن و نامردی کروگے تو دولت دنیوی و سعادت اخروی ہار دوگے اور جو لوگ کہ شعر کے فن
مین مہارت رکھتے تھے اونسے فرمایا کہ جو اشعار کہ غازیون کی کندی طبیعت کو تیز کرین اور میدان مین مستعد
بنانے پر تیز کرین سناؤ شاعر اس مضامین کے شعر اونسے غازیونکو تہور دلانے لگے اور آیات و احادیث
فضائل جہاد کے سنانے لگے کہ نظم جسکے پیرو نیہ پڑھ کر صف جنگ تھا + وہ جہنم سے بچا نار سے ہے آزاد وہ
ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے + باغ فردوس ہے تلوارونکی سایہ کے تلے + جو رہ حق مین ہو تلکے ہوئی جنہیں
مرنے سے + بلکہ جیتے ہین وہ جنت مین خوشی کرتے ہین + فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر + ایسے صدمون
شہیدونکو نہین ہے کچھ ڈر + ای جوانان اسد حملہ و رستم قوت + کام سن لو کہ پیمبر آونکی تمہاری جرأت + انکا

اونکا سر کاٹ لیا یا کٹا اپنا سر + دونوں صورتیں جو سمجھو تو تمہیں بہتر + یعنی گر مار لیا اونکو تو پھر بن آئی +
ور گیے مار ہی تو پھر خاصی شہادت پائی + اور فرمایا جاؤ اپنی مقام پر قرار پکڑو اور بعد نماز ظہر کے وقت ہی نزول
رحمت کا اور ہنگام پہونچنے نسیم نصرت کا جب تکبیر اول کرون تو تم مستعد ہو جاؤ اور تکبیر دوم مین جوشن و سلاح
اور آلات جنگ درست کیجو اور تکبیر تیسری تکبیر پر دلاورونکو رغبت اور نشاط لڑائی کی دلوائیو اور چوتھی تکبیر کا آواز
سنتے ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے متوجہ دشمن کے ہوجیو **بیان شروع ہونے جنگ عجم کا** سواران عجم نے اپنی لشکر کی سپاہ آراستہ کی بدوی گھوڑون پر طلا اور نقرہ کے زین
کسے اور پاکہر یا کہرین زر بفتی ڈالین اور لباس با زین اور آمیشہ رنگین اور خود و زرہ اور حلقہ ارغوانی
اور پشکی مرصع اور تیغین یمانی حمائل کین اور تیر اندازان تیز پیر دار اور پیادے جرار تیز رفتار ہاتھیون کی
گرد اگرد مستعد کیے غالب بن عبداللہ اور عاصم بن عمرو لشکر اسلام سے سبقت کرکے میدان جنگ
مین آئے مہران کہ حاکم دیار عجم اور صاحب طبل و علم تھا غالب کے مقابل ہوا اور آپس مین نوک جھوک نیزہ بازی
کی ہوئی غالب نے ایک نیزہ اوسکی کمر پر مارا اور اوسکا پیوند توڑا دوسرا سوار عجم کا عاصم سے مقابل ہوا وہ
شیر غران کی ہیبت سے ڈر کے جنگ بھاگ کر لشکر مین واصل ہوا مہران حاکم آزربائیجان کا کہ جسکے لباس
اور سلاح کی قیمت سے محاسب وہم عاجز تھا باد پا پر سوار کمال غرور اور تکبر سے میدان مین آیا منذر بن
حسان کو اوسکی بدیان سے غیرت دین کی غضب مین لائی قلب لشکر سے مانند برق کی نکلا اور نیزہ زہر آب
کہ بھال اوسکی مانند زبان مار تھی ہاتھ مین لیکر ایک حملے سے اوسکی پہلو مین مارا اور بدنکو اوسکے گھوڑے کی تن
سے بھی گذارا **فرد** اسپ کی دو پشت سے آیا سنجاک + چہرہ خون آلودہ منہ چاک چاک +
منذر نے فی الفور گھوڑے سے اوتر کر خنجر تشنہ کو اوسکی حلق سے سیراب کیا اور بدن ناپاک سر بے مغز کی بار سے ہلکا کیا
کہتے ہین کہ اوسکے پٹکے کی قیمت پچاس ہزار درہم اور باقی سامان کے دس ہزار تھے کفار عجم نے جو اپنی سردار
کو خاک و خون مین دیکھا ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کرکے متفرق کیا حضرت سعد نے طلحہ بن خویلد اسدی کو مع
فوج مدد کو بھیجا اور اونکی تفرقے کو جمع کیا ایک عجمی سردار طلحہ مقابل ہوا طائر روح اوسکا ایک ہی تیر سے
دو اسپہ جہنم واصل ہوا اغاز لیون نے طلحہ کے حکم سے اصحاب الفیل پر تیر مارے ہاتھی بھاگے سوار پیادہ عجم کے
سارے سعد بن قیس کندی نے دیکھا کہ دلاور بنی اسد نے مانند شیر کے فیل سواران عجم کا کارزار کیا آتش دلاور
کی جوش سے اپنی جوانونکو مستعد پیکار کیا اونہون نے بھی اپنے مقابل والون سے مقابلہ کیا جمعیت اہل عجم
کی متفرق ہوئی جالینوس نے یہ حال دیکھکر مع لشکر و فیلون کے حملہ کیا مسلمان چوتھی تکبیر کے منتظر تھے کہ
حضرت سعد نے بپاس لطافت بیان کو کلمہ اللہ اکبر سے حرکت دی اہل اسلام نے کلمہ لا حول ولا قوۃ کی
قوت سے حملہ کیا آخر کو زمین خون سے غرق اور اوسکی عکس سے فلک مین شفق ہوا عجم کے فیل سوار جو مطلع تھے
اعتنا نکرتے تھے تو اہل اسلام کے گھوڑے فرار کرتے تھے عاصم کے حکم سے دلاوران نے شتر حملہ سے ہاتھیون

کے ریتی کاٹ کر ہودے گرانے سوار زمین پر گرے کچھ سنبھال تباہ بہاگے کچھ مرے دوسرے دن جب آفتاب
نے نیزہ اپنا چمکایا ہر ایک پہلوان مسلح ہو کر میدان میں آیا قعقاع بن عمرو کو جو ابو عبیدہ بن الجراح نے ملک شام سے
بحکم امیر المومنین سعد کی مدد کو بھیجا تھا ڈیڑھ ہزار فوج سے نمودار ہوئے اور یاروں سے کہا کہ تم اپنی فوج کی گنتی
غول بناؤ اور ایسا آگے پیچھے چلو کہ جو اگلا غول سعد کے لشکر میں پہونچے تو پچھلا نمودار ہو قعقاع مسلح اور بکمال
بکمال شوکت و ہیبت لشکر اسلام میں ملا اور جوانوں کو قتال کفار پر حریص کر کے لشکر عجم سے مبارز طلب
کیا اور میدان جان ستان میں بکمال اطمینان گھوڑے کو جولان دیا اور بہمن ذو الحاجب سپہ سالار عجم میدان میں آیا
ہر ایک نے اپنا کرتب اور شجاعت جان بازوں کو دکھلایا آخر کو انہیں ذو الحاجب کی روح کو بھی مانع و حاجب جہنم
کے گوشے میں بٹھایا لشکر عجم سے دو سردار تھے شعار و وحیار تھے حضرت حارث قعقاع کی مددگار رہے اور انکی
دست برد سے دونوں کافر فی النار ہوئے اور لشکر کسرائی نے ان دو سرداروں کی قتل سے کسر عظیم پائی اور اہل اسلام
دلمیں عجم کے ہاتھی بہگانیکی تدبیر معقول ہاتھ آئی پرانی جوتیاں اور کہنہ کمل اور ٹاٹ انہوں نے اونٹوں پر ڈالی
اور رسیاں باندہیں کہ فیل کے جسم سے اونٹ کا طول و عرض زیادہ نظر آیا اور جوانان تیر انداز و نیزہ باز کو اونپر
سوار کیا اور سواران جان باز کو گرد اون شتران فیل نما کی حصار کیا جسطرف یہ لوگ اوس شکل غریب سے حملہ
کرتے تھے جو کام کہ پہلے عجم کے ہاتھیوں نے عرب کی گھوڑوں سے کیا وہ کام شتران عرب نے فارس کی فرس کو
دکھایا قعقاع نے تیس حملوں میں تیس کافر مارے مسلمانوں نے تیر جانستان اونکی سینوں سے گذارے دوپہر تک
یہی حال رہا تیغ یمانی نے سر افشانی کی اور گرز و کوپال سے دشمنوں کے سروں نے تن پر گرانی کی نقل ہے کہ
ابو محجن ثقفی جو حضرت سعد نے انکو بعلت خمر کے کوشک میں قید کیا تھا یہ تماشا جنگ کا دیکھتے تھے اور محرومی
ثواب جہاد سے افسوس کرتے تھے آخر الامر محافظان قید سے یہ عہد کیا کہ اگر میں لڑائی سے زندہ آیا تو پہر بدستور قید
میں رہونگا اور حضرت سعد کی بی بی سے زرہ اور ہتیار اور گہوڑا اونکا بخفیہ مانگا اور چپ چاپ کوشک سے
نکلکر میدان میں آیا اور ایسی کارزار کی کہ دشمن اور دوست نے اوسکی تحسین و آفرین میں زبان کھولی حضرت
سعد نے کوشک کے سطح سے ایک جوان ابلق سوار پر نظر کی اور اوسکی تیز دستی اور چالاکی دیکھی تعجب فرمایا کہ
گھوڑا اسکا جو انکا میری ابلق کے مانند کہائی دیتا ہے اور سواری اسکی وضع مانند ابو محجن کے سواری کی ہے ابو محجن تو
میرے پاس مقید ہے اور ابلق طویلہ میں ہے کوئی کہتا تھا کہ یہ خضر ہے کسیکو یہ گمان تھا کہ یہ فرشتہ آسمانی ہے
ہماری مدد کو آیا ہے جب آدھی رات ہوئی اور ابواب جنگ مسدود ہوئے ابو محجن بموجب اپنے عہد کے کوشک
میں آیا اور اپنے پاؤں قید میں ڈالکر صبح تک آرام فرمایا صبح کے وقت حضرت سعد کو ابو محجن کے حال سے
خبر ہوئی بنفس نفیس خود اوسکی پاس گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے تجھکو جزای خیر دی اور کوئی چشم بد تیرے
دست و بازو کو نہ پہونچے کل تونے دشمنوں کے معرکے میں داد جوانمردی کی دی اور فتح کے دروازے دوستوں کے
منہ پر کہولے اور بہت عذر کیا اور قید سے مخلصی دیکر وہ گھوڑا اور ہتیار اوسکو انعام کیا ابو محجن نے میخواری سے

سی ترتیب کی پہر اونکو قعقاع بن عمرو نے اپنی فوجکو لشکر سی جدا کیا اور دس ٹولیان بنائین اور فرمایا کہ کل ہم بطور
سابق آگی پیچہی لشکر سی ملیو اگر اس عرصی مین ہاشم تمہاری مدد کو پہنچین تو فہو المراد والا تمہاری اس جمع کے
پہنچنی سی غازیونکو ہمت قوی ہوجاویگی قعقاع کی تجویز سوای اوسکی رفیقون کے اور کوئی خبردار نہتا جسوقت
کہ دونون طرف سی صفین مقابل ہوئین تو فوج اول قعقاع کی میدان کے کنارہ سی نمود ہوئی مسلمانون
کو گمان ہوا کہ ہاشم ہماری مدد کو پہنچی قوت اور شوکت اونکی زیادہ ہوئی اور کمال مضبوطی سی میدان مین
جولانی کرنے لگے ابہی پچہلی فوج داخل نہین ہوئی تہی کہ ہاشم بہی مدد کو آن پہنچے اور قعقاع کی تدبیر
پسند کرکے اونہون نے بہی اپنی فوجکی ٹولیان بنائین ہاشم نے لشکر کے قریب پہنچتے ہی تکبیر کہی اہل
اسلام نے بڑی سرور سی غلغلۂ تکبیر کا فلک تک پہنچایا ہاشم نے میمنۂ عجم پر حملہ کرکے اونکی صفونکو متفرق کیا
اور موضع عتیق تک کافرونکا پیچہا کیا وہان سی پہر کر لشکر اسلام مین توقف فرمایا مشرکون نے شب گذشتہ
مین صبح تک ہاتہیون کی پالان شامان درست کرکے فیل سپید کو قعقاع کے مقابل اور فیل اجرب کو
حمال بن مالک کی مقابل معہ فوج کیا حضرت سعد نے اعدا اور احبا کی لشکرونکو ملاحظہ کرکے فرمایا کہ
وہ دو فوجین فیل سپید اور اجرب کی لشکر کو برہم کرتے ہین اہتمام اور کوشش کرکے ان دونون فیلون
کے شرکو دفع کرو قعقاع ایک تیر دو شاخہ درست کرکے متوجہ فیل ابیض کا ہوا اور حمال بن مالک
نے اسیطرح سی فیل اجرب کا قصد کیا حق تعالی نے دونون کے تیرونکو دونون ہاتہیونکی ہدف چشم پر
برابر پہنچایا فیل ابیض کی آنکہون سی سیاہ پانی نکلا اور سر ہلا کر اپنی سوارونکو زمین پر پٹکا قعقاع نے
فیل ابیض کی سونڈہ کو قطع کیا اور حمال نے فیل اجرب سی بہی دست برد کی فیل ابیض کافرونکی صفین
چیرتا ہوا بہاگا اور باقی فیلون نے اوسکی متابعت کی ایسی بہاگے کہ مداین تک دم نہ لیا مسلمان فیلون کے
شر سی محفوظ ہوے اور رات تک جہاد مین مشغول رہی اور بعد نماز عشا کے پہر دونون طرف سی شمع اور مشعلین
روشن ہوئین اور جنگ مین مصروف ہوے حقتعالی نے اپنے لطف قدیم سی اہل اسلام کو دونون صبر القا
کیا وہ رات ایسی کٹی کہ کوئی ایسی رات نہ کٹی ہوگی اور عرب و عجم کو ایسا امر درپیش آیا کہ مانند اوسکی کبہی
نہ آیا ہوگا سعد محراب مین تضرع و زاری مشغول ہوے صبح صادق ہوتے آثار قبولیت کے ظاہر ہوے
اور یہ ندا کی کہ ای اہل اسلام چند روز سی رنج اوٹہاتی ہو ایکساعت اور بہی صبر کرو کہ النصر مع الصبر
لازم و ملزوم ہین حضرت سعد کے کلام سننی سی اون مجاہدونکو جوش و خروش آیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ
کیا رستم کا آفتاب سعادت و اقبال آج مایل کرکے زوال مین پہنچا اتفاقاً اوس روز رستم اپنا تخت
نہر عتیق کے کنارے رکہکر سایبان کے تلے بیٹہا تہا باد پورا وسوقت ایسی تند چلی کہ اوسی میدان سی خاک
ذلت اونکی سرون پر ڈالی اہل اسلام کے نیزے اور شمشیر کی ضرب سی کفار عجم کا مرغ روح دار البوار کو اوڑگیا
اور رستم کے خیمی کی طنابین ٹوٹ کر گر گئین وہ دہوپ مین آگیا اور آفتاب کی حرارت سی خزانہ کی اونٹ کی بوجہ تلی

پناہ لیگیا قعقاع کئی پہلوانونکو ہمراہ لیکیا اور اپنی تئین اوس بدبخت کی تخت تک پوہنچایا اور ہلال صاحب
اقبال نے اونٹ کی بوجہی کی رسی کو کہ جسکی تلی رستم بیٹھا تہا کاٹا وہ ازجہہ ایکبارگی رستم کی پیٹھ پر گرا اور اوسکو صدمے
سے پانی مین اپنی تئین ڈالا ہلال کو اوسوقت معلوم ہوا کہ رستم ہے پاؤن اوسکا پکڑ پانی سے کھینچا اور سر کو تن سے
جدا کر کے نیزے پر چڑہا دیا اور اوس تاجدار عجم کے سر کو تاجدار سولی کیا سپاہ عجم کو قتل ہونا رستم کا محقق ہوا پاؤن
فرار کا جگہہ سے ملگیا اور طریقہ فرار کا نا پایا بہادران اہل اسلام نے کفار کے لشکر کا پیچہا کیا جالینوس ایک فوج لشکر سے
بہاگا جاتا تہا ایک امیر لشکر اسلام سے تین سو سوار لیکر دوڑا اور اوسکو قتل کیا اور سب سامان لے لیا حضرت سعد نے
رستم کا تن ناپاک دیکھکر سجدہ شکر کیا اور رستم کا سلب یعنی سامان ہلال کو عنایت کیا روایت ہے کہ اوسکا
اوسکا ستر ہزار دینار کا اور تاج سو ہزار دینار کا تہا اور وہان سے مال وافر اور خزانہ بیشمار اور [illegible] تہا اور
کمانین دمشقی اور نیزے خطی غنیمت مسلمانون کی ہوئی اور دولت اہل اسلام کی بڑہی اور شوکت کفار گہٹی
بعد اوسکی سعد نے ایک مکتوب مفصل کیفیت جنگ کا اور مدد پونہچنیکا اور ظفر پانیکا اور قتل رستم کا امیر المؤمنین
کی حضور مین لکھکر شتر سوار تیز رفتار کو روانہ کیا مال غنیمت اتنا جمع ہوا کہ محاسبان سریع الحساب بعضے مال
کی حساب سے عاجز تہے کہتے ہین کہ رستم کی ساتہ اوس لشکر مین چہہ کرور درہم و دینار تہے سعد نے سب مال کا
خمس نکالکر مدینے کو بہیجا اور باقی غازیون پر قسمت کیا کہتے ہین ساٹہ ہزار مرد تہے ہر ایک سوار کو بارہ بارہ
ہزار درہم یا دینار حصے مین ملے شتر سوار جب مدینے مین پونہچا اور وہ خبر فرحت اثر سرور انجمن اصحاب یعنی
عمر بن الخطاب رضی کی سمع مبارک مین پونہچی شکر خدا کا بجا لائے نہایت خوش ہوئے اہل مدینہ نے تہنیت
اور مبارکباد دیا ان دنون سعد نے پہر ایلچی دوسرا معہ خمس و نقود و احوال کی اور معہ خزانہ قلعہ قادسیہ کی بہیجا مہاجرین
اور انصار محظوظ ہوئے اور سعد کو تحسین اور آفرین لکہی اور فرمایا جبتک حضور سے حکم جدید نہ پونہچے تب تک
لشکر کو قادسیہ مین آرام دو واللہ خیر الناصرین یہ ایک معرکہ صدہا معرکونکا نمونہ ہے اسواسطے احوال شہادت
امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حج سے تشریف لائی اکثر مدینے کی بازار مین حضرت زبیر پر تکیہ لگائے بیٹہتی تہے کہ مغیرہ بن شعبہ
کا غلام کہ جسکا نام فیروز اور کنیت ابو لؤلؤ تہی آیا اور کہا یا امیر المؤمنین مغیرہ بن شعبہ نے میری ذمہ ہر روز دو درہم
ٹہہرائی ہین اور مین اوسکی ادا کرنے سے عاجز ہون اگر آپکی فرمانے سے کچہ تخفیف کرے تو بہتر ہے حضرت عمر نے پوچہا تو کیا پیشہ
جانتا ہے کہا نجاری و حدادی اور نقاشی جانتا ہون حضرت امیر نے فرمایا ان پیشون والے سے دو درہم لینا نہایت انصاف
ہے فیروز کو تئین وہ بات نہایت سنگین معلوم ہوئی اور بغض امیر المؤمنین کا اپنی سینے پر کینہ [illegible] بعد حضرت عمر نے کہا مین نے
سنا ہے کہ تو ایسی پن چکی بنا جانتا ہے کہ پون پر چلتی ہے اگر تو بناویگا تو اہل مدینہ کو بہت فائدہ ہوگا فیروز ملعون نے کہا کہ مین ایک
ایسی پن چکی بناؤنگا کہ جبتک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی مشرق و مغرب تک اوسکا ذکر باقی رہیگا حضرت عمر نے
فرمایا کہ اس غلام نے میرے تئین قتل کی تہدید دی القصہ فیروز نے اسباب [illegible] کہا اور ایک خنجر دو دہارا کہ جسکا قبضہ درمیان

مین تہا نیرآب وبکو تیار کیا اور منتظر فرصت کا رہا ایکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر مین کہڑی ہوئے اور صفونکو برابر
کرنیکا ارشاد کیا اور تکبیر تحریمہ کہکر نماز مین مشغول ہوئے ابولولو نے صف اولی سے پاؤن بڑہاکر تین ضرب کہ ایک اونمین سے
زیر ناف تہی ماری حضرت عمر رض کو تو غش آگیا اور اصحابون نے عبدالرحمن بن عوف رض کو امام کرکے جلد نماز پڑہی
اور اونکو گہر پونہچایا اور ابولولو نے اٹہارہ آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ یعنی پہینکا اوسکی گردن مین
ڈالکر زمین پر گرایا ابولولو نے جب دیکہا کہ بری طرح سے مارا جاونگا اوس خنجر کو اپنی گلی پر رکہکر کہینچ دیا اور جہنم رسید
ہوا حضرت عمر رض نے اصحاب کبار کو جمع کرکے فرمایا کہ اگر موت شتابی کرے تو ان چہہ ادمیون مین جسپر سبکا اتفاق ہو
خلیفہ کیجیو عثمان رض و علی رض و سعد رض و طلحہ رض و زبیر رض و عبدالرحمن رض بن عوف رضی اللہ عنہم سب نے اتفاق و مشورت
سے حضرت عثمان رض کو خلیفہ کیا جب روح اوس خلیفہ پاک کی عالم افلاک پر گئی بعد تجہیز و تکفین جنازہ کو مسجد
مین لائے اور صہیب رض نے نماز پڑہائی حضرت عائشہ کی اجازت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض
کے پہلو مین دفن کیا زہے سعادت و زہے قسمت ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ذکر جامع القرآن امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم مبارک عثمان اور
کنیت ابو عمرو حضرت عثمان اعیان قریش سے تہے اور تمام قبیلہ سے خوش عیش تہے محبوب القلوب تہے اور کرم اور
بخشش مین معروف تہے اور بخل سے دور تہے سابق الاسلامون مین تہے صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین تہے
صاحب حلم و حیا تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکی تعظیم فرماتے تہے اور اونکی خلافت مین بہت سے ملک
اور شہر اہل اسلام کے تصرف مین آئے ہمدان آذربایجان افریقیہ اسکندریہ کازرون مازندران نیشاپور
طوس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ نقل ہے کہ حضرت عثمان رض کے عہد مین بسبب کثرت فتوحون کے اسقدر مال وافر
ہوا کہ ایک لونڈی اوسکے ہم وزن سے بکتی تہی اور ایک گہوڑیکی قیمت لاکہہ درم اور ایک درخت خرما کی قیمت
ہزار درم کو پونہچی تہی اور ذی النورین اسواسطے کہتے ہین کہ رقیہ اور کلثوم رض دو صاحبزادیان کہ ثمرہ نبوت تہین
اونکی نکاح مین آئین تہین کہتے ہین کسی زمانہ مین کسی شخص کے تئین یہ سعادت یعنی نکاح دو بیٹیون پیغمبر کی
حاصل نہین ہوئی اور اکثر رات کی وقت مقام ابراہیم مین تمام رات قرآن نوافل مین پڑہتے تہی کبہی ایک رکعت
مین تمام قرآن ختم کرتے تہی صائم الدہر قائم اللیل تہی سخاوت اور نفقہ فی سبیل اللہ اسدرجہ پر تہا کہ رسول اللہ نے
بشارت بہشت اور مغفرت گناہان اولین و آخرین کا مژدہ دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب
تبوک کا عزم کیا تیس ہزار لشکر ابرار اصحاب کا مستعد ہوا اور لشکر پر خرچ کی تنگی تہی اسیواسطے اوس لشکر کو جیش
عسرت کہتے ہین حضرت عثمان رض نے اوس لشکر کی امداد مین چہہ سو پچاس اونٹ نصف غلے کے بہرے اور نصف غازیون کی
سواریکی اور کئی ہزار دینار حضور مین گذرانے حضرت کمال خوشنودی سے ٹہلتے تہے اور کہتے تہے الہی عثمان کے اگلی اور پچہلی اور
پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخشدے روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینے مین آئے تو پانی شیرین بہت دور تہا اور شور پانی سے صحابہ کو
بڑی تکلیف تہی ایک یہودیکا کنواں تہا کہ جسکا نام بیر رومہ مدینے مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

بیر رومہ کو واسطے رضامندی خدا کی سبیل کریگا تو مین ضامن ہون کہ کل بہشت برین مین چشمہ آب بہین اوسکی نصیب
ہوگا حضرت عثمان رضی نے اوس کوہی کو یہودی سے قیمت گران دیکر خریدا اور اوسی وقت حضور سید کائنات مین جا کر
اوس کوہی کو سبیل کیا اور عسرت جیش مہاجرین کو تسہیل کیا اور مدینے کی مسجد حضرت کیوقت مین جب تنگ ہوئی
اسطرح ایک شخص کی گہر کے عوض مین مضاعف قیمت دیتے تھے جب قبول نکیا تو حضرت عثمان رضی نے
اوس گہر کو سنگین بنا دیکر مسجد نبوی مین داخل کیا اور حضرت عثمان رضی کی زمانے مین جب لوگ تنگی سے تنگ آئے
تو بہت حویلیان جوار مسجد کی اپنی مال سے خاطرخواہ مالکون کو قیمت دیکر مسجد مین داخل کین اور بکمال تکلف
سے تعمیر مسجد کی نقل ہے کہ حذیفہ ابن الیمان رضی نے حضرت عثمان رضی سے عرض کی کہ ایک جماعت اصحاب کی
قرآن مین اختلاف فاحش کرتے تھے یہان تک کہ نوبت بہ تکفیر ایک دوسرے کی پونہچی اس امت کا یقین
قرآن مین اختلاف پڑنے سے اگر سنبہالو نہین تو مانند یہود و نصاری کی اختلاف قرآن مین بہی ہوجاویگا الغرض حضرت
عثمان رضی نے صحابہ اعیان سے مشورت کرکے زید بن ثابت رضی اور سعید بن العاص رضی عبد الرحمن بن عوف رضی کو حکم
کیا کہ موافق لغت قریش کی جمع کرو اختلاف نکال ڈالو اسطرح سے جب مرتب ہوا تو اوسکی نقلین اور مقابلہ کرکے
ایک ایک نقل ملک ملک مین بہیجدی تفصیل حوادث اور فتوحونکی مدت خلافت حضرت عثمان رضی کی دفتر عظیم
چاہتی ہے اسواسطے شہادت کے احوال پر اکتفا کرتا ہون بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادتکا
سعید ابن مسیب سے پوچھا کہ لوگون نے حضرت عثمان رضی کو کسواسطے قتل کیا اور اصحابون نے کسواسطے اونکی مدد نہ کی
جواب دیا کہ عثمان رضی مظلوم قتل ہوئے اور اصحاب رضی اونکی مخلص معذور تھے اسواسطے کہ جب حضرت عثمان رضی سریر خلافت
پر بیٹھے چھہ سات برس تک بہت خوب گذران کی اور کسیکو اونپر حرف نرکہا بعد اوسکے صحابون کو معزول کیا اور اپنے
چچا کی بیٹونکو اور اقربا کو ملک کی حکومت دینا شروع کیا یہ بات لوگون پر بہت شاق گذری اور عبد اللہ بن سرح
کو تئین والی مصر کیا اوسنے ظلم کا طریق جاری کیا اسواسطے اہل مصر کی ایک جماعت نے مدینے مین آنکر اوس کی
شکایت کی حضرت نے ایک خط مشتمل تاکید اور تہدید کا عبد اللہ بن سرح کو لکہا کہ جماعت داد طلب کو راضی کر
اور ظلم سے دست بردار ہو ابن سرح نے پروانے پر عمل نکیا بلکہ بعضے فریادیونکو جو مدینے گئے تھے مارا اور قید کیا اس سبب سے
سات سو آدمی مصر کے مدینے مین آئے اور ظلم ابن سرح اعیان اصحاب سے بیان کیے مصریون کی التماس کرنے سے حضرت
مرتضی علی حضرت عثمان رضی کے پاس گئے اور کہا مدعا ان لوگونکا معزولی عبد اللہ بن سرح کی ہے اگر اوسکو حکومت
مصر سے معزول کرو اور مظلومونکی داد دو تو فی الجملہ اس فتنہ کی تسکین ہوگی حضرت عثمان رضی نے کہا تم ایک شخصکو تجویز
کرو جو بعین اوسکو حکومت مصر پر بہیجکر عبد اللہ کو معزول کرون سبہون نے کہا محمد بن ابی بکر از روئے نسب و حسب کے
لائق اسکام کی ہے اسواسطے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر کے نام لکہکر ایک جماعت مہاجرین و انصار
کی اونکی ساتھ بہیجی جو معاملہ مصریونکا اور عبد اللہ بن سرح کا دریافت کرکے بموجب عدل کی فیصل کرین جب یہ لوگ
تین منزل پہونچے ایک غلام سیاہ اونٹ پر سوار سراسیمہ پریشان ایسا جلد ہانکے جاتا تہا گویا کسیکا طالب ہے یا

کسی سے ہاربی ہے یعنی بہاگا جاتا ہے کبھی کہتا تہا میں مروان کا غلام ہوں اور کبھی بولتا تہا کہ میں عثمانؓ کا غلام ہوں حاکم مصر کے پاس جاتا ہوں جب اوسکی تلاش کی تو ایک خط سر بمہر نکلا جسکا مضمون یون تہا یعنی امیر المومنین عثمانؓ کیطرف سے عبد اللہ بن سرح کو معلوم ہو کہ محمد بن ابی بکر مع ایک طائفہ کے آتی ہیں اونکے قتل کے واسطے کوئی حیلہ نکالیو اور فرمان جو دکہاوین اوسکو مت مانیو محمد بن ابی بکر نے خاص و عام کے رو برو نامے کو پڑہا سب سنکر مضطر و بیقرار ہوگئے اور سب مدینے کو پہر آئے اور اصحاب کبار و صغار کو نامہ دکہلایا سب لوگ نہایت مغموم و متعجب ہوئے حضرت علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ نامے کو لیکر حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور پوچہا کہ یہ غلام اور اونٹ تیرا ہے فرمایا میرا ہے پہر پوچہا کہ یہ خط تمنے لکہا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا قسم وحدہ لاشریک لہ کی ہے نہ مینے لکہا نہ حکم لکہنے کا دیا ہے نہ کچہ اوسکی خبر رکہتا ہوں حضرت علیؓ نے اونکی قسم کو تصدیق کیا مگر لوگوں نے کہا کہ مروان کا یہ کام ہے اور مروان حضرت عثمانؓ کے گہر میں تہا حضرت عثمانؓ نے کہا بمجرد اوس گمان کے میں مروان کو نہیں دیتا تم اوسکو قتل کروگے شاید یہ خط دوسرے نے دشمنی سے لکہا ہو اور میرے بے اطلاع مہر کرلی ہو اصحابوں نے پہر اس مقدمے میں دخل نہیں کیا اور مروان کے سونپنے کے انکار سے دلوں میں شک پڑگیا جب اہل فتنہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی اونہوں نے اپنی اپنی قوم سے مدد چاہی اور بعضے لوگ مدینے کے بہی مددگار ہوئے حضرت عثمانؓ کے گہر کو گہیر لیا مسجد میں جانے کے واسطے جماعت کے نہیں چہوڑتے تہے اور پانی آنا بند کیا کہ تنگ آکر خلافت سے دست بردار ہوں حضرت علیؓ نے یہ حال سنکر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کے ساتہ بہیجا کہ حضرت عثمانؓ کے دروازے پر کہڑے ہو کر لوگوں کو گہر میں جانے سے منع کریں اور تین مشکیں میٹہے پانی کی بہیجیں اوباش اہل فتنہ نے تیر مارے اور مشکیں مانند دل عشاق سوراخ سوراخ ہوئیں حضرت امام حسنؓ زخمی ہوئے القصہ اہل بغی نے کسیکا کہنا نہ مانا اور ہجوم کرکے گہر کے پیچہے سے دیوار پر چڑہکر آئے حضرت عثمانؓ نے جو یہ ازدحام دیکہا قرآن اپنی گود میں رکہا اور قرات میں مشغول ہوئے ایک نے اون لوگوں میں ایک ضرب حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور قطرے خون کے آیت فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ پر ٹپکے اور دوسرے ظالم نے کام اونکا تمام کیا نائلہ نے جو اونکی بی بی تہیں اپنے ہاتہ کو اونکی جان کا سپر کیا اونگلیاں اونکی کٹ گئیں اور محمد بن ابی بکر بہی اون قاتلوں کے ساتہ موجود تہے روایت ہے کہ نائلہ نے بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے کوشک پر چڑہکر فریاد کی کہ اے مسلمانو امیر المومنین عثمانؓ مقتول ہوئے حضرت مرتضی علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ باہر دوڑے اور حضرت حسنینؓ کو عتاب کیا کہ تم دروازے پر موجود ہو اور عثمانؓ مقتول ہوں حضرت علیؓ نہایت مغموم ہو کر مکان پر آئے اہل بلوہ نے حضرت عثمانؓ کا گہر لوٹا اور مال اور اسباب لیگئے نائلہ اور حضرت عثمانؓ کی بیٹی معہ پیراہن کے اور کٹی ہوئی اونگلیوں کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں گئیں

ذکر امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا

اسم مبارک آپکا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپکی ابو الحسن اور القاب آپکے یعسوب المسلمین حیدر کرار و اسد اللہ و ابو تراب لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت ولایت مآب نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار کیا حضرت رسول اللہ نے اونکی شان میں فرمایا تو میرا بہائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت میں اور حضرت امیر المومنین

کرم اللہ وجہہ کو فخر ہی تین چیزونکا اور آپ فخریہ فرماتی تہی کہ کسیکا خسر ایسا ہی مانند میرے اور کسیکی بی بی فاطمہ جیسی نہین اور کسیکے فرزند حسنین جیسے
فتح ہونا قلعہ خیبر کا ناصر حقیقی نے آپ ہی پر موقوف رکہا تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کرنا حضرت
علی کے منہ پر عبادت ہی اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میرا نام اور علیکا نام دونون مشتق ہین خدا کے نام سے اللہ کا نام
محمود ہی اوس سے مشتق ہی محمد اور اللہ کا نام اعلی ہی اوس سے مشتق ہی علی شجاعت اور سخاوت آپکی افزون از تقریر ہی اور
محامد اور مناقب بیرون از تحریر ہی ایک حکایت بطور نمونے کے لکہی جاتی ہی اوس سے آپکی احتیاط در للہیت
و شجاعت کو قیاس کر لینا چاہیے کہتے ہین کہ کسی جنگ و غزا مین اوس شیر میدان وغا کے مقابل ایک یہودی
قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر و تیغ در کف و زرہ در بر ہوا بعد چند طعن و ضرب کے اسد اللہ الغالب نے اوس گبر کو
مغلوب کیا اور اوسکے سینے پر کہینی پر چڑہکر ذو الفقار اوسکے حلق پر رکہکر چاہا کہ اوسے مردار کرکے دار البوار پہنچاوین
اوس یہود نا بہبود نے حضرت کے روے مبارک پر تہوک دیا مگر اس گستاخی کے حضرت اوسکے سینے سے اوتر پڑے
اوسنے کہا کہ یا علی آج تک مجہکو کسینے ایسی ذلت نہین دی اور تم نے مجہکو اپنے قابو مین لاکر چہوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہی
حضرت نے فرمایا مین شیر الہی ہون نہ شیر نفس اور تابعدار رسول ہون نہ فرمانبردار نفس مین ہوا تیرے تہوکنے سے پہلے فقط
تیرے کفر کے سبب مین تجہے مارتا اب جب تونے مجہپر تہوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس نے بڑی بے ادبی کی جلد اسکو
مار ڈال اسواسطے مین نے تجہے چہوڑ دیا اور للہیت مین نفسانیت کو نہ ملایا سبحان اللہ اس سے بڑہکر آپکے اوصاف
و مناصب اخلاق و مناقب کتب سیر و خبر مین مذکور ہین جب حادثہ شہادت حضرت عثمان کا واقع ہوا حضرت علی اپنے
مکان مین بیٹہے اور لوگون کی آمد و رفت موقوف کی بعد کے تین چار روز مین اور بیعت چاہی کہ خلق کو خلیفہ کی
چارہ نہین ہی اور تم مقتدا ہو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کام اوپر اصحاب حل و عقد کے موقوف ہی بعد اوسکے جمہور
اصحاب جو مدینے مین تہے حضرت مرتضی علی کے دروازے پر آئے اور درخواست بیعت کی حضرت علی نے مسجد نبوی
مین آنکر خطبہ پڑہا کہ اے لوگو تم راضی ہو میری خلافت سے سب خاص و عام راضی ہوئے اور بیعت کی لیکن حضرت علی مرتضی
کی خلافت مین بسبب قتل ہونے حضرت عثمان کے اور بغی ہونے معاویہ بن ابی سفیان کے بڑا اختلاف ہوگیا اور فتنہ
عظیم برپا ہوا طلحہ اور زبیر تو مکے کو گئے وہان حضرت عائشہ کو جو حج کو گئی تہین کہا کہ خلیفہ رسول اللہ ناحق مظلوم
مقتول ہوگیا اور علی کے لشکر مین قاتل موجود ہین وہ قصاص نہین لیتے شام کیطرف حضرت معاویہ نے لشکر کشی کی
اور طالب قصاص کے ہوئے اسیواسطے حضرت مرتضی علی کی خلافت مین کوئی نیا ملک نہین فتح ہوا بلکہ تا دم حیات
آپسمین قتل و قتال رہا یہان تک کہ خارجیون نے حضرت مرتضی علی کو بہی شہید کیا اکثر علما نے لکہا ہی کہ اصحاب مین جو
نزاع و جنگ واقع ہوئی ہین اوسکا ذکر عوام سے کرنا موجب لغزش اعتقاد ہی اسواسطے کہ اول حضرت علی کی اور طلحہ
اور زبیر و حضرت عائشہ کی جنگ عظیم ہوئی کہ زیادہ دس ہزار مرد سے حضرت عائشہ کے اونٹ کے گرد پیش مارے گئے
حضرت مرتضی علی نے بعد فتح کے حضرت عائشہ کو بکمال احترام مدینے کو روانہ کیا بعد اوسکے حضرت معاویہ کو ہر چند سمجہایا
اور کہا کہ عثمان کے قصاص کی طالب اونکی بیٹی ہین اونکو یہان روانہ کرو وہ اپنے باپ کے قاتلون کو ثابت

کرینگی بلکو بھی خونکا بغیر اثبات کے قصاص کس سے لیا جاوے غرض کوئی حجت و دلیل حضرت علی کی قبول نہ کی نوبت
بجنگ پہونچی مدت تک لڑائی رہی قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے مارے گئے آخر طرفین کے لوگون نے
لاچار ہوکر پنچایت کی ابو موسی اشعری کو حکم یعنے پنچ ہوئے حضرت علی کیطرف سے اور عمرو بن العاص معاویہ
بن ابی سفیان کیطرف سے اور اونکے فیصلے مین بھی اختلاف واقع ہوا اور کئی ہزار آدمی لشکر سے حضرت علی
کے خارج ہوئے اور اونکو بد کہنے لگے اونکو خوارج کہتے ہین جب حضرت مرتضی علی کی فہمایش خیال
مین نہ لائے اون سبکو قتل کیا لشکر مرتضی علی کا رات دنکی لڑائیون سے اور ہزارون کے مرنے اور زخمی
ہونے سے عاجز آ رہا تہا صلاح یہ ٹہہری کہ کوفہ نزدیک ہے وہان چلکے معالجہ مجروحونکا اور درستی
سامان کی کرکے پہر معاویہ سے لڑینگے ہرچند کہ حضرت مرتضی علی اون لوگونکو ترغیب جنگ معاویہ کی
دیتے تہے قبول نہین کرتے تہے حضرت علی ہمیشہ ملول اور غمگین رہتے تہے اسی عرصے مین خوارج نے حضرت
مرتضی علی کو کوفے کی مسجد مین شب یکشنبہ اونیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا اور
ولادت آپکی مکہ معظمہ مین عام فیل سے تیسوین برس ہے اب غور کرنیکا مقام ہے کہ ایکطرف تو حضرت عائشہ
محبوبہ رسول اللہ دوسری طرف حضرت علی ولایت پناہ اور دوسرے معرکے مین ایکطرف معاویہ
وعمرو بن العاص اور بعضے اصحاب رسول دوسری جانب حضرت علی شوہر بتول پس اگر یہ معاملے بتفصیل
لکھنے مین آوین تو البتہ بعضے لوگونکی دلمین سستی اعتقاد کی صحابہ یا ازواج مطہرات کیطرف سے ہوجاوے اور یہ
سب احوال اگر بتفصیل لکھا جاوے تو ایک کتاب علیحدہ ہووے اللہ تعالی ہم سب لوگونکو محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر مستقیم کرے اور اصحاب کی بغض سے محفوظ رکھے اونکی محبت عنایت
کرے آمین آمین ثم آمین **ذکر امیر المومنین امام حسن مجتبے سلام اللہ علیہ وعلی
ابایہ الکرام کا** کنیت آپکی ابو محمد اور لقب مجتبی اور سید اور سبط اکبر ہے اور نقش آپکی خاتم کا
العزۃ للہ تہا اسماء الرجال مشکوۃ مین جامع الاصول سے لکھا ہے کہ اصح روایت یہ ہے کہ آپ پندرہوین
تاریخ رمضان شریف کی تیسرے برس ہجرت سے پیدا ہوئے اور تحریر شہادتین مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے
کہ ولادت آپکی پندرہوین شعبان سنہ تین ہجری مین ہوئی اور پیغمبر خدا نے آپکا نام حسن رکھا پہر جب
دوسرے صاحبزادے پیدا ہوئے اونکا نام حسین رکھا اور روایت ہے کہ جبرئیل امین یہ دونون نام حریر پر لکھے ہوئے
حق تعالی کیطرف سے پیغمبر خدا کی خدمت مین ہدیہ لائے تہے کہ حسن اور حسین بہشت کے نامون سے ہین پہلے پہل
انہین صاحبزادون کے یہ نام رکھے گئے الغرض امام حسن پیدا ہوئے رسول اللہ نے داہنے کان مین اذان
اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا اور امام حسن سر سے سینے تک پیغمبر خدا سے نہایت مشابہ تہے اور آپ
کے فضائل مین بہت حدیثین آئی ہین ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا امام حسن کو کاندہے
پر سوار کیے کہڑے تہے کسی نے کہا اچھی سواری ہے یہ سوار ہے حضرت نے فرمایا اور اچھا سوار ہے اور ابن سعد محدث نے

عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ تمام اہلبیت میں پیغمبر خدا سے زیادہ مشابہ تھے اور سب سے محبوب تر اور میں نے
دیکھا کہ جب آتے تھے حضرتؐ سجدے میں تھے آپ کی گردن پر یا پیٹھ پر سوار ہوتے تھے پھر آپ نے نہ اوتارا یہاں تک
کہ خود اوترے اور دیکھا کہ حضرتؐ رکوع میں ہوئے اور ان کے لیے دونوں پیروں کی بیچ میں فرجہ کر دیتے کہ ایک
طرف سے اودہر اور دوسری طرف نکل جاتے تھے اور بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ امام حسنؑ رسول
خدا کے کاندھے پر سوار تھے اور حضرتؐ فرماتے تھے الٰہی میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ اور
ایک روایت میں ہے کہ دوست رکھ اسے اور دوست رکھ اوسے جو اسے دوست رکھے اور بخاری میں ابوبکرہ ثقفی
سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر خدا کو منبر پر دیکھا اور امام حسنؑ آپ کے پہلو میں تھے اور حضرتؐ کبھی لوگوں کو
دیکھتے تھے اور کبھی حضرت امام حسنؑ کو اور فرماتے تھے یہ بیٹا میرا سید ہے امید ہے کہ اسکے سبب سے
مسلمانوں کے بڑے دو گروہ مومنین صلح کروائے اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابوبکر صدیق سے روایت
کی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جماعت پڑہاتے تھے اور سجدے میں ہوتے اور امام حسنؑ
صغیر السن تھے اگر کبھی آپکی پیٹھ پر اور کبھی گردن پر سوار ہوتے حضرتؐ اونہیں نرم طرح سے اوٹہالیتے
رہتے جب نماز سے فراغت ہوتی لوگ کہتے یا رسول اللہ آپ انکے ساتھ جو کرتے ہیں کسی کے ساتھ نہیں کرتے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے یہ میرا ریحان ہے اور امید ہے کہ صلح کروائے اللہ تعالیٰ انکے سبب سے
مسلمانوں کے دو گروہ میں اور حاکم نے زہیر بن ارقم سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ کہڑے ہوئے خطبہ پڑہتے تھے اثنے
میں ایک شخص قبیلہ از دشنوہ سے کہڑا ہو گیا اور کہا گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انہیں اپنی گودے پر سوار کیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے جو مجھے دوست رکھے وہ اسے دوست
رکھے اور جو حاضر ہیں غائبوں کو یہ بات پہنچا دیں اسطرح سے بہت حدیثیں آئی ہیں اور امام حسنؑ وارث
امام ہیں دوسرے امام ہیں اور جناب امیر المومنین علی مرتضیؑ کے پہلے خلیفہ ہیں اور فقر اور طریقت میں بہت
نکتے اور اشارے آپ سے منقول ہیں چنانچہ فرمایا محفوظ رکھو اپنے باطن کو کہ حق تعالیٰ خطرات دلکو دیکھتا
ہے اور کسی نے ذکر کیا کہ حضرت ابوذر غفاری کہتے تھے کہ میرے نزدیک فقیری تونگری سے محبوب تر ہے
اور بیماری تندرستی سے خوب تر امام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو شخص
اپنے حق میں بعد کے بہتر اختیار پر توکل کرے گا وہ شخص سوا اوس حالت کے جو اللہ نے اوسکے لیے مقرر
کی ہے اور کچھ تمنا نہ کرے گا اور جناب حسنؑ نہایت کریم اور رحیم اور متواضع اور زاہد اور عابد اور سخی
اور حلیم اور بردبار اور کمال باوقار تھے زہد کا یہ حال تھا کہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں آپ سے روایت کی
ہے فرمایا کہ میں شرماتا ہوں اپنے رب سے کہ اوسکے سامنے جاؤں اور پیادہ پا اوسکے گہر تک نہ گیا ہوں پہر
پیادہ بیس حج کیے اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے پچیس حج پاپیادہ کیے
اور کوتل گھوڑے آپکے آگے کوتل چلتے تھے اور خیرات کا یہ حال تھا کہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں منقول کیا ہے کہ جناب امام حسنؑ نے

دو بار اپنا سارا مال اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدہا مال تقسیم دیا یہان تک کہ ایک ایک نعل اور موزہ
دیا اور ایک ایک رکہا صواعق مین لکہا ہی کہ ایک شخص اللہ تعالی سی دس ہزار درم مانگتا تہا حضرت امام حسن
نی سنا دس ہزار درم اوسکی پاس بہیجدیے اور صواعق مین لکہا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اپنی
تکلیف بعد تونگری کی بیان کی آپ نی فرمایا تیرا سوال حق ہی اور میری نزدیک تجہی بہت دینا چاہیے
اور میرا مال تیری لائق دینی سی عاجز ہی اور اللہ کی راہ مین بہت دینا بہی تہوڑا ہی اور میرے ملک
مین اتنا نہین ہی کہ تیری شکر کو وفا کرے لیکن اگر تو قبول کری جو کچہ مجہی میسر ہی اور اہتمام زائد کی تکلیف
نہ دی تو مین خدمت کرون اوسنی عرض کی ای نواسی رسول اللہ کے مین تہوڑا ہی قبول کرونگا اور
تمہاری عطا کا شکر کرونگا اور تمہین معذور رکہونگا پہر آپنے اپنی وکیل کو بلایا اور جمع خرچ خانگی کا حساب
کیا اور فرمایا جو مال بچ رہی لی آ وہ پچاس ہزار درم لی آیا پہر فرمایا تیرے پاس پانچ سو دینار بہی تہی
وہ بہی لی آ وکیل وہ بہی لی آیا پہر آپ نے وہ پانچ سو دینار اور پچاس ہزار درم سب اوس شخصکو عطا
کیے اور فصل الخطاب مین لکہا ہی کہ ایکدن جناب امام حسنؑ کہانا کہاتے تہے ایک شخص آیا اور
کہا دس ہزار درم مجہپر قرض ہین آپ ادا کردیجیے حضرت نے دس ہزار درم اوسی عنایت فرمائے اور یہ
نہ کہا کہ کہانا کہا لے جب وہ چلا گیا لوگون نے عرض کی کہ آپنے دس ہزار درم بخشی اور کہانے کی تواضع
نفرمائی امامؑ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنی میری جد کو سچا دین لیکر خلق مین بہیجا کہ مجہی آج تک معلوم
نہ تہا کہ کہانیکی وقت اس کلام کی بہی کہنی کی حاجت ہی کہ آؤ اور کہاؤ اور ایک دن اپنی در دولت پر تشریف
رکہتی تہی ایک اعرابی آیا اور آپ کی اور جناب امیر کی خدمت مین کلمات بی ادبانہ کہنی لگا امامؑ نے فرمایا
شاید تو بہوکہا ہی اوسنی جواب نہ دیا اور اوسیطرح گستاخی مین مشغول رہا تب آپنے غلام کو اشارہ کیا کہ ایک
توڑہ دس درمونکا لاکر اسی دی غلام نے توڑہ لاکر دیا اور امامؑ نے فرمایا کہ ای اعرابی معذور رکہہ اسوقت
یہی موجود تہا اعرابی نے جو یہ کرم دیکہا فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خدا کی بیٹی ہین
اور مین نے تمہاری مروت اور بردباری آزمانیکو یہ حرکت کی تہی اور صواعق مین لکہا ہی کہ جناب امام حسنؑ
کا سالیانہ ایکسال امیر معاویہ کے پاس سی نہ آیا اور آپکو خرچ کی تکلیف ہوئی جناب امام حسنؑ فرماتے ہین
کہ مین نے دوات و قلم منگوایا کہ سطر یاد دہی لکہہ بہیجون پہر رک رہا اتنی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ حسنؑ تیرا کیا حال ہی مین نے عرض کی کہ بخیر ہون اور سالیانہ نہ آنیکی شکایت کی
فرمایا تو لکہا چاہتا ہی ایسی کو کہ تیری طرح وہ بہی مخلوق ہی مین نے عرض کی کہان پہر کیا کرون فرمایا یہ دعا
پڑہا کر اقذف فی قلبی رجاءك واقطع رجائی عمن سواک حتی لا ارجو احدا غیرک اللهم ما ضعفت عنه
قوتی وقصر عنه عملی ولم تنته الیه رغبتی ولم تبلغه مسئلتی ولم یجر علی لسانی مما
اعطیت احدا من الاولین والآخرین من الیقین فخصنی به یا ارحم الراحمین

امام حسن فرماتے ہین کہ واللہ ایک ہفتہ بہی یہ دعا پڑہی نہوگی کہ معاویہ نے میرے پاس
ہزار درم اور پانچ سو ہزار درم بہیجدئے مین نے اللہ کا شکر کیا کہ وہ اپنے یاد رکہنے والیکو نہین بہولتا ہے اور اپنی دعا
کرنیوالیکو ناامید نہین کرتا پہر پیغمبر خدا کو خواب مین دیکہا فرمایا حسن کیا حال ہے مین نے عرض کی بخیر ہون اور یہ
حال کہا فرمایا ایسا ہی ہے جو خالق سے امید رکہے اور مخلوق سے التجا نکرے اور حلم آپکا اس مرتبے مین تہا کہ بزار
نے روایت کی ہے کہ امام حسن جب خلیفۂ روی زمین ہوئے ایکدن نماز پڑہتے تہے کہ ایک شخص آپ پر چڑہ بیٹہا اور خنجر
بہونکدیا پہر آپنے خطبہ پڑہا اور فرمایا اے عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم امیر تمہارے ہین اور مہمان تمہارے
اور ہم اہلبیت مین ہین کہ اللہ تعالی نے انکے حق مین فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل
البیت ویطہرکم تطہیرا آپ یہ فرماتے تہے اور مسجد مین کوئی باقی نہ تہا کہ روتا نہ تہا ایک روز مروان نے کہ مدینے کا حاکم تہا
آپ سے درشتی کی آپ خاموش رہے پہر اوسنے ناک چہنکی داہنا ہاتہ لگا کر تب امام حسن نے فرمایا افسوس تجہپر کیا نہین
جانتا کہ سیدہا ہاتہ منہ دہونے کے لیے ہے اور اولٹا ہاتہ غلاظت دفع کرنیکو افسوس ہے تجہپر پہر مروان ساکت ہوگیا اور
ابن عساکر نے جویریہ بن اسماء سے روایت کی ہے کہ جب امام حسن کا انتقال ہوا مروان آپ کے جنازے پر رونے لگا
امام حسین نے فرمایا اب تو ان پر روتا ہے اور زندگی مین کیا کیا کڑوے گہونٹ نہین پلاتا تہا تب اوسنے پہاڑ
کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ مین وہ باتین ایسی کے ساتہ کرتا تہا جو اس پہاڑ سے زیادہ حلیم تہا اور جناب امام حسن
سے کرامات جلیلہ اور خرق عادات علیہ ظاہر ہوئی ہین چنانچہ شواہد النبوۃ مین لکہا ہے کہ ایکبار جناب امام حسن
اور ایک بیٹے حضرت زبیر کے ہمسفر تہے اثنائے راہ مین کسی باغ مین پہنچے ایک خرمے کے درخت کے نیچے آپکا فرش
لگا اور دوسرے کے تلے زبیری کا بستر بچہا زبیری نے کہا کاش اس پیڑ مین خرمے لگے ہوتے کہ ہم سب کہاتے
امام نے پوچہا کہ تم خرمے کہایا چاہتے ہو زبیری نے کہا ہان امام نے ہاتہ اوٹہایا اور ہونٹہون مین کچہہ پڑہا اوسیوقت
درخت ہرا ہوگیا اور پتے نکلے اور رطب پہل شتربان نے کہا کہ سحر ہے امام نے فرمایا یہ سحر نہین ہے بلکہ پیغمبر خدا
کی دعا مستجاب ہوئی پہر اوس پیڑ پر چڑہکر خرمے توڑے اور سب نے کہائے اور امام حسن عورتونکو بہت طلاق
دیتے تہے اور اونہین کو چہوڑ دیتے تہے جو آپکو بہت چاہتی تہین صواعق مین لکہا ہے کہ آپنے نوے عورتون سے
نکاح کیا ہے ابن سعد محدث نے جناب امیر سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا اے اہل کوفہ امام حسن سے اپنی
لڑکیونکا نکاح نکرو کہ یہ بڑے طلاق دینے والے ہین اوسیوقت قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیونکو
اونہین سے بیاہ کرینگے پہر جسے پسند کرینگے رکہین گے اور جسے ناپسند کرینگے اوسے طلاق دینگے امام حسن نے یہ کلام
سنا فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا اسکے قبیلے کو پہلے بہشت مین لیجاونگا بعضون نے لکہا ہے کہ اوسکا سبب
پیغمبر خدا نے ایام طفولیت مین جناب امام حسن کی ناف پر بہت بوسے لیے تہے عورتین اس امید سے کہ بدن اونکا موضع مساس
خیر البشر سے مس ہوا اور اوسکی برکت سے آتش دوزخ سے نجات پائین جناب امام حسن کی نکاح کیطرف بہت رغبت
کرتی تہین اور آپکو بہی یہی منظور تہا کہ اسی حیلے بہتون کی نجات ہو اور جب شب یکشنبہ اونتیسوین تاریخ رمضان

شریف کی سنہ چالیس ہجری مین جناب امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی شہادت ہوئی امیر المومنین امام حسنؑ
کو فیمین مسند خلافت پر بیٹھے اور چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے آپکی بیعت کی اور چھ مہینے تک اسلام کے خلیفہ رہے
اور خلافت راشدہ پیغمبر خدا کی جناب سید البشر کے بعد مطابق حدیث صحیح کے تیس برس تک تھی اوسمین
سے بعد جناب امیرؑ کے چھ مہینے باقی رہی تھی سو وہ چھ مہینے آپکے عہد دولت مین ختم ہوئے پھر معاویہ بن
ابی سفیان نے جناب حیدر کرار کی شہادت کی خبر سنکر ساٹھ ہزار سپاہ جمع کرکے عراق کیطرف کوچ کیا امیر المومنین
امام حسنؑ نے بھی چالیس ہزار کی جمعیت سے نہضت فرمائی صواعق مین لکھا ہے کہ جب دونون فوجین سامنے
ہوئین امیر المومنین امام حسنؑ نے دیکھا کہ انمین سے ایک لشکر غالب نہوگا جب تک دوسرے کے اکثر لوگ
مارے نجائینگے تب آپنے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک اور سلطنت سپرد کرنیکا پیغام دیا ان شرطون پر
کہ بعد معاویہؓ کے پھر آپ ہی خلیفہ ہووین اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپکے والد ماجد کے معاملون
پر کسی طرح کا مواخذہ نہووے اور جو آپ پر قرضہ ہے ادا ہو جاوے پھر بعد رد و بدل کے امیر معاویہ نے سپید کاغذ بھیجدیا
اور کہا اسمین لکھ دیجیے جو چاہیے کہ مین قبول کرونگا یہ تو تواریخ مین لکھا ہے اور صحیح بخاری مین خواجہ
حسن بصری سے روایت ہے کہ امام حسنؑ نے پہاڑ سے فوجین لیکر معاویہ کا سامنا کیا تب عمرو بن عاص نے کہا
مین فوجین دیکھتا ہون کہ نہ ملینگے جب تک اپنے برابر والونکو قتل نہ کرینگی معاویہؓ نے کہا اور وہ واللہ ان
دونون مین بہتر تھا ای عمرو اگر مارا انہون نے اونہین اور اونہون نے انہین پھر کون مسلمانون کی کام آویگا
کون اونکی عورتونکا متکفل ہوگا کون اونکی مال و زمین کی خبر لیگا پھر دو شخص بنی عبد الشمس بن عبد مناف
سے ایک عبد الرحمن بن سمرہ دوسرے عبد اللہ بن عامر کو مقرر کیا اور کہا کہ تم دونون امام حسنؑ کی خدمت مین جاؤ
اور اونسے عرض کرو اور کہو اور صلح کی رغبت دو پھر دونون حضرتؑ کی خدمت مین آئے اور باتین کین اور مصالحہ
کی رغبت دلوائی تب امام حسنؑ نے فرمایا ہم بنی عبد المطلب منتفع ہوئے اوس مال سے اور یہ گروہ اپنی لہو
مین ڈوبی ہوئی ہین اونہون نے کہا کہ معاویہؓ یہ پیشکش کرینگے اور مصالحے پر راغب ہین امامؑ نے فرمایا کون ان باتونکا متکفل
ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوے پھر جو جو آپنے سوال کیے اونہون نے کہا ہم اسکی ذمہ دار ہین پھر امامؑ نے مصالحہ کیا اس
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معاویہؓ بن ابی سفیان صلح کے طالب ہوئے بعد اسکے امامؑ نے بھی لکھا ہوگا الغرض
جب مصالحہ ٹھہرا امام حسنؑ نے سوائے عہد و مواثیق زبانی کے یہ صلحنامہ لکھدیا کہ صواعق سے بعینہ ترجمہ کیا گیا
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جسپر صلح کی حسنؑ بن علیؑ نے معاویہؓ بن ابی سفیان سے صلح کی اسپر کہ سپرد کردین اوسکو
مسلمانونکی ولایت ان شرطون پر کہ وہ اونمین موافق کتاب اللہ اور سنت پیغمبر اور سیرت خلفائے راشدین مہدیین
کی عمل کرے اور معاویہؓ کو نہین پہنچتا ہے کہ اپنے بعد کسیکو ولیعہد کرے بلکہ خلافت بعد اوسکے مسلمانونکی مشورے پر رہے
اور لوگ اسکی زمین مین کہین ہون شام مین خواہ عراق مین خواہ حجاز مین خواہ یمن مین خواہ جہان کہین ہون سب
امن و امان سے رہین اور اصحاب علیؑ اور گروہ اونکا کہین ہون اپنی جان و مال و زن و بچے سے امان مین رہین ان

شرطون مین معاویہ پر اللہ کا عہد اور میثاق ہی اور حسن بن علی اور بہائی اونکی حسین اور کسی اہلبیت رسول کی حق
مین شر سچا ہی اور کسی کو انمین سی کہین ہون تکلیف نہ دی گواہ کرتا ہون اسپر فلانی فلانی کو اور کافی ہی اللہ کی گواہی
الغرض بعد اسکی جناب امام حسنؓ نے ملک سلطنت امیر معاویہ کو سپرد کیا اور بیعت کی اور پیغمبر خدا کا معجزہ ظاہر
ہوا کہ حضرتؐ نی فرمایا تہا کہ یہ بیٹا میرا سید ہی عنقریب صلح کروائیگا اللہ تعالی اسکی سبب سے مسلمانون کے
دو بڑے گروہ مین اور یہ مصالحہ سنہ اکتالیس ہجری ربیع الاول کی مہینی مین واقع ہوا اور بعضون نے لکہا ہی
کہ پندرہوین جمادی الاولی کی تہی اور اس سال کا نام عام جماعت ہوا اور امامؓ نے فرمایا کہ یہ صلح مین نے
دبکر نہین کی بلکہ مسلمانونکا خون بچایا اور فرمایا کہ عرب کی کہوپریان میرے ہاتہ مین ہین جس سی مین صلح
کرون صلح کرین اور جس سی مین لڑون وہ لڑین سو مین نے اللہ کیواسطی اور مسلمانونکی خون بچانیکی لیے
چہوڑ دیا بعد اسکے آپ مدینی مین آئے اور آخر عمر تک وہین رہی **بیان شہادت شریف امام عالی
مقام علیہ التحیۃ والسلام کا** اور شہادت آپکی اسطرح ہوئی کہ آپکی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن
قیس کندی کو یزید نی بہکایا اور کہا کہ اگر تو امام حسنؓ کو زہر دی تو مین تجہسی نکاح کرونگا اوسنی آپکو زہر دیا چالیس
دن بیمار رہی اسہال کبدی ہوگیا کلیجی اور انتین کٹ کر دستونمین نکلتی تہین پہر انتقال فرمایا تب
جعدہ نے یزید سی چاہا کہ عہد وفا کرے اوسنی کہا کہ مین امام حسنؓ کی پاس تیرے رہنی کا روادار نہ تہا اپنی پاس
کب روادار ہونگا پس دین اور دنیا اوسکی دونون برباد ہوئے عمیر بن اسحاق سی روایت ہی کہ مین امام حسنؓ
کی خدمت مین گیا فرمایا کہ میرے کلیجی کی ٹکڑے کٹ کر دستونمین آئی اور مجہکو کئی بار زہر دیا پر ایسا کبہی نہین
پیا پہر مین آپکی خدمتمین گیا آپکا دم ٹوٹتا تہا اور جناب امام حسینؓ سرہانے بیٹہی تہے اور پوچہتے تہے کسنی آپکو زہر
دیا فرمایا اگر وہ ہی جسپر میرا گمان ہی تو اللہ بڑا منتقم ہی والا مین نہین چاہتا کہ میری لیے کوئی بیگناہ مارا جاے
واللہ نہ کہونگا کسنی دیا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہم اہلبیت نبوت ہین ہم کوئی کرتا ہمارا ... نہین
اور وفات کی وقت آپ نی جناب امام حسینؓ کو وصیت کی اور فرمایا کہ واللہ مین نہین دیکہتا ہون کہ اللہ تعالی
ہم مین نبوت اور خلافت جمع کری سو فریب نکہا ناسمجہانے کوفہ ہی کہ تمہین اوبہارین اور خروج کراوین اور
دشمنون مین پہنساوین پہر نہ بچاوینگی اور بچاو کا وقت نہ ہوگا اور فرمایا کہ مینی حضرت عائشہؓ سے زمین
مانگی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس دفن ہون اونہون نی قبول کیا تہا تم میری وفات
کی بعد اونسی مانگیو اور میری گمان مین ہی کہ لوگ روکینگی پہر اگر روکین اونسی ردوبدل نکرنا اور بقیع مین
دفن کر دینا کہ مجہکو وہان والون کی اقتدا ہی اور عمران بن عبد اللہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی
کہ جناب امام حسنؓ نے خواب مین دیکہا کہ گویا آپکی دونون آنکہونکی بیچ مین لکہا ہی قل ہو اللہ احد لکہا ہی کہ
گہر والی خوش ہوئے سعید بن مسیبؓ نے سنا اور کہا کہ اگر یہ خواب سچا ہی تو آپ کی اجل مین بہت کم
باقی رہا ہی اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کی بعد آپنے انتقال کیا اور وفات شریف آپکی بقول مشہور صفر کی

اٹھائیسوین تاریخ یا ربیع الاول کی پانچوین تاریخ سنہ پچاس ہجری مین واقع ہوئی لیکن واقدی کی نزدیک
تحقیق یون ہی کہ وفات آپکی سنہ انچاس ۴۹ ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین
اسیکو اختیار کیا اور تحریر شہادتین مین کہا ہی کہ قول ارجح یہی ہی بقول مشہور سن مبارک آپ کا
چہیالیس برس پانچ مہینے چند روز اوپر تہا اور مطابق روایت مختار شہادتین کی پینتالیس ۴۵ برس چھ مہینے
کچھ روز اوپر ہوا اور جب وفات ہوئی امام حسینؑ اور محمد بن حنیفہ اور عباس بن علیؑ نے آپکو غسل دیا اور
سعید بن العاص حاکم مدینہ نے آپکی جنازی پر نماز پڑہی اور جناب امام حسینؑ نے موافق وصیت کی ام المومنین
عائشہ صدیقہ سی مقبرہ نبوی مین مدفن کے لیے جگہہ مانگی اونہون نے اجازت دی اور فرمایا نعم حبا و کرامتہ
یہ خبر مروان کو پہنچی اوسنے کہا یہ جہوٹہ ہی کبہی یہان دفن نہونے پاوینگے حضرت عثمانؓ کو وہان دفن ہونے نہ
دیا اور حسنؑ بن علی کو دفن کیا چاہتی ہین یہ خبر جناب امام حسینؑ نے سنی آپ معہ ہمراہیون کی مسلح ہوئے اور
مروان نے بہی ہتیار سنبہالی ابو ہریرہؓ نے یہ حال سنا کہا واللہ یہ سراسر ظلم ہی امام حسنؑ تو بیٹے رسول اللہ
کے ہین سو بیٹا باپ کی پاس دفن نہونے پاوی پہر حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین گئے اور سمجہایا اور کہا آپ
کی بہائی یہ بہی تو فرما گئی ہین کہ اگر لڑائی جہگڑا کا کہٹکا ہو تو مجہکو مسلمانون کی مقبرہ مین دفن کرنا پہر آپ انکے
جنازی کو بقیع مین لائے اور آپکی دادی فاطمہ بنت اسد علیہا الرحمہ کی قبر کے قریب دفن کیا اور حضرت
عباسؓ بن المطلب کی قبر بہی وہین ہی **ذکر اولاد امام علیہ السلام کا** حافظ ابرو کی تاریخ
مین لکہا ہی کہ جناب امیر المومنین امام حسنؑ کی پندرہ بیٹے تہے حسن مثنی زید عمر حسین عبد اللہ
عبد الرحمن عبید اللہ اسمعیل محمد یعقوب جعفر طلحہ حمزہ ابوبکر قاسم اور پانچ بیٹیان
تہین ام حسن زینب ام عبد اللہ ام سلمہ فاطمہ اور حسن مثنی اور زید ابن حسن سی اولاد باقی رہی
اور کسی صاحبزادی کی اولاد باقی نہین اور اسماء الرجال مشکوۃ مین لکہا ہی کہ حسن مثنی کی پانچ بیٹون سے
اولاد باقی رہی عبد اللہ محض کہ سو برس کی ہوئے اور حسن مثلث اور ابراہیم یہ تینون فاطمہ بنت حسین بن علیؑ
سی پیدا ہوئی چوتہی جعفر پانچوین داود یہ دونون ام ولد سی پیدا تہی اور زید بن حسن کی اولاد فقط ایک بیٹی سی
باقی رہی اونکا نام حسن بن زید بن حسن تہا **ذکر جناب سید الشہدا امام حسین شہید کربلا**
علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام کا کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور لقب شہید اور سید الشہدا اور سبط
اصغر ہی اور نقش آپکی خاتم کا ان اللہ بالغ امرہ تہا آپ تیسری خواہ پانچوین تاریخ شعبان کی سنہ چار ہجری مین
پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا نے آپکا نام حسین کہا اور عقیقہ کیا روایت ہی کہ آپکو ام الفضل بنت حارث حضرت عباس
بن عبد المطلب کی بی بی نے دودہ پلایا اسی سبب سی عبد اللہ بن عباس اور فضل بن عباس آپ کی دودہ بہائی
ہوتی ہین جناب امام حسینؑ ناف سی قدم تک جناب رسالت مآبؐ سی کمال اشبہ تہی اور پیغمبر خدا آپکی اور جناب
امام حسنؑ کی فضائل مین بہت حدیثین فرمائین مین چنانچہ ترمذی نے ابو سعید خدری سی روایت کی ہی کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؑ اور حسینؑ بہشت کی جوانونکی سردار ہین اور ترمذی نی اسامہ بن
زید سی روایت کی ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹی ہین اور میری بیٹی کی بیٹی ہین الٰہی مین انہین دوست
رکہتا ہون تو بہی انہین دوست رکہہ اور اوسی جو انہین دوست رکہی اور ترمذی مین انس بن مالکؓ سی روایت
ہی کہ حضرتؐ سی پوچہا گیا کہ تمام اہلبیت مین آپکو کس سی محبت زیادہ ہی فرمایا حسنؑ اور حسینؑ سی اور آپ حضرت
فاطمہ علیہا السلام سی فرماتی کہ میری دونون بیٹونکو بلاؤ پہر آپ دونونکو سونگہتی اور سینی سی چمٹا لیتی اور خاص جناب
امام حسینؑ کے حق مین بہی بہت حدیثین آئی ہین چنانچہ ترمذی مین یعلی بن مرہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا حسینؑ مجہسے ہے اور مین حسینؑ سی دوست رکہی اللہ اوسی جو حسینؑ کو دوست رکہی حسینؑ سبط ہی
اسباط سے اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ عبداللہ بن عمرؓ سی ایک عراقی نے پوچہا کہ حالت احرام مین مکہی
مارنا درست ہے اونہون نے کہا اہل عراق مجہسی مکہی مارنیکو پوچہتی ہین حالانکہ رسول اللہ کے نواسی کو شہید کیا
اور پیغمبر خدا فرماتے تہے کہ حسنؑ اور حسینؑ میری دنیا کی ریحان ہین اور مشکوۃ مین ام الفضل بنت حارث سی
روایت ہی کہ وہ پیغمبر خدا کی خدمتمین گئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آج کی رات مین نے برا خواب دیکہا
دیکہا ہی فرمایا کیا دیکہا ہی کہا مین نے دیکہا کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کی بدن مبارک کا مین نے کاٹ کر اپنی گود مین رکہا
حضرت نی فرمایا تو نے اچہا خواب دیکہا انشاء اللہ تعالی فاطمہ کا بیٹا ہوگا وہ تیری گود مین رہیگا جب حضرت
امامؑ پیدا ہوئے وہ میری گود مین رہنی لگی پہر ایکروز مین حضرتؐ کی خدمت مین اونہین لیگئی اور گود مین
دیدیا حضرتؐ کی آنکہون سی آنسو بہنی لگی مین نے پوچہا کہ میری مان باپ آپ پر فدا ہون یہ آپکو کیا ہوا
فرمایا جبرئیلؑ میری پاس آئی اور خبر دی کہ میری امت میری اس بیٹی کو قتل کریگی تب مین نے پوچہا یہ ہوگا
اونہون نے کہا کہ ہان پہر میری پاس لال مٹی لے آئی یعنی کربلا کی نشانی اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہی کہ ایکروز
پیغمبر خدا کی داہنی زانو پر حضرت امام حسینؑ اور بائین زانو پر حضرت ابراہیمؑ آپکی صاحبزادے بیٹہی تہے حضرت
جبرئیلؑ آئی اور کہا کہ حق تعالی دونونکو آپکے پاس نرکہیگا دونون مین سے ایک کو اختیار کیجئے حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر حسینؑ نہوگا میرا اور علی اور فاطمہ کا دل رنج پائیگا اور اگر ابراہیمؑ نہوگا تو میری ہی جان پر رنج گذریگا
مین نے اپنا رنج اختیار کیا پہر تین دنکی بعد حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا پہر جب حضرت امام حسینؑ پیغمبر خدا کی
خدمتمین آتی آپ بوسی لیتی اور فرماتی اہلاً و مرحبا بمن فدیتہ بابنی یعنی مرحبا اسی کو کہ فدا کیا مین نے اوسپر بیٹا
اپنا اور کشف المحجوب مین لکہا ہی کہ ایکدن حضرت عمرؓ پیغمبر خدا کی خدمتمین گئی دیکہا کہ جناب امام حسینؑ آپکی
پیٹہ پر سوار ہین اور حضرتؐ ایک ڈوری دہن مبارک مین لیے ہین کہ سری اوسکی باگ کیطرح جناب امام حسینؑ
کی ہاتہ مین ہین جناب امام حسینؑ ہانکتی ہین اور آپ زانو کے بل چلتی ہین حضرت عمرؓ نے عرض کی کیا اچہی سواری ہی
حضرتؐ نے فرمایا اور کیا خوب سوار ہی اور جناب امام حسینؑ بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تہے چہرہ مبارک ایسا
روشن تہا کہ اگر اندہیری مین بیٹہی ہوتی پیشانی اور چہری کی چمک سی صاف معلوم ہوجاتے تہی اور آپ تیسری امام ہین دوازدہ

امام ہی اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے دوسرے خلیفہ ہین اور بسا حقائق اور معارف آپ سے منقول ہین ایک
شخص نے آپ سے سوال کیا کہ بندگی کیا ہے آپنے فرمایا کہ بندہ وہی ہے کہ اپنے اختیار کو چہوڑدے کشف المحجوب مین لکہا ہے
کہ ایکدن ایک شخص جناب امام حسینؑ کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ اور محتاج ہون اور عیال و
اطفال رکہتا ہون آپنے اوسے ٹہرایا اتنے مین پانچ توڑے دینارون کے معاویہ بن ابی سفیان نے بہیجے امامؑ نے پانچون
توڑے اوس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ تجہے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی اور فصل الخطاب مین لکہا ہے کہ ایکدن
آپ مہمانون کے ساتہ کہانا کہانیکو بیٹہے خادمہ آش گرما گرم کاسے مین بہرا ہوا مجلس مین لائی اتفاقاً اوسکا پاؤن
کپا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گرکر ٹوٹ گیا امامؑ نے تادیب کی نظر سے اوسکی طرف دیکہا اوسنے کہا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
امامؑ نے فرمایا مین نے غصہ روکا اوسنے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اوسنے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ
آپنے فرمایا تجہے مین نے اللہ کی راہ مین آزاد کیا

یزید کا جناب امام حسینؑ سے بیعت طلب کرنا اور امامؑ کا مکہ معظمہ کو سدہارنا اور حضرت مسلم بن عقیلؑ کو کوفیکی طرف بہیجنا اور اونکا شہید ہونا

بیان اوسکا بطریق اجمال یہہ ہے کہ سنہ ساٹہ ہجری مین آٹہہ دن رجب کے باقی تہے
کہ معاویہ بن ابی سفیان نے انتقال کیا اور یزید بن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا اور ولید بن عتبہ کو کہ مدینے کا
حاکم تہا لکہا کہ میری بیعت امام حسینؑ وغیرہ عمائد مدینہ سے لے لے ولید نے آپکو طلب کیا جناب امام حسینؑ تیس جوان مسلح
ہمراہ لیکر تشریف لیگئے اوسنے حکم سنایا امامؑ نے فرمایا کل مسجد مین جب معاویہ بن ابی سفیان کی وفات اور یزید
کی سلطنت کی خبر لوگونکو سناؤگے اوسوقت جو مصلحت ہوگی عمل مین آئیگی ولید چپ رہا مروان نے کہا ابہی
انہین قید کرنا مناسب ہے پہر قابو نہ ملیگا امامؑ نے افروختہ ہوکر فرمایا جو میری طرف قصد کریگا زمین کو خون سے تر کردونگا
اور اوٹہ چلے آئے اور شب روضہ منورہ حضرت خیر البشرؐ مین بسر کی حضرتؐ کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے سینے سے
لگایا اور فرمایا کہ عنقریب تم تشنہ لب شہید ہوگے اور بہشت مین بڑے درجے ہین کہ بدون شہادت کے اونہین
پا نہین سکتے امامؑ بیدار ہوئے اور سامان سفر تیار کیا اور چوتہی تاریخ شعبان کی معہ اہل وعیال اور خدم اور موالی کے مکہ
معظمہ کو کوچ کیا وہان پہنچکر بقیہ شعبان اور تمام رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن وامان سے رہے اور کوفے کے لوگ
معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے سے ہمیشہ آپکو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تہے لیکن آپ اونکے
قول وفعل پر اعتماد نہ کرتے تہے جب اونہون نے یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور آپکا انکار کرنا
اور مکے مین تشریف لانا سنا متواتر عرائض آپکی طلب مین لکہے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفہ نے
انواع اور اقسام کے عہد اور پیمان اطاعت اور جانفشانی کے اپنے عرائض مین مندرج کیے امامؑ نے احتیاطاً اول
مسلم بن عقیل بن ابیطالبؑ کو معہ کچہہ لوگونکے کوفیکیطرف روانہ کیا روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ حضرت مسلم مدینہ
منورہ کی راہ سے چلے اور حرم نبوی مین پہنچکر مسجد شریف مین دوگانہ ادا کرکے دو راہبر بنی قیس بن عیلان سے ساتہ
لیکر ریگی راہ چہوڑکر شباشب آگے بڑہے راہبر اندہیری راتمین راہ بہٹکے اونکو تمازت آفتاب اور نایابی آب سے کمال

تکلیف اوٹھائی آخر اون راہبرون نے ایک راہ بتائی کہ ادہر سے چلے جاو اور دونون کہ جان بلب رسیدہ تھے
بلا کہ پہنچے حضرت مسلم نے وہ قصہ جناب امامؑ کی خدمت مین لکھا اور یہ بھی لکھا کہ آثار سے یہ سفر نامبارک معلوم ہوتا ہے
اگر ارشاد ہو پلٹ آؤن کسی اور کو اس کام پر مامور فرمائیے امامؑ نے لکھ بھیجا کہ ایسے خیالات علامت جبن اور بزدلی
کی ہین ہمت بلند کرو اور جس کام پر مامور ہو انجام دو مسلم مطابق حکم محکم کے کوفہ کو روانہ ہوئے وہان پہنچکر مختار
بن ابی عبیدہ کے گہر مین اوترے خلقت جمع ہوئی حضرت مسلم نے جناب امامؑ کا نامہ سنایا بارہ ہزار مرد سے زیادہ
نے امام عالیمقام کی بیعت حضرت مسلم کے ہاتھ پر کی یہ خبر نعمان بن بشیر صحابی کو کہ حاکم کوفہ تھے پہنچی اونہون نے
ظاہر مین لوگون کو دہمکایا پر فقط دہمکی پر ٹالا اور کچھ تعرض نکیا پہر مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن
عقبہ نے یزید کو یہ خبر لکھ بھیجی یزید نے سرخون رومی کی صلاح سے کہ اوسکا وزیر تہا نعمان بن بشیر کو معزول اور
عبید اللہ بن زیاد کو کہ بصرہ کا حاکم تہا کوفہ پر مامور کیا ابن زیاد بصرہ سے کوفہ مین آیا اور اون دنون جناب امام حسینؑ
کی آمد آمد کی خبر کوفہ مین مشہور تہی اس لیے بہیس بدلا سیاہ عمامہ باندہا اور چادر اوڑہی اور بصرہ کی راہ سے کترا
کر حجاز کی راہ سے رات کو کوفہ مین داخل ہوا اور دہوکا دیکر اپنے تئین امام حسینؑ ظاہر کیا اہل کوفہ سمجہے کہ امام عالیمقام
تشریف لائے استقبال کو نکلے اندہیری رات مین امامؑ کے دہوکے سے اوسے سلام کیا اور کہا مرحبا یا ابن رسول اللہ
قدمت خیر مقدم یعنی خوب آئے آپ اے فرزند پیغمبرؐ کہ آپکا آنا مبارک ہوا ابن زیاد وکتا چپکا رہا یہان تک
کہ حاکم نشین مکان مین داخل ہو گیا اوسوقت سبکو رخصت کر دیا اور صبحکو اکابر کوفہ کو جمع کرکے اپنی حکومت
کا فرمان سنایا اور سبکو بیعت دہمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا اور حیلے اور فریب سے مسلم کی جماعت کو توڑ دیا
مسلم مضطر ہوئے اور ہانی بن عروہ کے گہر مین چہپ رہے ابن زیاد نے محمد بن اشعث کو کچھ لوگ لیکر بہیجا ہانی کو پکڑ لائے
پہر ہانی اور تمام رئیسان کوفہ کو اپنے پاس قید کیا یہ خبر حضرت مسلم کو پہنچی اونہون نے بلوا کیا قریب چالیس ہزار
آدمی کے جمع ہوئے اور مکان حاکم نشین کو گہیر لیا تب ابن زیاد نے رئیسان کوفہ کو کہ کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث
اور بن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ تہے حکم دیا کہ انکو فہمائش کرکے ٹال دو اونہون نے سمجہا کر سبکو تتر بتر کر دیا
شام تک پانچسو آدمی رہ گئے جب اندہیرا ہو گیا وہ بہی چلدیے اور حضرت مسلم اکیلے رہ گئے جب حضرت مسلم
نے اوس گروہ کوفی لایوفی کی بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی کا یہ انجام دیکہا ناچار وہ بہی چل کہڑے
ہوئے راہ مین ایک عورت کے گہر پر پہنچے اوس سے پانی مانگا اوسنے پلایا اور گہر مین چہپا رکہا اتفاقاً
اوس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تہا اوسنے اپنے آقا کو یہ خبر پہنچائی اوسنے ابن زیاد کو سنائی ابن زیاد
نے عمرو بن حریث کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو معہ تین سو سپاہی کے بہیجا اونہون نے آکر وہ گہر گہیر لیا تب
حضرت مسلم تلوار لیکر باہر نکلے اور خوب ہتیار کیا اور بہت لوگون کو فی النار کیا آخر زخمی ہو کر گرے دشمنون
نے گرفتار کیا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد زخمی ہونے کے محمد بن اشعث نے امان دی پہر ابن زیاد کے
پاس لیگئے جب حضرت مسلم آیہ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ

لڑتے ہوئے ابن زیاد کی مکان کی اندر جانے لگے سپاہیون نے کہ پہلے سے حاکم کے اشارے پر لگے تھے آپکو شہید
کیا یہ حادثہ تیسری تاریخ ذی حجہ کی سنہ ساٹھ ہجری مین واقع ہوا پھر ابن زیاد نے ہانیکو سولی دیا اور دونون
کے سر یزید کی پاس بہیجدیے اور حضرت مسلم کی ہمراہ محمد اور ابراہیم دونون صاحبزادے اونکی کوفے مین
آئے تھے اون معصومون پر یہ مصیبت گذری کہ روضۃ الشہدا وغیرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت مسلم شہید
ہوئے قاضی شریح نے کہ کوفے کی قاضی تھے اون دونون معصومونکو کہ سات آٹھہ برس کا سن اونکا تھا زادراہ
دیکر مدینے کیطرف روانہ کیا قضاے الہی سے وہ راہ بہٹک گئے اور کوتوال کی ہاتھ لگے اوسنے اونہین قید کیا وار دوغہ
محبس نے رحم کہاکر دوسری شب اونہین قیدخانے سے نکالکر قادسیہ کی راہ پر پہنچا دیا تقدیر سے اوس راتکو
بھی راہ بہٹک گئے جب دن ہوا ایکدرخت کی کول مین بیٹھہ رہے اتفاقاً ایک لونڈی نے دیکھا اپنے
گھر لیگئی بی بی اوسکی دیکھکر خوش ہوئی اور لونڈی کو آزاد کیا رات کو خاوند اوسکا کہ نام اوسکا حارث
بن عروہ تھا گھر مین آیا اور کہنے لگا کہ ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جو مسلم کے لڑکونکو پکڑ لاوے اوسے انعام
دونگا اس لیے مین آج تمام دن اونکی تلاش مین سرگردان رہا اور گھوڑا ماندہ ہوگیا عورت نے اوسکی خوف
سے لڑکونکو چھپا رکھا اور نہ بتایا پھر اوسنے کہانا کہایا اور سو رہا حسب تقدیر شب کو لڑکون نے خواب دیکھا اور جاگے
حارث جاگ پڑا اور اونہین دیکھا اور پہچانا اور مضبوط باندہا اور دروازے مین قفل لگایا صبح دونون کو گھوڑے
پر بٹھاکر لیچلا اوسکی بی بی روتی ہوئی پیچھے دوڑی اور بیٹا اور غلام اوسکا بہی آکر اوس بی بی کی تائید
کرنے لگے اوس شقی نے بیٹے اور غلام کو قتل کیا اور دونون معصومونکا سر کاٹ کر توبڑے مین رکھہ لیا اور ابن زیاد کے
پاس لیگیا اوسنے کہا اونہین کیون قتل کیا کہا لوگونکی خوف سے ابن زیاد نے کہا کیون زندہ نہ لایا اور کچھ خبر نہ کی وہ
جواب مین عاجز رہا پھر ابن زیاد نے اوسے بہی قتل کیا **تشریف لیجانا جناب سید الشہدا کا
معہ اہلبیت طہارت کی کوفے کیطرف اور شہادت پانا میدان کربلا مین** جب
مسلم نے کوفے مین آنکر خلایق سے اطاعت امام عالی مقام کی بیعت کی اور روز بروز جماعت خلق زیادہ تر ہونے
لگی تب یہ حال مفصل جناب امام کی خدمت مین لکھا اور آپ کی جلد تشریف لانیکی استدعا کی امام والا احترام
نے بعد دریافت حقیقت حال کی کوفیکی عزیمت مصمم کی اور عزیزون اور رفیقونکو سامان سفر کی تیاری کے
لیے فرا خور حال نقد و جنس عطا فرمایا اور مخدرات حجاب عصمت کیواسطے محمل آراستہ کیے جب سارا سامان درست
ہوا اور چلنے کی تیاری ہوئی یہ خبر شہر مین پہیلی عبد اللہ بن عباس نے سنا آئے اور منع کیا اور کوفیونکی مکر اور فریب
اور بدعہدیان اور آپ کی والد ماجد کو شہید کرنا اور جناب امام حسن سے دغا کرنا سب مفصل بیان کیا آپنے پذیرا
نہ کیا اہل و عیال کو لیجانیکو روکا آپنے وہ بہی نمانا تب ابن عباس نے روکر کہا کہ معلوم ہوتا ہے آپ اپنی عورتون مین
شہید ہونگے جیسے حضرت عثمان شہید ہوئے آپنے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت نے
مجھے ایک حکم کیا ہے مین آپ کی حکم کو بجا لاؤنگا اور رضا اونکی اللہ کی رضا ہے وہ اپنی ملک مین تصرف کرتا ہے جو

چاہتا ہی اور اسیطرح عبد اللہ بن زبیرؓ نے منع کیا آپنے فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے
کہ مینڈھے کی سبب سے مکہ مین خونریزی ہوگی مین وہ مینڈھا نہ ہونگا اسیطرح ابو سعید خدریؓ اور ابو واقد لیثیؓ
اور جابر انصاریؓ وغیرہ نے سمجھایا لیکن آپنے عزیمت پر اصرار فرمایا محمد بن حنیفہؓ آپکے علاتی بھائی سے نے یہ
حال سُنا اتنا روئی کہ منہ دھونیکا طشت بھر گیا اور تمام مکہ کی لوگونکو رنج اور غم ہوا پھر آپنے آٹھوین تاریخ
ذی حجہ کی کہ یوم ترویہ کہلاتا ہی خواہ تیسری تاریخ کو کہ حضرت مسلمؑ کی شہادت کا دن تھا معہ اہل وعیال اور
عزیزون اور رفیقون کی کہ اونمین ستر سوار تھی اور باقی پیادی تھی کوفی کیطرف کوچ کیا اور ایک روایت مین
ہی کہ آپ کی اہلبیت اور اصحاب اور موالی سی بیاسی مرد آپکی ہمراہ تھی اور جسوقت آپنے کوچ کیا عمرو بن سعید
نے کہ مکہ کا حاکم تھا سپاہی بھیجی کہ آپ کو پھیر لاوین امام عالیمقام نے پھر جانے سی انکار کیا قریب تھا کہ فساد
ہو یا کہ فتنہ سی ڈرا اور لوگونکو بلوالیا آپنے آگے کوچ کیا جب موضع بطن رملہ مین پہونچی ایک نامہ اپنی ورنگی
کی مضمونکا اہل کوفہ کی نام لکھکر روانہ کیا قاصد قادسیہ مین لیگیا وہانسی حصین بن نمیر نے اوسی کوفی مین پہونچایا
ابن زیاد نے اوسی قتل کیا اور شعبی سی روایت ہی کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ مدینہ مین آئی تھی انھی مین سُنا
کہ جناب امام حسینؑ علیہ السلام نے عراق کیطرف کوچ کیا تب ابن عمرؓ وہان سی چلی اور موضع ربذہ سی دو منزل
اودھر امامؑ سے جا ملی اور سمجھایا کہ حق تعالی نے اپنی پیغمبرؐ کو دنیا و آخرت مین مختار کیا تھا آپنے آخرت اختیار
کی اور دنیا نچاہی اور آپ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگر پاری ہین واللہ تم مین سی کسیکو کبھی دنیا نملی
گی اور اللہ نے اوسی تم سی باز رکھا مگر تمھاری بہتری اسکے لیے مناسب ہے کہ آپ پھر چلین جناب امامؑ نے
انکار کیا تب ابن عمرؓ گلے لگ کر ملے اور کہا کہ تمھین اللہ کے سپرد کرتا ہون امی شہید ہونیوالی اور تحقیق یہ ہے
کہ پہلے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ آپکی خدمت مین پہونچی بعد اوسکی آپ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے بطن رملہ مین
تشریف لائے اور عبد اللہ بن یقطین کی ہاتھ کہ آپکی دودھ شریک بھائی تھی کوفیون کی نام نامہ بھیجا اور اوس عرصے
مین ابن زیاد نے آپکی آمد کی خبر سُنکر حصین بن نمیر کو معہ فوج کے روانہ کیا تھا اوسنی قادسیہ کی گردپیش کی راہین
روکی تھین اسی سی حضرت عبد اللہ بن یقطین پکڑی گئے آخر ابن زیاد نے شہید کیا الغرض جب آپ
بطن رملہ سی آگی بڑھی زہیر بن قین بجلی کہ حج سی پھری تھی آپ کو ملی اور اہل وعیال کو چھوڑ کر ہمراہ ہوئی جب
منزل ثعلبیہ مین پہونچی بکر اسدی کوفی سی آتا تھا اوسنے عبید اللہ بن زیاد کا کوفی مین آنا اور کوفیونکا اوس سے
ملجانا اور حضرت مسلم بن عقیل اور ہانیکا شہادت پانا مفصل عرض کیا تب لوگون نے مراجعت کی صلاح دی
آپنے چاہا کہ پلٹ چلین حضرت مسلم کی بھائیون نے کہا کہ واللہ ہم جب تک بدلا نہ لین گی یا اوسی تک نپہنچینگی نہ پلٹین
گے امامؑ نے فرمایا تمھاری بعد زندگی بی لطف ہی پھر جو لوگ طمع دنیا سی ہمراہ ہوئی تھی متفرق ہوگئی اور رفیق اور عزیز
باقی رہگئی اور آپ نے آگی کوچ کیا پھر فرزدق شاعر آپکو ملا اور کوفیونکی بیوفائی اور حضرت مسلم کی شہادت مفصل عرض
کی آپ چشم پر آب ہوئی اور فرمایا فَاِنْ تَکُنِ الدُّنْیَا تُعَدُّ نَفِیْسَۃً ؛ فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلٗ

وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِی اللّٰهِ اَفْضَلُ پہر لگے پڑہنے جب زبالہ
مین پونہچے عبد اللہ بن یقطین کی شہادت کی خبر سُنی بہت افسوس کیا اور آگی بڑہی جب منزل کوفی سی رہی حر بن
یزید ریاحی ہزار سوار کی جمعیت سی حسب الحکم ابن زیاد کے آپہونچا اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھے حکم کیا ہی
کہ آپکو اوسکی پاس لیچلون اور واللہ مین مجبور ہون امام نے فرمایا کہ مین نے اہل کوفہ کی اصرار سے اودہر کا قصد کیا اور تم
بہی اہل کوفہ ہو اگر تم اپنی عہد پر قائم رہو تو مین تمہارے شہر مین چلونگا نہین تو پلٹ جاؤنگا پہر اہل کوفہ کے
خطوط دکھائے حر نے قسم کہائی کہ مجھے اسکی خبر نہین اور کہا کہ اب مین آپکو چہوڑ نہین سکتا جب تک ابن زیاد
کی پاس لیجاؤن پہر آپنے چاہا کہ کسی گانون کی قریب پانیکی متصل اوترین حر نے نمانا ناچار امام عالیمقام
راہ سی ہٹ کر دوسری تاریخ محرم کی سنہ ۶۱ ہجری مین میدان بے آب وگیاہ مین اوترے اور لوگون سے اوسکا
نام پوچہا عرض کی کہ کربلا کہتی ہین فرمایا یہ کرب و بلا کا مقام ہے ترجمہ طبری مین لکہا ہی کہ جب حضرت امام
کربلا مین پونہچے حر نے بطریق خیر خواہی عرض کی کہ فوجین متواتر چلی آتی ہین آپ شباشب کسی سمت
کو کوچ کر جائیے حضرت نے شبکو کوچ کیا اور تمام شب قطع مسافت کی تقدیر سی صبحکو دیکہا کہ وہی میدان کربلا
ہی اور بعضی روایت مین ہی کہ سات دن برابر یون ہی اتفاق ہوا آخر یہ نوبت پونہچی کہ اونٹونکو مارتے
تہی اور وہ جگہ سی نہ ہلتی تہی اور جہان میخ گاڑتی تہی یا لکڑی توڑتے تہے وہان سی خون نکلتا تہا تب آپنے
فرمایا معلوم ہوا کہ یہی مقتل ہمارا ہی الغرض جب آپ نے کربلا مین نزول فرمایا ابن زیاد کا خط بیعت
یزید کی طلب مین آپکی خدمتمین آیا آپنے پڑہکر پہینکدیا اور فرمایا کہ میری پاس اسکا جواب نہین ہی ابن زیاد
سنکر غیظ مین آیا اور فوج جمع کی اور عمر بن سعد کو کہ حکومت رَی یعنی ولایت خراسان کی امارت اوسی
دیتی تہی اس مہم کا سردار کیا ابن سعد نے جناب امام کے مقابلہ سی انکار کیا اوسنے کہا یا فوج لیکر جا یا حکومت رَی سی باز آ اور
اپنی گہر بیٹہہ رہ اوسنی باغوائے شیطانی دنیا کو اختیار کیا اور فوج لیکر کربلا مین آیا پہر آپ کی خدمتمین کہلا بہیجا کہ آپ کیون
تشریف لائے ہین آپنے فرمایا کہ کوفیون کی طلب سی آیا تہا جب اونکی بیوفائی معلوم ہوئی چاہا کہ پلٹ جاؤن حر نے
روک رکہا ہی تو اگر قرابت کا پاس کرے اور مزاحمت سی باز رکہی تو وطن کو پہر جاؤن ابن سعد نے ابن زیاد کو اسکی
اطلاع کی اوسنی سوا بیعت یزید کی پذیرا نکیا اور شمر ذی الجوشن اور شیث بن ربعی وغیرہ اشقیا کو فوجین لیکر بہیجا
اور پانی بند کرنے اور ہر طرحکی اذیت دینی کا حکم دیا اور برابر فوج پر فوج بہیجتا چلا جاتا تہا یہان تک کہ بائیس
ہزار سوار اور پیادے جمع ہوئے اور دریائے فرات کی کنارے اوترے اور آپ کی لوگونکو پانی لینے سی مانع ہوئے اور اکثر
اونمین وہی لوگ تہی جنہون نے عرایض لکہکر اور عہد و پیمان کر کے آپ کو مکہ سی بلوایا تہا اور حضرت مسلم کے
ہاتہ پر بیعت کی تہی روایت ہی کہ جب امام عالیمقام نے دیکہا کہ یہ لوگ بیوفائی پر مصر ہین اور آپ لڑائی سی
چارہ نہین تب آپنے خیمہ گاہ کی گرد کہائی کہدوائی اور ایک راہ رکہی اور اوس کہائی مین آگ جلادی تہی
تا کوئی شقی وہان تک نہ آسکی الغرض ساتوین تاریخ سی کوفیان بے ایمان نے آپکی قافلے کو آب فرات سی روکا حضرت

لشکر میں طلاطم پڑا اور العطش کا غل مچا آپ نے حضرت عباس کو تیس سوار اور بیس پیادے کی جمعیت سے بھیجا وہ
اشقیا سے جنگ کر کے غالب آکر مشکیں بھر لائے آٹھویں تاریخ پھر پانی نہ رہا آپنے ایک جگہ کو کھدوایا تھوڑی دور
چشمہ نکلا سب سیراب ہوئے پھر خشک ہو گیا روایت ہے کہ جب پیاس سے لبوں پر دم آئے یزید ہمدانی حضرت
سے اجازت لے ابن سعد کے پاس گئے اور کہا وہی ابن مسلمانی پر کہ کتے اور سور فرات کا پانی پیتیں اور اہلبیت
رسول کو اوس سے مانع آئے ابن سعد نے کہا سچ ہے پر حکومت رے کی مجھ سے چھوڑی نہیں جاتی روایت ہے کہ جب
پیاس سے کسیکو طاقت بات کرنیکی نہ رہی جناب امام حسین نے حضرت عباس کو کچھ لوگ لیکر پانی لانیکو بھیجا یزید
والوں نے پانی لینے نہ دیا اور حضرت عباس کو زخمی اور بہتیرے اونکو شہید کیا روایت ہے کہ آخر امام مظلوم نے ابن سعد
کو لکھ بھیجا کہ تین کام میں ایک کر یا مجھے چھوڑ دے کہ وطن کو جاؤں یا کسی اور ہی طرف جاؤں یا یزید کے پاس
بھیجے ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اوس ناپاک نے ابن سعد کو دھمکا کر لکھ بھیجا کہ اگر امام حسین یزید کی
بیعت کریں تو بہتر نہیں تو بیدرنگ قتل کر کہ میں نے تجھے لڑنیکو بھیجا ہے نہ صلح کرنیکو اور جو تو نے اسمیں سستی کی تو اپنی
جگہ شمر کو بھیجا جان ابن سعد نے اس نامے کے دیکھتے ہی لشکر تیار کیا اور امام عالیمقام کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ
ہر چند میں نے چاہا کہ آپ یزید کی بیعت کر لیں اور میں آپ کے خون میں مبتلا نہوں پر آپنے نہ مانا اب سر انجام لڑائی کا
کیجئے آپ نے اوس روز ٹالا اور دوسرے روز پر حوالہ کیا روایت ہے کہ شب عاشورا کو امام عالیمقام نے خواب میں دیکھا
کہ کتوں نے آپ پر حملہ کیا اور ایک اونمیں کہ سپید داغ رکھتا تھا زیادہ تر آپ سے لڑا اسکی تعبیر امام نے یہ فرمائی
کہ قاتل میرا سپید داغ رکھتا ہوگا اور ترجمہ طبری میں لکھا ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دشمن تیرے مارنیکو درپے ہیں قیامت
میں میری شفاعت سے محروم رہینگے اور عنقریب تو شہید ہوگا بہشت تیرے لیے سجی جاتی ہے اور حوریان بہشت تیری
منتظر ہیں پھر دست مبارک آپکے سینے پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا یعنی الٰہی حسین کو صبر دے
اور اوسکا اجر عطا کر صبح کو کہ دسویں محرم کی تھی ابن سعد نے فوج تیار کی اور میدان میں آیا امام عرش مقام نزغہ
شیاطین لیام سے آگاہ ہوئے اور مسلح ہوکر باہر تشریف لائے اور شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب اور موالی اپکی کمال
شجاعت اور جلادت سے ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوئے اور حضرت عباس اوس گروہ فلک شکوہ کے پیش پیش
علم لیکر چلے جب خیمہ گاہ سے باہر نکلے آپ پہلے اتمام حجت کیواسطے اونٹ پر سوار ہوکر میدان معرکہ میں تشریف لائے
اور اپنی حقیقت کے دلائل اور بیجرمی اور مظلومی کا حال اور ظالموں کا مآل اور عہد شکنوں کا وبال کمال فصاحت اور بلاغت
سے بیان فرمایا لیکن کسی سے سوا سرکشی اور بیحیائی کے جواب باصواب نہ پایا ناچار گھوڑے پر سوار ہوئے اور مقابلے کا
ارادہ کیا وابستگان رکاب کرامت انتساب نے عرض کی کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہیں آپکو مقابلہ کرنے نہ دینگے
پھر آپ کے اصحاب وفا شعار ایک ایک نکلے اور دشمنوں سے مقابل ہوکر صدہا کو واصل جہنم کیا آخر خود بھی سلسبیل
شہادت سے سیراب ہوئے جب قریب پچاس جانباز وفادار کے شہید ہو چکے تب جناب سید الشہدا نے باواز بلند ندا فرمائی

کہ ہے کوئی فریاد کو پہنچنے والا ہماری فریاد کو واسطے خدا کے ہے کوئی بچانیوالا کہ بچائے حرم رسول اللہ کو یہ آواز سنکر حر
بن یزید ریاحی گہوڑا اپنا اوڑاکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ مین نے پہلے آپ پر فوج کشی کی
تہی اب مین بہی آپکے گروہ مین آیا ہون ارشاد کیجیے کہ آپ پر فدا ہون اور قیامت مین آپکے جد نامدار کی شفاعت
پاؤن پہر حر اور اونکا بہائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور بہت اشقیا کو تلوار کے
گہاٹ اوتارا آخر چارون موجب شہادت نے چارونکا بیڑا پار کیا پہر باقی اصحاب جان نثار اور شیران ملا دلیب
اطہار ایک ایک رونق بخش میدان کارزار ہوئے اور تیغ زنی اور دشمن کشی مین غیرت دہ رستم و اسفندیار
ہوئے ہزارون اعدا طعمہ شمشیر آبدار کیے اور صد ہا صید اجل گرفتہ تیر و تیر ہی سے شکار کیے آخر رفتہ رفتہ جام شہادت
سے سیراب اور چشمہ کوثر و تسنیم سے کامیاب ہوئے چنانچہ کتب مصائب اور تواریخ مین اکثرونکا حال اور اونکا
نبرد و قتال مفصل مذکور ہے اس مختصر مین تبرکاً اونکی اسامی کے ذکر پر اکتفا کی روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ بہتر
آدمی آپکے متعلقون سے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے ظاہرا متعلقون سے یہی لوگ مراد مین کہ انہون سے باستثنا
کا نام مذکور ہوتا ہے **ذکر اسامی اصحاب شہادت مآب جناب سید الشہدا خامس**
آل عبا علیہ و علی آبائہ و ذریتہ و اصحابہ التحیۃ و الثنا کا کہ معرکہ کربلا مین راہ
خدا مین فدا ہوئے مسلم بن عوسجہ اسدی سعید بن عبد اللہ حنفی بشیر بن عمر حضرمی بریر بن خضیر
ہمدانی نعیم بن عجلان انصاری زہیر بن قیس بجلی حبیب ابن مظاہر اسدی عبد اللہ بن عمر کلبی ہلال
بن نافع بجلی انس بن کاہل اسدی قیس بن مسہر صیداوی عبد اللہ اور عبد الرحمن دو بیٹے عروہ بن حراق غفاری
کے جون غلام آزاد ابوذر غفاری کا شبیب بن عبد اللہ نہشلی قاسط اور کردوس دو بیٹے زہیر تغلبی کے کنانہ بن
عتیق ضرغامہ بن مالک جوین بن مالک عمر بن ضبیعہ ضبعی یزید بن ثبیت قیسی عبد اللہ اور عبد اللہ دو بیٹے یزید
بن ثبیط قیسی کے عامر بن مسلم قعنب بن عمر و نمری سالم غلام آزاد عامر بن مسلم کا سیف بن مالک زہیر بن
بشیر خثعمی بدر بن معقل جعفی حجاج بن مسروق جعفی مسعود بن حجاج اور اونکا بیٹا مجمع بن عبد اللہ عائذی عمار
بن حسان بن شریح طائی حیان بن حارث سلیمانی اسدی جندب بن حجر خولانی عمر بن خالد صیداوی سعید غلام آزاد
اونکا یزید بن زیاد بن مظاہر کندی طاہر غلام آزاد دین الحق خزاعی کا جبلہ بن علی شیبانی سالم کلبی غلام آزاد بنی
کا اسلم بن کثیر بن اعرج ازدی زہیر بن سلیم ازدی قاسم بن حبیب ازدی عمر و بن جندب حضرمی ابو ثمامہ عمر بن عبد اللہ
صائدی حنظلہ بن اسعد شیبانی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کدن ارحبی عمار بن ابی سلامہ عابس بن ابی حبیب شاکری
شوذب غلام آزاد شاکر کا شبیب بن حارث بن سریع مالک بن سریع حر بن یزید ریاحی اور اونکا بہائی اور
بیٹا اور غلام آزاد اور سلیمان اور قارب اور منجح تینون غلام آزاد جناب سید الشہدا علیہ السلام کے **ذکر اسامی**
شہدائے عالی تبار اہلبیت اطہار کا کہ میدان کربلا مین شہید تیغ جفا ہوئے
اس معرکے مین عترت رسول سے مقتول ہوئے حضرت عثمان حضرت عباس اور حضرت محمد اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر

اور حضرت عبید اللہ جناب امیر المومنین کی صاحبزادی اور قاسم اور حضرت عبد اللہ اور حضرت عمر اور حضرت ابو بکر جناب
امام حسن کے جگر پارے اور حضرت علی اکبر اور حضرت عبد اللہ معروف بہ علی اصغر جناب امام حسین کے لخت جگر اور حضرت
محمد اور حضرت عون عبد اللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت عبد الرحمن عقیل
بن ابی طالب کے بیٹے اور حضرت عبد اللہ حضرت مسلم بن عقیل کے لڑکے اور حضرت محمد بن ابی سعید بن حضرت عقیل
تشنہ زبان تفتہ جان کشتہ تیغ و تبر و سنان ہو کر گلشن فردوس کو سدھارے اور صواعق میں لکھا ہے کہ حضرت
سید الشہدا کے بھائی اور بھتیجے اور بیٹے اور حضرت جعفر طیار اور حضرت عقیل کی اولاد سب انیس نامدار معرکہ کربلا میں
شہید ہوئے اور بعضے اکیس کہتے ہیں **تتمہ ذکر پرشور وشین شہادت جناب امیر المومنین**
امام حسین سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام الغرض جب سارے اصحاب اور موالی اور تمام شجاعان
اہل بیت عظام کہ ہر ایک رستم میدان قتال اور صاعقہ آسمان جلال تھے اوس میدان قیامت سامان میں
ہزارہا اعدا اور بلکہ ہزارہا اشقیا کو فی النار کر کے تشنہ لبان العطش گویان کشتہ ہو کر بارگاہ شہادت سے زندہ جاوید
ہوئے تب یکہ تاز میدان کرب و بلا شیر بیشہ خدا جناب سید الشہدا بنفس نفیس معرکہ قتال میں تشریف لائے اور شمشیر آبدار
میان سے لیکر یہ رجز پڑھا انا ابن علی الطہر من آل ہاشم ۔ کفانی بہذا مفخرا حین افخر ۔ وجدی رسول اللہ اکرم
من مشی ۔ ونحن سراج اللہ فی الارض نزہر ۔ وفاطمہ امی سلالۃ احمد ۔ وعمی یدعی ذا الجناحین جعفر
وفینا کتاب اللہ انزل صادقا ۔ وفینا الہدی والوحی والخیر یذکر

پھر صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا لقمہ جہنم کو پہنچایا جس پر وار کیا ایک ہی ہاتھ میں فی النار کیا اور جدہر
نکلا پلٹتی صف کی صف اولٹی آتی تھی شمر ذی الجوشن شقی ایک ٹکڑی فوج کی لیکر آپ کے اور حرم سرا کے درمیان میں
حائل ہوا جناب امامت مآب نے للکارا کہ او شقی یا ہی گروہ شیطان میں تم سے لڑتا ہوں عورتیں تو نہیں لڑتیں پھر حرم
سرا سے تعرض کرنا تمہارا بیجا ہے شمر نے لوگوں سے کہا کہ عورتوں کی طرف سے ہٹ جاؤ اور انہیں پر حملہ کرو پھر وہ شقیا لعین امام مظلوم
کی طرف جھکے اور چاروں طرف سے تیر و تفنگ کی بوچھار اور نیزوں کی مار شروع کی اور تمام جسم مبارک زخموں سے چور ہوا آخر وہ شیر بیشہ
کربلا کی گھوڑے سے جدا ہوئے پھر نصر بن خرشہ نے سر کاٹنے کا ارادہ کیا مگر ہیبت سے ہاتھ کانپا تب خولی بن یزید اوترا اور
سر انور کو جسم اطہر سے جدا کیا اور ایک روایت میں یوں تفصیل ہے کہ ایک لعین کا تیر حضرت کے تالو سے پار ہو گیا تب
آپ گھوڑے سے زمین پر گرے اور شمر نے چہرہ مبارک پر تلوار ماری جس سے روح مقدس گلشن فردوس کو سدھاری
پھر سنان ابن انس نخعی نے نیزہ مارا اور خولی بن یزید سر جدا کرنے کو اوترا اوسکے ہاتھ رعب سے کانپنے لگے تب
بھائی اوسکا شبل بن یزید اوترا اور اوس ملعون نے سر نور آگین تن نازنین سے جدا کیا اور خولی کو دیا تحفۃ الشہادتین
میں لکھا ہے کہ اگرچہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل میں بہت ملعون شریک تھے پر پرواز روح مبارک شمر کی تلوار
اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونوں قاتل مشہور ہیں پھر وہ شیاطین جسم شریف
میں گھسے اور بارہ صاحبزادے اہلبیت نبوت سے کہ ہمراہ تھے اور مخدرات حجاب عصمت کو اسیر کیا اور شمر اور ابن سعد کے حکم سے

سواروں نے لاش کرامت پاش پر گھوڑے دوڑائے اور سر اعجاز اثر کو مع سرہای شہدای نامدار اور سطوت ان اہلبیت اطہار
اکے مطابق ایک روایت کے اثنائے سفر میں بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کی ہمراہ ابن زیاد کی پاس بھیجدیا روایت ہے
کہ جب کوفہ میں پہنچے خلقت دیکھنے کو نکلی اور رونے پیٹنے لگی تب جناب امام سجاد علیہ السلام نے باآواز حزین فرمایا کہ یہ
لوگ ہمارے اوپر نوحہ کرتے ہیں پھر وہ کون تھے جنہوں نے ہمیں قتل کیا کہتے ہیں کہ ابن سعد نے کربلا میں ایکدن مقام کرکے
اپنی طرف کے کشتوں کو دفن کیا اور شہیدوں کی لاشیں تین دن تک ویسی ہی پڑی رہیں تیسرے دن فرات کے کنارے ایک
گاؤں ہے غاضریہ نام وہاں کے لوگوں نے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھے جمع ہو کر جناب امام حسینؑ کو ایک قبر میں دفن
کیا اور بنی ہاشم کو پائین آپ کے ایکجا اور باقی گنج شہیداں کو ایکجا دفن کیا مگر حضرت عباس کہ غاضریہ کی
راہ پر جہاں شہادت پائی تھی وہیں دفن ہوئے اور ابن زیاد بدنہاد شقاوت بنیاد نے ان سروں کو
کوفہ میں تشہیر کیا بعد اسیران اہلبیت طہارت کے شمر ذی الجوشن شقی کے ہمراہ دمشق میں یزید کے پاس بھیجدیا
سر الشہادتین میں لکھا ہے کہ یزید نے اسیران اہلبیت اور سر مبارک جناب امام حسینؑ کو حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور تحریر الشہادتین میں مذکور ہے کہ سر مبارک کے دفن میں اختلاف
ہے قرطبی نے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ یزید نے سر اطہر کو مدینے میں بھیجا اور تجہیز تکفین کرکے بقیع میں حضرت فاطمہ
علیہا السلام کے پہلو میں دفن کیا اور خلاصۃ الوفا میں لکھا ہے کہ جناب امام حسنؑ کے پہلو میں مدفون ہے اور
بعضی روایت میں ہے کہ یزید کے خزانے میں رہا آخر سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد میں خوشبو لگا کر اور کفن
دیکر نماز جنازہ پڑھکر مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کیا بعضی روایت میں یہ بھی ثابت ہوا کہ کربلا میں آکے جسد مبارک کے پاس
دفن ہوا اور واقعہ ہائلہ شہادت کا روز جمعہ عاشورے کے دن یعنی دسویں تاریخ محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری میں واقع ہوا اور
سن مبارک امام انام کا بروایت سر الشہادتین چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کا تھا اور صواعق وغیرہ میں مصرح
ہے کہ جب امام عالیمقام کی شہادت ہوئی آسمان سے خون برسا اور دیواریں رنگین ہوگئیں جیسے کسم سے رنگین
ہوں اور آسمان سیاہ ہوگیا اور سورج گہن اور دنکو ستارے جھلملاتے نظر آئے اور جو پتھر اٹھایا اسکے نیچے تازہ
خون پایا اور یہ حال ہوا کہ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی اور چھ مہینے تک آفاق عالم میں شفق کی سرخی رہی اور
ایک اونٹنی لشکر اعدا میں ذبح ہوئی اوسکے گوشت سے آگ نکلتی تھی اور جب پکی خون کا لوتھڑا ہوگیا اور سوا اسکے
بہت آثار غضب الٰہی کے ظاہر ہوئے اور جنات مرثیے پڑھتے تھے اونمیں سے ایک یہ تھا مَسَحَ الرَّسُوْلُ
جَبِیْنَہٗ ؛ فَلَہٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ ؛ اَبَوَاہُ فِیْ عُلْیَا قُرَیْشٍ وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ ؛ اور بعضی جنات یہ مرثیہ پڑھتے تھے
اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِیْ بِجُهْدٍ ؛ وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَاءِ بَعْدِیْ ؛ عَلٰی رَهْطٍ
تَقُوْدُهُمُ الْمَنَایَا ؛ اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَبْدٍ ؛ اور بعضے جن یہ مرثیہ پڑھتے تھے اخی مسکنا هلالا
کَانَ حُسَیْنًا جَبَلًا ؛ اور اس واقعہ ہائلہ کی خبر اول سے جناب خیر البشر کو وحی
الٰہی سے دریافت ہوگئی تھی اور آپ نے بالاجمال بارہا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے کہا کہ تیرا بیٹا حسین مارا جائیگا طف کی سرزمین مین یعنی کربلا مین اور وہان کی
مٹی میرے پاس لائے کہ یہ خوابگاہ اوسکی ہوگی اور انس سے روایت ہے کہ مینہ کا فرشتہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین پیغمبر خدا
کی زیارت کو آیا اتنے مین جناب امام حسین آئے اور حضرت کے اوپر کودنے لگے اور آپ اونکی بوسے لینے لگے تب اوس فرشتے
نے کہا آپ انکو پیار کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اوسنے عرض کی کہ آپکی امت انکو شہید کریگی اور لال رنگ کی سی
مٹی لاکر دکھائی کہ یہ انکا مدفن ہوگا ام سلمہ نے اوسے باندہ رکھا راوی کہتا ہے کہ ہم اوسے کربلا کہتے ہین اور ام سلمہ کی روایت
مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تہا کہ جب یہ مٹی خون ہوجاے تو جانیو کہ میرا بیٹا مارا گیا پہر مین نے اوسے شیشے مین رکہ چہوڑا اور
یہ روایتین بطرق کثیرہ سے متحد المعنی آئی ہین اور یحیی حضرمی سے روایت ہے کہ مین جناب امیر المومنین علی مرتضی کے ہمراہ
سفر صفین مین تہا جب نینوی کے مقابل پہونچے فرمایا ٹہرو اے اباعبداللہ فرات کے کنارے مین نے عرض کی کیا
ارشاد ہوا فرمایا پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجہسے کہا کہ حسین شہید ہوگا فرات کے کنارے اور دکہائی مٹی مجہے
پہر ہاتہ کی اور اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر المومنین علی مرتضی کے ساتہ موضع قبر جناب امام حسین
پر پہونچے آپنے فرمایا کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندہنے کا اور اونکے کجاوے رکہنے کا اور خون بہنے کا مقام ہوگا ایک گروہ
آل محمد سے مارے جائینگے اس مقام مین روئیگا اونپر آسمان اور زمین اور محمد بن عمر بن حسن رضی اللہ عنہم سے روایت ہے
کہ مین جناب امام حسین کے ساتہ کربلا کی نہرون پر تہا کہ آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکہا فرمایا کہ اللہ اور پیغمبر اوسکے
سچے ہین پیغمبر خدا نے فرمایا تہا کہ مین دیکہتا ہون ابلق کتے کو کہ منہ ڈالتا ہے میرے اہلبیت کے خونمین یہ کلام آنحضرت
سے فرمایا کہ شمر کے بدنمین سپید داغ تہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکدن دوپہر کو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا بال بکہرے غبار آلودہ اور ہاتہ مین ایک شیشا تہا خون سے بہرا مین نے پوچہا یہ کیا ہے فرمایا
حسین اور اوسکے اصحاب کا لہو ہے آج ابتک اوسے مین اوٹہا رہا ہون ابن عباس کہتے ہین مین نے وہ وقت یاد
رکہا پہر معلوم ہوا کہ اوسی روز جناب امام حسین شہید ہوئے تہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حق تعالی نے پیغمبر خدا
کو وحی بہیجی کہ مین نے یحیی بن زکریا علیہ السلام کے خون کے عوض ستر ہزار کو مارا اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار اور ستر
ہزار کو مارونگا اور منہال بن عمرو سے روایت ہے کہ مین دمشق مین تہا جب سر مبارک جناب امام حسین کا گیا
ایک شخص سورہ کہف پڑہتا تہا جب اس آیت پر پہونچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ
كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا تب اللہ تعالی نے سر اطہر کو گویا کر دیا بزبان فصیح فرمایا کہ اصحاب کہف کے قصے سے بہی عجیب تر ہے
میرا قتل کرنا اور ابن قنبل نے کہا ہے کہ جب حضرت امام حسین شہید ہوچکے اور سر کاٹ کر لوگ شام کو لیچلے پہلی منزل
مین بیٹہکر نبیذ پینے لگے اتنے مین غیب سے ایک لوہے کا قلم ظاہر ہوا اور خون سے یہ شعر لکہا اَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلَتْ
حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ یعنی امید رکہتے ہین وہ لوگ جنہون نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا
شفاعت اونکے نانا کی روز قیامت مین اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہے کہ صحیح اور ثابت ہوا ہے کہ جناب امام حسین کے
قاتلین سے کوئی نہین بچا کہ موت سے پہلے گرفتار بلا نہین ہوا اور صواعق مین زہری سے روایت ہے کہ جتنے اون ناحق

مین تب یہ بلیہ یہی گرفتار عذاب ہوئے یا قتل ہوئے یا اندہے ہو گئے یا منہ کالا ہو گیا یا حکومت اور سلطنت اونکی تھوڑے دنون
مین جاتی رہی ذکر اولاد کرام امام عالیمقام علیہ التحیۃ والسلام کا اکثر علمائے اخبار لکھتے ہین کہ جناب
امام حسینؑ کی چہہ اولاد تہی چار بیٹے اور دو بیٹیان اور خواجہ محمد پارسا نے اپنی تحقیقات مین اسکو اختیار کیا ہی اور ثابت
ہوا ہی کہ آپ کی صاحبزادے تین تہین کا نام علی تہا پہلے صاحبزادے سب سے بڑے جناب امام زین العابدینؑ علی بن الحسینؑ
تہی کہ اونکو بعضے علی اکبر اور بعضے علی اوسط اور اکثر علی اصغر لکھتے ہین والدہ اونکی شہربانو یزدجرد بن شہریار بادشاہ ایران
کی بیٹی تہین اسماء الرجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ ولادت آپکی بقول اصح ۳۸ھ اڑتالیس ہجری مین واقع ہوئی
اسی سے آپکا نام علی اصغر ہوا اور وفات آپکی بقول راجح ۹۴ھ چورانوے ہجری مین واقع ہوئی اور معرکہ کربلا
مین بیماری کے سبب سے جہاد سے معذور رہے اور تمام اہلبیت کے ساتھ اسیر ہوئے روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ شمر لعین نے
چاہا تہا کہ آپکو بہی شہید کرے لیکن ابن سعد کی منت اور ملامت سے اور حمید بن مسلم کی فہمائش سے باز رہا آپ
جناب امام حسینؑ کی خلیفہ اور حامل اسرار اور ائمہ اہلبیت سے چوتہے امام تہے اور نسل جناب امام حسینؑ کی فقط آپ
ہی کی اولاد سے باقی رہی دوسرے حضرت علی اکبر کہ بعضے اونہین علی اوسط جانتے ہین وہ ہمشکل جناب سید المرسلینؐ
تہے اٹہارہ برس کا سن تہا کہ معرکہ کربلا مین بکمال شجاعت سے جہاد فرمایا اور بہت اشقیا کو تہ تیغ کیا آخر شہید ہوئے
والدہ اونکی لیلی دختر ابی مرہ قبیلہ ثقیف سے تہین تیسرے حضرت عبداللہ کہ علی اصغر مشہور ہین شیرخوارہ تہے والدہ
اونکی رباب بنت امرء القیس بن علی قبیلہ سعد سے تہین وہ معرکہ کربلا مین پیاس سے تڑپتے تہے جناب سید الشہدا
باہر لائے اور شفقۃً انکو اونکا حال دکہایا کہ شاید رحم کرین اور پانی دین ایک لعین نے تیر مارا انکی گلے کے پار ہو گیا آپ
پیکان حلق مین پہونچتے ہی زلال شہادت نوش کیا چوتہے حضرت جعفر کہ اونکی مان قبیلہ قضاعہ سے تہین چار
برس کا سن تہا کہ جناب امام حسینؑ کی حیات مین وفات پائی اور صاحبزادیون مین آپکی بڑی صاحبزادی کا نام
فاطمہ تہا والدہ اونکی ام اسحق طلحہؓ بن عبیداللہ تیمی کی بیٹی تہین کہ عشرہ مبشرہ سے ہین جناب امام نے اونکی شادی
حضرت حسن مثنی جناب امام حسنؑ کی صاحبزادے سے کی تہی چنانچہ جناب امام حسنؑ کی اولاد کے ذکر مین مذکور ہوا اور
چہوٹی صاحبزادی کا نام حضرت سکینہ تہا وہ رباب کی بیٹی اور حضرت عبداللہ شہید کی حقیقی بہن تہین جناب
امامؑ اونسے اور اونکی والدہ سے نہایت محبت رکہتے تہے اونکا مصعب بن زبیر سے بیاہ ہوا نہایت جمیلہ فصیحہ بلیغہ
تہین جب مصعب کو کوفیون نے شہید کیا حضرت سکینہؓ کوفے کو گئین اہل کوفہ استقبال کو نکلے اونہون نے فرمایا برا ہو
تمہارا اے کوفی والو تمنے مجہے بچپن مین یتیم کیا اور جوانی مین بیوہ کر دیا تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہی کہ وفات اونکی
مدینے مین پنجشنبے کے دن پانچوین ربیع الاول کی ۱۱۷ھ ایکسو سترہ ہجری مین ہوئی اور اسماء الرجال مشکوۃ مین تذکرہ [illegible]
سے لکہا ہی کہ امام حسینؑ کی نو اولاد تہی چہہ بیٹے اور تین بیٹیان اور منازل اثنا عشریہ مین تفصیل اون چہہ بیٹون
کی مذکور ہی حضرت علی اکبر اور حضرت علی اوسط مشہور بہ جناب امام زین العابدینؑ اور حضرت علی اصغر اور حضرت
عبداللہ اور حضرت جعفر اور حضرت محمد اور تاریخ سعالم سے نقل کیا ہی کہ بعضون نے محمد کی عوض عمر ذکر کیا ہی اور اس

ذکر اخبار الاحزان وغیرہ مین سید شریف مرتضی سے یون نقل کیا ہے کہ اونکا سن تقریبًا گیارہ برس کا تہا جب اسیر ہوکر
دمشق مین گئی ایکروز یزید نے اونسے کہا کہ میری بیٹی خالد سے کہ تمہارا ہمسن ہے کشتی لڑوگی اونہون نے فرمایا کہ کشتی لڑونگی
لیکن ایک چہری مجہے دے اور ایک اوسے پہر دیکہہ کیسا لڑتا ہون اور یزید پلید نے یہ شعر پڑہا شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُہا مِن اَخْزَم
وَہَلْ یُولَدُ الحَیَّۃ اِلَّا الحَیَّۃ + یعنی خصلت اور جبلت ہے کہ پہچانتا ہون مین اخزم کی نہین پیدا ہوتا ہے
سانپ سے مگر سانپ اور قول ثانی یہ ہے کہ تیسری صاحبزادی جناب امام کی رقیہ تہین اور بعضے فاطمہ صغری کہتے ہین بعضون نے
لکہا ہے کہ رقیہ نے شام مین اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکہا اوسی شب کے بعد دنکو اونکی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون **ذکر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا** امام ابوحنیفہ
عابد اور زاہد اور عارف اور خائف تہے ریاضت اور مجاہدہ وخلوت ومشاہدہ انکا خارج از بیان ہے احوال عبادت انکا
تو یہ ہے کہ حماد بن ابی سلیمان کہتے ہین کہ تمام رات عبادت مین صرف کرتے تہے روایت ہے کہ اول نصف شب جاگتے
تہے ایک روز راہ مین تشریف لیجاتے تہے ایک آدمی نے کہا یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہے بعد اسکے ہمیشہ تمام رات
عبادت کیا کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ مین اللہ تعالی سے شرماتا ہون کہ لوگ میری وہ توصیف کرین جو مجہہ مین نہو اور
احوال زہد یہ تہا کہ روایت ہے ربیع ابن عاصم سے کہ بلایا مجہکو یزید بن عمر بن ہبیرہ نے پس مین ابوحنیفہ
کو لیگیا پس یزید بن ہبیرہ اونکو بیت المال سونپنے لگے ابوحنیفہ نے انکار کیا اوسنے بیس چابک مارے پس نظر کرو کہ
کسطرح ولایت سے بہاگے اور عذاب کے متحمل ہوئے چند اصحاب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے دیکہا
چنانچہ انس بن مالک جابر بن عبداللہ بن اوفی و واثلہ بن اسقع سے نقل ہے کہ عبداللہ بن مبارک کے روبرو کسی نے
ابوحنیفہ کو بہ بدی یاد کیا ابن مبارک نے کہا کہ تم ذکر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ تمام دنیا اوسکی طرف متوجہ ہے اور وہ
دنیا سے بہاگتا ہے امام ابوحنیفہ جب روضہ مقدس مطہر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جاتے تہے
کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن جواب سے مشرف ہوئے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن
محمد بن شجاع سے روایت ہے کہ امیر المومنین ابوجعفر عباسی نے دس ہزار درہم ابوحنیفہ کے پاس بہیجا انہون نے لیکر اپنے
بیٹے سے کہا کہ ان درہمون کو رکہہ چہوڑو جب مین مر جاؤن تو یہ روپیہ پہیر دیجیو اور کہیو کہ یہ تمہاری ودیعت ہے
جو ابوحنیفہ کے پاس چہوڑی تہی روایت ہے کہ اونکو خلیفہ نے ولایت قضا دینے کیواسطے بلایا فرمایا کہ مین لائق قضا
کے نہین ہون پوچہا کسواسطے کہا کہ یہ بات میری اگر سچ ہے تو مین قضا کی صلاحیت نہین رکہتا اور سچ نہین تو
جہوٹا بہی قاضی ہونیکے لائق نہین ہے شریک نخعی سے روایت ہے کہ ابوحنیفہ کثیر السکوت تہے بہت کم سخن تہے
دائم الفکر تہے **ذکر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا** ذکر عبادت اونکی کا یہ
تہا کہ رات اونکی تین حصے کئی تہی ایک ثلث مین علم کی تکرار رہتی تہی اور ایک ثلث مین نماز پڑہتے تہے اور ایک ثلث مین آرام
کرتے تہے ربیع سے روایت ہے کہ حضرت امام شافعی رمضان مین ساٹہ قرآن کا ختم کرتے تہے یہ سب نماز مین پڑہتے تہے [illegible]

کبھی سو آیتیں پڑھتے تھے جب پڑھتے آیات رحمت کو تو سوال کرتے تھے اللہ تعالی سے رحمت کا واسطے اپنے اور سب مسلمانوں
کے اور جب گذرتے تھے آیات عذاب پر تو نجات چاہتے تھے واسطے اپنے اور جمیع مسلمین کے گویا رجا اور خوف اونکی ذات
شریف میں جمع تھا اور فرمایا ہے امام شافعی نے کہ دس برس کی عمر سے میں نے سیر ہو کر نہیں کھایا اسواسطے کہ سیری
بدنکو ثقیل کرتی ہے اور دلکو سخت کرتی ہے اور سمجھ بوجھ کو زائل کرتی ہے اور نیند کو بڑھاتی ہے اور عبادت سے باز رکھتی
ہے پس غور کیا چاہیے سیری کی آفتوں کی حکمت بیان کرنے میں اور کوشش عبادت میں کہ جسکے واسطے سیری کو چھوڑا اور
سر بندگی کا تقلیل طعام ہے اور فرمایا امام شافعی نے کہ نہیں قسم کھائی میں نے کبھی نہ سچی نہ جھوٹی پس نظر کرنا چاہیے
طرف حرمت اور توقیر کرنے اونکے نام خدا کی سین اور یہ دلیل ہے اوپر کمال اونکے جلال الہی پہچاننے کے سوال کیا حضرت
امام شافعی سے ایک مسئلے کا پس سکوت کیا اوس شخص نے پوچھا کسواسطے جواب نہیں فرماتے کہا کہ میں سوچتا ہوں
کہ فضیلت میری سکوت میں ہے یا جواب میں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کسقدر پرہیز محافظت زبان کی کرتے
تھے اور کلام اور سکوت اونکا نہ تھا مگر واسطے حاصل کرنے فضیلت کے اور طلب ثواب کے امام شافعی سے روایت ہے
کہ ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا کہ جب تجھکو علم ملا تو مت آلودہ کر اس علم کو گناہوں کی ظلمت سے نہیں تو باقی رہیگا
پل صراط کی تاریکی میں حیرت سے اور اہل علم اپنے علم کے نور سے گذر جائینگے عشرت سے فرمایا ہے امام شافعی نے جو کوئی
دعوی محبت دنیا اور محبت خالق کا ایک دل میں کرے وہ جھوٹا ہے حمیدی سے روایت ہے کہ امام شافعی بعضے والیان ملک
کے ساتھ یمن کیطرف اسیطرح برکت حرکت کی تھی وہانسے دس ہزار درہم لیکر مکے میں تشریف لائے اور مکے سے باہر خیمہ استادہ
کیا شام تک وہ سب درہم دیکر محتاجوں اور افلاس کے قلوب کا مرہم کیا ایکبار حمام میں تشریف لیگئے حمامی کو مال
کثیر اور تشریف دیگئے ایکدفعہ بر سر سواری کے آپکے ہاتھ سے چابک زمین پر گرا ایک شخص نے فورا اوٹھا کر آپکو دیا اوسکو
پچاس دینار کا انعام کیا سخاوت اونکی بیان سے باہر ہے یہ سخاوت اونکی زہد پر دلیل ظاہر ہے اسواسطے کہ محب
دنیا امساک کرتا ہے اور زاہد پاکباز دنیا کی تفریق سے اپنے دلکو پاک کرتا ہے دنیا جسکی نظر میں حقیر ہے وہی حقیقت میں
زاہد کبیر ہے اور شدت خوف خدا اسدرجہ پر تھی کہ سفیان ابن عقبہ نے ایکروز حدیث خوف کی پڑھی حضرت
امام شافعی کو غش آیا لوگوں نے سفیان سے عرض کی کہ رقت حدیث نے محمد ابن ادریس کی جان قبض کی فرمایا اگر مر گئے
ہیں تو افضل زمانہ مرا عبد اللہ بن محمد سے روایت ہے کہ میں بغداد میں نہر کے کنارے وضو کرتا تھا اور امام شافعی ادھر
سے آئے اور فرمایا کہ اے غلام نیک کر وضو اپنا نیکی کریگا اللہ ساتھ تیرے دنیا و عقبی میں میں جلد وضو کرکے آپکے
پیچھے گیا تب اونہوں نے ملتفت ہوکر فرمایا آیا کچھ حاجت ہے میں نے عرض کی سکھا تو مجھکو وہ علم جو اللہ نے تجھکو سکھایا ہے
فرمایا جان تو جو کوئی سچ بولیگا نجات پاویگا جو اپنے دین پر ڈریگا وہ ہلاکت سے سلامت رہیگا اور جسمیں تین خصلتیں ہونگی
اوسکا دین کامل ہوگا ایک جو دوسرے کو امر نیک کرے اور آپ بھی عمل کرے دوسرے جو کار بد سے نہی کرے اور آپ بھی
باز رہے تیسرے جو حدود اللہ کی حفاظت کرے یعنی جو اللہ نے حدیں مقرر فرمائی ہیں اون سے تجاوز نہ کرے اور جو

کیا ہی فرمایا کہ ریا ایک فتنہ ہے کہ ہوای نفسانی نے علما کی دلون پر اور آنکہون پر گرہ باندہی ہی اور نفس کی بدی سے
اوسکا خیال کرتے ہین اسواسطے اپنے اعمال کا ابطال کرتے ہین امام شافعی رح نے فرمایا ہی جو شخص اپنی تئین نگاہ رکہے
اوسکو علم نفع دیگا اور جو کوئی علم مین اللہ کی اطاعت کریگا اوسپر اسرار الہی کہلینگے اور امام غزالی نے یہ سب احوال
لکہکر فرمایا کہ خلوص نیت امام شافعی رح کی اور بیریائی اونکی اسدرجہ پر تہی کہ فرماتی تہی کہ مین دوست رکہتا ہون کہ لوگ
میری علم سے منتفع ہون اور میری طرف وہ علم منسوب نہووین غور کیا چاہیے کہ آفت علم او طلب شہرت اور اسم سے اسدرجہ
پر نفرت تہی کہ سوای وجہ اللہ کے دوسری طرف التفات نتہی اور اسی قسم کی وہ روایت کہ امام شافعی نے
فرمایا کہ نہین کی مین نے تکرار علم او مناظرہ کسی سے مگر چاہتا تہا مین یہ بات کہ اوس سے خطا نہو اور توفیق راست اوسکو
خدا تعالی دیوی اور چاہتا تہا کہ حق ظاہر ہو خواہ میری زبان سے خواہ طرف ثانی کی اور جو شخص کہ بوقت مناظرہ کے
سخن حق مجہسے قبول کرتا تہا تو اوسکی ہیبت میرے دلمین آتی تہی اور مین اوسکا معتقد ہوتا تہا اور جو کوئی مکابرہ
کرتا تہا یعنی واسطے حق چہپانیکی حجتین اوٹہاتا تہا وہ میری نظرونمین حقیر ہوجاتا تہا اور امام احمد حنبل رح سے روایت ہے
کہ مین چالیس برس سے ہر نماز کے بعد امام شافعی کی حق مین دعا مانگتا ہون ایکروز اونکی بیٹے نے کہا کہ ای بابا امام
شافعی کون ہی جسکے واسطے تو ہمیشہ دعا مانگتا ہی امام احمد نے فرمایا ای بیٹے تہا شافعی آفتاب دنیا کا اور عافیت
خلق کی اور نہین ہی دنیا مین کوئی شخص کہ دوات قلم واسطے علم کے چہوئیگا مگر امام شافعی کی سنت اوسکی گردن
پر ہوگی امام احمد حنبل تین لاکہ احادیث کی حافظ تہے باوجود اس فضائل پہر امام شافعی کی شاگرد ہوگئے یہ تہوڑا
سا احوال لکہا گیا مناقب اونکی حد حصر سے خارج ہین **ذکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے**
فضیلت کا علم کی تعظیم مین نہایت مبالغہ کرتے تہے جب حدیث پڑہانیکو بیٹہتے تہے تو وضو کرکے خوشبو لگا کر کمال
وقار سے اور ہیبت سے بیٹہتے تہے اور فرماتی تہے کہ مین دوست رکہتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم
کرون اور فرماتی تہی کہ علم ایک نور ہی کہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی جہان چاہتا ہی اور انصاف اونکا مسائل مین ایسا
تہا کہ امام شافعی سے روایت ہی کہ مین امام مالک کی پاس حاضر تہا کہ کسینے اٹہائیس مسئلے پوچہے بتیس ۳۲ مسئلونمین فرمایا
لا ادری جس شخصکو للہیت نہین ہوتی اوسکا نفس کب قبول کرتا ہی جو اقرار کری مین نہین جانتا اسواسطے فرمایا
امام شافعی نے کہ جسوقت ذکر کیا جاوے علما کا پس امام مالک نجم ہین اور نہین ہی کسیکا احسان مجہپر زیادہ امام مالک سے اور
زہد اونکا اسدرجہ پر تہا کہ امیر المومنین مہدی نے اونسے پوچہا کہ تمہارا گہر ہی فرمایا کہ نہین ہی لیکن مین نے ربیع ابن
ابی عبد الرحمن سے سنا ہی کہ فرماتی تہی نسبت آدمی کی گہر اوسکا ہی ہارون رشید نے پوچہا کہ تمہارا گہر اپنا ہی فرمایا
نہین پس تین ہزار دینار دیے اور فرمایا کہ اونسے گہر خرید و امام مالک نے وہ دینار خرچ نہ کیے یونہی رکہے جب
ہارون رشید نے ارادہ مدینے سے چلنے کا کیا تب امام مالک سے کہا کہ تم ہمارے ساتہ چلو مین لوگونکو تمہاری موطا پر عمل
کرواونگا جیسا حضرت عثمان رض نے لوگونکو اپنی تصحیح کیے ہوئے قرآن پر لوگونکو عمل کروایا اور دوسرے مصحف موقوف کیے کہا کہ

مین متفرق ہوئے ہین اور حدیثین پہنچائی ہین اور اہل شہر کی پاس علم ہی اور رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ مدینہ
بہتر ہی واسطے لوگون کی اگر جانین اور مدینہ آدمی کی خبث کو ایسا نکالتا ہی جیسی بھٹی مین لوہی کا میل اوتارتا ہی
اور وہ جو آپ کی دینار ہین سو حاضر ہین اگر مزاج چاہی تو لیجاؤ یا چھوڑ جاؤ یعنی تو مدینہ کی مفارقت کی تکلیف دیتا ہی
بسبب اس مال کی اور مین مدینۃ الرسول کو کسی چیز پر اختیار نہ کرونگا روایت ہی کہ جب اونکا علم دنیا مین منتشر تہا
ہوا تو ہر طرف سی مال کثیر لوگ بھیجتے تھی اور امام مالک سب چیز کو وجوہ خیر مین تصرف کرتے تھی اور امام مالک
فرماتے تھی کہ نہونا مال کا زہد نہین ہی زہد فراغت کرنا قلب کا ہی محبت مال سی اسواسطے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام باوجود اس سلطنت ہفت اقلیم کے زاہد تھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سی نقل ہی کہ مین نے دروازے پر
امام مالک رح کے خراسان کی گھوڑے اور مصر کے خچر دیکھی کہ اونسی بہتر کہین نہ دیکھی تھی مین نے امام مالک رح سی کہا کہ کیا خوب
ہین یہ امام مالک نے کہا یہ سب میری طرف سی تجکو ہدیہ ہی مین نے کہا کہ اپنی سواری کی واسطے ایک رکھ لو فرمایا کہ مین
شرماتا ہون خدا سی کہ پامال کرون مین ٹاپے سی اس خاک کو کہ قدم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا اوس پر پڑا ہو نقل ہی کہ ایکروز ہارون رشید نے کہا کہ تم ہمارے یہان آیا کرو جو ہمارے لڑکی تمسی موطا پڑھین
امام مالک رح نے فرمایا کہ اعز اللہ الامیر یہ علم تمہارے گہر سی نکلا ہی پس اگر تم عزت دو گی تو عزیز ہوگا اور اگر تم ذلت
دوگی تو ذلیل ہوگا اور علم آپ کسی پاس نہین جاتا علم کے پاس سب آتے ہین ہارون رشید نے کہا سچ کہتی ہو اور
بیٹون سی اپنی کہا کہ تم بہی مسجد مین سب لوگون کے ساتھ جاکر سنا کرو ذکر حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ
علیہ کے فضائل کا تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہی کہ بشر حافی رح کہتی ہین کہ احمد حنبل رح مین ایسی خصلت
ہی کہ مجھہ مین نہین کہ وجہ حلال آپ کہاتا ہی اور عیال کو بہی کہلاتا ہی سری سقطی سی مروی ہی کہ معتزلہ نے
حاکم کوفہ کو ورغلان کر امام احمد حنبل رح کو پکڑوا منگایا تا اونسی قرآن کو مخلوق کہلاوین امام موصوف کی ہاتھ
پاؤن باندھ کر ہزار تازیانے مارے تا قرآن شریف کو مخلوق فرماوین آپنے فرمایا قرآن مخلوق نہین ہی مین
کیسی مخلوق کہون اس حالت مین ازار بند آپکا کہل گیا ہاتھ تو بندہی تہی مگر غیب سی ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ازار بند
باندھ دیا جب یہ حال کرامت مآل دیکھا آپکو چھوڑ دیا کہتی ہین کہ اسی صدمی سی وفات پائی نقل ہی کہ حضرت
امام احمد حنبل رح کسی نہر مین وضو کرتے تہی دوسرا شخص اونسی اوپر وضو کرتا تہا اوس شخص نے جبین کہا شاید امام کو
یہان سی وضو کرنی سی کراہت آوی اسلیے اٹھ کر حضرت کی زیر دست بیٹھکر وضو کیا جب وہ مرگیا کسی نے خواب مین
اوسی دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالی نی تجھی کیسا سلوک کیا اوسنے کہا الہی بار کوئی سبب میری نجات کا نہ تہا مگر یہی کہ
اوس وقت احمد حنبل رح کی حرمت و دفع کراہیت کی باعث زیر دست بیٹھکر وضو کیا تہا وہی سبب رستگاری کا ہوا
کہتی ہین کہ آپ بغداد مین رہتی تہی مگر روٹی بغداد کی کبہی کہاتی اسواسطے کہ بغداد کو امیر المومنین عمر رض نے غازیونکی واسطے
وقف کیا تہا موصل سی ستو منگوا کر کہاتی بیٹا اونکا صالح نام ایکسال اصفہان مین قاضی تہا بزہد و صلاح آراستہ

کی جیسی روٹی نہیں کیا سبب ہے کہ اسکی وضع بدلی ہے خادم نے کہا کہ آج کا خمیر آپکے فرزند صالح کے گھر سے لایا ہے فرمایا کہ وہ
قاضی تھا اوسکے یہاں کا خمیر میں نے کیا اونکا اس روٹی کو دروازے پر رکھو سائل جو آوے اوس سے کہدو کہ آٹا احمد کے گھر کا اور خمیر
صالح کے گھر کا ہے اگر چاہو تو لو کہتے ہیں کہ چالیس دن تک وہ روٹی دہری رہی کسی محتاج نے نہ لی آخر الامر وہ روٹی
دریا میں ڈالدی امام صاحب نے پوچھا کہ وہ روٹی کیا ہوئی عرض کی کہ دریا میں ڈالدی حضرت امام نے جب سے مچھلی
اوس دریا کی نہ کھائی منقول ہے کہ آپ سے جو کوئی مسئلہ معاملات کا پوچھتا جواب دیتے کہ اگر یہ مسئلہ حقائق کا پوچھتا
بشر حافی کا حوالہ دیتے کسینے پوچھا کہ رضا کے کیا معنی جواب دیا کہ اپنے سب کام خدا کو سونپنا پھر پوچھا محبت کے کیا
معنی فرمایا بشر حافی سے پوچھ پھر پوچھا کہ زہد کسے کہتے ہیں فرمایا زہد کی تین قسم ہیں ایک تو حرام کا ترک کرنا اور یہ زہد
عوام ہے دوسرا زیادتی حلال کی ترک کرنا اور یہ زہد خاص ہے تیسرا اوس چیز کا ترک کرنا جو خدا کو بھلا دیوے اور
یہ زہد عارفان ہے جب امام حنبل رح قریب وفات کے پہنچے اوسی زخم سے کہ ذکر ہوا تب کبھے ہاتھ سے اشارہ کرکے
فرماتے تھے ابھی نہیں ابھی نہیں فرزند نے پوچھا کہ اسوقت آپ یہ کیا فرماتے ہو کہا کہ میرے سامنے شیطان
کھڑا ہے اور ہاتھ مل ملکر افسوس کنان کہتا ہے کہ اے احمد تو اپنا ایمان میرے ہاتھ سے لیگیا تو میں اوسے جواب دیتا ہوں
کہ ابھی نہیں ابھی نہیں ابھی تو چند انفاس باقی ہیں ای فرزند ابھی فریب شیطان اور سلب ایمان سے
نڈر نہیں ہوں کہتے ہیں کہ جب آپ نے انتقال فرمایا اونکے جنازے پر ہزارہا پرندے آکر کرنے لگے اور بیتابیان
دکھانے لگے یہ حالت دیکھکر چالیس ہزار گبر و یہود و ترسا مسلمان ہوئے اور زنارین توڑ ڈالیں اور پکار
پکار کر بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد بن خزیمہ نے احمد حنبل رض کو بعد وفات کے خواب میں دیکھا پوچھا
یا امام اللہ تعالیٰ سے تمہارا معاملہ کیسا ہوا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افضال عمیم و الطاف قدیم سے مجھے بخشدیا
اور تاج کرامت کا میرے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ اوسکا بدلہ ہے جو تونے میرے کلام کو مخلوق نہ کہا امام احمد حنبل رح
کے مذہب کے لوگ کم تھے لیکن اون کے ورع اور زہد کے احوال مشہور ہیں اور کیمیای سعادت اور احیاء العلوم
اونکی خوبی اور کمال سے بھری ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اون لوگوں کی پیروی کی توفیق دیوے آمین فقط

شکر و سپاس حضرت خداوند جہان اور نعت جناب سرور انس و جان اور منقبت آل کرام و
اصحاب عظام صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کہ نسخہ متبرکہ روضۃ الاصفیا معروف بہ
قصص الانبیا شہر کانپور مطبع مشعلہ طور میں شیخ عبد اللہ کانپوری
سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے بماہ ربیع الثانی
سنہ ۱۲[illegible] ہجری طبع ہوا ہے
[illegible] فقط